اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today/

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسیپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

WHATSAPP CHANNEL LINK

Channel Join Now

باکس میں موجود کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Novels Categories

Web Special

Short Novels

Long Novels

Digest Novels

Romantic Novels

Facebook Novels

Ebook Novels PDF

Youtube Novels PDF

مکمل ناول

تھام لو دامن

حنا اسد

رم جھم برستی بارش، پتوں سے ٹپ ٹپ گرتی بوندیں، مٹی سے اٹھتی سوندھی سی خوشبو، اس سہانے موسم میں وہ اپنے من پسند محبوب کے انتظار میں بار بار اپنے ہاتھ میں بندھی ہوئی نازک سی سلور ڈائل والی گھڑی پر نظر ڈال رہی تھی۔ آج یونی کے بعد ہاسٹل جانے سے پہلے وہ بارش سے بچتی ہوئی پاؤں میں پمپس پہنے تیز تیز قدم اُٹھاتی آگے بڑھ رہی تھی۔ پانچ فُٹ، پانچ اِنچ قد کی حامل وہ لڑکی جلدی میں لگ رہی تھی۔ اِس وقت وہ

بلیک جینز اور گھٹنوں سے تھوڑا سا اوپر آتی شارٹ کرتی میں ملبوس تھی، سر پر سکارف لیا ہوا تھا اور بال شاید جوڑے میں مُقید تھے۔ چہرے کے اطراف میں ایک دو لٹیں ہی جھولتی ہوئی نظر آ رہی تھی باقی تو سکارف کے اندر ہی کہیں چھُپے ہوئے تھے۔ معصومیت چہرے پر سجائے، سفید و سُنہری رنگت لیے، ہونٹوں کو آپس میں بھینچے وہ آگے بڑھ رہی تھی۔ اُس کے تیز چلتے قدم ایک مخصوص ہوٹل کے سامنے رُکے تھے۔

ایک چائے کا کپ لا دیں۔" وہ وہاں موجود ایک ویٹر کو دیکھ۔"

ZNZ
Zubi Novels Zone

کر بولی اور خود ٹیبل کے گرد رکھی ہوئی کُرسیوں میں سے ایک پر بیٹھی۔ اپنا سکارف سر پر ٹھیک کرتے ہوئے، ایک طائرانہ نِگاہ ہوٹل میں موجود افراد پر ڈالی۔ زیادہ تر وہاں آدمی ہی موجود تھے۔ اِکادُکا کہیں کہیں ایک دو ہی خواتین نظر آئیں تھیں اُسے۔

وقت تو یہی دیا تھا۔" وہ منہ بناتی ہوئی اینٹرینس کی طرف پلٹی تو وہ سامنے " سے چلا آرہا تھا۔

کاٹن کی سفید شرٹ جس پر بلیو چیکس تھے اور بلیو جینز میں ملبوس وہ گھڑی پہ وقت دیکھتا جلدی ہی آفس سے نِکل آیا تھا۔ وہ بس تھوڑی ہی دیر کے لیے وہاں لنچ ٹائم میں اس سے ملنے آیا تھا۔ آنکھوں پہ بلیک گاگلز لگائے، وہ شاید اسی کی تلاش میں نظریں دوڑا رہا تھا۔

Zubi Novels Zone

اس نے ہاتھ ہلا کر اپنی موجودگی کا احساس دلایا تو وہ شناسا سی مسکراہٹ اچھال کر اسی کی طرف بڑھا۔۔۔

کیسی ہو"؟"

اپنا موبائل اور گاڑی کی کیز ٹیبل پر رکھتا ہوا شگفتگی سے بولا۔

"آپ تو مجھ سے نکاح کر کہ بھول ہی گئے ہیں کہ ایک عدد معصوم سی منکوحہ بھی موجود ہے آپ کی اس شہر میں" اس نے منہ پھلائے شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بس یار آفس سے وقت نہیں ملتا"، تم بتاؤ سٹڈیز کیسی جا رہی ہیں؟"

" ٹھیک ہے سب، آپ کو تو پتہ ہی ہے لاسٹ ائیر سٹارٹ ہو چکا ہے"

"ہم لوگ اپنے پیار کے رشتے کو چوری چھپے نکاح کے بندھن میں خود ہی باندھ تو چکے ہیں، مگر میری سٹڈیز کمپلیٹ ہوتے ہی آپ میرے گھر رشتہ بھجوائے گے اور پھر ہم دنیا کی نظر میں بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ایک ہو جائیں۔۔۔

تم فکر مت کرو، ایسا ہی ہو گا" اس نے مقابل موجود صنف مخالف کے "سفید رنگت والے نازک سے ہاتھ پر اپنا مردانہ بھاری ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی آمیز انداز میں کہا۔

چائے پیئیں گے ؟"

نہیں اتنا وقت نہیں' واپسی پر بھی وقت لگے گا۔ ابھی بزی ہوں۔۔۔"

"آج شام علینہ اور علی کی انگیجمینٹ ہے تم آؤ گی ؟"

Zubi Novels Zone

آنا تو پڑے گا آخر کو علینہ میری کلاس میٹ اور بیسٹ فرینڈ ہے جبکہ علی "" آپ کا دوست

ٹھیک ہے تو پھر شام کو ملاقات ہوتی ہے تقریب میں ایک ضروری "میٹنگ ہے وہ موبائل پر وقت دیکھ کر بولا۔

" مس یو"

وہ اٹھتے ہوئے وجود کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے نرم نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

مس یو ٹو"اس کے بھی ہلکی سی مونچھوں تلے عنابی لب مسکائے۔۔۔"

****

بدرا کہاں ہو باہِر آو۔ دیکھو ناشتہ تیار ہو گیا؟ لڈو اِنتظار کر رہا ہے، سکول کا" وقت ہو چلا ہے اور تجھے کچھ ہوش ہی نہیں۔"بی جان نے اسے سکول یونیفارم میں ملبوس دیکھا تو وہ وہیں سے اونچی صدا لگاتی کچن کی جانِب بڑھی

۔۔۔۔۔

لڈو کے چہرے پر بدرا کو دیکھ کر چمک ابھری۔

وہ بھی کمرے سے باہر نکل کر ایک نظر لڈو پہ ڈال کر جلدی سے کچن میں چلی گئی۔

اگلے چند منٹ میں وہ ناشتہ ٹرے میں سجائے باہر آئی۔۔۔

لڈو ناشتہ کر لو تم بھی!" بدرا نے ٹرے اُس کے سامنے کی اور خُود پاس ہی" بیٹھ گئی۔

Zubi Novels Zone

نہیں شکریہ تم بس جلدی سے ختم کرو اسے میں نے ناشتہ کر لیا ہے پہلے" تمہیں سکول چھوڑنا ہے پھر مجھے بھی وقت پر پہنچنا ہے اپنے سکول" وہ نہایت متانت سے بولا۔

"تمہیں کسی چیز کی ضرورت تو نہیں؟"

نہیں "لڈو مجھے کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں" وہ جلدی سے پراٹھے کا آخری لقمہ منہ میں ڈالتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھی اور شانے پر بیگ ڈالا۔۔۔

بی جان کی دعاؤں کے حصار میں وہ سر پر اس عمر میں بھی دوپٹہ اچھی طرح سے اوڑھے ہوئے رخصت ہوئی۔۔۔

بدرا کی عمر صرف گیارہ سال تھی، بی جان نے اس کی چھوٹی سی عمر میں ہی ایسی تربیت کی تھی کہ وہ اپنے سر سے دوپٹہ اترنے نہیں دیتی اپنے آپ کو ہر وقت دوپٹے میں لپیٹ کر رکھتی۔لڈوان کا محلے دار ساتھ والے گھر کا رہائشی تھا جو بدرا سے عمر میں تین سال ہی بڑا تھا۔بہت ہی نیک اور صالح بچہ تھا، وہ بی جان سے قرآن پاک پڑھنے آتا تھا۔بی جان جواب گھٹنوں کے درد کی مریضہ بن چکی تھی۔زیادہ دور نا چل پانے کی وجہ سے انہوں نے

بدرا کو سکول چھوڑنے اور واپسی پر اسے ساتھ لانے کا کام لڈو کے ذمے لگایا تھا۔۔۔

جسے وہ بخوشی انجام دیتا۔۔۔۔

یہ منظر تھا ایک گاوں کا جہاں رہنے والے لوگوں کے دلوں میں محبّت کا " سمندر آباد تھا اور انہیں میں سے ایک تھیں "بی جان
دور تک نظر دوڑاو تو ہر طرف صِرف اور صِرف ہریالی ہی ہریالی نظر آتی تھی۔اِس ہریالی کے بیچ و بیچ واقع تھا یہ خوبصورت علاقہ۔سرسبز و شاداب یہ علاقہ خُوبصورتی میں اپنی مِثال آپ تھا۔کچےُ پکےّ مکان ایک ترتیب سے اور کچھ زرا دور دور بنے ہوئے تھے۔

بی جان کے مرحوم شوہر سکندر شاہ ایک سخت گیر اور غُصّیل طبعیت کے مالک تھے۔نرمی اُن کی ذات میں مفقود تھی،جبکہ بی جان طبیت میں اپنے

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

مجازی خدا سے بالکل اُلٹ ،مزاج کی نرم اور خوش اِخلاق ،ہر وقت ایک نرم سی مُسکراہٹ ہونٹوں پر سجا کر رکھنے والی۔ کبھی کسی وجہ سے اُن کے ماتھے پر ناگواری کے بل نہیں پڑے تھے۔ہر ایک سے خُوش اِخلاقی سے ملتیں جو اُن کی شخصیت کا خاصہ تھی۔اپنے شوہر کی وفات کے بعد وہ محلے کے بچوں کو سپارہ پڑھاتی تھیں۔سارا محلہ ان کی عزت کرتا تھا، کیونکہ ان کا تعلق سید گھرانے سے جو تھا۔۔۔اُن کے دو بچے تھے نہال شاہ، اور عائزہ شاہ۔۔۔

عائزہ ایک نٹ کھٹ سی لڑکی تھی ہر کسی سے گُھل مل جانے والی اور شوخ و چنچل۔اپنے بھائی کی لاڈلی اِکلوتی بہن۔نہال شاہ کی تو جان بستی تھی اُس میں۔

نہال شاہ اپنے مرحوم بابا سکندر شاہ جیسے تو نہیں تھے مگر سختی کا عنصر اُس میں بھی پایا جاتا تھا۔وہ اپنی ماں کی ہاں میں ہاں مِلانے والے اور اُن کی ہر بات کو حکم کا درجہ دینے والا اِنسان تھا۔

عائزہ کا ایک اچھا رشتہ آیا لڑکا آسٹریلیا میں کسی اچھی پوسٹ پر تھا کچھ دنوں کے لیے اپنے پرانے رشتے داروں سے ملنے پاکستان آیا اور ایک شادی کی تقریب میں عائزہ کو دیکھ کر پسند کر لیا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

عائزہ کے تو گویا نصیب ہی جاگ اٹھے۔۔۔

بی جان نے اور نہال شاہ نے اتنا اچھا موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا اور عائزہ کی رخصتی دائم آفندی سے کر دی۔۔۔

اوراب وہ اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ آسٹریلیا میں ہی مقیم تھی۔اور ایک خوشگوار زندگی گزار رہی تھی۔

جبکہ نہال شاہ نے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں جاب شروع کردی۔۔۔۔

وہیں اس کے باس نے اس کی کام کو لے کر لگن دیکھتے ہوئے ایک دن اسے ایک آفر دی۔
جسے سن کر وہ بھونچکارہ گیا۔۔۔۔

"میری بیٹی سے شادی کرلو میں اپنا سارا بزنس تمہارے حوالے کردوں گا"
،مگر میری ایک شرط ہے تم اسے چھوڑو گے نہیں کبھی بھی۔۔۔اگر تم نے
"ایسا کرنے کی کوشش کی تو ساری جائیداد ٹرسٹ میں چلی جائے گی

پہلے تو کچھ لمحے دماغ کچھ بھی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے مفقود ہوا۔۔۔۔

اس نے ان سے کچھ وقت لیا سوچنے کے لیے۔۔۔
مگر پھر اپنے خستہ حال گھریلو حالات دیکھ کر اس نے اپنے روشن مستقبل کے لیے یہ کڑوا گھونٹ بھرنے کا فیصلہ لے ہی لیا۔۔۔

سکندر شاہ کی وفات کے بعد بی جان نے ان دونوں بہن بھائیوں کو جس طرح کسمپرسی کی حالت میں پالا تھا وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہ تھا۔زندگی اگر اسے کچھ بن جانے کا موقع دے رہی تھی۔تو وہ اسے اپنے ہاتھوں سے گنوانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

اسی لیے اس نے اپنے باس کی بیٹی سے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا۔۔۔۔

نہال شاہ نے اپنے جیون ساتھی کے حوالے سے کئی خُواب بُنے تھے مگر اُن خوابوں کی تعبیر خُوبصورت نہیں تھی۔نہال شاہ نے یہ نِکاح صِرف اور صِرف اپنے مستقبل کی وجہ سے کیا تھا۔ایسا نہیں تھا کہ تعبیر خُوبصورت نہیں تھی۔وہ خُوبصورت تھی لیکن نہال شاہ ایک ایسا شخص تھا جِسے کم ہی کوئی چیز پسند آتی تھی۔

****

تقریب کا آغاز ہو چکا تھا۔۔۔اس ہوٹل کا شمار شہر کے عمدہ ترین ہوٹل میں سے تھا۔
سٹیج پر موجود کپل مہمانوں سے تحائف اور وشز وصول کر رہے تھے۔۔۔
دونوں کی جوڑی شاندار لگ رہی تھی۔

وہ بلیک تھری پیس سوٹ میں ملبوس سکائی بلیو شرٹ اور بلیک سکائی بلیو ترچھی دھاریوں والی ٹائی لگائے ہاتھ میں اعلیٰ برانڈ کی گھڑی ڈالے،

چمچماتے شوز پہنے ہوئے تھا،اور خوبرو چہرے پر سجی سیاہ بڑی بڑی آنکھیں جو ہمیشہ شاید نظر نہ لگ جانے کی وجہ سے گاگلز کے پیچھے چھپی رہتی تھیں آج چمکتی ہوئی نظر آئیں تو غضب ڈھا رہی تھیں۔

وہ بھی آج اس کے رنگ میں رنگی بلیک دلکش میکسی زیب تن کیے ہوئے تھی،جو ایک دن اسی نے اپنی پسند سے اس کے لیے خریدی تھی۔۔۔

ہلکا سا نیچرل میک اپ کیے وہ بھی اپنی تمام تر خوبصورتی سے مقابل موجود شخصیت کے دل پر بجلیاں گرانے کا سبب بن رہی تھی۔۔۔

وہ دونوں علی اور علینہ کی انگیجمینٹ کی تقریب میں شرکت کے لیے آئے تھے ان دونوں کا دھیان تقریب میں کم اور ایک دوسرے میں زیادہ تھا۔۔۔

نظروں ہی نظروں میں وہ ایک دوسرے میں مدغم ہو چکے تھے۔
دونوں علی اور علینہ کو وش کرنے کے بعد ایک ہی ٹیبل پر موجود تھے،

پر تکلف ڈنر کا اہتمام کیا گیا تھا وہ دونوں بھی اس سے محذوذ ہوئے۔۔۔

آج تو آپ میری جان نکالنے کے درپہ ہیں" اس نے کولڈ ڈرنک کا سپ" لے کر کانچ کا گلاس میز پہ رکھا اور پھر شرارت بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

وہ جو بریانی کی بائٹ منہ میں ڈال رہی تھی اس کی ذو معنی بات سن کر چاول حلق میں اٹک کر رہ گئے۔۔۔۔

وہ گلے پر ہاتھ رکھ کر زور سے کھانسنے لگی۔۔۔۔

پھر ہاتھ بڑھا کر اسی کا کولڈ ڈرنک کا بچا ہوا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگایا اور بنا سانس لیے غٹا غٹ گلے میں انڈیل لیا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد کچھ سکون ملا، مگر اس کی آنکھیں پانیوں سے تربتر ہو چکی تھی۔

ڈنر سے فارغ ہوئے تو سب خوش گپیوں میں مصروف تھے۔

ایک گیم کھیلیں؟ وہ بولا۔"

"یہ کوئی عمر ہے ہماری گیمز کھیلنے کی؟"

!یہ گیم ہماری عمر کے لوگوں کے لیے ہی ہے مادام"

چلو الفابیٹ بولو"۔۔۔"

A.

وہ بولی

B.

اس نے اگلا لفظ بولا

C.D.E.F.G.H. I

اس نے کہا۔

Love

وہ شرارتی لہجے میں بولا۔

You.

بے اختیار اس کے لبوں سے نکلا۔۔۔

جاندار قہقہہ اس کے منہ سے برآمد ہوا۔۔۔

وہ اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ مصنوعی غصہ سجائے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

Zubi Novels Zone

I Love You.....

وہ جذبوں سے چور لہجے میں اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

But I more than you....

اس نے بھی اپنی مدھر آواز میں نظریں جھکائے ہوئے ڈولتے دل سے کہا۔۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔۔
ان کی ملاقات یونیورسٹی میں ہوئی تھی۔۔۔
وہ ایم۔بی۔اے کے فرسٹ ائیر میں تھی جبکہ وہ لاسٹ ائیر میں۔۔۔

اس ایک سال کے دوران ان دونوں میں ایسی محبت پروان چڑھی کے آخر کاران دونوں نے اپنے پیار کو نام دینے کے لیے خود کو نکاح جیسے مضبوط اور پاکیزہ بندھن میں باندھ لیا۔۔۔۔

تقریب ختم ہوئی تو سب اپنے اپنے گھروں کو لوٹنے لگے۔۔۔

تم کہاں؟"اس نے حیران کن نظروں سے اسے باہر جاتے ہوئے دیکھ کر" پوچھا۔

"ہاسٹل اور کہاں؟ اگر زیادہ لیٹ ہوگئی تو وارڈن گھسنے نہیں دے گی۔"

"کیا آج ہم کچھ وقت ساتھ نہیں گزار سکتے؟"

تین ماہ ہو چکے تھے انہیں اس رشتے میں بندھے مگر آج تک انہوں نے کوئی لمٹ کراس نہیں کی تھی۔

یہ پہلی بار تھا جب اس نے کوئی فرمائش کی تھی۔۔۔۔

مگر ہاسٹل "؟"

وہ صرف ہی کہہ پائی۔۔۔

" صبح ہوتے ہی چھوڑ دوں گا"

ابھی چلو گی میرے ساتھ "اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔"

اس نے اپنا نازک ہاتھ اس کے مضبوط ہاتھ میں دے دیا۔۔۔

مگر دل میں عجب سا خوف بھی تھا۔۔۔

وہ اسی ہوٹل کا ایک روم بک کروا کر اسے وہاں لے آیا تھا۔۔۔

دونوں وہاں موجود تھے مگر کمرے میں گھمبیر خاموشی کاراج تھا،دونوں کی آنکھوں کی باتیں کر رہی تھیں۔۔۔یہ آنکھوں کی باتوں کاشوران دونوں کے دل کی دھڑکنوں کواور بھی بڑھانے کا باعث بن رہا تھا۔

دل کی دنیا جیسے تہہ و بالا ہونے کو تھی،

آج اسے پہلی بار اتنا نک سک سے تیار دیکھا تو خود میں مچلتے ہوئے شوریدہ جذبات کو تھپک کر سلانے میں ناکام رہا۔۔۔۔۔

کمرے میں معنی خیز خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔

آخر کو وہ اس کی منکوحہ تھی،ان میں ایک پاک رشتہ قائم تھا تو پھر ڈر کیسا؟؟؟؟

اس نے دل میں سوچا۔۔۔۔۔

اس کے نرم وملائم گال کو اپنے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے اس نے اس پر اپنا محبت بھرا پہلا لمس چھوڑا۔۔۔۔۔

وہ جی جان سے کانپ اٹھی اس کی اتنی قربت پر گلابی گال دہک اٹھے۔۔۔ آنکھوں پر سایہ فگن لرزتی مژگانیں اسے مسمرائز کرنے لگیں۔۔۔

دل تو پہلے ہی بے قابو ہوا چاہتا تھا اب تو اور بھی فدا ہوا اپنے محبوب کی جان لیوا اداؤں پر۔۔۔۔۔

اس کی بڑھتی ہوئی گستاخیوں اسے خائف ہوتے ہوئے وہ پل بھر میں اس سے دوری بنا گئی۔۔۔۔۔

پلیز ابھی یہ سب ٹھیک نہیں" مقابل کی آنکھوں میں مدھوشی کا ٹھاٹھیں" مارتا ہوا سمندر آباد دیکھ کر لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں بمشکل بول پائی۔۔۔۔

اگر تمہیں یاد نہیں تو میں اچھے سے یاد کروا دیتا ہوں کہ ہم دونوں میں کیا" ...." تعلق ہے

مجھے اچھے سے سب یاد ہے مگر دنیا کی نظروں میں ابھی ہمارا رشتہ کوئی" " حیثیت نہیں رکھتا

دنیا کی کسے پرواہ ہے؟"

تم اس دل کی پرواہ کرو جس کی دنیا تم پل بھر میں زیروزبر کر چکی ہو "۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ اس کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھتے ہوئے خمار آلود آواز میں بولا۔

مگر میرے گھر والے؟؟؟اس نے اسے روکنے کے لیے حقیقت سے آگاہ کروانا چاہا۔۔۔

"فی الحال بھول جاؤ سب کچھ بس یہ یاد رکھو کہ ہم دونوں میں کتنا خوبصورت رشتہ ہے اور یہ اسی رشتے کی نزاکت ہے، میرے بے بس دل کو قرار چاہیے۔۔۔۔آج مجھے مت روکو۔۔۔"

وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے ساتھ بستر پر گرا گیا۔۔۔
اور اپنی محبت کی بارش میں بھگونے لگا۔۔۔

دل کی دھڑکنیں جیسے ڈھول کی تھاپ پر رقص کرنے لگیں۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ماحول میں چھائی فسوں خیزی انہیں ایک الگ دنیا میں لے گئی۔۔۔۔

اس نے تھوڑی بہت مزاحمت کی مگر ناکام رہی آج اس کے مجازی خدا کے منہ زور جذبات کو روک پانا اس کے بس سے باہر ہوا۔۔۔

💖💖💖💖💖💖💖💖

وہ مسلسل آدھے گھنٹے سے لاونج کا چکر کاٹ رہی تھی۔ڈیزائنر سیاہ رنگ کی پرنٹڈ قمیض پر سرخ شلوار اور سرخ رنگ کے ہی ڈوپٹے کو شانوں پر پھیلائے دوپٹے کے پلو کو دونوں ہاتھوں کو مروڑتے ہوئے وہ شدید پریشان لگ رہی تھی۔

گھر میں موجود ملازم بھی اپنی مالکن کے غضب سے خوب واقف تھے۔۔۔ ساری رات ان کے صاحب گھر نہیں آئے تھے تو آج تو اس بات پر ان کے صاحب کی کلاس لگنا تو بنتی تھی۔ وہ سب بھی اپنی مالکن کی طرح اپنے صاحب کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔۔۔

حالانکہ ان لوگوں کو اچھے سے پتہ تھا کہ یہ کلاس صرف دو منٹ تک ہی لگنی تھی کیونکہ ان کی مالکن تعبیر جب اپنے شوہر نامدار پر غصہ ہوتی تھی اتنی ہی جلدی نہال شاہ اُسے اپنی باتوں میں الجھا کر ہمدردیاں بٹورتا ہوا نظر آتا تھا۔

بس بہت ہوا۔۔

اچانک تعبیر کے کہنے پر وہ لوگ چونک گئے جواب پلو چھوڑے غصے سے گھڑی کی طرف دیکھ رہی تھی۔

Zubi Novels Zone

آج انہیں نہیں چھوڑوں گی میں، دوپہر کے بارہ بجنے کو ہیں اور ان کا کچھ اتا پتا نہیں۔۔۔۔

وہ غصے میں ادھر سے ادھر چکر کاٹ کر بڑبڑائی۔۔۔۔

کدھر تھے آپ؟

اسے سامنے سے آتا ہوا دیکھ کر تلخ لہجے میں کہا۔۔۔۔

وہ جو ڈریس پینٹ اور شرٹ پہنے (جس کے پہلے دو بٹنز کھلے ہوئے تھے) اور کوٹ بازو پر ڈال رکھا تھا۔۔۔اور آنکھیں نیند کی خماری سے بوجھل تھیں۔۔۔۔

پارٹی میں ہی گیا تھا دوست کی اور کدھر جانا تھا۔۔بس دوستوں کے ساتھ وقت گزارنے کا پتہ ہی نا چلا اس نے بیزاری سے جواب دیا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

آپ کو زرا بھی احساس ہے کہ ساری رات آپ کی غیر موجودگی میں میں "کتنا پریشان ہوئی"

تعبیر اسے کھری کھری سنانے لگی جبکہ وہ اس کے پیچھے ملازموں کو دیکھ رہا تھا جو اپنے صاحب کی درگت بنتے ہوئے دیکھ کر اس پر بے آواز ہنس رہے تھے۔۔

دفعہ ہو جاؤ سب اپنے کام پر لگو۔۔۔وہ ملازمین پر برسا۔۔۔۔"

♥♥♥♥♥♥

گرمیوں کے دِن تھے اُنہیں چھُٹی ڈیڑھ بجے ہو جاتی تھی۔ چھُٹی کی بیل بجتے ہی وہ سکول بیگ اُٹھائے چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتی دوپٹے کو اپنے ہاتھوں سے درست کرتی سکول کے گیٹ سے باہِر کی جانِب بڑھی۔

اُس کی کوئی خاص دوست نہیں تھی۔ کلاس میں وہ سب سے کم ہی بات کرتی تھی وہ بھی بس کام کی۔ پہلے اُس کی جو سہیلیاں تھیں وہ بھی اُس کے کھیل کود میں شرِکت نا کرنے کی وجہ سے اُس سے ناطہ توڑ چُکیں تھیں۔ وہ بہت کم گو تھی۔ عام لڑکیوں کی طرح شرارتیں اُس میں ناپید تھیں۔

بدر اِاس وقت پانچویں کی طالِب علم تھی۔ اُس کے چوتھی جماعت کے پیپر ہو چکے تھے اور اب نئ نئ جماعت شروع ہوئی تھی۔ رِزلٹ آنا ابھی باقی تھا۔ وہ بہت لائق تھی اُسے اُمید تھی کہ اچھے نمبر آئیں گے ویسے بھی اُس نے بہت محنّت کی تھی۔

وہ دور تک پھیلے کچّے راستے کو دیکھنے لگی جو گرمیوں کے باعث کچھ اور سُنسان ہو گیا تھا۔اُس نے ایک نظر ٹولیوں کی شکل میں جاتی لڑکیوں کو دیکھا پھر خُود بھی اُسی راستے پر چلنے لگی جو گھر کی طرف جاتا تھا۔

بدرا تم کیوں وہاں سے اکیلے نکلی؟ وہ تقریباً بھاگتا ہوا اس کے پاس پہنچا۔۔

مجھے بس تھوڑی دیر ہو گئی آج میرا ٹیسٹ تھا،بس اسی وجہ سے اور تم ایسے۔۔۔۔۔

اماں بی کو پتہ چلا تو ناراض ہوں گی کہ میں نے تمہارا خیال نہیں رکھا۔۔۔۔۔

اس نے بدرا کو ڈپٹنے کے انداز میں کہا۔

میں سمجھی تم مجھے لینا بھول گئے بس اسی لیے۔۔۔وہ ہلکی سی آواز میں منمنا" کر بولی۔۔۔۔

آگے کبھی ایسا ہوا ہے کہ میں تمہیں لینا بھول جاؤں" وہ خفگی بھرے" انداز میں بولا

ZNZ Zubi Novels Zone

وہ کھیتوں میں سے گزر کر گھر کی طرف جا رہے تھے۔ کہ ایک آوارہ کتا جانے کہاں سے اچانک وہاں آن دھمکا۔۔۔۔

کتے کو مسلسل اپنی طرف بڑھتا ہوا دیکھ صحیح معنوں میں اس کے اوسان خطا ہوئے۔۔۔

بدرا نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اور سرپٹ دوڑ لگا دی۔۔۔۔

وہ اس کے پیچھے پیچھے بھاگا۔۔۔۔

ابھی وہ گلی میں پہنچی ہی تھی کہ لڈو نے اسے جالیا۔۔۔۔

بدرا رک جاؤ" وہ بلند آواز سے چلایا۔۔۔۔"

بھاگتے ہوئے اس کی سانسیں پھول چکی تھیں۔۔۔اور گلہ سوکھنے لگا۔۔۔

ٹھیک ہو تم "اس کے پاس پہنچ کر پوچھا۔۔۔۔"

پپ پاپانی۔" وہ لرزتی ہوئی آواز میں نے یہی بول پائی تو وہ جو پریشانی سے کھڑا اُسے دیکھ رہا تھا فوراً بیگ میں سے پانی کی بوتل نکال کر اُس کے سامنے بیٹھا اُسے پانی پِلانے کے لیے بوتل کا ڈھکن کھول کر اس کے منہ سے لگائی۔

تُم ٹھیک ہو اب ؟"اُس نے بدرا کو گہرے سانس لیتے دیکھ کر پوچھا تو اُس " نے گردن اُٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔لڈو نے اس کی حسین سبز سمندروں

سی گہری آنکھوں میں دیکھا۔وہ ڈر کے باعث ابھی بھی ہرنی کے مانند سراسیماں نظروں سے اسے ہی تک رہی تھی۔۔۔۔

اُس کے نقوش بہت خُوبصورت تھے،بہت معصوم اور پُر کشش۔
چھوٹی سی پتلی ناک، گہری بڑی بڑی سبز آنکھیں، بھرے بھرے گرمی کی شدّت سے سُرخ سنہری مائل ہوتے رُخسار، چھوٹی سی تھوڑی، وہ سراپا حُسن تھی جِس کی رنگت سُورج کی مانِند سُنہری تھی۔اُس کی نظریں پھسل کر اُس کی گردن پر جاپڑی جو دوپٹہ بھاگنے کی وجہ سے ڈھیلا ہونے سے واضح ہورہی تھی۔اُس کی صراحی دار سفید گردن پر موجود جو چاند گرھن کا نشان تھا، وہ اس کی دلکش و سحر انگیز خوبصورتی کو نظر نہ لگ جانے کے لیے جیسے نظر کا ٹیکا لگا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

نہال شاہ ابھی میٹنگ سے فارغ ہو کر باہر نکلا تھا۔اس کی میٹنگ بہت شاندار رہی تھی۔اسے یقین تھا کہ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی یہ پراجیکٹ اسے ہی ملے گا۔وہ مسکراتے ہوئے اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا۔پلیز ایک کافی بھیج دیں۔اس نے بیٹھتے ساتھ ہی اپنی سیکرٹری کو کافی کا کہا تھا۔وہ رات بھی کافی دیر تک پراجیکٹ کے لیے فائل تیار کرتا رہا تھا اور صبح بھی جلدی اٹھ گیا تھا۔اب اسے شدید تھکاوٹ ہو رہی تھی۔اس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں۔

اس بارے میں سوچنا ضرور" اسے تعبیر کی بات یاد آئی۔اف اللہ! یہ" تعبیر کو بھی پتا نہیں جلدی کیا ہے؟۔ابھی شادی کو وقت ہی کتنا ہوا ہے؟اس نے بے دلی سے سوچا تھا۔وہ اپنے خیالوں میں گم تھا کہ دفعتا دروازہ

ناک ہوا تھا۔ کم ان! اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے دروازے کی جانب دیکھا جہاں سے اب اس کی سیکرٹری کافی لے کر اندر آ رہی تھی۔

سر آپ کی کافی۔ سیکرٹری نے پیشہ وارانہ انداز سے مسکراتے ہوئے نہال شاہ کی طرف کافی بڑھائی۔ ادھر رکھ دو۔ اس نے سیکرٹری کی طرف دیکھے بغیر جواب دیا۔ اس کا دماغ اب کسی اور نہج پر سوچ رہا تھا۔ سیکرٹری ایک حیران نظر اس پر ڈالتے ہوئے باہر نکل گئی

❤❤❤❤❤❤❤

طمر کے والدین ایک حادثے میں فوت ہو چکے تھے اُس وقت طمر کی عمر صرف آٹھ سال تھی اپنوں کے نام پر اُس کے صرف تایا ہی تھے اس لیے طمر اُن کی ذمے داری بن گئی تایا ابو کا برتاؤ اُس کے ساتھ لیا دیا ہی تھا لیکن

تائی امی کو وہ زہر لگتی تھی تایا ابو کویت میں نوکری کرتے تھے اس لیے مہینوں بعد ہی گھر واپس آتے تھے اور اُن کے پیچھے تائی اُس کے ساتھ نوکروں سے بھی بدتر سلوک کرتی تھیں اُن کی باتیں طعنے ہمیشہ ثمر کا دل چھلنی کر دیا کر دیتے تھے لیکن وہ کر بھی کیا سکتی تھی جب اللہ نے ہی اُس کی قسمت میں یہ سب لکھا تھا تائی امی اُس سے گھر کا سارا کام کروایا کرتی تھی اپنی خدمت کروایا کرتی تھی۔

تائی امی کو دیکھ اُن کی بیٹیاں بھی اُس پر ایسے ہی حکم چلاتی تھی اور وہ چپ کر کے سہتی رہتی تایا جی کے کہنے پر انہوں نے دسویں کے بعد اُس کا داخلہ تو آگے کروا دیا تھا لیکن اُنھیں اُس کا پڑھنا بھی بہت کھٹکتا تھا۔۔۔ جبھی اس نے تایا سے کہہ کر اپنے لیے پڑھائی جاری رکھنے کی منت کی تو وہ تھوڑی دیر سوچنے کے بعد مان گئے اور اس کا داخلہ یونیورسٹی میں کروا دیا تا کہ وہ اپنی

پڑھائی مکمل کر سکے۔۔۔ جبکہ تائی جلد سے جلد اُس کے لیے کوئی رشتہ ڈھونڈھ کر اپنے بوجھ کو کم کر دینا چاہتی تھی۔

دو دن پہلے اُس کے لیے ایک رشتہ آیا تھا اور اُن لوگوں کو وہ پسند بھی آ گئی تھی لیکن حیرت کی بات یہ تھی کے وہ لوگ بہت رئیس اور اونچے گھرانے کے لوگ تھے اسی لیے طمر تھوڑا ڈری ہوئی تھی وہ جانتی تھی تائی امی اُس سے چھٹکارا پانے کے لیے کسی بھی طرح اُس کی شادی کرنا چاہتی ہے اس لیے اُسے کچھ غلط ہونے کا اندازہ ہو رہا تھا وہ سات سال کی عمر سے اتنا کچھ سہتی آئی تھی اب آگے کی زندگی میں پتہ نہیں اُسے اور کیا کیا دیکھنا تھا لیکن وہ صرف رو سکتی تھی کچھ کر نہیں سکتی تھی۔۔۔

تائی امی نے اُسے روکا

میری بات کان کھول کر سن لے۔۔۔۔۔۔۔۔تو اس گھر میں صرف دو دن کی مہمان ہے۔۔۔۔۔۔دو دن بعد تو شادی کر کے اُس گھر میں رہنا چاہتی ہے یا سڑک پر یہ تیرا فیصلہ ہے۔۔۔۔۔۔

کیوں کے میں اب تجھے اس گھر میں تو نہیں رکھنے والی۔۔۔۔۔۔تجھے میں نے جتنا برداشت کرنا تھا کر لیا۔۔۔۔تیری بھلائی اسی میں ہے کے بنا منہ کھولے چپ چاپ شادی کر لے۔۔

زیادہ نخرے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔
اب دفع ہو یہاں سے اور ہاں شادی کے بعد اپنے گھر کے بکھیڑے خود ہی سمیٹنا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

یہاں قدم بھی رکھنے کی کوشش کی نہ تو ٹانگیں توڑ دوں گی۔اب تیرا جینا مرنا اسی گھر میں۔۔آئی بات سمجھ میں؟

تائی امی گرجی تھی اور وہ روتی ہوئی باہر نکل گئی۔۔۔۔

وہ وقت بھی آن ٹھہرا۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تین بار قبول ہے کہنے کے ساتھ اُس نے اسامہ گردیزی کو نا چاہتے ہوئے بھی اپنے شوہر کے طور پر قبول کیا تھا بلکہ اپنی آنے والی زندگی کی تکلیفوں اور مشکلوں کے لیے بھی خود کو تیار کیا تھا جن سے وہ ناواقف تھی۔۔۔

پہلے ہی اپنی زندگی میں بہت کچھ بھگت چکی تھی۔

اور ابھی تک ایک ڈر اُس کے دل میں قائم تھا جانے کیا ہونے والا ہے؟

رخصتی کے وقت اُسے اپنے ماں باپ شدّت سے یاد آرہے تھے تایا ابو سے گلے لگ کر وہ بہت روئی تھی اور اُس گھر کو الوداع کہہ کر وہ نئے گھر میں آئی تھی لیکن وہ نیا گھر صرف گھر نہیں ایک محل تھا گزرتے وقت کے ساتھ اُس کی بے چینی میں اضافہ ہوتا جارہا تھا۔۔۔

گردیزی ولا میں اس نے قدم رکھا تو رسم ورواج کے ختم ہوتے ہی لاؤنج میں لگے ہوئے صوفے پر اسے بٹھایا گیا۔۔

وہاں اسکی ساس زبیدہ خانم تھی جبکہ سسر وفات پاچکے تھے۔

اس کے جیٹھ عمر گردیزی اور جیٹھانی صفا جن کے دو جڑواں بیٹے تھے جو ابھی صرف دو ماہ کے تھے۔ وہ بھی موجود تھے

اس کے بعد اس کے شوہر اسامہ گردیزی۔ جو اس کے بالکل ساتھ والے صوفے پر بیٹھے تھے۔۔۔

بھابھی جی گود بٹھائی کی رسم کے تحت میں آپ کا گھنٹہ پکڑنے کی بجائے" آپکی گود میں ہی بیٹھوں گا۔ بھئی کو اصل رسم ہے میں تو وہی کروں گا"۔۔۔۔

اس کا شوخ مزاج دیور وامق گردیزی جو شاید اسی کا ہم عمر تھا جھٹ سے آکر اس کی گود میں بیٹھا۔۔۔

طمر کی حیرت کی زیادتی سے آنکھیں باہر کو ابل پڑیں۔۔۔اور کچھ اس کا وزن بھی اپنی ٹانگوں پر محسوس کیے اب تو اس کی جان نکلنے کے درپہ تھی۔

نیا گھر نئے انجان لوگ کہے بھی تو کیا؟

بس بمشکل ضبط کیے سانسیں روکے بیٹھی تھی۔

اپنے ساتھ بیٹھے مجازی خدا کی طرف مدد طلب نظروں سے دیکھا جو اپنے بھائی کی حرکت پر ہنس رہا تھا۔۔۔

طمر نے جلدی سے کلچ کھول کر اس میں ملے حق مہر کے پیسوں میں سے بغیر گنے چند نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھے۔۔۔

"ارے یہ کیا بھابھی جی بس اتنے سے ؟؟؟"

اس کی نظر طمر کی آنکھوں پر پڑی۔۔۔وہ اس کے اتنے قریب تھا

۔۔۔بھابھی کی آنکھیں جھلملاتے ہوئے دیکھ فوراً اس کی گود سے نیچے

اترا۔۔۔

اور فرش پر دوزانوں بیٹھ کر ہاتھ اس کے گھٹنے پر رکھا۔۔۔

I am really very sorry.....

Zubi Novels Zone

بھابھی اگر آپ کو برا لگا۔۔۔

میں صرف مذاق کر رہا تھا۔

آپ میرے لیے قابل احترام ہستی ہیں۔

.... ہو سکے تو مجھے معاف کر دیں اگر آپ کو برا لگا

اس نے شرمندگی بھرے انداز میں کہا۔۔۔

چلو اب معاف کر بھی دو میرے بچے کو کب سے تمہارے قدموں میں" بیٹھا ہے حالانکہ یہ تو رسم تھی کیا ہوا تھوڑا سا مذاق ہی تو کیا تھا۔۔۔وہ منہ بنا کر تلخ لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

کوئی بات نہیں مجھے بالکل بھی برا نہیں لگا۔۔۔"
چلو بھئی اب سب اپنے اپنے کمرے میں اسامہ اور طمر کو بھی آرام کرنے دو۔۔۔

زبیدہ خانم نے کہا تو سب آہستگی سے اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

اماں بی کو شروع سے ہی پالتو جانوروں سے بہت ہمدردی اور محبت تھی۔
جب بھی گھر کے باہر کوئی بھی بلی یا کتا نظر آتا اسے دودھ یا روٹی ڈال دیتی۔

اسی لیے اب ان جانوروں کو بھی پتہ چل چکا تھا اور کہیں سے کچھ کھانے کو ملے یا نہ ملے یہاں سے ضرور مل جائے گا اسی لیے وہ اماں بی کے دروازے کے آگے ڈیرہ جمائے رکھتے۔۔۔
جبکہ بدرا اتنا ہی ان سب سے خوف کھاتی۔۔۔
کبھی جو اماں بی اسے روٹی باہر ڈالنے کو کہتی تو وہ انکار کر دیتی۔۔۔

صرف ایک یہی بات تھی جس پر وہ اماں بی کی ایک نہ سنتی ورنہ وہ ہر لحاظ سے اماں بی کی تابع فرمان تھی۔

اور صبح بھی اسی لیے کتے کو سامنے دیکھ کر وہ ڈر کر بھاگی تھی۔

♥♥♥♥♥♥

وقت اپنی مخصوص رفتار سے گزر رہا تھا۔آج یونیورسٹی میں بزنس کلاس لیتے ہوئے اسے زور سے چکر آیا آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا۔۔

کیا ہوا"اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی علینہ نے پریشانی سے پوچھا۔"

بس چکر سے آرہے ہیں وہ سر پر ہاتھ رکھ کر آہستہ آواز میں بولی۔"

تم نے شاید ناشتہ نہیں کیا ہو گا اسی لیے ایسا ہوا ہو گا آؤ کینٹین سے کچھ کھا لیں۔"

ہمممم۔۔۔شاید۔۔۔آو چلتے ہیں کلاس ختم ہو چکی تھی اس لیے دونوں کینٹین کی طرف بڑھ گئیں۔۔۔

ابھی سینڈوچ کی پہلی بائٹ ہی لی کہ جی متلانے لگا۔۔۔

وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر واش روم کی طرف بھاگی۔۔۔

کچھ دیر بعد منہ اچھی طرح دھونے کے بعد اپنی جگہ واپس آئی اور دوپٹے کے پلو سے بھیگے چہرے کو صاف کرنے لگی۔

تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ایسا کرتے ہیں میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے" چلتی ہوں علینہ نے کہا۔

نہیں تم رہنے دو میں ٹھیک ہوں، اگر ضرورت ہو گی تو میں خود ہی چلی" جاؤں گی۔۔۔

❣❣❣❣❣❣❣❣

ہیلو !

اسلام و علیکم!

ہممممم....وعلیکم السلام !

میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں آپ میرے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلیں گے "؟"

" ابھی مجھے آفس میں کچھ کام ہے ایک گھنٹے تک نکلتا ہوں"

"ٹھیک ہے میں آپ کا انتظار کروں گی۔"

❣❣❣❣❣❣❣

آپ کے لیے گڈ نیوز ہے، آپ مدر بننے والی ہیں۔۔۔ڈاکٹر نے اپنے ماہر پیشہ ورانہ انداز میں چہرے پر دھیمی مسکراہٹ سجائے ہوئے کہا۔

کیا"حیرت کے مارے منہ سے صرف یہی نکلا۔۔۔"

ساتھ بیٹھے ہوئے کی بھی ایک بار چہرے کی ہوائیاں اڑیں۔۔۔۔

آپ کو میں کچھ میڈیسنز لکھ دیتی ہوں آپ ان کا استعمال باقاعدگی سے " کیجیے گا۔۔۔

انہوں نے تیزی سے سامنے رکھے پیڈ پر کچھ ادویات کا نام لکھا۔۔۔

اور لکھ کر پریسکرپشن اس کی طرف بڑھائی۔۔۔۔

تھینکس "وہ کہتے ہوئے وہاں سے اٹھا۔"

♥♥♥♥♥♥♥

ان کی شادی کو تقریباً ایک سال کا عرصہ ہونے والا تھا مگر اسامہ اس سے ہمیشہ کھنچا کھنچا سا رہتا۔۔۔۔

ابھی تک ان کے ہاں کوئی بھی خوشخبری نہ آئی۔۔۔اسی بات کو لے کر

زبیدہ خانم ثمر کو ہر وقت جلی کٹی سناتی رہتیں۔۔۔

ثمر کو لے کر کئی گائنی کالوجسٹ کے پاس لے کر گئیں۔۔۔۔

مگر کافی علاج اور ادویات کے استعمال کے باوجود بھی کوئی مثبت فرق نہیں پڑا

۔۔۔۔

آج پھر اس کی ایک ڈاکٹر سے ملاقات کا وقت تھا۔

وہ ان کے روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

رسمی سلام دعا کے بعد وہ مدعے کی بات پر آئیں۔

دیکھیں جب کوئی پیشنٹ ہمارے پاس آتا ہے تو سب سے پہلے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ وجہ کیا ہے ان کی Infertility۔کی (بانجھ پن) بغیر وجہ تشخیص کیے مریض کو کسی بھی دوائی پر ڈال دینا یہ ہٹ اینڈ ٹرائل میتھڈ ہوتا ہے۔جو کامیاب بھی ہو سکتا ہے اور ناکام بھی۔

اس ٹریٹمنٹ میں سب سے پہلے آپ کے ہزبینڈ کا ساتھ آنا لازمی ہوتا ہے ۔۔۔آپ انہیں ساتھ نہیں لائیں ؟؟؟

لو بھلا ڈاکٹر جی میرے بیٹے کو کیا بیماری ؟؟؟ وہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہے" آپ اس کا علاج کریں" زبیدہ خانم نے ڈاکٹر کی بات سن کر تلملاتے ہوئے کہا۔۔۔

ڈاکٹر نے ان کی بات نظرانداز کرتے ہوئے طمر کو مخاطب کیا۔۔۔

آپ نے کون کونسے ٹیسٹ کروائیں ہیں اس سلسلے میں؟؟؟"

طمر نے فائل ڈاکٹر کی طرف بڑھائی۔۔

"آپ نے تھائیرائڈ کا ٹیسٹ کروایا؟؟؟"

نہیں "طمر نے یک لفظی جواب دیا۔"

آپ سمجھتے ہوں گے کہ تھائیرائڈ گلینڈ کا فرٹیلیٹی سے ڈائیریکٹ کوئی" تعلق نہیں حلانکہ ایسا بالکل نہیں آج کل لوگوں کو پرولیکٹک ڈیرینج ہو جاتا ہیں۔common ہے آج کل پولی سسٹک اوور یز بہت اور اسی وجہ سے ایگ بننے میں مشکل ہوتی ہے۔جب تک آپ کو بیماری کی اصل وجہ نہیں پتہ چلے گی تو اس کا ٹھیک علاج کیسے ہو گا۔

اس کا اصل ڈائیگنوز کرنا ہے پہلے۔

لیکن آخر میں جب کوئی بھی وجہ پتہ نہیں چلتی تو اسے کہتے ہیں

Un explained Infertility....

آپ نے پہلے اوولیشن انڈکشن یوز کی ہے؟

جی کی ہے" وہ ان کی طرف دیکھ کر بولی۔۔۔"

"کیا مجھے اب پھر سے کھانی ہو گی؟"

اگر میں آپ کو پھر سے یہ لکھ کر دوں گی تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ" کو یہ لا محدود مدت کے لیے کھانی ہو گی بلکہ ایسا نہیں ہے ہمارے انٹر نیشنل گائیڈ نس کے جو ادارے ہیں انہوں نے اس کی ایک مدت مقرر کی ہے آپ اسے چھ ماہ کے سکتے ہیں

اگر مسلہ زیادہ گھمبیر ہے تو اسے بارہ ماہ تک اسے استعمال کرنے کے لیے کہتے ہیں۔

اس بیماری میں پیشنٹ کے وزن کو سب سے پہلے دیکھا جاتا ہے کہیں ان کا ویٹ تو زیادہ نہیں۔۔۔ مگر آپ تو بالکل سلم ہیں۔۔۔۔

پھر ان کے ہارمونل ان بیلنس ہیں تو پہلے ان کا علاج کیا جاتا ہے۔

اگر میل فیکٹر ہے تو ان کی بیماری کی تشخیص کرتے ہیں کہ ان کے سپرم پورے ہیں یا نہیں۔۔ خیر وہ تو آئے نہیں آپ کے ساتھ مسز طمر اسامہ ۔۔۔۔

چلو اٹھو بہو یہاں سے اسے تو میرے بچے میں خامیاں نظر آ رہی ہیں ہمیں" نہیں علاج کروانا اس ڈاکٹر سے۔۔۔۔

میں تمہیں حکیمی دوائی لے کر دوں گی۔ دیکھنا پھر کتنی جلدی تمہاری سونی گود بھرتی ہے۔ یہ ڈاکٹر تو فضول کے ڈر وائے دے کر پیسے بٹورتے ہیں" زبیدہ خانم ڈاکٹر کی طرف دیکھ کر تلخ کلامی کرتے ہوئے طمر کا بازو کھینچ کر اسے وہاں سے اٹھاتے ہوئے باہر نکلی۔۔۔۔

ڈاکٹر تو زبیدہ خانم کی حرکت اور بات پر ششدر رہ گئی۔۔۔

جبکہ طمر بے بسی کی تصویر بنے ان کے ساتھ کھنچی چلی جا رہی تھی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

اب کیا کریں گے؟"

میری سٹڈی کا کیا بنے گا؟

ایسی باتیں چھپائے نہیں چھپتی۔۔چند ماہ میں میری حالت سب پر ظاہر ہو جائے گی میں کیسے یونی میں سب فیس کروں گی؟

میری فیملی میں بھی کسی کو ابھی یہ سب نہیں پتہ۔

وہ رندھی ہوئی آواز میں جھنجھلا کر بولی۔۔۔

"تم پریشان مت ہو میں کچھ حل سوچ رہا ہوں"

چند پل یونہی خاموشی سے کٹ گئے۔۔۔۔

"ایسا کرتا ہوں پہلے میں جس علاقہ میں رہتا تھا وہیں تمہیں ایک رینٹ پر چھوٹا سا گھر لے دیتا ہوں۔ تم فی الحال وہیں رہنا۔۔۔ابھی میں بھی سب کو اس بارے میں نہیں بتا سکتا نہ تم ورنہ تمہاری سٹڈی ڈسٹریکٹ ہو جائے گی۔ ہمارا بے بی ہوتے ہی ہم سب کو بتا دیں گے۔ تم یہیں رہ کر اپنا دھیان

رکھو اور سٹڈی پر فوکس کرو صرف ابھی ایگزامز میں وقت ہے۔تب تک تم

اس سب سے فری ہو جاؤ گی۔پھر آرام سے دے دینا۔"

"میں اکیلی کیسے رہوں گی وہاں"

ہممم۔۔۔میں کسی سے بات کرتا ہوں وہ روز آکر تمہاری ہیلپ بھی کر"

دیا کرے گی۔اور تمہارا خیال بھی رکھے گی"اس نے مسئلے کا حل پیش

کیا۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

❣❣❣❣❣❣

روٹی لے بھی آو۔۔۔۔اسامہ کی کڑک آواز سن کر وہ تقریباً بھاگتے"

ہوئے روٹی لے کر ڈائنگ تک آئی۔۔۔۔

طمر نے جلدی سے روٹی اسامہ کی پلیٹ میں رکھی۔۔۔۔"

یہ کیا اتنے موٹے کناروں والی روٹی؟"دو وقت کا کھانا بھی ڈھنگ کا میسر نہیں اس گھر میں؟"

وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔۔۔

طمر سر جھکائے ہوئے نادم سی کھڑی ہوئی تھی۔

"جاؤ بھی اب ٹھیک سے دوسری روٹی ڈالو توے پر"زبیدہ خانم نے اسے تیز آواز میں متوجہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ واپس کچن کے اندر گئی۔۔۔

اس کی پشت پسینے کی وجہ سے گیلی تھی اور قمیض کمر کر ساتھ چپکی ہوئی تھی۔

وامق نے اسے یوں شکستہ قدموں سے جاتے ہوئے دیکھا تو بولا۔۔۔

"آپ لوگوں میں انسانیت نام کی کوئی چیز ہے بھی یا نہیں ایک تو وہ سارا دن کچن میں کھڑے ہمارے لیے اتنی گرمی میں کھانا بناتی ہیں اور آپ لوگ انہیں سنانے میں ایک لمحہ لگاتے ہیں"

"وامق!!!!!! تم اپنے کام سے کام رکھو یہ ان میاں بیوی کے بیچ کا معاملہ ہے۔" عمر نے اپنے چھوٹے بھائی وامق کو ٹوک کر تلخ لہجے میں کہا۔۔۔۔

تمہیں بڑی ہمدردی سوجھ رہی ہے اس سے خیر تو ہے"؟"

زبیدہ خانم نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"میری بڑی بھابھی ہیں وہ ان کی عزت کرتا ہوں، مگر آپ لوگ کیا جانیں کسی کی عزت کرنا کسے کہتے ہیں؟

وہ ان کی بات کا جواب دیئے کھانے میں مصروف ہوا۔۔۔

یہ کیا کوفتوں میں اتنا نمک؟؟؟؟ دھیان کہاں رہتا ہے تمہارا؟؟؟ کھانے" کا بھی ضیاع اور پیسوں کا۔۔۔

وہ جو دوسری روٹی بنا کر لائی تھی اسامہ کی اگلی بات سن کر آنکھیں نم ہوئیں

۔۔۔

آگے سے دھیان رکھوں گی" وہ منمنا کر کہنے لگی۔۔۔"

یہ روٹی" وہ اسامہ کی پلیٹ میں روٹی رکھنے لگی۔۔۔اس نے ہاتھ اٹھا کر" اسے منع کیا۔۔۔

بس بھوک اڑ گئی۔۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے اپنے ہاتھ نیپکن سے صاف کرتے ہوئے وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔

" بھابھی یہ روٹی مجھے دے دیں"

وامق نے اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی پلیٹ سے روٹی اٹھا کر اپنی پلیٹ میں رکھی۔۔۔۔

گردیزی ولا میں بے شک دولت کی ریل پیل تھی مگر کچن کا سارا کام ملازمین کی بجائے گھر کی عورتیں ہی کرتی تھیں۔پہلے یہ ذمہ داری عمر کی بیوی صفا پر تھی، مگر جب سے اس کے ہاں جڑواں بچوں کی پیدائش ہوئی تھی یہ ذمہ داری طمر کی شادی کر کہ اس گھر میں آنے کے بعد اس پر آچکا تھی۔

❣❣❣❣❣❣

کیا ہارٹ اٹیک سے ؟؟؟؟؟

انہوں نے یہ خبر سنتے ہی اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

طمر تو جہاں کھڑی تھی وہاں کی وہاں کھڑی رہ گئی۔۔۔۔

جبکہ صفا کی تو مانو دنیا ہی اجڑ گئی ہو۔۔۔۔

وہ یہ دل دہلا دینے والی خبر سنتے ہی وہیں ڈھ گئی۔۔۔۔

ہنستے بستے گھر میں اچانک سوگ کی کیفیت چھا گئی۔۔۔۔

ہر کوئی غم سے نڈھال ہوا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد جب عمر کی میت ہسپتال سے گھر لائی گئی تو پورا گھر غمزدہ چیخ و پکار سے گونج اٹھا۔۔۔۔

چاروں طرف سوگواریت چھا گئی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"اماں بی بدرا کہاں ہے؟"

" بیٹا وہ چھت پر ہے"

کیوں اماں بی وہ ادھر کیوں گئی؟؟؟"

"آج اس کی سالگرہ ہے بس اسی لیے اداس ہے۔"

" کوئی کام ہے اس سے تو بلاتی ہوں اسے"

نہیں اماں بی 'رہنے دیں میں ابھی آتا ہوں' یہ کہہ کر وہ پلٹ گیا۔۔۔۔"

شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے آسمان پر چھائی سرخی اب سیاہی مائل ہونے لگی تھی۔۔۔۔

وہ چارپائی پر بیٹھی سوچوں میں گم تھی۔۔۔

Happy birthday day to you.....

Happy birthday day to you....

وہ سیڑھیوں سے اوپر آیا اور اور پر جوش لہجے میں بولا۔۔۔۔

ہاتھ میں ایک پلیٹ اور اس میں ایک پیسٹری موجود تھی جس پر چھوٹی سی موم بتی لگی ہوئی تھی جو ہلکی پھلکی چلتی ہوئی ہوا سے ہچکولے کھا رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ اس کے ساتھ آ کر چارپائی پر بیٹھا۔۔۔۔

"لو کاٹو اسے ہم ملکر تمہاری سالگرہ کریں گے"

اس نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے کہا۔۔۔۔

مگر وہ نظریں جھکائے ہوئے اپنے سر پر لیے دوپٹے کے ایک کونے کو پکڑے ہوئے اسے اپنی انگلی پر کبھی لپیٹ رہی تھی تو کبھی کھول رہی تھی۔۔۔۔

تمہیں اچھا نہیں لگا؟؟؟"

اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے افسردہ انداز میں پوچھا۔

میرے پاس اتنے ہی پیسے تھے بدرا میں کیک نہیں لا پایا۔۔۔جب بڑا ہو" کر کماؤں گا تو ضرور پیارا سا تمہارے نام والا کیک لاؤں گا۔۔۔۔ابھی

" صرف پیسٹری سے ہی کام چلا لو

مجھے اچھا لگا لڈو تھینک یو سوچ۔۔۔تم ہی ایسے دوست ہو جو میری پرواہ" " کرتے ہو

.... چلو اب اداسی چھوڑو اور کیک کاٹو"

اس میں کٹ کیا کرنا ہے چمچ لائے ہو؟"

ہاں نا"اس نے دوسرے ہاتھ میں موجود چمچ اسے پکڑایا۔۔۔۔"

موم بتی بجھاتے ہوئے اس نے ایک چمچ بھر کر لڈو کے منہ میں ڈالا۔۔۔۔

لڈو نے پھر اس کے منہ میں چمچ بھر کر ڈالا۔۔۔۔یوں دونوں نے مل کر اس دن کو یادگار بنا دیا۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

مختصر تعارف۔

طمر کی شادی گردیزی ولا میں ہوئی۔اس کی ساس زبیدہ خانم۔

جیٹھ عمر۔ جیٹھانی صفا۔ جس کے دو جڑواں بچے۔

پھر اس کا شوہر اسامہ۔

تیسرے نمبر پر دیور وامق۔

دوسری طرف اماں بی کے دو بچے ایک بیٹی عائزہ جو شادی شدہ ہے اور اپنے شوہر کے ساتھ آسٹریلیا مقیم ہے۔

بیٹا نہال۔ جس نے تعبیر اپنے باس کی بیٹی سے شادی کر لی تھی۔اب وہیں باس کے گھر میں رہتا ہے اس کے ساتھ۔

اماں بی کے گھر بدر ارہتی ہے اور ساتھ کے گھر میں لڈو۔۔۔۔

(یہ سب کریکٹرز کا پاسٹ چل رہا ہے، اس لیے سب واقعات تیزی سے گزریں گے۔ میرے پچھلے ناولز میں پاسٹ ساتھ ساتھ چلتا تھا سب کنفیوز ہو جاتے ہیں اسی لیے سٹوری ہی پاسٹ سے شروع کی۔ صرف بدرا کے سینز حال کے ہیں۔ باقی سب پاسٹ)

♥♥♥♥♥♥♥♥

گردیزی ولا میں دو ماہ گزر جانے کے باوجود بھی سوگواریت کا ماحول تھا آخر کو ایک جوان موت تھی، عمر گردیزی کو اچانک ہارٹ اٹیک ہوا جس کی وجہ سے وہ خالق حقیقی سے جاملا۔۔۔

اس کے دونوں جڑواں بیٹے جو ابھی کم عمری کے باعث یہ نہیں جانتے تھے کہ ان کے سر سے باپ کا سایہ چھن چکا ہے۔ نجانے کیوں ہر وقت روتے رہتے۔۔۔اور زیادہ تر پلکیں جھپکاتے رہتے۔۔۔۔

صفا نے اپنے بچوں کی خاطر خود کو سنبھال لیا۔۔۔

آج تو وہ دونوں ایسا دھاڑیں مار کر رو رہے تھے کہ چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔

طمر نظر نہیں آتا صفا بچوں کو چپ کروا رہی ہے ایک کو تم ہی پکڑ کر چپ کروا دو۔۔دو دو سنبھالے نہیں جا رہے اس بے چاری سے۔۔۔زبیدہ خانم نے طمر سے کہا جو لاؤنج کی ڈسٹنگ کرنے میں مصروف تھی۔۔۔"

لائیں مجھے دے دیں" طمر نے اپنے ہاتھ آگے کیے۔۔۔"

خبردار!!!! میرے بچوں کو ہاتھ بھی مت لگانا تم بانجھ لڑکی انہیں بھی کھا جاؤ گی""""

صفا نے تنفر بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"آئیں وکیل صاحب"

اسامہ ان کے فیملی وکیل کو اندر لے کر آرہا تھا۔۔۔۔

سب نے جلدی سے سروں پر دوپٹے جمائے۔۔۔۔

مما یہ وکیل صاحب ہیں عمر بھائی نے اپنی وصیت میں جو لکھوار کھا ہے"

"وکیل صاحب اسے پڑھ کر سنانے کے لیے یہاں آئیں ہیں۔

اسامہ بولا۔

سب نے صوفوں پر اپنی اپنی نشستیں سنبھالیں۔۔۔۔

وکیل صاحب نے خاموشی چھاتے ہی فائل کھول کر وصیت پڑھنا شروع کی۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

میں عمر گردیزی باقائم اپنے ہوش وحواس میں اپنی ساری جائیداد اپنی بیوی صفا کے نام کرتا ہوں، اگر مجھے کچھ ہو جائے تو اس کی حقدار صرف صفا ہے"

وصیت تھی یا گویا بم جوان سب کے سروں پر پھوٹا تھا۔۔۔

سب حیران کن نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے سوائے طمر اور صفا کے۔۔۔

صفا نے طمر کو فتح کن نظروں سے دیکھا جیسے آج سب کچھ پالیا ہو۔۔۔

جبکہ طمر سپاٹ چہرہ لیے وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

اسے اس جائیداد وغیرہ سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وکیل صاحب کے جاتے ہی صفا بھی بچوں کو لیے اپنے کمرے میں جانے کے لیے مڑی۔۔۔

امی میری عدت کب کی ختم ہو چکی ہے میں اپنی امی کے گھر کل واپس جا" رہی ہوں ویسے تو یہ گھر میرا ہے جیسا کہ آپ یہ جان ہی چکی ہیں کہ وصیت کے مطابق میرے مرحوم شوہر نے یہ گھر میرے نام کر دیا تھا۔۔۔یہ گھر میرے ہی نام رہے گا مگر یہاں مزید رکنے کا اب میرا کوئی جواز نہیں بنتا۔۔۔

وہ سرد مہری سے کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔۔۔۔

اسامہ اور زبیدہ خانم ایک دوسرے کو نظروں ہی نظروں میں کچھ کہنے لگے۔۔۔

Zubi Novels Zone

مماروم میں چلیں کچھ بات کرنی ہے"اسامہ اورزبیدہ خانم دونوں بھی" ایک کمرے میں چلے گئے۔۔۔۔

یہ کیا حرکت کی عمر نے؟"زبیدہ خانم کمرے میں آکر دروازہ بند کرتے" ہی بولی۔۔۔

مجھے بھی بھائی سے اس بات کی توقع نہیں تھی۔سارا بزنس وہی سنبھالتے" تھے میں بس انہیں اسسٹ کرتا تھا،مجھے بھی پتہ نہیں چلا کہ بھائی اس طرح "کا کوئی فیصلہ لیں گے۔

بیوی کے عشق میں پاگل تھا میرا بچہ اسی نے کوئی جادو منتر پھونکا ہوگا" میرے معصوم بچے کو قابو کرنے کے لیے"وہ زہر خند لہجے میں بولیں۔۔۔۔

اب کیا کریں مجھے تو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آرہا؟؟؟؟"

تم رکو میرے دماغ میں ایک خیال آیا ہے۔۔۔"

وہ کنپٹی پر ہاتھ رکھ کر سوچتے ہوئے ایک دم سے بولی۔۔۔

"کیا مما؟؟؟؟"

اگر تم صفا سے نکاح کرلو تو بچے بھی ہمارے پاس رہ جائیں گے ہمیشہ کے "لیے اور ہماری جائیداد بھی۔۔۔۔۔ویسے بھی تمہاری بیوی تو اولاد جننے سے رہی۔۔۔ہماری نسل چلانے والے دی الحال یہی بچے ہیں۔۔۔

اور اگر صفا سے شادی ہو گی تو کیا پتہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس عورت میں سے "تمہارے اپنے بچے دے دیں۔۔۔

انہوں نے اپنے دماغ کے گھوڑے دوڑاتے ہوئے مسلے کا حل پیش کیا۔۔۔۔

" واہ مما کمال کر دیا۔۔۔۔دماغ ہو تو میری ماسٹر مائنڈ مما جیسا"

"چل اب مجھے زیادہ مسکے مت لگا اور آگے کے کام پر توجہ دے"

پر مما کیا صفا مانے گی؟؟؟؟"

نہیں مانتی تو منا لینا پیار سے "عورت بھوکی ہوتی ہے عزت کی اور دو بول محبت کی۔۔۔زرا پیار سے پیش آ دیکھنا کیسے نہیں مانتی۔۔۔

بیوہ عورت کو میکے میں کوئی عزت نہیں ملے گی اس بات کو وہ بھی اچھے سے جانتی ہے بس تم اب خود سوچو اسے منانے کے لیے کیا کرنا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے مما میں کچھ کرتا ہوں "آپ آرام کریں میں زرا چینج کر لوں"

۔۔۔۔

وہ آستین فولڈ کرتا ہوا روم میں آیا۔۔۔

کچھ بات کرنی تھی آپ سے۔۔۔ طمر نے جھجھکتے ہوئے اپنی بات کا "آغاز کیا۔۔۔

ابھی میرے پاس وقت نہیں تمہاری کوئی بھی فضول کی بکواس سننے کے "لیے"۔۔۔

"پلیز سن لیں نہ بہت ضروری بات کرنی ہے"

تم نے ٹلنا نہیں نہ مجھے تنگ کیے بغیر۔۔۔ فرماو کیا تکلیف ہے"؟؟؟؟"

وہ ابرو اچکا کر بولا۔۔۔

"وہ مجھے مما کہہ رہی تھیں کہ نا ڈاکٹر اور حکیمی علاج سے کوئی فائدہ ہوا ہے اسی لیے اب وہ مجھے صبح کسی بابا کے پاس لے کر جائیں گی دم درود کروانے کے لیے پلیز آپ انہیں منع کریں مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔ آج کل یہ دم درود والے جعلی پیر لڑکیوں کی عزت سے کھیلتے۔۔۔۔۔

آخری بات اس نے نا مکمل چھوڑ دی۔۔۔۔۔

"میں مما کی کسی بات سے اختلاف کر کہ انہیں ناراض نہیں کروں گا۔۔۔ جو وہ کہتی ہیں ویسا ہی کرو اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔۔۔۔

"مگر مجھ میں کوئی کمی نہیں پلیز آپ ایک بار اپنا چیک اپ کروالیں ہو سکتا ہے شاید آپ۔۔۔۔۔۔"

اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اسامہ کا بھاری ہاتھ اٹھا اور طمر کے منہ پر پڑا۔۔۔۔

وہ جاندار تھپڑ کی تاب نہ لاتے ہوئے لہرا کر فرش پر گری۔۔۔
وامق جو یونی سے واپسی پر گھر آیا تھا اور وہاں سے گزر رہا تھا تھپڑ کی آواز سن کر اس کے قدم وہیں تھمے۔۔۔۔

ذلیل عورت!!!!! تیری اتنی ہمت؟؟؟ مجھ پر۔۔۔۔۔ مجھ پر انگلی" اٹھاتی ہے مجھ میں کمی ہے زرا شرم نہیں آئی یہ بکواس کرتے ہوئے گدی سے تیری زبان کھینچ لوں گا۔۔۔۔۔
وہ نیچے بیٹھتے ہوئے اس کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے ہوئے کھینچ کر بولا۔۔۔۔۔

بول اب بول۔۔۔۔زبان چلائے گی میرے سامنے؟؟؟؟"اسامہ اس "
کے بالوں سے پکڑ کر جھٹکے دیتے ہوئے زور سے دھاڑا۔۔۔

وہ بے بسی کی مورت بنا بولے آنسو بہائے گئی۔۔۔۔
باہر کھڑا وامق خاموشی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔وہ میاں
بیوی کے بیچ میں نہیں آنا چاہتا تھا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

❣❣❣❣❣❣❣❣

ہمیشہ خوش رہو میری چندا"وہ اماں بی کے پاس آئی تو انہوں نے اسے پیار "
سے گلے لگا کر پیار کیا۔۔۔
"اماں بی آپ کچھ کھائیں گی میں آپ کے لیے بنا کر لاتی ہوں۔۔۔"

اارے تم کیسے بناؤ گی ابھی تم تو بہت چھوٹی ہو تم رہنے دو میں خود ہی بنالوں "

" گی تم اپنی پڑھائی پر توجہ دو

اماں بی آپ کے پاؤں کی مالش کر دوں دوں دیکھیں نا کتنی سوجن آئی "

" ہوئی ہے

وہ تشویش بھرے انداز میں ان کا پاؤں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

نہیں میری چندا۔۔۔رہنے دو تھوڑی دیر لیٹوں گی تو ٹھیک ہو جائے گا"

۔۔۔اوہ یاد آیا تمہارا یونیفارم تو دھویا ہی نہیں وہ جو ابھی نیم دراز سی ہوئی تھیں لیٹنے کے لیے پھر اسے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی۔۔۔

"آپ لیٹی رہیں آرام کریں میں خود ہی دھولوں گی۔۔۔"

وہ ان پر چادر درست کرتی ہوئی کمرے سے باہر نکلی۔۔۔۔

باہر آکر اس نے واشنگ پاؤڈر ڈال کر یونیفارم بھگویا اور پھر باقی بھی کچھ گندے کپڑے ڈھونڈھ کر انہیں بھی دھونا شروع کیا۔۔

سارے کپڑے دھو کر اٹھائے صحن میں آئی اور ایک ایک کپڑے کو اٹھا کر نچوڑنے کے بعد الگنی پر پھیلانے لگی۔۔۔۔

اپنے یونیفارم کا سفید دوپٹہ نچوڑ کر زور سے جھٹکا۔۔۔۔۔

جو باہر سے آنے والے لڈو کے چہرے کو بھگو گیا۔۔۔۔

ایک دم اس نے لڈو کا چہرہ دیکھا جس کے چہرے پر پانی کے ننھے ننھے قطرے نظر آئے۔۔۔

وہ کھکھلا کر ہنسنے لگی۔۔۔۔

سوری سوری""""""تم نے برا تو نہیں منایا۔۔۔"

وہ جو یک ٹک اسے پہلی بار یوں کھل کر ہنستا ہوا دیکھ رہا تھا اپنی جگہ ساکت ہوا۔۔۔

اس کی بات سن کر ہوش میں آیا۔۔۔

نہیں بالکل بھی برا نہیں منایا کسی کی وجہ سے اگر کسی کے چہرے پر" مسکراہٹ آئے تو اسے بہت نیکیاں ملتی ہیں ایسا میری امی کہتی ہیں وہ دھیمے سے مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

❣❣❣❣❣❣❣

کوئی دس بار کال کر چکا تھا اس کے فون پر مگر پچھلے آدھے گھنٹے سے اس کا موبائل بزی کا رہا تھا جھنجھلا کر اس نے فون ایک طرف رکھا پھر کچھ سوچتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھا اور کار کی کیز لیے باہر نکلا۔۔۔

شہر کی حدود سے باہر نکلتے ہی آدھے گھنٹے کی مسافت طے کیے وہ گھر پہنچا۔۔۔

کہاں تھی تم؟" اس کے دروازہ کھولتے ہی وہ غصیلے لہجے میں گویا ہوا۔۔"

گھر پر ہی تھی اور کہاں ہونا ہے؟؟؟"

کچھ سے فضول سوال جواب مت کیا کرو جتنا پوچھا ہے اس کا جواب دیا کرو "

کیا ہوا ہے؟ تم یہ آج مجھ سے کس ٹون میں بات کر رہے ہو؟؟؟؟"

کب سے تمہیں کال کر رہا تھا کدھر مصروف تھا؟؟؟؟ وہ سوالیہ انداز میں "

ابرو اچکا کر بولا۔۔۔

علینہ سے بات کر رہی تھی اتنی کلاسس مس ہو گئیں ہیں انہیں کی ڈیٹیل "

لے رہی تھی۔۔۔

اس نے مجھے سارا کام واٹس ایپ کر دیا ہے مگر کچھ پوائنٹس مجھے سمجھ نہیں

" آرہے تھے وہی اس سے ڈسکس کر رہی تھی

اس نے اسے ڈیٹلز بتا کر اپنے تئیں اسے مطمئن کرنا چاہا۔۔۔

جس کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ وہ ابھی بھی اس کی بات سن کر پوری طرح مطمئن نہیں ہوا۔۔۔۔

چند ادھر ادھر کی باتوں کے بعد وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

ان نو ماہ کے دوران آئے دن چند ایسے واقعات ہونے لگے جو مقابل کے دل میں اس کے کردار کو مشکوک کرنے لگے۔۔۔۔

بالآخر ڈیلوری کا وقت بھی آن پہنچا وہ اپنی حالت کے پیش نظر اپنی ہیلپر کے ساتھ قریبی ہسپتال پہنچی۔۔۔

! اسلام و علیکم سر

! وعلیکم السلام

سر وہ آپ کی مسسز کی طبیعت ٹھیک نہیں اسی لیے ہم ہوسپٹل آئے ہیں آپ بھی آجائیں۔۔۔

" ٹھیک ہے میں کچھ دیر میں نکلتا ہوں "

کہہ کر اس نے کال کٹ کی۔۔۔۔

آج اتوار کا دن تھا وہ گھر پر ہی تھا۔۔۔۔۔

کدھر جا رہے ہو؟؟؟؟

تعبیر نے اسے یوں ہڑ بڑاہٹ میں باہر جاتے ہوئے دیکھا تو پیچھے سے آواز لگائی۔۔۔۔

" ایک ضروری کام تھا بس کچھ دیر میں آتا ہوں "

Zubi Novels Zone

" مجھے بھی تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے "

" واپس آتا ہوں تو بتانا "

مجھے ابھی کرنی ہے " وہ بھی اپنی بات پر جمی رہی۔۔۔۔ "

" اچھا بولو کیا بات ہے "

میں ڈاکٹر کے پاس گئی تھی ہماری شادی کو سال ہونے والا ہے پہلے بھی میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم اپنا ٹیسٹ کروالو کہ کیوں ہمیں اولاد کیسی نعمت نہیں مل رہی مگر تم نے میری ایک نہیں سنی۔۔۔اب بولو کرواؤ گے اپنا ٹیسٹ کے نہیں۔۔۔

اچھا بابا کروالوں گا ویسے تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ مجھے کوئی" "بیماری نہیں الحمداللہ میں بالکل تندرست ہوں۔۔۔۔

تو تمہارے کہنے کا کیا مطلب ہے کہ میں بیمار ہوں؟؟؟؟وہ کمر پر ہاتھ رکھ" کر لڑاکا انداز میں بولی۔۔۔

ٹیسٹ کروالو پتہ چل جائے گا" وہ سر سری سا انداز اپنائے کہتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔۔۔

پیچھے وہ اس کی بات سن کر تلملانے کے سوا اور کچھ نہ کر سکی۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

لاؤ صفا اسے مجھے دو" بڑا بیٹا جو صفا کو بہت تنگ کر رہا تھا اسامہ نے اسے صفا" کے ہاتھوں سے لیتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ اچنبھے سے اسامہ کی طرف دیکھنے لگی اور اور لفظ صفا پر غور کرنے لگی اس کا دیور جو آج تک بھابھی بھابھی کی گردان کہتے نہ تھکتا تھا آج اس کا سیدھا نام لے کر مخاطب کر رہا تھا۔۔۔

مگر وہ نظر انداز کر گئی۔۔۔۔۔

اس کی ساس زبیدہ خانم نے اسے کچھ دن یہیں رہنے کے لیے منالیا تھا ۔۔۔ان کا کہنا تھا کہ وہ سب بچوں سے بہت اٹیچ ہو چکے ہیں اس لیے ابھی کچھ دن یہیں رک جائے۔۔۔

ان کے کہنے پر صفا بھی یہیں تھی۔۔۔۔

بس اسامہ کا بدلہ رویہ اس کی طرف جھکاؤ اس کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔۔

وہ کشمکش میں مبتلا تھی اس کے رویے کو لے کر کہ آج کل اس پر اتنی مہربانیاں کیوں کی جارہی ہیں۔۔۔۔

❣❣❣❣❣❣❣

" سر آپ کی گڑیا"

نرس نے اس کی طرف گلابی کمبل میں لپٹا ہوا چھوٹا سا وجود اس کی طرف بڑھایا۔۔۔

جس میں اس کا صرف فرشتوں جیسا معصوم چہرہ دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

اسے گود میں لیتے ہی بلا اختیار اس کے سرخ و سفید نرم روئی جیسے پھولے ہوئے گالوں پر پیار کیا۔۔۔۔

" وہ ٹھیک ہے "اس نے نرس سے پوچھا"

جی سر آپکی مسسز بالکل ٹھیک ہیں نارمل ڈیلیوری ہوئی ہے آپ مل سکتے ہیں ان سے۔۔۔۔"

Zubi Novels Zone

""""" تم سوچ نہیں سکتی آج میں کتنا خوش ہوں"""

آج ہم دونوں مکمل ہو گئے۔۔۔یہ دیکھو کتنی پیاری ہے بالکل تم جیسی'

""""

اس نے ننھی پری کو اس کے پاس لٹایا۔۔

""""" یہ بالکل آپ پر گئی ہے"

نہیں دیکھو نہ اس کی آنکھیں بالکل تم پر ہیں" وہ اس کی ادھ کھلی آنکھوں" کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔

گھر کب جانا ہے؟"

"آج شام تک چھٹی ہو جائے گی۔۔۔"

میرے پیپرز بھی قریب ہیں،ایک بار ان سے فارغ ہو جاؤں تو گھر جاؤں" گی تم پلیز میرے گھر ساتھ چل کر سب کو ہمارے رشتے کی سچائی بتا دینا اب "میں مزید انتظار نہیں کر سکتی۔

""""" تم فکر مت کرو میں جلد ہی کچھ کرتا ہوں"

وہ سوچتے ہوئے بولا۔۔۔

" تم آرام کرو اسے میں باہر ہیلپر کو دیتا ہوں اس کا خیال کرے"

""""" نہیں اسے میرے پاس ہی رہنے دیں"

"""""میں شام کو آتا ہوں پھر تمہیں گھر چھوڑ آؤں گا"

اس کی بات سن کر وہ محض ہولے سے سر ہلا کر رہ گئی۔۔۔

پچھلے دنوں ہی تعبیر نے اپنے اور نہال کے کچھ ٹیسٹ کروائے تھے جس کی رپورٹ کلیکٹ کرنے کے لئے آج وہ ہوسپٹل گئی تھی اس نے رپورٹس کو پڑھنے کی کوشش کی مگر کچھ بھی سمجھ نہیں آیا۔۔۔

سنو تم مجھے بتا سکتے ہو اس رپورٹ میں کیا لکھا ہے؟؟؟" تعبیر نے" لیبارٹری میں کام کرتے ہوئے ایک لڑکے کو مخاطب کر کے اس سے پوچھا۔۔۔۔

" جی میڈم دکھائیں میں دیکھ کر بتاتا ہوں"

اور اس نے رپورٹس پڑھ کر جو بتایا اس کے تو کھڑے زمین پاؤں تلے کھسکتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔

"میرا ایک کام کر سکتے ہو؟"

جی میڈم بتائیں""؟"

" ان رپورٹس کو ویسا بنا سکتے ہو جیسا میں چاہتی ہوں"

میڈم یہ غیر قانونی کام ہے"وہ گھبرا کر بولا۔۔۔"

اس کے لیے تمہیں منہ مانگی رقم ملے گی سوچ لو۔۔۔بس ہوشیاری سے" کام کرنا کسی کو پتہ نہ چلے۔۔۔دھیان سے کوئی ثبوت مت چھوڑنا۔۔۔

وہ آہستگی سے رازدارانہ انداز میں کہنے لگی۔۔۔

❣❣❣❣❣❣❣

طمر کچن میں شام کا کھانے بنانے میں مصروف تھی۔ جبکہ زبیدہ خانم سوسائٹی کی دوستوں کے ساتھ واک کے لیے نکلی ہوئیں تھیں۔۔۔

صفا دونوں بچوں کو لیے باہر لاؤنج میں موجود تھی۔۔۔ایک بیٹے کو صوفے پر اپنے پاس لٹایا ہوا تھا جبکہ کو دوسرے کو گود میں ڈالے دودھ سے فیڈر پلا رہی تھی۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

"اسلام وعلیکم !!!
"کیسی ہو؟

اسامہ جو عمر کے جانے کے بعد آفس کو سنبھال رہا تھا۔آفس سے تھکا ہارا واپس آیا اور کوٹ صوفے کی پشت پر پھینکتے ہوئے صفا کے سامنے رکھے گئے صوفے پر بیٹھ کر بولا۔۔۔

میں تو ٹھیک ہوں مگر مجھے تمہارے تیور کچھ دنوں سے ٹھیک نہیں لگ" رہے۔۔۔۔"آج اس نے اسامہ سے سیدھے سیدھے بات کرنے کا ٹھان لیا تھا۔۔۔

تم بھابھی بولنے کی بجائے میرا نام لے رہے ہو"
زرا تمیز سے رشتے میں تم سے بڑی ہوں"""""وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔

""""" بھائی نہیں رہا تو بھابھی کا رشتہ بھی نہیں رہا"

صفا دیکھو میری بات تحمل سے سنو۔۔۔۔"

"مجھے تمہاری بات سننے میں کوئی دلچسپی نہیں۔۔۔۔۔"
"ایک دفعہ سن تو لو بات تمہارے فائدے کی ہی ہے"

"""" جلدی بولو مجھے اس کو نہلانا بھی ہے"""

صفایہ میرے بھائی کی نشانی ہیں اور ان دونوں بچوں کو میں کبھی اس گھر" سے دور نہیں جانے دوں گا۔۔۔ایک اکیلی عورت چاہے کتنا ہی فنانشلی سٹر ونگ کیوں نہ ہو اسے مرد کے سہارے کی ضرورت ہمیشہ رہتی ہے۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

میں ان بچوں کی اور تمہاری ذمہ داری اٹھانے کے لیے تیار ہوں۔۔۔بس تم ہمیشہ کے لیے یہیں رہ جاؤ۔۔۔میں تم سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

ایک اکیلی عورت کو دیکھ کر اس کے جذبات کا فائدہ اٹھانا چاہتے ہو آجائیں" امی میں انہیں بتاتی ہوں۔۔۔

وہ تلخ لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔۔

امی کو کیا بتانا ہے وہ پہلے سے ہی یہ سب جانتی ہیں اور وہ بھی ایسا ہی چاہتی ہیں"

وہ حیرت انگیز نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

میرے ساتھ اس طرح کی بے ہودہ بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔"

صفا میری بات پر غور کرنا میں تمہارے فیصلے کا منتظر رہوں گا۔۔۔۔"

کہتے ہوئے وہ اپنا کوٹ اٹھا کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

❣❣❣❣❣❣❣

کہاں ہیں آپ؟؟؟

یہیں ہوں میں نے کہاں جانا ہے؟"

"آج پورا ایک ماہ ہو گیا ہے آپ کو آئے ہوئے اور آپ کی گڑیا کو بھی اس دنیا میں آئے ہوئے، آج آپ کو یاد نہیں آخری بار آپ نے کیا کہا تھا جاتے وقت؟

"مجھے اچھی طرح سے یاد ہے اپنی بات میں نے کہا تھا کہ ہم ہر سال کی بجائے ہر ماہ اپنی گڑیا کی سالگرہ منائیں گے۔۔۔۔

وہ اپنی بات یاد کرتے ہوئے مسرور انداز میں بولا۔۔۔

اور اس کا نام بھی ابھی تک ڈیسائیڈ نہیں کیا وہ بھی رکھنا ہے۔۔

تم بتاؤ تم نے کیا سوچا؟؟؟"

میں نے نہیں کچھ بھی سوچا آپ اپنی پسند کا رکھنا اس سے بھی بہت اچھا" لگے گا بڑے ہو کر جب پتہ چلے گا کہ اس کا نام اس کے پاپا نے رکھا ہے تو "بہت خوش ہو گی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں کچھ سوچتا ہوں اور تم بھی سوچو پھر جس کا نام اچھا ہوا "وہی رکھیں گے۔

وقت ملتے ہی میں آؤں گا۔۔۔"

ٹھیک ہے میں انتظار کروں گی۔۔۔"

عورت کی خوش قسمتی کا انحصار اس کی اعلیٰ تعلیم یا خوبصورتی پر نہیں ہوتا بلکہ اس کی زندگی میں شامل ہونے والے مرد پر ہوتا ہے۔۔۔

اور

میں بہت خوشنصیب ہوں جو مجھے آپ جیسے ہمسفر کا ساتھ ملا۔۔۔
فون رکھتے ہی اس نے مسکرا کر سوچا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

کیا کروں میں ؟؟؟؟ وہ ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے مخمصے میں پھنسے گھبرا کر بولی۔۔۔

کیا ہوا صفا؟؟؟؟

اسامہ جو آج کچھ دن گزرنے کے بعد صفا سے اس کی بات کا جواب سننے آیا تھا۔۔۔

اسے پریشان دیکھا تو حیرت سے بولا۔۔۔۔

کیا بتاؤں اسامہ میں کچھ دنوں سے ان کا بغور جائزہ لے رہی ہوں جب" بھی کوئی چیز ان کی آنکھوں کے سامنے کروں بالکل بھی ری ایکٹ نہیں کرتے۔۔۔۔

کوئی چیز ان کی آنکھوں کے سامنے لہرانے سے بھی انہیں کچھ فرق نہیں پڑتا۔۔۔ مگر کوئی آواز سنیں تو سر گھما کر ادھر ادھر نظریں پھیرتے ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی کیا کروں؟؟؟وہ جھنجھلا کر بولی۔۔۔

تم فکر مت کرو ابھی چھوٹے ہیں شاید اسی وجہ سے۔۔۔۔ مگر پھر بھی"

تمھاری تسلی کے لیے ہم انہیں چیک اپ کروانے کے لیے لے ضرور

جائیں گے۔۔۔۔

ہممممممم۔۔۔۔

جو میں نے کہا تھا کیا سوچا تم نے اس کے بارے میں؟؟؟؟"

""""اسامہ تمہارے ان سوالات کا میرے پاس کوئی جواب نہیں"

Zubi Novels Zone

صفا پلیز!!!اپنے لیے نہیں تو ان بچوں کے بارے میں سوچو انہیں تو اپنے

باپ کا پیار چاہیے۔۔۔۔۔

اسامہ سب سے بڑی بات ہے تمہاری بیوی کیا وہ مانے گی اس شراکت"

داری پر؟؟؟؟

"اس کی اتنی حیثیت نہیں کہ وہ میرے معاملات میں مداخلت کرے"

تم اپنی بات بتاؤ،، تم کیا چاہتی ہو؟؟؟؟"

اول تو میں اس نکاح کے سراسر خلاف ہوں مگر پھر بھی تم اصرار کرتے

" ہو تو میری ایک شرط ہے

کیسی شرط"؟"

اگر میں بچوں کی وجہ سے یہ قدم اٹھا بھی لوں، تو میں تب ہی تم سے نکاح" کی حامی بھروں گی جب تم طمر سے اپنا رشتہ توڑو گے۔۔۔میں کبھی بھی شراکت برداشت نہیں کروں گی۔۔۔

Zubi Novels Zone

مگر صفا وہ تو بالکل بے ضرر سی ہے وہ ہمارا کیا بگاڑے گی۔؟؟؟؟"

دیکھو اسامہ میں صاف صاف بات کرنے کی عادی ہوں وہ کم عمر ہے مجھ" سے اور خوبصورت بھی تمہارا کبھی بھی دل بدل گیا اور تم اس کی طرف راغب ہو گئے تو میں تو لٹ جاؤں گی۔۔۔

" ایسا کچھ نہیں ہو گا"

ZNZ Zubi Novels Zone

بس اسامہ بات ختم اب آگے کچھ مت کہنا یا تو میری شرط پوری کر دو ورنہ" بھول جاؤ سب اور جاؤ یہاں سے" وہ سرد مہری سے کہتے ہوئے رخ موڑ گئی۔۔۔

وامق جو زبیدہ خانم کے کہنے پر صفا کو باہر کھانے کے لیے بلانے آیا تھا ان دونوں کی آپسی گفتگو سن کر بھونچکارہ گیا۔۔۔۔

مگر الٹے قدموں سے چلتا ہوا واپس پلٹ گیا۔۔۔

❣❣❣❣❣

وہ جو گاڑی کی کیز لیے دبے پاؤں سے باہر نکلنے لگا تھا وہ تیز قدموں سے چلتی ہوئی اس کے سر پر پہنچی۔۔۔۔

یہ دیکھو۔۔۔۔۔۔"اس نے دو کاغذات اس کے منہ پر زور سے مارے"

۔۔۔۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے تعبیر؟"

تم نے کہا تھا کہ مجھ میں کمی ہے اب دیکھو رپورٹس کمی مجھ میں نہیں کمی تم میں ہے، صرف تمہاری وجہ سے میں ادھوری رہ گئی۔۔۔میں کبھی بھی ماں نہیں بن پاؤں گی۔۔۔یہ سب صرف تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔

صرف تمہاری وجہ سے وہ اونچی آواز میں روتے ہوئے آنکھوں میں جعلی آنسو بھر کر بولی۔۔۔

اس نے جھک کر رپورٹس اٹھائیں اور پڑھنے لگا۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے"؟"

وہ فق نگاہوں سے انہیں دیکھتا تو کبھی مگرمچھ کر آنسو بہاتی ہوئی تعبیر کو۔۔۔۔

" تم کبھی بھی باپ نہیں بن سکتے نہال"

وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

وہ عالم طیش میں پیپر زوہیں پھینک کر بنا کچھ کہے لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔۔

اب تم ساری زندگی کہیں نہیں جاؤ گے ہمیشہ میرے بن کر رہو" گے۔۔اسی گلٹ میں رہو گے کہ تم۔۔۔۔۔۔۔

ہا۔۔۔ہا۔۔۔۔ہا۔۔۔۔۔جبکہ اصلیت تو یہ ہے کمی مجھ میں ہے۔ مگر یہ بات تمہیں کبھی پتہ نہیں چلنے دوں گی۔۔۔ہمیشہ تم میرے تابع میرے فرمانبردار بن کر رہو گے۔۔۔۔۔

وہ سرشاری سے ہنستے ہوئے صوفے کی پشت پر سر ٹکا گئی۔۔۔۔

مگر ہنستے ہوئے بھی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔۔۔۔

باہر سے چاہے جیسی بھی ہو اندر سے ایک نرم گوشہ رکھتی تھی۔ آخر اولاد کی خواہشمند ہر عورت ہوتی ہے، اپنے اندر کی کمی جان کر اندر سے تو پوری طرح ٹوٹ چکی تھی۔ مگر ظاہر نہیں ہونے دیا خود کو مضبوط کیا آخر زندگی تو گزارنی تھی تو کیوں نہ اپنے من پسند طریقے سے گزارے شروع سے ہی اس کی طبیعت میں غرور تھا ہر ایک کو اپنے سامنے کمتر سمجھنا اسے اپنا تابع فرمان دیکھنا ہی اس کی سب سے بڑی خواہش رہی تھی۔۔۔۔۔

❣❣❣❣❣❣

وہ واش روم سے فریش ہوئے باہر نکلا تو ڈریسر کے سامنے کھڑا بالوں کو برش سے سیٹ کرنے لگا۔۔۔۔۔

کھانا لگاؤں آپ کے لیے؟"

" کوئی ضرورت نہیں میرے کسی بھی کام کو ہاتھ لگانے کی" دفعہ ہو جاؤ میری نظروں سے دور۔۔۔۔وہ قمیض کے بازو فولڈ کرتا ہوا بولا

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟؟؟ اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو مجھے" بتائیں میں اسے سدھارنے کی پوری کوشش کروں گی۔۔۔۔

طمر نے اس کے پاس آکر کہا۔۔۔

میں نے کیا لوگوں کو سدھارنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے؟؟؟؟وہ بستر پر نیم "
دراز ہوا۔۔۔

اگر آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں تو میں آپ کا سر دبا دیتی ہوں""""یہ کہتے "
ہوئے اس نے اسامہ کی پیشانی پر ابھی ہاتھ رکھا ہی تھا کہ اس نے طمر کو
شانے سے دھکا دے کر خود سے دور کرنا چاہا۔۔۔

کتنی بار کہوں مجھے تم اپنے قریب نہیں چاہیے۔۔۔۔۔
وہ اس افتاد کے لیے تیار نہ تھی لڑکھڑاتی ہوئی بیڈ کی سائیڈ ٹیبل سے
لگی۔۔۔اور کنپٹی سے خون نکلنے لگا۔۔۔۔

بس اب میں تمہیں اور ایک لمحے کے لیے بھی اپنے کمرے میں برداشت "
" نہیں کروں گا۔نا ہی اس گھر میں

آج کے آج ہی تمہیں طلاق دے کر اس گھر سے اور خود کی زندگی سے فارغ کرتا ہوں """""

وہ تنفر زدہ لہجے میں اس پر ابل پڑا۔۔۔۔

"خدا کا واسطہ ہے مجھے طلاق مت دیجیے گا اسامہ۔۔۔اس میں میرا کیا قصور؟؟؟؟

"اگر میری کوئی غلطی ہے تو بتائیں مجھے مگر اس طرح سے مجھ سے منہ نہ موڑیں""""" وہ اپنی زخمی کنپٹی پر ہاتھ رکھ کر کرب زدہ لہجے میں بولی۔۔۔

"تمہیں فارغ کر کہ میں جلد از جلد صفا سے نکاح کر لوں گا۔۔۔۔"

وہ اس کی خواہش پر ششدر رہ گئی۔۔۔۔۔

آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟؟؟؟

ناتو تم مجھے بچے کا سکھ دے پائی ہو اور نا سرمایہ......."صفا کی ایک ہی شرط ہے کہ اگر تمہیں طلاق دوں گا تب ہی وہ مجھ سے نکاح کرے گی"""""""

مجھے اس گھر کے کسی کونے میں پڑا رہنے دیں مگر مجھے یہاں سے مت نکالیں"۔۔۔۔وہ منت بھرے انداز میں گڑ گڑا رہی تھی۔

طمر!!!! میں وعدہ کر چکا ہوں، صفا بھابھی۔۔۔۔میرا مطلب صفا" سے"""""

بولتے ہوئے اس کی زبان بھی ایک بار لڑکھڑا گئی۔۔۔۔

ٹھیک ہے اسامہ آپ جو مرضی کریں میں آپ کو نہیں روکوں گی مگر مجھے" یہاں سے مت نکالیں میں کہاں جاؤں گی؟؟؟ وہ نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے التجائیہ انداز میں بولی۔۔۔۔۔

میں نے ایک بار جو فیصلہ کرلیا ہے اب اس سے پیچھے نہیں ہٹوں" "گا۔۔۔

ٹھیک ہے تو پھر آپ خاندان والوں سب کو اکٹھا کرلیں سب بڑے جو" "فیصلہ کریں گے وہ مجھے منظور ہوگا۔۔۔۔

اس کے دل میں ایک موہوم سی امید جاگی شاید کوئی تو اس کے حق میں فیصلہ دے

اور اس کی زندگی کی بیچ منجدھار میں ڈولتی کشتی کو کنارہ مل جائے۔۔۔

ٹھیک ہے ہر انسان سے اس کی آخری خواہش پوچھی جاتی ہے میں بھی" تمہاری اس گھر سے جانے سے پہلے کی آخری خواہش ضرور پوری کروں گا۔۔ کل ہی سب کو اکٹھا کر کہ اس بات کا فیصلہ ہو ہی جائے۔۔۔

وہ چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ سجائے ہوئے بولا۔۔۔۔

جبکہ کل کے بارے میں سوچ سوچ کر اس کا دل و دماغ ابھی سے شل ہونے لگا۔۔۔۔۔

❣❣❣❣❣❣❣❣

وہ رش ڈرائیونگ کرتے ہوئے گھر پہنچا۔۔۔

گھر کے باہر لگا تالا اس کا منہ چڑا رہا تھا۔۔۔

اس نے ایک مخصوص فون نمبر ملایا۔۔۔

مگر فون کال ریسیو ہی نہیں کر رہی تھی وہ۔۔۔وہ کوئی بیسویں بار کال ملا چکا تھا۔۔۔

آخر کار تھک ہار کر اس نے ارادہ ترک کر دیا۔۔۔

پھر ایک خیال کے تحت اس نے ہیلپر کے نمبر پر کال کی۔۔۔۔
دوسری ہی بیل پر کال ریسیو کر لی گئی۔۔۔
ہیلو !!
کہاں ہیں آپ؟
سر میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی اسی لیے میں آج اپنے گھر ہی ہوں نہیں آسکی اس کے لیے معزرت خواہ ہوں۔۔۔۔

" اچھا ٹھیک ہے آپ ریسٹ کریں"

اس نے فون بند کر کہ اس کی تلاش میں ادھر ادھر نظریں دوڑائیں۔۔۔۔۔۔

کہاں جاسکتی ہے"؟"
وہ اپنی ایک ہاتھ کی مٹھی کو دوسرے ہاتھ دبا کر پریشانی سے خود کلام ہوا۔۔۔۔۔

بھائی یہ ایک ڈبہ دودھ کا دے دیں۔۔۔۔"
" جی کونسا نام بتائیں"

وہ کو گڑیا کا دودھ ختم ہونے کے باعث اسے واکر میں ڈال کر اسے اپنے ساتھ لیے قریب کی مارکیٹ میں سے دودھ لینے آئی تھی۔۔۔دکان دار سے بولی اور اسے نام بتایا۔

یہ لیں اس نے دودھ کا پیکٹ ایک شاپنگ بیگ میں ڈال کر اس کی طرف" بڑھایا۔۔۔

اور جب وہ اسے پیسے پکڑانے لگی تو اس شیطان صفت نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔
اس نے حیرانی سے اسے دیکھا جس کی آنکھوں میں اس وقت حوس اور شیطانیت کی واضح جھلک تھی،وہ خباثت سے اپنے پیلے دانتوں سے مسکرایا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے کھینچ کر اسے کھری کھری سناتی

۔۔۔۔

کسی نے پیچھے سے آ کر اس کے منہ پر جاندار قسم کا مکا رسید کیا۔۔۔۔

اس نے حیرانی سے پیچھے سے آنے والے کو دیکھا۔۔۔۔

آپ؟؟؟؟"

چلو یہاں سے" وہ اس کا بازو پکڑ کر تقریباً گھسیٹنے کے انداز میں اسے" وہاں سے لے جانے لگا۔۔۔۔۔۔

اس نے گڑیا کی واکر میں ہاتھ ڈالے اسے بھی اپنے ساتھ ساتھ گھسیٹا۔۔۔۔۔۔

میری بات تو سنیں""""یہ کیا کر رہے ہیں؟؟؟"

چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔وہ تیزی سے اس کے ساتھ ساتھ گھسٹتی چلی جا رہی تھی۔۔۔۔

قدرے سنسان جگہ پر اس نے ایک جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑا۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو کیوں اس طرح کا رویہ اختیار کر رکھا ہے میرے ساتھ؟؟؟؟"

" تم ہو ہی اسی قابل"

اس کا بدلا ہوا برتاؤ دیکھ کر اسے جھٹکا لگا۔۔۔

میں نے کیا کیا ہے؟ یہ بھی تو پتہ چلے میرا جرم کیا ہے جس کی پاداش میں آپ یہ سلوک کر رہے ہیں؟"

"واہ اتنی بھی معصوم نہیں ہو تم جتنا میرے سامنے معصوم بننے کا دکھاوا کر رہی ہو۔۔۔۔

"تم جیسی ہی بد کردار عورتوں کی وجہ سے وفا جیسے پاکیزہ جذبے سے مرد کا اعتبار اٹھ جاتا ہے۔۔۔۔۔" وہ زہر خند انداز میں پھنکارا تھا۔۔۔۔

"کیا نہیں کیا میں نے تمہارے لیے سب کچھ دیا پیار دیا مان دیا عزت دی اور مانگا کیا تھا اس کے بدلے صرف اور صرف وفا۔۔۔۔۔

!! مگر صد افسوس؟

کہ تم وہی نادے پائی۔۔۔۔۔

زرا شرم نہیں آتی مجھ پر اتنا گھٹیا اور رذیل الزام لگاتے" ہوئے۔۔۔۔۔بیوی ہوں تمہاری تمہیں مجھ پر زرا اعتبار نہیں۔۔۔کسی بھی رشتے کو مضبوط بنانے میں پہلی سیڑھی ہی اعتبار ہے،اور تم نے وہی نہیں کیا مجھ پر۔۔۔۔

میرے کردار پر کیچڑ اچھال کر آج تم نے میرا مان میرا پیار میری عزت سب تار تار کر دیا۔۔۔۔۔

میں نے تم جیسے سنکی گھٹیا انسان سے اپنا رشتہ جوڑا اپنا سب کچھ تم پہ وار دیا اور بدلے میں تم نے کیا دیا مجھے؟؟؟

ناتو سب کے سامنے ہمارے رشتے کو اپنا نام دے سکے،اور نہ مجھے۔۔۔

میں کب سے برداشت کر رہا ہوں تمہاری الٹی سیدھی حرکتیں مگر اب" بس۔۔۔۔وہ ہاتھ اٹھا کر سرد لہجے میں بولا۔۔۔۔

جانے کس کا گناہ ہے یہ جو تم میرے سر منڈھنے چلی ہو؟؟؟؟"

اس کی بات تھی یا گویا پگھلا ہوا سیسہ جو اس کے کانوں میں جہاں سے گزرتا وہیں سے اسے جھلسائے جا رہا تھا۔۔۔

یا اللہ!!!!!وہ کرب ذدہ آواز میں آسمان کی طرف دیکھ کر چیخی۔۔۔"

یہ کونسا میرا گناہ ہے جس کی سزا مجھے اس گھٹیا شخص کے زریعے ملی۔۔۔۔؟

گھٹیا تو تم ہو جو جانے میرے سوا کن کن مردوں سے تعلق بنائے ہوئے ہو" وہ اس کی گردن پر اپنے مضبوط ہاتھ کی گرفت جمائے اسے جھنجھوڑ کر بولا۔۔۔

بس کریں خدا کا واسطہ ہے بس کریں" وہ دونوں کانوں پر ہاتھ رکھے" گلوگیر لہجے میں بولی۔۔۔۔

میں نے اپنا دل تم سے جوڑا تھا وہ مان تم نے توڑ دیا آج۔۔۔۔ مجھ کو میری ہی نظروں میں گرا دیا۔۔۔۔۔۔

نظروں سے تو تم میری گر چکی ہو اب میرے سامنے یہ مگرمچھ کے آنسو" بہا کر خود کو مظلوم ثابت کرنے کی کوشش مت کرو۔۔۔۔

آج میں تمہارے جھانسے میں آنے والا نہیں۔۔۔نکل جاؤ میری زندگی میں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔آج میں نہال شاہ تمہیں اپنے باقائمی ہوش وحواس میں۔۔۔

طلاق۔۔۔۔

نہیں نہال ایسامت کرنا وہ لپک کر اس کے قریب آئی اور اس کے منہ پر" ہاتھ رکھا۔۔۔۔

نہال نے اسے جھٹک کر پیچھے کیا۔۔۔

" تمہیں طلاق دیتا ہوں"

" تمہیں طلاق دیتا ہوں"

اس کے الفاظ تھے یا گویا صور اسرافیل جو اس کے کانوں میں پھونکا گیا تھا۔۔۔

پل بھر میں دنیا اجڑ جانا اور زندگی ویراں ہونا کسے کہتے ہیں یہ اسے آج پتہ چلا تھا۔۔۔

وہ شکستہ قدموں سے وہیں ڈھ گئی۔۔۔۔

جو جرم میں نے کیا ہی نہیں، کیوں اس کی سزا یہ پائی ہے۔؟؟؟؟

اب مرنا بھی آسان نہیں میرے لیے کاش میں یہ سننے سے پہلے مر جاتی ۔۔۔۔جی کر بھی کیا کروں گی،؟ جینا بھی رسوائی ہے۔آج جیتے جی مار دیا مجھکو۔۔تم نے نہال۔۔۔۔۔

وہ آندھی وطوفان کی طرح جس تیزی سے آیا تھا سب کچھ تہس نہس کر کہ اسی تیزی سے پلٹ گیا۔۔۔۔۔۔

مگر مجھے جینا ہو گا اپنی بچی کے لیے تمہاری نہ سہی مگر یہ میرے تو جسم کا" ٹکرا ہے، اس نے پلٹ کر دیکھا مگر گڑیا کی واکر کہیں بھی نظر نہیں آئی۔۔۔۔۔۔

جہاں جہاں تک نگاہ جا رہی تھی صرف خالی میدان اور فصلیں نظر آئیں۔۔۔۔۔۔

اس نے گڑیا کی تلاش میں فق نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥

آج کل اس علاقہ میں ایک گروہ بہت سر گرم ہے، جو بچوں کو اغوا کرتے ہیں، پھر ان کے باڈی پارٹس کو نکال کر بیچتے ہیں۔۔۔۔ پولیس چاروں طرف انہیں کی تلاش میں سر گرداں تھی۔۔۔۔

جب وہ دونوں آپسی جھگڑے میں مصروف تھے تبھی ایک عورت جس نے اپنا منہ چادر سے لپیٹ رکھا تھا، جو اسی گروہ کی ایک ماہر رکن تھی، وہ کمال ہوشیاری سے بچی کی واکر کو گھسیٹتے ہوئے وہاں سے دور لے گئی۔۔۔

اب وہ چلتی ہوئی قدرے رش والی جگہ پر پہنچ چکی تھی۔ وہ بالکل نارمل انداز میں ایک ماں کی طرح چلتی ہوئی بچی کو لیے جا رہی تھی کہ پولیس کی گاڑی کے سائرن کی آواز سنتے ہی اس کے ہاتھ پاؤں پھولے۔۔۔

اس کا اڈا تو ابھی یہاں سے کافی دوری پر تھا۔۔۔

کیا کروں اگر پولیس نے مجھے پہچان لیا"؟ وہ پریشانی سے ادھر ادھر دیکھتے" ہوئے خود سے بولی۔۔۔

سامنے ہی کوڑے کا ڈھیر نظر آ رہا تھا۔۔۔ اس کے شاطر دماغ نے لمحوں میں پلان ترتیب دیا۔۔۔

کیوں نہ میں بچی کو اس کوڑے میں چھپادوں پھر تھوڑی دیر کے بعد" پولیس کے رفع دفع ہوتے ہی آکر اسے یہاں سے لے جاؤں گی۔۔۔

اس نے بچی کو واکر سے نکالا جو کمبل میں اچھی طرح لپٹی ہوئی تھی۔۔ ساتھ ہی اس کا فیڈر بھی پڑا تھا۔۔۔

اس نے فیڈر اس کے کمبل کے اندر ہی لپیٹا۔۔ یہ کہتے ہوئے کہ بعد میں اس کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔۔۔۔

اور اس کے منہ پر کلوروفارم والا رومال رکھ کر اسے بے ہوش کر دیا تاکہ اس کے واپس آنے تک وہ بنا آواز کیے وہاں پڑی رہے۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اور ننھی سی ایک ماہ کی بچی کو کوڑے کے ڈھیر میں چھپا دیا۔۔اور پولیس کی گاڑی کی آواز کے مخالف سمت دوڑ لگا دی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

میڈم جی یہ کچھ سامان ہے عمر صاحب کی گاڑی کی صفائی کی ہے آج اس میں سے نکلا ہے۔۔۔ملازم نے گاڑی میں سے برآمد شدہ سامان جس میں کچھ کشنز ڈیکوریشن پیس چند دیگر چیزوں کے ساتھ ایک خوبصورت مخملی بلیک کور والی ڈائری بھی اس کے حوالے کی۔۔۔

ان کی گاڑی کی صفائی کیوں؟؟؟؟"

وہ میڈم جی بڑی میڈم نے کہا تھا کہ آج سے یہ گاڑی وامق صاحب کے استعمال میں دے دی جائے گی اسی لیے اس میں سے فالتو سامان نکلوا کر گاڑی کو واش کروا دوں اچھے سے۔۔۔۔

" اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ"

طمر وہ سامان اٹھائے سٹور روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔اس نے سامان پر زیادہ توجہ نہیں دی۔۔۔۔

جب وہ سامان کا کاٹن سٹور روم میں رکھنے لگی تو اوپر موجود ڈائری نیچے گری۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس نے کاٹن ایک طرف رکھ دیا اس کی نظر ادھ کھلی ڈائری کے صفحوں پر لکھی گئی تحریر پر پڑھی۔۔۔۔اس کی آنکھوں کی پتلیاں سکیڑ کر پھیلیں۔۔۔۔

وہ حیرت زدہ سی اسے ہاتھ میں لیے پڑھنے لگی۔۔۔۔۔

❣❣❣❣❣❣❣

کئی بار زندگی میں ایسے کئی حادثات ہو جاتے ہیں جن کی کسی نے توقع بھی نہیں کی ہوتی۔۔۔۔

اور یہی آج اس کے ساتھ بھی ہوا تھا۔۔۔وہ نہال کا کیا بھلائے اپنی گڑیا کو پاگلوں کی طرح گلیوں میں ڈھونڈھ رہی تھی۔۔۔۔

جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا اس کے دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا۔۔۔

وہ بے بسی کی تصویر بنے ہر گلی ہر نکڑ اور ہر موڑ پر اسے ڈھونڈھ چکی۔۔۔ حتی کے شام کے سائے گہرے ہونے لگے۔۔۔۔

ہر طرف اندھیرا چھانے لگا آسمان پر، اس کی قسمت پر اور گڑیا کے نہ ملنے پر اس کی آنکھوں کے سامنے بھی۔۔۔۔۔۔

یا اللہ رحم !!!!

وہ دونوں ہاتھ جوڑے خدا کے حضور سر بسجود ہوئی اور گھٹنوں کے بل زمین پر گرے گڑگڑا کر رونے لگی۔۔۔۔

آج وہ اصل معنوں میں تہی داماں رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

آنسو تب نہیں آتے جب آپ کسی کو کھو دیں، آنسو تب آتے ہیں جب آپ خود کو کھو کر بھی کسی کو پا نہ سکیں۔۔۔۔

کانوں میں اس کے رونے کی آواز گونجنے لگی دماغ شل ہوتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔۔

صدمے کے مارے وہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہو گئی۔۔۔۔۔۔

آج عشق نے اسے بری طرح رسوا کر کہ سب کچھ چھین لیا۔۔۔۔

موسلادھار بارش نے اس کے سجدے میں گرے وجود کو بھونا شروع کر دیا۔۔۔وہ بنا ٹھنڈ بنا بارش کی پرواہ کیے پانی اور کیچڑ میں سے گزرتی ہوئی اپنی گڑیا کو تلاش کر رہی تھی۔۔۔

کوئی راہ سجھائی نہ دے رہے تھی۔۔۔وہ دھاڑیں مارتے ہوئے بچوں کی طرح رو دی۔۔۔۔

دل سوکھے ہوئے پتے کی مانند کانپ رہا تھا۔۔۔آخر اس کے جگر کا ٹکرا اس کی کل کائنات جا کہاں سکتی تھی۔۔۔۔

❣❣❣❣❣❣❣

تو یہ تھی تمہاری اصل حقیقت"؟؟؟؟وہ ڈائری اس کے پاس بستر پر" پھینکتے ہوئے غرائی۔۔۔۔۔۔۔

یہ۔۔۔۔یہ۔۔۔تمہیں کہاں سے ملی؟؟؟؟وہ حیرت انگیز نظروں سے" اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

جہاں سے بھی ملی ہو اس میں جو لکھا کیا وہ سب سچ ہے؟؟؟؟ مجھے جواب" دو اسامہ۔۔۔۔

تم میں اتنی ہمت کہاں سے آئی جو میرا نام لے کر بلانے لگی اپنی اوقات" مت بھولو۔۔۔

میں اپنی اوقات میں ہی ہوں مگر آج تمہاری اصلیت مجھے اچھے سے پتہ" چل گئی۔۔۔۔

ت۔۔۔تم صفا بھابھی یعنی اپنی تایازاد کو بچپن سے ہی پسند کرتے تھے۔۔۔۔۔

اسی کے بارے میں سب پیار بھرے الفاظ تم اس ڈائری میں لکھ چکے ہو۔۔۔۔۔۔

یہی کہ تم سے پہلے عمر بھائی کا رشتہ اس سے طے ہو گیا اور تم ان کی خاطر پیچھے ہٹ گئے۔۔۔۔۔

وہ جو ڈائری میں پڑھ چکی تھی سب اسے بتانے لگی۔۔۔۔۔

کہیں عمر بھائی کو یہ سب پڑھ کر تو نہیں اچانک ہارٹ اٹیک آیا۔۔۔۔"؟

میں آج سب کو بتادوں گی تمہاری اصلیت کہ تمہارے دل میں شروع" سے کھوٹ تھا اسی لیے تم نے کبھی بھی مجھے بیوی کا مقام دیا ہی نہیں ایک بار بھی میرے قریب نہیں آئے۔۔۔

آواز آہستہ رکھو اپنی۔۔۔وہ اس کے قریب آتے پھنکارا۔۔۔۔"
چہرہ غصے کی وجہ سے سرخی مائل دکھائی دینے لگا۔۔۔۔
تو تم کیوں خاموش رہی؟؟؟؟"

کیوں بلاوجہ ڈاکٹروں اور حکیموں کے چکر لگاتی رہی۔۔۔۔دنیا"
دکھاوے کے لیے نا۔۔۔۔

وہ اس کا جبڑا اپنی مٹھی میں بھینچ کر غرایا۔۔۔۔

مرد ہوں مرد عورت کی چال دیکھ کر جان لیتا ہے کہ وہ ٹھیک ہے یا ان" ٹچڈ۔۔۔۔وہ پیشانی پر سلوٹیں لیے استہزایہ انداز میں بولا۔۔۔۔

بات تھی یا گویا پگھلا ہوا سیسہ جو اس کے کانوں میں انڈیل دیا گیا تھا۔۔۔۔

اسامہ کی بات سن کر اس کا رنگ ایک دم پھیکا پڑا۔۔۔۔وہ مجرموں کی طرح سر جھکا گئی۔۔۔خفت اور شرم کے باعث چہرہ اٹھانے کے قابل نہ رہی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میری ایک بات کان کھول کر دھیان سے اس بھوسے بھرے مغز میں" ڈال لو باہر جب سب اکٹھا ہوں گے تو خود ہی چپ چاپ میری زندگی سے نکلنے کے لیے مان جانا ورنہ۔۔۔۔۔

وہ چہرہ اٹھا کر اس کی طرف فق نگاہوں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

ورنہ تمہاری ذات اور کردار کے ایسے پرخچے اڑاؤں گا کہ کسی کے سامنے" منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گی۔۔۔۔۔

وہ دانت پیستے ہوئے سختی سے بولا۔۔۔۔۔

❣❣❣❣❣

اماں بی رات کے کھانے کے بعد بچی ہوئی روٹی اور دودھ گھر کے باہر لے کر آئیں انہوں نے ایک مخصوص جگہ بنائی ہوئی تھی جہاں وہ بلی اور کتوں کو روز روٹی اور دودھ ڈالتی تھی۔۔۔۔۔

دور سے ایک کتا آتا ہوا دکھائی دیا۔۔۔اس کے لیے روٹی نہیں بچی۔۔۔

ایسا کرتی ہوں اس کے لیے بھی تھوڑا سا دودھ لے آتی ہوں۔۔۔وہ"
اندر جا کر ایک مخصوص پیالے میں اس کے لیے دودھ نکال کر
لائیں۔۔۔آسمان جو گھرے بادلوں سے ڈھکا تھا ایک دم مینہ برسانے
لگا۔۔۔۔

لمحوں میں تیز بارش نے چاروں اوڑھ جل تھل مچا دی۔۔۔۔۔
جب باہر آئیں تو دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔۔۔

اس کے منہ میں کمبل کا کونہ تھا۔۔۔جسے گھسیٹتے ہوئے وہ لا رہا
تھا۔۔۔۔

اندر سے ایک چھوٹے سے بچے کے رونے کی آواز سنائی دی۔۔۔

انہوں نے لپک کر اس بچے کو کمبل سمیت اٹھایا۔۔۔۔

گھسیٹے جانے کی وجہ سے اس ننھے سے وجود کے روئی جیسے پھولے ہوئے جسم پر بے شمار خراشیں آئیں ہوئی تھیں۔۔۔

نرم بازوں سے خون رس رہا تھا۔۔۔

ٹھنڈ اور بارش کی وجہ سے اس کے ہونٹ اور چہرہ نیلا پڑ چکا تھا۔۔۔۔اس ننھے وجود کی درگوں حالت دیکھ کر ان کا دل دہلا۔۔۔۔

وہ اسے اٹھائے اندر لے گئیں۔۔۔اور اسے زپ کھول کر کمبل سے پوری طرح باہر نکالا پھر اس کے زخم صاف کیے۔۔۔۔اس کے کمبل سے ہی فیڈر برآمد ہوا۔۔۔۔

شاید اسی دودھ کی خوشبو کی وجہ سے کتے نے اسے پکڑا۔۔۔"

انہوں نے دل میں سوچا۔۔۔۔

کیا کروں اس بچی کا میں ؟؟؟فی الحال تو بہت رات ہو چکی ہے اور اس تیز" بارش میں کہاں ڈھونڈوں اس کے وارثوں کو؟؟؟ صبح دیکھتے ہیں کہ کیا کروں اس کا۔۔۔۔

وہ خود کلامی کرتے ہوئے جلدی جلدی سے ہاتھ چلانے لگیں۔۔۔

❣❣❣❣❣❣

لیونگ روم میں سب افراد جمع ہو چکے تھے۔زبیدہ خانم،اسامہ،صفا،طمر ،وامق،اور صفا کے والد فہیم گردیزی جوان کے خاندان میں سب سے بڑے اور ان کے سربراہ تھے۔۔۔

انتظار تھا تو بس طمر کی تائی جان کا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں ایک پینتالیس سالہ بھاری بھر کم عورت خراماں خراماں چلتی ہوئی اندر آئی۔۔۔تو سب نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

اسلام و علیکم!!!!

اس نے لٹھ مار انداز سے سلام جھاڑا۔۔۔ جیسے ان پر بڑا احسان عظیم کیا ہو۔۔۔۔

!!! وعلیکم السلام

فہیم گردیزی اور زبیدہ خانم نے ہی بس مشترکہ طور پر جواب دیا۔۔۔۔

بہن ہمیں آپ سے ضروری بات کرنی تھی اسی لیے آپ کو زحمت دینی پڑی۔۔۔ فہیم گردیزی نے احتراماً بات کا آغاز کیا۔۔۔

"میری بھی ایک بات آپ سب اچھی طرح ذہن نشین کر لیں اگر بات اس لڑکی کو یہاں سے لے جانے کی ہے تو میں ہر گز اسے یہاں سے لے جانے والی نہیں۔۔۔ ہزاروں جتن کیے تو اسے رخصت کیا تھا۔۔ اب پھر سے اس مصیبت کو گلے میں ڈال لوں۔۔۔ نا بابا۔۔۔ نا۔۔۔ وہ دونوں کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے جان چھڑوانے کے انداز میں بولی۔۔۔

میرا خاوند کویت میں ہوتا ہے یہ تو آپ سب جانتے ہی ہیں ابھی میری دو بچیاں جوان بیاہنے والی ہیں۔۔۔اسے اپنے گھر لے گئی تو ان کو کون بیاہنے آئے گا۔۔۔سب تو یہی کہیں گے پہلی والی واپس آگئی شادی کے بعد ضرور کوئی وجہ ہو گی۔اس کی وجہ سے میری بیٹیوں کا مستقبل خراب ہو۔۔۔۔۔یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔وہ حد درجہ روکھے انداز میں بولیں۔

مجھے تو ان سب سے دور ہی رکھو۔۔۔میں تو چلی یہاں سے۔۔۔۔وہ ان کی بات سنے بغیر اپنی بات مکمل کیے اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔

بہن ہماری بات تو سن لیں!!!"ایک بار پھر سے فہیم گردیزی نے انہیں" روکنا چاہا۔۔۔۔

میں یہاں کسی کی بھی کوئی بات سننے نہیں آئی اپنی سنانے آئی" تھی۔۔۔اب اس لڑکی کو گھر میں رکھو یا یہاں سے باہر نکالو میری بلا سے۔۔۔

وہ پلو جھاڑتی ہوئی بے دامن چھڑائے وہاں سے نکلتی چلی گئیں۔۔۔۔ طمران کے اس انداز پر ہکا بکا رہ گئی۔۔۔اور سر جھکائے ہوئے آنسو بہانے لگی۔۔۔

"تایا جان میں صفا سے نکاح کرنا چاہتا ہوں جس کے لیے مجھے آپ کی" اجازت درکار ہے۔۔۔وہ بے خوف انداز میں دیدہ دلیری سے محو گفتگو ہوا۔۔۔۔۔

زبیدہ خانم یہ اسامہ کیا کہہ رہا ہے ؟؟؟ وہ حیران نظروں سے انہیں دیکھتے"
ہیں بولے۔۔۔۔

اسامہ بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے میری بھی یہی مرضی ہے کہ صفااب"
ہمارے گھر ہی رہے۔۔۔اسامہ بچوں کو باپ کا سایہ بھی فراہم کرے گا
۔۔۔اور مجھے امید ہے کہ صفا کو بھی خوش رکھے گا۔۔۔۔

مگر طمر بیٹا کیا تم اسامہ کو دوسری شادی کرنے کی اجازت دیتی ہو ؟؟؟"

انہوں نے ڈائیریکٹ اسے ہی مخاطب کیے ہوئے کہا۔۔۔۔

"جی تایا جان مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔"
وہ گلوگیر لہجے میں ٹھر ٹھر کر بولی۔۔۔۔

مگر مجھے ہے "اتنے وقت سے خاموش بیٹھی صفا بھی آخر بول" پڑی۔۔۔۔۔

"کیا بیٹا بتاؤ مجھے ؟؟؟"

فہیم گردیزی نے سوالیہ لہجے میں دریافت کیا۔۔۔

میں نے ایک شرط رکھی تھی نکاح کی حامی بھرنے سے پہلے۔۔۔۔۔وہ" اسامہ کی طرف دیکھ کر بولی۔۔۔

کیسی شرط؟ وہ اچنبھے سے اسے دیکھ کر پوچھنے لگے۔۔۔۔"

میں بتاتا ہوں۔۔۔اسامہ نے کہا۔۔۔۔"

یہ چاہتی ہے کہ میں طمر کو طلاق دے دوں۔۔۔"

توتم کیا چاہتے ہو!!؟"

میں بھی یہی چاہتا ہوں جو صفا کی خواہش ہے۔۔۔میں چاہتا تو اسے خود ہی طلاق دے چکا ہوتا مگر میں نے سب بڑوں کو اس فیصلے میں شامل کرنا ضروری سمجھا۔۔۔

اگر کسی نے میری بات نہ مانی تو میں پھر بھی وہی کروں گا جو میں کرنے کی" ٹھان چکا ہوں۔۔۔وہ سپاٹ لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

کوئی طمر سے بھی پوچھ لے اس کی کیا مرضی ہے؟؟؟؟"

Zubi Novels Zone

فہیم گردیزی نے اس مجسمہ بنی زارو قطار آنسو بہاتی ہوئی طمر کی طرف دیکھ کر کہا۔

"بولو طمر!!!!!"

"جب یہی میرے ساتھ زندگی بسر کرنے کے لیے راضی نہیں تو میں کب تک زبردستی ان کے سر پر سوار رہوں گی۔۔۔ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں یہ بے شک مجھے فارغ کردیں۔۔۔دنیا میں بہت سے یتیم خانے ہیں، میں کہیں بھی چلی جاؤں گی۔۔۔۔

وہ رندھے ہوئے لہجے میں آہستہ آواز میں اپنے سوکھے ہوئے لبوں پر زبان پھیر کر بولی۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

یہ کیسی باتیں کر رہی ہو؟ جس طرح صفا میری بیٹی ہے تم بھی میری بیٹی"

ہو۔۔

تم نے مجھے اپنا بڑا سمجھ کر فیصلے کے لیے بلایا ہے تو بڑا سمجھ کر میری بات بھی

مانو۔۔۔انہوں پر شفقت انداز میں کہا۔

میرا گھر حاضر ہے اپنی بیٹی کے لیے تم جب تک چاہو اس رشتہ ختم ہونے

کے بعد وہاں رہ سکتی ہو۔۔۔۔

مگر لڑکی کا اصل گھر اس کا سسرال ہی ہوتا ہے۔۔۔۔

"مجھے بس ایک بات کا جواب چاہیے۔ تم سے بولو دو گی۔۔۔۔۔؟

اس بات پر وہاں موجود سب لوگوں کے کان کھڑے ہو گئے۔۔۔اور سب

ایک دوسرے کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے۔۔۔۔۔۔

اگر میں تمہارے لیے کوئی فیصلہ لوں تو تم اسے قبول کرو گی ؟؟؟؟؟"

کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے گہرا سانس لیا اور ان کی طرف دیکھ کر بولی۔

"""""" "جی تایا جان

صفا کی عدت ختم ہو چکی ہے طلاق کے بعد اس کا نکاح اسامہ سے کر دیں" گے۔۔۔

مگر۔۔۔۔۔

ان کی بات سننے کے لیے اس کا رواں رواں کان بن چکا تھا۔۔۔

تمہاری عدت ختم ہونے تک تم میرے گھر میں رہو گی پھر میں اپنی بیٹی" طمر کو اپنے گھر سے رخصت کروں گا۔۔۔وہ مسکرا کر بولے۔۔۔

اب کی بار حیران ہونے کی باری سب کی تھی۔۔۔

مگر کس سے؟؟؟زبیدہ خانم سے بالآخر صبر نہ ہوا تو وہ درمیان میں بول ہی اٹھیں۔۔۔

" وامق سے "

وامق جو شروع سے لے کر اب تک ایک لفظ بھی نا بولا تھا۔۔۔
اب بھی صوفے پر بیٹھ کر سامنے رکھے میز پر کرسٹل کا شو پیس گول گول گھماتے ہوئے جیسے کسی گہری سوچ میں گم تھا۔۔۔

فہیم بھائی یہ کس قسم کا فیصلہ ہوا؟؟؟"

آپ کو بڑا جان کر ہم نے آپ کو اپنے گھر کے فیصلے کے لیے بلایا اور آپ ہمارے ساتھ ہی ناانصافی کر رہے ہیں۔۔۔۔۔وہ غصیلے لہجے میں بولی۔۔۔

میں نے کیا غلط کیا؟؟؟وہ حیرت انگیز نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے" بولے۔۔۔

یہ لڑکی بانجھ ہے، میرے ایک بیٹے کو اولاد کی خوشی نہ دے پائی اور اب" آپ اس بانجھ کو میرے کنوارے بیٹے کے پلے باندھ رہے ہیں۔۔۔میں ایسا قطعاً نہیں ہونے دوں گی۔۔۔
وہ طمر کو شعلہ بار نظروں سے دیکھ کر ایک ایک لفظ چبا کر بولیں۔۔۔۔

❣❣❣❣❣❣❣

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ہاتھ کے قریب کرسٹل کا شوپیس جو گھوم رہا تھا اسے ہاتھ ہی سے روک کر اٹھایا اور پوری قوت سے فرش پر دے مارا۔۔۔

جو ایک زوردار چھناکے سے ٹوٹ کر ان گنت ریزوں میں منقسم ہو گیا۔۔۔۔

"بار بار ایک ہی بات کر کہ آپ لوگ کیوں انہیں نیچا دکھاتے ہیں" وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر بلند آواز سے دھاڑا۔۔۔

اس سکونت بھرے ماحول میں اس کی گرجدار آواز کی گونج نے سب کو ٹھٹھر جانے پر مجبور کر دیا۔۔۔

"میں ان سے نکاح کروں گا۔۔۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اگر بھائی کی بات مانی جاسکتی ہے تو میری کیوں نہیں؟؟؟؟

طمر تو یوں ساکت بیٹھی تھی جیسے کاٹوں تو بدن میں لہو نہیں۔۔۔۔۔"

میں اب کسی کے بھی سر پر زبردستی مسلط نہیں ہونا چاہتی۔۔۔۔آخر کار" اس نے چپ کا روزہ توڑ دیا اور سرد لہجے میں بولی۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

فہیم گردیزی کو رات کی بات یاد آنے لگی جب وامق ان کے گھر آیا تھا اور اس نے بتایا تھا کہ اسامہ اور صفا کیا چاہتے ہیں۔۔۔۔پہلے تو انہوں نے اسکی بات کا یقین نہیں کیا مگر جس طرح سے اس نے ساری بات تفصیلی طور پر انہیں بتائی وہ سوچنے پر مجبور ہو گئے۔۔۔۔۔اسی لیے آج جب انہیں وہی

سب کچھ اسامہ اور صفا کے منہ سے سننے کو ملا تو وہ زیادہ شاک نہیں ہوئے۔۔۔ بلکہ ہر بات کو نارمل انداز میں حل کیا۔۔۔۔

ان کے کانوں میں وامق کی کہی گئی کل کی بات پھر سے سنائی دینے لگی۔۔۔

"میری آپ سے درخواست ہے کہ اگر کل بھائی طمر بھابھی کے لیے کو سخت فیصلہ لیتے ہیں تو میں اسے اپنی ہمراہی میں لینے کو تیار ہوں۔۔۔

"کیا تمہارے دل میں پہلے سے ہی کچھ ہے طمر کے لیے؟؟؟" وہ مشکوک انداز میں بولے۔۔۔

استغفراللہ 'یہ آپ کیسی باتیں کررہیں ہیں تایا جان میں طمر کے ساتھ" اس گھر میں ہوئے مظالم کاازالہ کرناچاہتاہوں۔اس نے اس گھر میں جتنی بھی مشکلات کاسامنا کیاسب کی طرف سے دیئے گئے زخموں پر مرہم رکھنا چاہتاہوں۔۔۔اور جو بات آپ نے کہی باخدااس میں ایک فیصد بھی سچائی کاعنصر نہیں، میں ان کی دل سے عزت کرتاہوں مگرانہیں یوں دربدر ہوتے نہیں دیکھ سکتابس اسی لیے یہ فیصلہ لیا۔۔۔۔

انہوں نے اس کی شانے کوتھپک کراسے تسلی دی۔۔۔۔

"میں آپ کو یہاں سے کہیں جانے نہیں دوں گا سمجھیں آپ؟"
وہ طمر کی طرف دیکھ کراٹل لہجے میں بولا۔۔۔۔

فہیم گردیزی ہوش کی دنیامیں لوٹے اس کی آواز پر۔۔۔۔

وامق اپنا فیصلہ سناتے ہوئے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔

ماحول میں گھمبیر خاموشی طاری ہو گئی۔۔۔ہر کوئی اس نئی افتاد پر غور و خوض کرنے میں محو تھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

لڈو جو اماں بی سے سپارہ پڑھنے کے لیے آیا تھا بدرا کو ڈھونڈتے ہوئے کچن کی طرف آیا اور اسے چولہے کے پاس کھڑے ہوئے دیکھ کر سوال کیا۔۔۔

"تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا" وہ اچانک اپنے پیچھے آواز سن کر بدک کر مڑی۔۔۔۔۔

"اماں بی کے لیے کھچڑی بنانے کی کوشش کی ہے ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اسی لیے۔۔۔ صبح سے انہوں نے چائے اور رسک ہی کھائیں ہیں، میں نے سوچا کچھ نرم غذا بنالوں ان کے لیے۔۔۔۔۔"

تمہیں بنانی آتی ہے؟؟؟

"بنانی تو نہیں آتی بس ایک بار اماں بی کو دیکھا تھا بناتے ہوئے تو سوچا تجربہ کر کہ دیکھتی ہوں شاید بن جائے۔۔۔۔۔

اس نے دم سے اتارتے ہوئے دیگچی کا ڈھکن اٹھایا اور چمچ لے کر ایک پلیٹ میں تھوڑی سی کھچڑی نکالی۔۔۔۔

کیسی بنی ہے "وہ لہجے میں اشتیاق لیے اسے تکنے لگی۔۔۔۔"

بہت مزے کی ہے "اس نے ایک چمچ بھر کے اپنے منہ میں ڈالا پھر" بولا۔۔۔۔۔

بدرا (معنی پورا چاند) کی ہلکی سبز آنکھوں میں خوشی کے مارے روشنی بھرے جگنو لہرائے۔۔۔۔

سچ میں؟ "وہ اس کی تعریف پر کھل اٹھی۔۔۔"

لاؤ میں بھی کھا کر دیکھوں کیسی بنی ہے اس نے لڈو کے ہاتھ سے چمچ لینا" چاہا اسے چکھنے کے لیے۔۔۔۔۔

وہ پلیٹ لیے باہر کی طرف بھاگا۔۔۔۔۔

وہ سر جھٹک کر مسکراتے ہوئے دوستی پلیٹ میں کھچڑی نکالنے لگی۔۔۔۔

ٹرے میں کھچڑی والی پلیٹ، پانی کا گلاس رکھے وہ اندر اماں بی کے پاس آئی۔۔۔۔

آپ کی طبیعت ٹھیک ہے اب؟؟؟"

ٹرے ان کے پاس بستر پر رکھ کر اس نے پوچھا۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ہاں بیٹا ٹھیک ہوں میں" وہ دھیمی آواز میں بولی۔۔۔۔"

تم نے کچھ کھایا؟؟؟اماں بی فکر مندی سے اس کی طرف دیکھ کر بولی۔۔۔"

نہیں" وہ ہولے سے نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔۔"

چلو آؤ پھر دونوں مل کر کھاتے ہیں" انہوں نے ایک چمچ بھر کے بدرا کے" منہ میں ڈالا۔۔۔۔۔

منہ میں تیز ترین نمک کا ذائقہ گھلتے ہی اس نے برا سا منہ بنا کر لبوں پر ہاتھ رکھا اور باہر بھاگی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد منہ دھوئے اندر آئی تو اماں بی کھچڑی کھا رہی تھیں۔۔۔۔

"اماں مت کھائیں اسے یہ بہت خراب بنی ہے۔۔۔۔"

" میری چندا نے پہلی بار بنائی ہے ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ مجھے پسند نہ آئے"

اس کی آنکھیں اتنے پیار پر پانیوں سے بھر گئیں۔۔۔۔

اچانک ہی لڈو کی حرکت بھی یاد آئی جو اس کی بنائی ہوئی کھچڑی کی تعریف کر کہ گیا تھا۔۔۔اس کے بارے میں سوچتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر دھیمی سی مسکان سمٹ آئی۔۔۔۔

فون پر کال آتی دیکھ انہوں نے کال ریسیو کی نہال شادی سے پہلے انہیں ایک چھوٹا سا موبائل دے کر گیا تا کہ ان سے وقتاً فوقتاً رابطہ کر سکے۔۔۔۔۔

ہیلو مما۔۔۔۔

!!!اسلام و علیکم

و علیکم اسلام!!!!دوسری طرف سے اپنی بیٹی عائزہ کی آواز سن کران کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔۔۔۔

کیسی ہے میری بیٹی۔۔۔انہوں نے شہد بھرے لہجے میں پیار سے پوچھا۔۔۔

میں بالکل ٹھیک مما آپ کیسی ہیں؟؟؟؟

وہ قدرے اونچا بول رہی تھی کیونکہ وہاں آسٹریلیا کا موسم اس وقت خوشگواری لیے ہوئے تھا۔۔۔۔تیز ہوائیں چل رہی تھیں۔۔۔وہ ویکینڈ

ہونے کی وجہ سے عائزہ اپنے ہزبینڈ دائم آفندی اور بچوں بذل اور امید کے ساتھ قریبی پارک میں آئی ہوئی تھی۔۔۔۔

دونوں بچے سلائیڈز کے پاس موجود تھے دائم انہیں جھولا جھلا رہا تھا۔۔۔
میں بھی ٹھیک ہوں، تم میری فکر مت کرو تم سناؤ بچے اور دائم ٹھیک" ہیں؟؟؟؟

جی مما شکر الحمد للہ سب ٹھیک ہیں۔۔۔۔
مام میں نے بھی گرینڈ مام سے بات کرنی ہے۔۔۔۔بذل نے آکر عائزہ کے ہاتھ سے موبائل کھینچنا چاہا۔۔۔۔

رکو بذل""""""مجھے پہلے بات کرنے دو۔۔۔اس نے بذل کو تیز آواز" میں ڈپٹا۔۔۔۔

نہیں مام۔۔۔۔مجھے چاہیے۔۔۔چاہیے۔۔۔۔تو بس چاہیے۔۔۔۔۔۔"

وہ غصے میں زمین پر زور سے پاؤں مارتا ہوا ضد کرنے لگا۔۔۔

"بذل میں اب پٹائی کروں گی جاؤ پاپا کے پاس۔۔۔۔"

یہ کہنے کی دیر تھی بذل نے اس کے ہاتھ سے موبائل پکڑ کر زمین پر کھینچ کر مارا۔۔۔۔

جو دو حصوں میں بٹ گیا اور بیٹری باہر گری۔۔۔۔

وہ غصے میں پاؤں پٹختا ہوا دائم کی طرف بڑھا۔۔۔۔

اس نے شعلہ بار نظروں سے جاتے ہوئے بذل کی پشت کو گھورا۔۔۔۔

دیکھا۔۔۔دیکھا آپ نے دائم یہ کتنا خود سر، ضدی اور بد تمیز ہو گیا ہے۔۔۔۔

اچھا غصہ مت کرو میں سمجھاتا ہوں اسے ایسا کرو تم میرا فون لے کر اپنی" بات مکمل کرلو۔۔۔۔

دائم نے اپنا فون پینٹ کی پاکٹ سے نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھا۔۔۔

وہ لمبی سانس لے کر خود کو پر سکون کرنے لگی۔۔۔۔
دوبارہ سے نمبر ڈائل کیے اس نے باقی کی کچھ ادھر ادھر کی باتیں کر کہ فون رکھا۔۔۔۔

کس کا فون تھا اماں بی؟؟؟

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اممممم۔۔۔۔۔وہ سوچتے ہوئے بولیں۔۔۔

تمہاری آپا کا فون تھا۔۔۔۔

تو میری بھی بات کرواتی نا۔۔۔۔ان سے۔۔۔۔

اچھا اگلی بار جب فون آئے گا تو ضرور کرواؤں گی۔۔۔۔۔
یہ کہہ کر وہ آنکھیں موند گئیں۔۔۔۔

اگر عائزہ کو بدرا کے بارے میں بتایا تو وہ اس کے بارے میں پوچھ گچھ کرے گی۔۔۔۔اسے کیا بتاؤں گی۔۔۔۔۔وہ سوچنے لگیں۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

صبح ہوتے ہی اس نے سب سے پہلے پولیس اسٹیشن جا کر گڑیا کی گمشدگی کی رپورٹ لکھوائی۔۔۔۔

دو ماہ تک وہ اسی ریبنٹ کے گھر میں رہ کر اس کا انتظار کرتی رہی۔۔۔شاید کہیں سے اسے گڑیا کا سراغ مل جائے مگر اس کی یہ امید بھی جلد ہی ٹوٹ گئی جب اس کے ایم۔بی۔اے کے پیپرز سر پر تھے۔پولیس نے بھی کوئی خاطر خواہ جواب نہیں دیا۔۔۔۔

اور وہ خود بھی اسے ڈھونڈھنے میں ناکام ہوئی۔۔۔۔
اسے ڈھونڈھے کی ہر کوشش اکارت جاتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

مالک مکان گھر کے کرائے کے لیے اس پر زور ڈالنے لگے۔۔۔اسی لیے وہ رقم کی عدم موجودگی کے باعث اس گھر کو چھوڑ ایک بار پھر سے ہاسٹل منتقل ہو گئی۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

اسامہ نے وکیل سے بات کر کہ جلد از جلد طلاق کے کاغذات بنوائے اور طمر کو اس نام نہاد رشتے سے آزاد کر دیا۔۔۔

اب طمر تایا جان کے گھر رہائش پذیر تھی۔۔۔اور اپنی عدت کے دن گزار رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ جائے نماز بچھائے اپنے خدا کے آگے سر بسجود ہوئے صدق دل سے اپنی غفلت میں کیے گئے گناہوں کی مغفرت طلب کر رہی تھی۔۔۔

جبکہ دوسری جانب،،،،،،،،،نکاح کے ایک ہفتے بعد صفا اور اسامہ دونوں چائلڈ اسپیشلسٹ کے پاس آئے تھے آج ان دونوں بچوں کے چیک اپ کے لیے اپائنٹمنٹ لی تھی انہوں نے۔۔۔۔

اسلام و علیکم ڈاکٹر!!!اسامہ نے ان کے روم میں آتے ہی کہا۔۔۔

Zubi Novels Zone

و علیکم السلام!!وہ بھی سلام کا جواب دیتے ہوئے ان دونوں کو اپنے سامنے رکھی گئی نشستوں پر بیٹھنے کا اشارہ دیا۔۔۔

اسامہ چیئر گھسیٹ کر بیٹھا تو صفا نے بھی اس کی تقلید کی۔۔۔

آپ نے مجھے ان کی جو علامت بتائیں ہیں اس کے حساب سے میں سب سمجھ تو چکا ہوں مگر ایک بار معائنہ بھی ضروری ہے وہ ان دونوں بچوں کو ایک سپیشل روم میں لے گئے جہاں آپٹو مٹری کی تمام مشینز اور آلات موجود تھے۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ باہر آئے تو صفا اور اسامہ جوان کے ہی منتظر تھے بے چینی سے ان کی طرف دیکھ کر پوچھنے لگے۔۔۔

"سب ٹھیک ہے نا ڈاکٹر؟؟؟"

آئی ایم سوری ٹو سے۔۔۔۔آپ کو شاید پتہ نہیں کہ آپ کے دونوں" بچے پیدائشی نابینا ہیں۔۔۔آپ نے شاید ان کا کبھی بھی چیک اپ نہیں کروایا اسی لیے آپ اتنی دیر بے خبر رہے۔۔۔وہ اپنے ماہر پیشہ ورانہ انداز میں بولے۔۔۔۔

ڈاکٹر کی بات سن کر ان دونوں کے پیروں تلے زمین کھسک گئی۔۔۔وہ دم سادھے، ہونقوں کی طرح ایک دوسرے کو تکنے لگے۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

آج بھی انہیں ماضی کا وہ دن اچھے سے یاد تھا جب چھوٹی سے بچی ان کی گود میں آئی تو انہوں نے ساری رات اس کی خوب دیکھ بھال کی صبح ہوتے ہی ساتھ کے گھر سے لڈو کی ماں صندل ان کے گھر آئی اماں بی کو جب سے ان کا بیٹا نہال اکیلا چھوڑ شادی کر کہ اپنی بیوی کے ساتھ اسی کے گھر چلا گیا تھا ۔۔۔کیونکہ اس کے باس نے یہ شرط رکھی تھی کہ وہ شادی کے بعد ان کے گھر رہے گا۔۔۔۔

شادی کے کچھ ماہ بعد ہی دل میں سوراخ ہونے کی وجہ سے وہ زیادہ دیر زندہ نہ رہ سکے اور خالق حقیقی سے جا ملے۔۔۔۔

ان کے بیٹے نہال کی بیوی اسے یہاں آنے نہیں دیتی اور کچھ وہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر بھی ادھر نہیں آپاتا بس کبھی کبھار کال پر اپنی ماں کا احوال دریافت کرلیتا۔۔۔۔

اس تنہائی کے دور میں صندل ان کا سہارا بنی جو خود ایک بیوہ تھی اور اس کا ایک ہی بیٹا تھا۔۔۔وہ سلائی کڑھائی کر کہ گھریلو نظام چلاتی۔۔۔اور کبھی کبھار ان کے لیے کھانا بنا کرلے جاتی۔۔۔

آج بھی وہ ناشتہ تیار کر کے اماں بی کے گھر آئی۔۔۔۔

وہاں آتے ہی کسی چھوٹے سے بچے کی آواز کانوں سے ٹکرائی۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس نے اچنبھے سے اندر جھانکا۔۔۔واقعی ان کی گود میں ایک ننھا سا وجود تھا۔۔۔۔۔

یہ کون ہے؟؟؟؟"

صندل!!میں ابھی تمہیں ہی بلانے والی تھی اچھا کیا جو تم خود ہی چلی آئی۔۔۔۔"

یہ بچی رات کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایک ایک کر کہ ساری بات تفصیلی طور پر اسے بتانے لگی۔۔۔۔

اب تم بتاؤ کیا کروں ؟؟؟" وہ پریشانی سے بولیں۔۔۔۔"

دیکھیں اماں بی آپ اسے کسی پولیس والے کے حوالے کریں گی تو جانے" وہ اسے کیسے رکھیں ہے بھی لڑکی آج کل جو حالات چل رہے ہیں جوان تو کیا بچیاں بھی محفوظ نہیں۔۔۔۔

آپ کو اسے کسی کو بھی نہیں دینا چاہیے۔۔۔

اگر کسی کو اس کی ضرورت ہوتی تو وہ اسے یوں پھینکتا نہیں۔۔۔۔۔

مجھے تو کچھ اور ہی معاملہ لگ رہا ہے۔۔۔شاید کسی نے اپنی جان چھڑوانے کے لیے اس معصوم کو پھینک دیا۔۔۔۔

آج کل نئی نسل اپنی غلطیوں کو ایسے ہی چھپاتی ہے۔۔۔اگر کبھی کوئی اسے ڈھونڈتے ہوئے یہاں آگیا تو دیکھا جائے گا۔۔۔ مگر ابھی آپ خاموش رہیں۔۔۔۔

روز محلے کے بچے آپ سے سپارہ پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔اگر کسی نے بھی اپنے گھر جا کر

بتادیا اس بارے میں تو سب آپ سے سوال کریں گے۔۔۔۔

ایک منٹ رکیں۔۔۔وہ کچھ لمحے خاموش ہوئی پھر سوچنے کے انداز میں بولیں۔۔۔

ایسا کریں میں گھر کو باہر سے لاک لگا دیتی ہوں آپ گھر میں ہی رہیں کوئی"
پوچھے گا تو میں کہوں گی کہ آپ اپنے بیٹے کی طرف گئی ہیں۔۔۔۔

دو ماہ ایسے ہی گزرنے دیں۔۔۔میں آپ کو ہر چیز اوپر چھت سے آکر
دے جایا کروں گی۔۔۔

پھر بعد میں بہانہ کر کہ بتا دیجیے گا کہ یہ میرے دور پار کے رشتہ دار کی بچی
ہے۔۔۔۔

وہ صندل کے دیئے گئے مشورے پر غور کرنے لگیں۔۔۔۔
دروازے پر ہوئے کھٹکے نے انہیں ماضی کی یادوں سے حال میں لا
پٹخا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بدر ا بیٹا دیکھو دروازے پر دستک کون دے رہا ہے؟؟؟؟"

جی اماں بی میں دیکھتی ہوں۔۔۔۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے دروازے پر گئی اور چٹخنی کھول کر دیکھا تو سامنے ایک سوبر سا سوٹڈ بوٹڈ شخص کھڑا تھا۔۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

آپ کون؟؟؟؟

بدرا نے اس سے پوچھا۔۔۔

پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو؟؟؟؟"

اس آنے والے شخص نے اس کے سوال کو نظر انداز کیے اپنا سوال داغا۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥

عروسی لباس کی بجائے قدرے ایک سادہ سالائٹ پنک کلر کے شیفون کا ہلکے سے کام والا جوڑا زیب تن کیے وہ بالکل سادگی سے تیار تھی۔۔۔۔

دل تو جیسے مر ہی چکا تھا اندر کچھ بھی نہیں بھا رہا تھا۔۔۔ پہلے ایک ان چاہے رشتے میں بندھ کر رسوا ہوئی اب پھر ایک زبردستی کے بندھن میں بندھنا۔۔۔ دل پر ڈھیروں بوجھ بنا ہوا تھا۔۔۔ کھل کر سانس بھی نہیں لے پا رہی تھی۔۔۔ کیا میری زندگی یونہی لوگوں کے کہنے پر چلے گی؟؟؟؟

میں یونہی کٹھ پتلی بنی سب کے اشاروں پر ناچتی رہوں گی۔۔۔ جس کا جی چاہے گا مجھے اپنائے گا اور جس کا جی چاہے گا مجھے چھوڑ دے گا؟؟؟؟

اس زندگی سے تو موت اچھی مگر حرام موت کو گلے بھی نہیں لگا سکتی ۔۔۔ورنہ کب کی یہ جان دے چکی ہوتی۔۔۔اس وقت وہ خود کو بے بسی کی انتہاؤں پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

زندگی تو گزارنی ہی ہے چاہے رو کر چاہے ہنس کر۔۔۔۔۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

کچھ ہی دیر میں امام صاحب نے اس کا نام ایک نئے نام سے جوڑ کر اس کی زندگی کی ڈور کسی اور کے ہاتھ میں تھما دی۔۔۔۔

اب چاہے وہ اس ڈور کو کھینچ لے یا ڈھیل دے یہ تو اس ڈور کو تھامنے والے پر منحصر تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے گہری سانس لیتے ہوئے خود کو وقت کے دھارے پر بہنے کے لیے چھوڑ دیا۔۔۔۔

اسے کچھ خبر نہ ہوئی جانے کب اس کا نکاح ہوا اور جانے کب وہ رخصت ہو کر ایک بار پھر سے اسی گردیزی ولا میں آ گئی جہاں پہلے بھی خود اذیتی کے مراحل سے گزر چکی تھی۔۔۔

صفا تو اپنے بابا کے منہ کو اس نکاح میں شریک ہوئی تھی۔اور گھر آتے ہی بچوں کو لیے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔اسامہ تو سارا دن گھر سے غائب رہا نکاح میں شرکت نہ کی۔۔۔

جبکہ زبیدہ خانم جو اس نکاح کے سخت خلاف تھیں صرف اپنے بیٹے کے مجبور کرنے پر انہوں نے اس رسم میں شمولیت اختیار کی۔۔۔وہ بھی گھر آتے بنا اس کا استقبال کیے اپنے روم میں یہ جا وہ جا۔۔۔۔

آہانت کی تمازت سے اس کا چہرہ دہکنے لگا۔۔۔

کیا ہر بار بے عزتی اور رسوائی ہی میرا مقدر ٹھہرے گی۔۔۔۔

اس نے ساتھ کھڑے وامق کو دیکھ کر ایک تلخ مسکراہٹ اچھالی۔۔۔جبکہ آنکھیں آنسوؤں سے تر بتر ہوئیں۔۔۔

آپ روم میں چلیں میں ابھی آتا ہوں" وامق اس کی بھیگی نظروں سے" نظریں چرا کر دوسری طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

جبکہ وہ اب شکستہ قدموں سے چلتی ہوئی وامق کے کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔۔ایک ایک قدم من من بھر کا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

کوئی میری کیفیت نہیں سمجھ سکتا کتنا مشکل ہوتا ہے بار بار ایک نئے ہمسفر کے لیے خود کو۔۔۔۔سوچ کر بھی اس نے جھر جھری لی۔۔۔۔

کمرے میں آئی تو ایک گہری سانس لی۔۔۔۔

اور شکر ادا کیا۔۔۔کہ وامق نے کمرے کو سجانے والی کوئی بے وقوفی نہیں کی۔۔۔۔

مگر کمرے کی ابتر حالت دیکھ کر ہول اٹھے۔۔۔

کہاں تو وہ اتنی صفائی پسند اور کہاں روم میں اتنا پھیلا وا دیکھ اس کی جان ہوا ہوئی۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

جگہ جگہ گندی ٹی شرٹ اور ٹراؤزر کبرڈ کا آدھا دروازہ کھلا تھا اور اس میں سے سارے کپڑے باہر نکل کر بس گرنے ہی والے تھے۔۔۔

ڈریسنگ ٹیبل پر شیونگ کا سامان، برش اور پرفیومز کی بوتلیں بکھری پڑی تھیں۔۔۔

بیڈ شیٹ آدھے سے زیادہ زمین کو سلامی پیش کر رہی تھی۔۔۔ جبکہ کمفرٹر بھی بے ترتیب انداز میں آدھا بستر پر تھا اور آدھا نیچے لٹک رہا تھا۔۔۔

اس نے ناگواری سے ایک نظر سارے کمرے پر ڈالی پھر دوپٹہ اتار کر ایک طرف رکھے کمرے کی حالت سدھارنے میں جُت گئی۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

دس منٹ کی محنت سے کمرہ کچھ بہتر حالت میں آیا۔۔۔۔

کپڑے فی الحال اس نے ویسے ہی الماری میں ٹھونس دیئے۔۔۔۔ باقی سب ٹھیک کیا۔۔۔۔

اور پھر بے شکن بستر پر سانس لینے کے لیے ابھی بیٹھی ہی تھی کہ وامق روم کا دروازہ کھول کر اندر آیا۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے سیدھی ہوئی اور پاس رکھا دوپٹہ شانوں پر پھیلایا۔۔۔۔۔

اس نے اندر آکر اپنی گھڑی اور موبائل نکال کر

ڈریسر پر رکھا۔۔۔ایک تفصیلی نگاہ کمرے کی نئی حالت پر ڈالی لمحوں کی کایا پلٹ پر وہ حیران ہوا مگر کچھ بولا نہیں ایک نظر اس پر ڈال کر کبرڈ سے اپنے کپڑے لیے واش روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

واپس آیا تو اس سے پہلے کہ وہ بستر کی طرف بڑھتا۔۔۔

رک جاؤ وہیں """" اگر تم چاہتے ہو کہ میں یہاں رہوں تو تمہیں یہاں "سے جانا ہو گا۔"

وہ سپاٹ انداز میں بولی۔۔۔

اس وقت وہ اس کی حالت سمجھ سکتا تھا، جس طرح سے یہ نکاح ہوا تھا اتنی جلدی وہ یہ سب قبولنے کو وہ تیار نہ تھی۔۔۔اسی لیے اسے وقت دیتے

ہوئے، بنا کوئی بھی جرح کیے وہ چپ چاپ دروازہ کھول کر کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔

❣❣❣❣❣❣❣

پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو؟؟؟؟"

میں بدر اسکندر شاہ۔۔۔وہ دھیرے سے اپنا نام بتا گئی مگر ابھی بھی دروازے کے بیچ و بیچ کھڑے اس کا راستہ روکے ہوئے تھی۔۔۔۔

تم میرے بابا کا نام اپنے نام کے ساتھ کیوں لگا رہی ہو؟؟؟؟"

آخر ہو کون تم؟؟؟؟اس نے ایک جانچتی ہوئی نظر اس بچی پر ڈالی۔۔۔جو بمشکل دس گیارہ سال کی لگی۔۔۔سادہ سی شلوار قمیض پہنے، سر پر نماز

کے سٹائل میں دوپٹہ لپیٹے۔۔۔جس سے صرف تھوڑا سا چہرہ ہی دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

۔پورے حق سے ایسے اس کا راستہ روکے ہوئے تھی جیسے یہ گھر اس کے باپ کا ہے۔۔۔۔

اس کے اس اٹیٹیوڈ پر تو گویا اسے پتنگے ہی لگ گئے۔۔۔۔۔

ہٹو پیچھے۔۔۔۔وہ اسے شانے سے ہلکا سا دھکا دیئے پیچھے ہٹا کر اندر آیا۔۔۔۔۔

بدرا کون ہے؟؟؟اتنی دیر سے کوئی آہٹ نہ محسوس کرتے ہوئے وہ اندر سے آواز دیں تھیں۔۔۔۔

میں ہوں اماں "اس نے کمرے کی دہلیز پر قدم رکھ کر کہا۔۔۔۔۔"

اتنے سالوں بعد اسے سامنے دیکھ خوشی کی انتہا نہ رہی۔۔۔۔

وہ خوشی، حیرت، اور دکھ کے ملے جلے تاثر سے اسے دیکھنے لگیں۔۔۔۔۔

پیاسی آنکھوں کو سیراب کرنے لگیں۔۔۔۔۔

مگر سب یاد آتے ہی خفگی سے منہ موڑ گئیں۔۔۔۔۔

اسلام وعلیکم اماں! وہ ان کے قریب بیٹھ کر بولا۔۔۔۔

مگر جواب ندارد۔۔۔۔۔وہ خاموش رہیں۔۔۔۔

" سلام کا جواب دینے سے ثواب ملتا ہے"

"سب پتہ ہے مجھے مت سکھا۔۔۔۔"

وعلیکم السلام۔۔۔۔ابھی بھی لہجے میں خفگی کا عنصر نمایاں تھا۔۔۔۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کیا لینے آیا ہے یہاں ابھی بھی لگ کہ بیٹھا رہتا اپنی بیوی کے پلو سے"

"''''''

وہ مسکرا اٹھا ان کےِ گلے شکوے پر۔۔۔۔

" آپ سے ملنے آیا ہوں"

وہ ان کے شانے سے اپنا سر ٹکائے ہوئے مدھم سی آواز میں بولا۔۔۔۔

اتنے سالوں سے ایک بار۔۔۔ایک بار بھی تجھے میری یاد نہ "

آئی۔۔۔ایک بار بھی مجھے پیچھے مڑ کر نہ دیکھا کہ تیری ماں کس حال میں

ہے ؟؟؟

جیتی بھی ہے یا مر گئی ؟؟؟؟ وہ شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے نم

لہجے میں بولیں۔۔۔۔۔

آواز کانپنے لگی۔۔۔۔۔گلہ سوکھنے لگا۔۔۔۔

مجھے معاف کر دیں اماں "مگر پلیز مجھ سے آپ کی یہ خفگی برداشت نہیں"

ہو گی۔۔۔۔۔

نہال نے ان کے گرد اپنے بازو حمائل کیے۔۔۔۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑیں۔۔۔۔

اتنے سالوں سے دل پر چھایا غبار آنسوؤں کی صورت چھٹنے لگا۔۔۔۔۔

ابھی کل ہی تو اسے ساتھ والی صندل خالہ کی کال آئی تھی۔۔۔۔

نہال میں تمہاری صندل خالہ۔۔۔۔"

انہوں نے اس کے فون اٹھاتے ہی کہا۔۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

جی جی خالہ کہیے کیسے کال کی؟؟؟؟

بچے اماں بی تو تمہیں کال کرنے سے رہیں۔۔۔وہ ناراض ہیں تمہاری غیر" موجودگی سے تمہاری بے اعتنائی سے۔۔۔۔مگر میں نے تمہیں یہ بتانے کے لیے فون کیا ہے کہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔ایک بار آ کر ان سے مل لو۔۔۔انہیں اچھا لگے گا شاید ان کی حالت سنبھل جائے۔۔۔۔اور

ایک بار ان کا ڈاکٹر سے چیک اپ بھی کروا دو میں بہت بار انہیں سمجھا چکی ہوں مگر وہ میری نہیں سنتی تمہاری ماں ہیں آخر وہ تمہاری ذمہ داری ہیں اس وقت انہیں تمہاری ضرورت ہے"

فون پر ہوئی باتیں نہال شاہ کو آج یہاں کھینچ لائیں۔۔۔۔

اماں آئی ایم سوری۔۔۔ میں اپنی زندگی میں اس قدر مصروف ہو گیا کہ آپ کو یکسر نظر انداز کر گیا۔۔۔۔

مجھے میری گستاخیوں اور کوتاہیوں کے لیے معاف کر دیں وہ ہاتھ جوڑ کر بولا۔۔۔

نہیں ایسا نہ کرو۔۔۔ انہوں نے اس کے جڑے ہوئے ہاتھ نیچے" کیے۔۔۔

ماں کا دل اپنی اولاد کے لیے معاملے میں بہت بڑا ہوتا ہے اولاد چاہے کچھ" بھی کرے ماں اس کی ایک بار سچے دل سے معافی مانگنے پر اسے معاف کر دیتی ہے۔۔۔۔

میں بھی آپ سے بہت پیار کرتا ہوں بہت شکریہ مجھے معاف کرنے کے" لیے۔۔۔ چلیں اب جلدی سے تیار ہو جائیں ہمیں کہیں جانا ہے۔۔۔

"کہاں جانا ہے؟"

میں نے ڈاکٹر سے آپ کے لیے اپائنٹمنٹ لی ہے وہیں جائیں گے۔۔۔

پر میں ٹھیک ہوں۔۔۔اور اب تو تمہیں دیکھ لیا رہی سہی بیماری بھی ختم ہو" گئی۔۔۔۔

میں کچھ نہیں سنوں گا اس بارے میں آپ چل رہی ہیں میرے ساتھ" ۔۔۔وہ پیار سے دھونس بھرے انداز میں بولا۔۔۔۔

وہ ناچاہتے ہوئے بھی اٹھ کر بڑی چادر لیے اس کے ساتھ ہوں لیں۔۔۔

بدر ابیٹا دروازہ اندر سے اچھی طرح بند کر لو۔۔۔۔میں تھوڑی دیر تک آتی ہوں۔۔۔۔

اپنی اماں سے ملنے کے بعد وہ اس لڑکی کو تو بالکل بھول ہی گیا تھا۔۔۔جس کے بارے میں وہ اندر آکر سب سے پہلے پوچھنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔

مگر ابھی وقت نہیں تھا اس نے موبائل پر وقت دیکھا۔۔۔اور واپس آکر پوچھنے پر چھوڑ دیا اور انہیں اپنے ساتھ باہر لا کر گاڑی میں بٹھایا۔۔۔۔

شہر کے ایک بہترین ڈاکٹر سے ان کا چیک اپ کروایا۔۔۔
انہوں نے ٹیسٹ کیا تو شوگر لیول انتہائی لو تھا۔۔۔۔

انہوں نے اسی مرض کو دیکھتے ہوئے ادویات لکھ کر دیں اور چند ایک ہدایات دیں۔۔۔۔

اور واپسی کے سفر پر روانہ ہوئے۔۔۔۔

گھر آئے تو پھر سے دروازہ اسی بچی نے کھولا۔۔۔۔

نہال اماں بی کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنے ساتھ اندر لایا۔۔۔۔

پھر بستر پر بٹھا دیا۔۔۔۔۔

اماں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں اگر اجازت ہو تو۔۔۔۔

ایسے کیوں بول رہے ہو کیا بات ہے ؟؟؟

اماں یہ جو باہر بچی ہے کون ہے یہ ؟؟؟؟

وہ۔۔۔وہ۔۔۔وہ کچھ کہتے ہوئے رکیں۔۔۔پھر بولیں۔۔۔۔"

Zubi Novels Zone

تم جان کر کیا کرو گے کہ وہ کون ہے"؟"

مجھے جاننا ہے وہ اپنے نام کے ساتھ میرے بابا سکندر شاہ کا نام جوڑ رہی ہے" اور میں یہ جاننے کا پوری طرح سے حق رکھتا ہوں کہ وہ ایسا کیوں کہہ رہی ہے۔۔۔۔

" نہال مجھے تم سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی"
وہ صاف صاف انکار کر گئیں۔۔۔۔

آپ ایسے کیسے کسی بھی یتیم کو اٹھا کر اپنے گھر لے آئیں ہیں۔۔۔اور تو"
اور اس کے نام کے ساتھ بابا کا نام جوڑ دیا۔۔۔۔۔
جانے کس کی حرام کی اولاد ہے جانے کس کا گندا خون اٹھا کر آپ گھر لے" آئیں۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بس نہال بس۔۔۔اب ایک لفظ بھی مزید میں نہیں سنوں گی اس کے" بارے میں وہ بلند آواز سے بول اٹھیں۔۔۔میں تمہارے کسی بھی سوال کا جواب دینے کی پابند نہیں۔۔۔

تم تو مجھے چھوڑ گئے تھے نامیں اکیلی کیا دیواروں سے سر پھوڑتی۔۔۔کوئی تو تھا میرے پاس جو میرے جینے کی وجہ بنا۔۔۔۔چاہے میں نے اسے جہاں سے بھی لیا ہو تم کوئی بھی حق نہیں رکھتے مجھ سے اس سوال کا۔۔۔

باہر دروازے کے ساتھ لگ کر کھڑی بدر انہال کی باتیں سن کر بھونچکارہ گئی۔۔۔اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔۔۔

اور بے آواز ٹپ ٹپ آنسو بہانے لگی۔۔۔۔

" تمہارا کام ہو گیا نا اب تم جا سکتے ہو یہاں سے "

اماں آپ اس انجان کی خاطر اب مجھ سے ایسا رویہ اختیار کریں گی "

؟؟؟؟"

"میں تم سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی "

اچھا چلیں چھوڑیں یہ سب۔۔۔اہم بات جو میں آپ سے کرنا چاہتا "

ہوں وہ تو سن لیں۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ سانس لیے خود پر ضبط کرتا ہوا بولا۔۔۔

ہممممم۔۔۔بولو۔۔۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ میرے گھر چلیں وہاں رہیں میرے "

"ساتھ۔۔۔

وہ حیرت انگیز نظروں سے اسے دیکھنے لگیں۔۔۔۔۔

مگر تمہاری بیوی کو تو میرا ساتھ رہنا پسند نہیں تھا نا اسی لیے تو تم مجھے یہاں اکیلا چھوڑ کر گئے تھے۔۔۔۔ناچاہتے ہوئے بھی منہ سے شکوہ پھسلا۔۔۔۔

اس کی آپ فکر نہ کریں، دیکھ لوں گا اسے۔۔۔ایسا کریں ابھی آپ آرام کریں دوائی لیں وقت پر میں کل آؤں گا آپ کو لینے اپنا تھوڑا بہت جو ضروری سامان ہو وہ پیک کر لیں۔۔۔۔

"نہال !!!!"

جی "وہ ان کی طرف دیکھ کر بولا۔"

میں تمہاری بات مان کر تمہارے ساتھ چلوں گی مگر میرے ساتھ بدرا""
بھی جائے گی۔۔۔۔

اگر تو میری بات قبول ہے تو ٹھیک ہے ورنہ میں یہیں ٹھیک ہوں۔۔۔۔

پیشانی پر سلوٹیں پڑیں۔۔۔اس بات پر۔۔۔۔

وہ خون کے گھونٹ بھر کر رہ گیا۔۔۔۔مٹھیوں کو سختی سے بھینچتے ہوئے
خود پر ضبط کے باندھ باندھے۔۔۔۔۔پھر لمبی سانس خارج کیے
بولا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے آپ تیار رہیے گا"

کمرے سے باہر نکلا تو ایک زہر خند نظر اس پر ڈال کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا
باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

۔

اس کے جاتے ہی وہ دروازہ بند کر کہ ڈھیلے وجود سے چلتی ہوئی اندر آئی

۔۔۔۔

اماں بی نے اس کی سرخی مائل دکھائی دیتی ہوئی آنکھوں کو دیکھا تو اندازہ لگا گئیں کہ وہ نہال کے الفاظ سن چکی ہے۔۔۔۔۔

ادھر آؤ میری چندا" انہوں نے اپنا ضعیف سا جھریوں والا ہاتھ اس کے" آگے کر کہ بلایا۔۔۔۔

وہ بھاگتی ہوئی ان کے گلے سے لگی۔۔۔۔

اماں بی" کہتے ہی پھوٹ پھوٹ کر ہچکیوں سے رو پڑی۔۔۔"

بس میری چندا بس!!!! وہ اس کی پشت پیار سے سہلا کر اسے تسلی دینے" لگی۔۔۔۔

مجھے سچائی جاننی ہے اماں بی میں کون ہوں؟؟؟"

کہاں سے آئی ہوں؟؟؟سب بتائیں مجھے۔۔۔۔

وہ ان کی طرف دیکھ کر رندھی ہوئی آواز میں التجائیہ لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔۔

ادھر لیٹو۔۔۔انہوں نے اس کا سر اپنی گود میں رکھ لیا اور اس کے شانے کو تھپکتے ہوئے اسے سرگوشیوں میں شروع سے لے کر آخر تک سب سچ بتا دیا۔۔۔۔

اس نے مسلسل جاری آنسو رکنے کا نام ہی نہ لے رہے تھے اس دوران ۔۔۔۔

اماں بی نے دوپٹے کے پلو سے اس کے گال اور آنسو صاف کیے۔۔۔۔

وہ روتے وہیں سو چکی تھی۔۔۔۔۔

اماں بی کی نظر ابھی بھی اس کے معصوم چہرے پر تھی جہاں اب آنسوؤں کے مٹے مٹے نقش واضح ہو رہے تھے۔۔۔۔وہ دل میں اس کے اچھے مقدروں کی دعا کرتے ہوئے خود بھی آنکھیں موند گئیں۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥

نکال تو چکی تھی وامق کو روم سے پر آدھی رات تک نیند کوسوں دور رہی اسکی آنکھوں سے، بے چینی سے کروٹیں بدلتی آخر تنگ آکر تقریباً تین بجے وہ اٹھ کر بیٹھ گئی، لب بھینچ کر بیڈ سے اٹھتی وہ باہر وامق کے پاس گئی۔۔۔

یہ سوچتے ہوئے کہ یوں اگر کسی نے اسے باہر لیٹا ہوا دیکھا تو انہیں ایک نیا ایشو مل جائے گا اسے بے عزت کرنے کا۔۔۔

لاؤنج میں صوفے پر وہ بیٹھے بیٹھے شاید سو چکا تھا۔۔۔۔

اسے ایسے سویا ہوا دیکھ کر طمر کمرے میں واپس جانا چاہتی تھی، پر نا چاہتے ہوئے بھی قدم اسکی طرف اٹھے، خوبصورت سرخ و سفید پر کشش چہرہ،،، آنکھیں بند تھیں۔۔۔کچھ سوچتے ہوئے طمر جھکی تھی تھوڑا سا پھر ہلکے ہاتھ سے وامق کا بازو ہلائے وہ اسے پکارنے لگی۔۔۔

"وامق۔۔!"

وہ جو کافی دیر تک اس کے بارے میں سوچتا رہا تھا۔۔۔اب جا کر کہیں سویا تھا قریب سے آتی مدھر آواز پر ہڑبڑا کر اٹھا، اپنے بلکل نزدیک مقابل کا

پری چہرہ دکھا، وہ بری طرح گھبرا گئی اس کے اس طرح دیکھنے پر، وہ خود پر برف جیسا خول چڑھائے ہوئے تھی۔۔۔

وامق اس کی خوبصورت نیند سے بوجھل آنکھوں کے لال ڈوروں کو دیکھتا رہ گیا، کس قدر جچ رہے تھے ان آنکھوں پر وہ ڈورے، جبکہ مقابل طمر کانپ کر رہ گئی اسکی فوراً سے بدلتی نظروں سے۔۔۔۔

"آ۔آو۔۔روم میں۔۔چلو۔۔"

جھجک کر کہتی وہ ایک نظر پھر اس پر ڈال گئی، وامق کے دل میں ٹیس سی اٹھی، رات کے آخری پہر وہ یقیناً اسی لیے آئی تھی کہ اسے صبح کوئی یہاں لیٹا ہوا دیکھ لیتا تو کیا کہتا۔۔۔۔۔

وہ اٹھ کر کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

مگر جب کچھ دیر انتظار کرنے کے باوجود بھی اسے بلا کر کمرے میں خود بوتل کے جن کی طرح نجانے کہاں غائب ہو گئی تھی۔۔۔

وہ کمرے سے واپس باہر نکل کر اس کی تلاش کرنے لگا۔۔۔۔

عمر کے کمرے کی لائٹ جلتی ہوئی نظر آئی تو قدم اسی طرف اٹھائے۔۔۔

صفا تو اسامہ کے روم میں شفٹ ہو چکی تھی اس لیے عمر کا کمرہ خالی ہونے کے باعث شاید وہ وہاں جا چھپی تھی۔۔۔

وہ چل کر اس کمرے تک آیا۔۔۔ وہ جو لائٹ آف کیے اب نائٹ بلب روشن کرنے کے بعد ڈور کو لاک لگانے ہی دوازے کے قری

وہ چل کر اس کمرے تک آیا۔۔۔ وہ جو لائٹ آف کیے اب نائٹ بلب روشن کرنے کے بعد ڈور کو لاک لگانے ہی دوروازے کے قریب آئی تھی۔۔۔ جھٹکے سے باہر سے کسی کے دروازہ کھولنے سے پیچھے ہوئی ورنہ اس منہ پر لگ جاتا دروازہ۔۔۔۔

اس کے یوں پیچھے ہونے پر وامق نے ٹھٹھک کر اسے دیکھا۔۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

طمر کمرے میں چلو"۔۔۔۔"

"نہیں جانا مجھے کہیں بھی۔۔۔"

وامق چونکا طمر کے صاف انکار پر،

"کیوں۔۔۔"

سنجیدگی سے سوال کیا گیا،

"میں۔۔۔یہی ٹھیک ہوں۔۔۔"

ہلکی آواز میں کہتی وہ رخ موڑ گئی،

"طمر اٹھو۔۔۔چلو فوراً۔۔۔"

تحمل سے کہتے اس نے طمر کا بازو پکڑا،

Zubi Novels Zone

"مجھے نہیں جانا۔۔۔"

اسکا ہاتھ جھٹکتی وہ بولی، اب کی بات لہجہ ازلی ضدی لیے تھا، وامق لب بھینچ کر رہ گیا،

"تو تم نہیں چلو گی۔۔؟"

وہ جیسے آخری بار پوچھ رہا تھا، طمر خاموش رہی،

"ٹھیک ہے پھر۔۔۔"

کہتے ساتھ ہی وامق جھک کر اسکے وجود کو بازوؤں میں، بھر گیا۔۔۔ طمر بوکھلائی اسکی حرکت پر،

"چھوڑو مجھے۔۔۔"

اسکی نزدیکی پر پریشان ہوتی وہ بولی جبکہ وامق اسے اگنور کرتا روم سے نکلا، طمر بوکھلا گئی تھی اسکی گرفت مضبوط ہونے پر،

میں نے کہا نا کہ نہیں جانا مجھے کہیں بھی تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں" "آرہی؟۔۔

وامق کے شانے پر ہاتھ رکھے وہ اب تیز آواز میں بولی۔۔۔

مگر مقابل کو جیسے کچھ سنائی ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

وہ اپنے روم میں اسے لیے داخل ہوا۔۔۔پھر ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالی۔۔۔اس کا لال بھبھوکا چہرہ دیکھ کر وامق کے بھنچے لبوں پر مسکراہٹ اپنی چھب دکھلا کر غائب ہوئی،

طمر کو نرمی سے بیڈ پر لیٹاتا ہوا وہ روم کا ڈور بند کرنے گیا، غصے میں بیڈ سے اٹھ کر وہ سائیڈ پر جا کھڑی ہوئی، پلٹ کر بیڈ کی طرف آتا ہوا وامق آبرو آچکا کر اسے دیکھے گیا۔۔۔

"طمر!!!!!!۔۔۔بیڈ پر آؤ۔۔۔"

بیڈ پہ لیٹ کر کمفرٹر اوڑھتا وہ بولا۔۔۔۔

مجھے جانا ہے یہاں سے۔۔۔میں اسی روم میں سوؤں گی۔۔"وہ ضدی پن اور اکھڑے ہوئے لہجے میں بولی۔۔۔۔

اس کی بات سن کر وامق خود پر سے کمفرٹر ہٹائے غصے میں بیڈ سے اٹھا اور طمر کے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی ایک بار پھر اسے باہوں میں اٹھاتا بیڈ پر لا یا ساتھ ہی اسے لیٹا تا خود بھی طمر کے ساتھ لیٹ گیا،اچانک ہوئی کاروائی سے گھبرا کر طمر اٹھنے لگی بیڈ سے پر اس سے پہلے ہی وامق اسکے گرد بازو حائل کر گیا،

"یہ۔۔یہ کیا کر۔۔رہے۔۔ہو؟؟؟؟۔۔۔"
اسکا دل بری طرح دھڑکنے لگا تھا، تبھی وامق کی رعب دار آواز کانوں پر پڑی،

چپ چاپ سو جاؤ۔۔۔ نہیں تو اچھے سے بتاؤں گا کہ کیا کرنا آتا ہے "مجھے۔۔۔"

وامق کی بات سن کر احتجاج کرتی ہوئی طمر اچانک رکی تھی،اور پھر ڈرتے ہوئے آنکھیں میچ کر وہ سونے کی کوشش کرنے لگی،پر نیند کہاں آنی تھی اسے مقابل کے بازوؤں میں،

♥♥♥♥♥♥♥

اتنا ٹھنڈا پانی؟؟؟؟میرا گلہ خراب ہو گیا اسے پیتے ہی۔۔۔

یہ چائے اچھے سے پکائی نہیں؟؟؟دودھ الگ اور پانی الگ دکھ رہا ہے ایسے لگا کچی چائے پی رہا ہوں۔۔۔۔

سارا دن کرتی کیا رہتی ہو؟؟؟یہ دیکھو فرنیچر پر دھول۔۔۔۔

اس طرح کے ان گنت نقص روز اس کے سر منڈھ دیئے جاتے۔۔۔

کیا میں اتنی پھوہڑ ہوں؟؟؟؟ کئی بار تو اسے واقعی اپنے آپ پر شک ہوتا۔۔۔۔

سارا دن کاموں میں جتے رہنے کے باوجود بھی اسامہ اور اس کی ساس زبیدہ خانم کو اس کے ہر کام میں کیڑے نظر آتے۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

مگر وہ سب بھلائے کوہلو کے بیل کی طرح کاموں میں لگی رہتی۔۔۔ پرانے جملے اس کے کانوں میں گونجے۔۔۔

مگر جب سے وامق سے نکاح ہوا تھا اس نے ایک بار بھی اپنے کسی کام کو ہاتھ نہیں لگانے دیا تھا۔۔۔

وامق کے ساتھ اس کی شادی کو ایک ماہ ہو چلا تھا۔۔۔

وہ صبح کا آفس گیا تھکا ہارا شام کو واپس آتا۔۔۔۔

اسامہ خود تو آفس ٹائم ختم ہوتے ہی چھ بجے گھر آجاتا۔۔۔

مگر وامق نے جب اسامہ کے بڑے ہونے کے باوجود بھی کام میں اس کی کوئی خاص دلچسپی محسوس نہیں کی تو تقریباً سارا آفس ورک اپنے ذمے لے لیا۔۔۔

اکاؤنٹس اور فنانس ڈیپارٹمنٹ بھی اسی کے انڈر تھا۔۔۔

اسی لیے سارا کام دیکھتے ہوئے اسے رات ہو جاتی۔۔۔زیادہ تر وہ ڈنر کے بعد ہی پہنچتا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

جب سب سونے کے لیے اپنے اپنے کمروں میں جا چکے ہوتے۔۔۔۔

ایک دو بار لیٹ آنے پر طمر کو اس کے کھانے کے خیال سے جاگتے ہوئے

دیکھا تو اسے کہہ دیا۔۔۔

تم میری وجہ سے اپنی نیند خراب مت کیا کرو سو جایا کرو میں خود ہی کھانا"

نکال لیا کروں گا۔۔۔۔

آج بھی وہ لیٹ آیا۔۔۔۔

کمرے میں آتے ہی لیپ ٹاپ کا بیگ آرام سے ایک طرف رکھا پھر آرام

دہ کپڑے لیے واش روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

کچھ دیر بعد فریش ہوئے واپس آیا۔۔۔۔

اسے سوتا ہوا دیکھ کر گہری سانس لی۔۔۔۔

جب سے نکاح ہوا تھا ان دونوں میں کوئی بھی خاص بات چیت نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

رات اس کے آنے سے پہلے وہ سو جاتی اور صبح اس کے جاگنے سے پہلے اٹھ کر باہر نکل جاتی سب کے لیے ناشتہ بنانے۔۔۔۔۔

وہ اپنی خالی سائیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔
سر کے نیچے بازو رکھے اس کی طرف رخ کیے اس کے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔
نائٹ بلب کی مدھم سی روشنی میں بھی اس کا چہرہ واضح دکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

پلکوں کی چلمن عارضوں کو چھو رہی تھی۔۔۔

وہ گھنی سایہ فگن پلکوں کو دیکھ مسمرائز ہوا۔۔۔۔

دل چاہا ایک بار انہیں چھو کر دیکھے۔۔۔

اپنے دل میں اس اڈتی ہوئی خواہش کو سوچ کر اس کے لب اپنے آپ ہی مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے مجھے ؟؟؟؟ وہ خود کو ڈپٹ کر بولا۔۔۔۔۔"

مگر نظریں اس کے شفاف چہرے سے ہٹنے سے انکاری تھیں۔۔۔۔

وہ اسے تکتے ہوئے جان کب تھکاوٹ کی وجہ سے نیند کی وادیوں میں محو سفر ہوا۔۔۔۔اسے خود بھی خبر نہ ہوئی۔۔۔۔

❣❣❣❣❣❣❣

تم جا رہی ہو؟؟؟؟"

وہ اس کے جانے کی خبر سن کر بھاگتا ہوا ان کے گھر آیا۔۔۔ جس کی وجہ سے اس کی سانسیں پھولی ہوئی تھیں۔۔۔۔

ہممممم"وہ دھیرے سے بولی۔۔۔۔"

تم سچ میں جا رہی ہو؟؟؟؟وہ بے یقینی سے اس کی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔"

جیسے ابھی بھی اسے اس بات کا یقین نہیں آیا ہو۔۔۔۔

کب واپس آؤ گی؟؟؟؟اس نے افسردگی سے پوچھا۔۔۔۔"

"پتہ نہیں جب اماں بی آئیں۔۔۔۔"

پتہ نہیں واپس آتے بھی ہیں یا نہیں۔۔۔اس بار اس کے لہجے میں بھی افسردگی کا عنصر نمایاں تھا۔۔۔۔

میں نے تمہارے لیے کچھ بنایا تھا۔۔۔ مگر۔۔۔اب۔۔۔اس کا انداز" قدرے رنجیدہ تھا۔۔۔

کیا بنایا تھا اس بار بدرا کے لہجے میں اشتیاق چھلکا۔۔۔۔"
آؤ میں دکھاتا ہوں تمہیں۔۔۔۔وہ اس کا ہاتھ پکڑے اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لے گیا۔۔۔

سامنے صحن میں لگے تناور درخت کی ایک مضبوط شاخ کے ساتھ جھولا باندھا گیا تھا۔۔۔
تمہیں جھولا پسند تھا نا اسی لیے۔۔۔۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس نے وضاحت دی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں جھولا دیکھ کر خوشی کے جگنو چمکے۔۔۔۔

تم مجھے جھولا جھولاؤ گے؟؟؟؟"

اس نے اپنی ہلکی سبز بڑی بڑی آنکھوں کو اور بھی بڑا کرتے ہوئے سوال کیا۔۔۔

لڈو نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

وہ تیزی سے جھولے پر بیٹھی۔۔۔

لڈو نے رسی کو پکڑے اسے دھکا لگا کر جھولا دینا شروع کیا۔۔۔

آہستہ آہستہ جھولا اونچائی کی طرف جا رہا تھا۔۔۔۔اور اس کی خوشی میں مزید اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بہت مزہ آرہا ہے لڈو۔۔۔وہ مسرور انداز میں زور سے بولی۔۔۔۔"

کافی دیر جھولا جھلانے کے بعد اس نے اس کی رفتار تھوڑی کم کی۔۔

بدرا!!!!؟وہ ہولے سے پکارا تھا اسے۔۔۔

ہممم۔۔۔۔کیا بات ہے؟؟؟؟

تم مجھے یاد رکھو گی؟؟؟؟

یہ کیسا سوال ہے؟؟؟

ایسا ہو سکتا ہے کہ میں اپنے واحد دوست کو بھلا دوں۔۔۔۔وہ مڑ کر اس کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔۔

.... ویسے ایک بات کہوں"

کہو۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

تم نے بھی یہ جھولا ابھی لگا نا تھا جب میں یہاں سے جانے لگی ہوں

۔۔۔بھلا پہلے تمہیں اس کا خیال کیوں نہیں آیا۔۔۔

میں تو تمہیں سرپرائز دینا چاہتا تھا مگر مجھے کیا پتہ تھا کہ تم اس طرح سے "

مجھے ہی سرپرائز کر کہ چھوڑ جاؤ گی۔۔۔

لڈو تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ جب تم میٹرک میں لاہور بورڈ میں "

ٹاپ کرو گے تو جو میں تمہیں کہوں گی تم وہ مجھے لے کر دو گے۔۔۔۔

مگر ابھی تو تمہارے پیپرز میں دو سال پڑے ہیں۔۔۔میرا گفٹ بھی مارا

گیا۔۔۔۔وہ افسوس زدہ لہجے میں بولی۔۔۔

تمہیں کیا گفٹ چاہیے میں ابھی تمہیں لا کر دیتا ہوں۔۔۔"

نہیں مجھے کچھ نہیں چاہیے مجھے بس اپنے دوست کے چہرے پر وہی خوشی" واپس چاہیے جو کہیں کھو گئی ہے۔۔۔۔

وہ اس کی بات پر مسکرایا۔۔۔۔

یہ ہوئی نہ بات۔۔۔۔۔"

میری دعا ہے کہ تم بہت بہت بہت اچھے نمبر لو۔۔۔۔اس نے دعائیہ انداز میں کہا

بہت شکریہ۔۔۔۔مجھے بھی پوری امید ہے کہ تم بھی اپنی پڑھائی جاری رکھو گی۔۔۔۔

ہاں بالکل۔۔۔۔ تمہیں تو پتہ ہے نا کہ مجھے پڑھنے کا کتنا شوق ہے۔۔۔وہ" جھولے سے اتر کر اس کے سامنے آ کر بولی۔۔۔۔

اگر تم نے ٹاپ کیا تو میں تمہارا رزلٹ اخبار میں دیکھوں گی۔۔۔اگر سچ میں تمہارا نام آیا تو میں تو اعلان کردوں گی۔۔۔۔۔دیکھو میرے دوست نے ٹاپ کیا ہے۔۔۔۔۔

مگر تم اپنے دوست کا نام نہ ڈبو دینا پلیز پاس ہو جانا۔۔۔۔۔وہ چہرے پر شریر مسکراہٹ سجائے ہوئے بولا۔۔۔

لڈو میں نا۔۔۔۔وہ دونوں ہاتھوں سے اس کا گلہ دبانے کو اس کی طرف لپکی۔۔۔۔

وہ بھاگا۔۔۔بدرا اس کے پیچھے پیچھے اور وہ اس کے آگے آگے۔۔۔۔
بالآخر سانس پھولنے کی وجہ سے ایک جگہ رکے۔۔۔۔۔۔

I will miss you......

وہ اس کا ہاتھ تھام کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے افسردہ انداز میں بولا۔۔۔۔

I will miss you too.....

اس نے بھی جواباً کہا۔۔۔۔۔

کچھ دیر ادھر ادھر کی باتوں کے بعد بدرا گھر واپس آنے لگی تو صندل جو کچن میں کچھ بنا رہی تھی۔۔۔۔
اسے دروازے سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا تو کہا۔۔۔۔

بدرا یہ لیتی جاؤ میں نے اماں بی کے لیے بنایا ہے۔۔۔۔انہوں نے ایک سٹیل کے باول میں کچھ ڈھک کر اس کی طرف بڑھایا۔۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے اس نے وہ باؤل ہاتھ میں لے کر فرمانبرداری سے "

کہا۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

وامق نے اپنی موندی آنکھوں سے دیوار پر لگے ہوئے کلاک کو دیکھا جو

آٹھ بجا رہے تھے۔۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

وہ فوراً کمفرٹر ہٹائے واش روم میں بھاگا۔۔۔۔

اور تیزی سے تیار ہوئے روم سے نکلا۔۔۔۔

ظمر تب تک ڈائننگ ٹیبل پر ناشتہ لگا چکی تھی۔۔۔۔

ظمر میرے لیے آلو کا پراٹھا۔۔۔۔۔زبیدہ خانم نے اسے آواز لگائی۔۔۔۔

وہ جو ٹیبل پر سادہ پراٹھے اور آملیٹ کے ساتھ بریڈ جیم، مکھن گرما گرم بھاپ اڑاتی ہوئی چائے رکھ چکی تھی، ان کی آواز پر سب آلو والے پراٹھے کے پیڑے کرنے لگی۔۔۔

ثمر اورنج کا فریش جوس نہیں بنایا؟؟؟ یہ آواز صفا کی تھی۔۔۔

جی بنایا ہے ابھی لائی۔۔۔اس نے وہیں سے آواز لگائی۔۔۔۔"

اسامہ خاموشی سے بیٹھا ناشتے سے بھرپور انصاف کر رہا تھا۔۔۔۔

وامق نے کچن میں سے ثمر کو جوس کا جگ اٹھا کر لاتے ہوئے دیکھا تو ایک تفصیلی نظر اس پر ڈالی۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

پرانے سے سادہ سوٹ میں جس کا رنگ بھی اڑ چکا تھا۔۔ بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنائے۔۔۔۔

سپاٹ چہرے سے اپنے کام نبٹا رہی تھی۔۔۔۔

وامق نے گہری سانس لی۔۔۔۔

اور اپنا لیپ ٹاپ والا بیگ لیے باہر کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔۔

اسے یوں بغیر ناشتے کے باہر جاتا دیکھ طمر نے آواز دی۔۔۔

"آپ ناشتہ نہیں کریں گے؟؟؟؟"

اس کی آواز اور بلانے کے انداز پر واری جاتا وامق آنکھوں میں چمک لیے" پیچھے مڑا۔۔۔۔

چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔۔۔

"آپ اتنے پیار سے بلائیں گی تو کرلیں گے"

اس کے کان کے قریب دھیمی آواز میں بولا۔۔

وہ سب کے سامنے اس کے اتنے قریب سے آکر بات کرنے پر سٹپٹا کر رہ گئی۔۔۔

اس کی حالت سے محذوذ ہوتے ہوئے وامق کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری۔۔۔

بیگ چیئر پر رکھتے ہوئے اس کے ہاتھ سے جگ لیے ٹیبل سے گلاس اٹھا کر اس میں جوس بھرا۔۔۔۔

بیٹھو یہاں "اسے دونوں شانوں سے تھام کر چیئر پر بٹھایا۔۔۔۔"

وہ حیران کن نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

نجانے اب وہ کیا کرنے والا ہے۔۔۔۔

وامق نے جوس والا گلاس اٹھا کر اس کے لبوں سے لگایا۔۔۔۔

جلدی ختم کرو اسے۔۔۔۔سب کے ساتھ ساتھ تمہیں اپنا بھی خیال رکھنا چاہیے اب میں تمہیں خود سے لاپرواہی برتتے ہوئے نہ دیکھوں ۔۔۔اس بار اس کی بات میں پیار کے ساتھ ساتھ تھوڑا تنبیہہ کا عنصر بھی شامل تھا۔

اس کے گلاس پیچھے نہ ہٹانے پر طمر کو جوس کے گھونٹ بھرنے ہی پڑے

۔۔۔

جبکہ زبیدہ خانم تو وامق کی اس حرکت پر تلملا کر رہ گئی۔۔۔

بیوی کو اس کی اوقات میں رکھو۔۔۔اس طرح چونچلے کرو گے تو سر پر چڑھ کرناچے گی۔۔۔وہ ٹونٹ کرنے سے بعض نہ آئی۔۔۔

" مجھے اچھی طرح پتہ ہے کس کی کیا اوقات ہے"

وہ سرد مہری سے کہتے ہوئے بنا کسی پر نظر ڈالے بیگ اٹھا کر گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔

ثمر مزید طعنوں سے بچنے کے لیے فوراً اٹھ کر کچن کی طرف چلی گئی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

کہاں جا رہے ہو؟ آج تو اتوار ہے اور آفس بند۔۔۔ تعبیر نے نہال کو تیار ہو کر باہر جاتے ہوئے دیکھ پیچھے سے آواز دے کر پوچھا۔۔

میں تمہیں بتانا ضروری نہیں سمجھتا۔۔۔ جب واپس آؤں گا تو خود ہی پتہ چل جائے گا تمہیں کہ میں کہاں گیا تھا۔۔۔"

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں۔۔۔ نہال میں تم پر پورا حق رکھتی ہوں"

۔۔۔۔۔

تعبیرا بھی میں کسی بھی سوال کا جواب دینا نہیں چاہتا ہر وقت مجھے تنگ "
مت کیا کرو۔۔۔تنگ آگیا ہوں یہ تمہاری منٹ منٹ کی خبر گیری
سے۔۔۔

وہ سخت بے زاری سے بولا۔۔۔

بیوی ہوں میں خبر نہیں رکھوں گی تمہاری تو کیا پڑوسن رکھے گی۔۔۔"
تم سے تو کوئی بھی بات کرنا ہی فضول ہے۔۔وہ جھنجلا کر بولا۔۔۔"

کیوں کوئی اور مل گئی ہے جو پیار بھری باتوں سے تمہارا دل بہلاتی ہے"
۔۔اسی لیے میری باتیں فضول لگتی ہیں۔۔اب کی بار وہ لڑاکا انداز میں
کھڑی ہو کر بولی۔۔۔

اس طرح کر کہ کہیں سے بھی تے ویل ایجوکیٹیڈ نہیں لگتی بالکل گنوار" لگتی ہو۔۔۔۔

وہ تمسخرانہ انداز میں بولا۔۔۔۔

ت۔۔۔ تم نے مجھے گنوار کہا۔۔۔ وہ حیرت زدہ نظروں سے اسے دیکھ" کر رہ گئی۔۔۔

باقی کا جھگڑا فی الوقت پھر کسی دن پر اٹھا رکھو۔۔۔ کہتا ہوا وہ ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی پر نظر ڈالتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔۔

وہ پیچ و تاب کھاتے ہوئے اس سے اس بات کا بدلہ لینے کا طریقہ سوچنے لگی۔۔۔۔

بہت ہوشیار بنتے ہو نا پر مجھ سے زیادہ نہیں وہ اپنے بالوں کی ایک لٹ کو انگلی پر گول گول گھماتے ہوئے سالوں پہلے ہوئی بات کو سوچنے لگی۔۔۔۔

جب نہال نے اسے بتایا تھا کہ رپورٹ کو ایک ڈاکٹر کو دکھا کر اس نے مشورہ لیا ہے اور آج تعبیر کو بھی اس کے ساتھ چلنا ہوگا۔۔۔

یہ بات سن کر ایک بار تو اس کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔۔۔

کہیں نہال کو پتہ نہ چل جائے رپورٹ کی سچائی۔۔۔۔

وہ دونوں ڈاکٹر کے پاس پہنچے تو ڈاکٹر نے انہیں آئی۔وی۔ایف کا کہا۔۔۔

مگر پھر نہال کو اس کی طرف سے بالکل بھی کوئی چانس نہ ہونے کی وجہ سے انکار کر دیا۔۔۔

جاتے بار تعبیر نے ڈاکٹر کو مسکرا کر دیکھا۔

تو ڈاکٹر نے بھی ہلکی سی مسکراہٹ اچھال دی۔۔۔

جب تعبیر کو اس ڈاکٹر کا پتہ چلا وہ نہال سے پہلے وہاں پہنچ کر ڈاکٹر کو اپنی طرف کر چکی تھی۔۔۔اور اسے یہی بتایا تھا کہ نہال باہر دوسری عورتوں میں انٹرسٹڈ ہے اور اس پر ظلم کرتا ہے۔اگر اسے پتہ چل گیا کہ میں بانجھ ہوں تو وہ مجھے چھوڑ دے گا۔۔میرا کوئی نہیں اس کے سوا آپ پلیز میری مدد کریں اسے کچھ بھی مت بتانا۔۔۔وہ رو رو کر ان سے فریاد کرنے لگی تو ڈاکٹر کا دل اس کی دکھی باتیں سن کر پسیج گیا۔۔۔اس لیے انہوں نے اس کا ساتھ دیا۔۔۔۔

پھر نہال نے کوششیں ترک کر دیں۔۔۔وہی واقعہ یاد آتے تعبیر کے چہرے پر طمانیت پھیلی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

آج اس نے پوری کوشش کی کہ وہ جلدی اٹھ جائے۔اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ آئینے کے سامنے کھڑی بالوں کا جوڑا بنا رہی تھی۔۔۔

شانوں پر دوپٹہ درست کرتے ہوئے باہر نکلنے لگی۔۔۔

طمر!!!!اس کی نیند کے خمار سے ڈوبی آواز سن کر وہ پیچھے مڑی۔۔۔"

جی" محض اتنا ہی کہا۔۔۔"

کبرڈ میں ایک بیگ ہے،میں تمہارے لیے کچھ ڈریس لایا تھا رات کو"

۔۔۔۔

آج انہیں میں سے ایک پہننا۔۔۔اس نے فرمائش کی یا حکم دیا وہ کچھ اندازہ نہیں لگا پائی۔۔۔

مگر میرے پاس کپڑے تھے" وہ سر جھکائے ہوئے دونوں ہاتھوں کی" انگلیوں کو آپس میں پیوست کرتے ہوئے بولی۔۔۔

"""آج رات کو جلدی آنے کی کوشش کروں گا"

وہ اس کی بات کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے اپنی بات کہا تھا۔۔۔

میں نے کب کہا جلدی آنے کو؟ وہ سوچنے لگی۔۔۔ پھر سر جھٹک کر باہر" نکل گئی۔۔۔اور وامق اٹھ کر آفس جانے کی تیاری کرنے لگا۔۔۔

کبرڈ کھولی تو سارے کپڑے استری کر کہ ہینگ کر دیئے گئے تھے۔۔۔ صاف ستھرا کمرہ ہینگ کپڑے ہر چیز دھلی دھلائی نکھری ہوئی بالکل اس کے ہمسفر کی طرح۔۔۔

کتنی خوشگوار تبدیلی آئی تھی اس کی زندگی میں بالکل تازہ ہوا کے جھونکے کی مانند۔۔۔۔

یہ کمرے تبدیلی نکاح کے دوسرے دن سے ہی آچکی تھی۔۔۔۔ مگر دل میں مچی دھڑکنوں کی تبدیلی کب ہوئی اس بات کی خبر اسے خود بھی نا تھی۔۔۔۔

زندگی ایک دم سے کتنی خوبصورت لگنے لگی۔۔۔۔ کاش اس کا ساتھ بھی میسر ہو جائے۔۔۔۔

میں اس سے کسی بھی قسم کی زبردستی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔ اسے پیار سے پانا چاہتا ہوں مگر شاید ابھی وہ بدگمان ہے سب سے اسے اپنے پیار کا مان بخش کر پھر سے زندگی کی طرف لوٹنے پر مجبور کردوں گا۔۔۔۔

سب بھول جانے پر مجبور کر دوں گا۔۔۔۔ مگر اس کے لیے مجھے اس کو خود کے ساتھ کا احساس دلوانا پڑے گا۔۔۔

اس نے آئینے میں دیکھ کر بالوں میں برش کرتے ہوئے مسکرا کر سوچا۔۔۔۔

❣❣❣❣❣❣❣

اسامہ گھر میں رہ رہ کر میں بور ہو گئی ہوں۔۔۔کیوں نا کہیں جانے کا پلان بنائیں۔۔۔

صفاجو روم میں اسامہ کے ساتھ ٹی وی دیکھنے میں محو تھی ایک دم ٹی وی اسکرین سے نظریں ہٹا کر بولی۔۔۔

کہاں جانا ہے ملکہ عالیہ نے "وہ لہجے میں ڈھیروں محبت سموئے بولا۔۔'

کیوں نہ سوئٹزر لینڈ چلیں۔۔۔۔؟"

مگر بچے؟؟؟؟اسامہ نے دونوں سوئے ہوئے بچوں کی طرف دیکھ کر" کہا۔۔۔۔

انہیں بھی ساتھ ہی لے جائیں گے۔۔۔کیوں کوئی مسلہ ہے؟؟؟

ایسا میں نے کب کہا کہ کوئی مسلہ ہے۔۔۔میں تو بس یہ کہہ رہا تھا اتنا لمبا" سفر کرنا مشکل ہو گا۔۔۔۔اور وہاں کا موسم بھی خاصا سرد ہوتا ہے۔۔۔

کسی دوسرے ملک کا سوچو۔۔۔اسامہ نے اپنے تئیں اسے مشورہ دیا۔۔۔۔

❣❣❣❣❣❣

رات کو خلاف معمول وہ لیٹ آنے کی بجائے جلدی اپنا کام ختم کیے ڈنر کے وقت آٹھ بجے گھر آگیا۔۔۔۔

!!! اسلام و علیکم

اس نے ڈائننگ پر موجود سب کو مشترکہ سلام کی۔

!!!وعلیکم السلام

Zubi Novels Zone

جس کا جواب صرف زبیدہ خانم نے ہی دیا۔۔۔۔"طمر کہاں ہے؟ وامق نے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے اس کو سامنے نہ پا کر پوچھا۔۔۔

کچن میں ہی ہے کھانا نکال کر لا رہی ہے اور کیا؟؟؟؟"

وہ ان کی بات سن کر کچن کی طرف آیا۔۔۔
زبیدہ خانم اس کی طرف دیکھ کر تاسف سے سر ہلا کر رہ گئی۔۔۔

وامق نے کچن میں قدم رکھا تو وہ محویت سے روٹی بیل رہی تھی۔۔۔

اس نے آج اسی کے لائے ہوئے کپڑوں میں سے ایک ڈارک بلیو کلر کا شیفون کا سوٹ پہن رکھا تھا۔۔۔۔اسے ان کپڑوں میں دیکھ کر دل میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔۔۔وہ دبے پاؤں سے اس کے پاس پہنچا۔۔۔۔پھر

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس نے پیچھے سے جا کر اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کیے اور اسے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔۔

وہ ڈر سے جھٹکا کھا کر پیچھے مڑی۔۔۔ مگر وہ اتنے قریب تھا کہ طمر کے لب غیر ارادی طور پر اس کے گال سے مس ہوئے۔۔۔

خفت کے مارے تو وہ نظریں بھی نا اٹھا پائی۔۔۔

ہائے!!!!! کاش اتنا اچھا استقبال روز ہمارا مقدر ہوا کرے وہ سرد سی آہ" بھر کر بولا۔۔۔ اور تھوڑی اس کے شانے پر ٹکائی۔۔۔

طمر کو اپنی گردن پر اس کی پر حدت سانسیں محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ ابھی بھی اس کی گرفت میں تھی۔۔۔۔

آ۔۔۔آپ پلیز جائیں یہاں سے۔۔۔۔مجھے کام کرنے دیں۔۔۔۔وہ" ہکلا کر رہ گئی۔۔۔۔

اور کسمسا کر اس کی آہنی گرفت سے اپنا آپ چھڑوانے لگی۔۔۔۔۔

چھوڑو یہ سب کام وام۔۔۔۔وہ اس کے ہاتھ میں موجود بیلن لے کر" ایک طرف رکھتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر آیا۔۔۔۔

روٹی نہیں بنی ابھی تک ؟؟؟؟زبیدہ خانم نے طمر کو وامق کے ساتھ" باہر خالی ہاتھ آتے دیکھ کر غصے سے پوچھا۔۔۔

نہیں میری بیوی آج سے کسی کے لیے کوئی کھانا نہیں بنائے گی۔۔۔۔۔"''

جس کو ضرورت ہو وہ اپنا کھانا خود بنائے یا اتنے سرونٹس ہیں ان سے بنوا لے۔۔۔وہ دوٹوک انداز میں بولا۔۔۔

دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔۔۔یہ اس گھر کی بہو ہے تو یہی کھانا بنائے گی نا"زبیدہ خانم نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔
بہو صرف یہ نہیں بہو تو اور بھی ہے۔۔۔اس سے کروالیں۔۔۔اس" نے واضح لفظوں میں کہا۔۔۔

یہ بات سن کر تو صفا اور زبیدہ خانم دونوں کے تن بدن میں لگ گئی۔۔۔

ویسے اس سے بہوؤں والا سلوک تو روار کھا نہیں۔۔۔آپ سب سمجھتے ہیں کہ میں لاعلم ہوں۔۔۔مگر ایسا بالکل نہیں۔۔۔میں سمجھ رہا تھا شاید آپ لوگ بدل جائیں مگر نہیں میں غلط تھا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

آؤ چلیں" وہ طمر کی طرف دیکھ کر پیار سے بولا۔۔۔"

مگر کہاں" وہ زبیدہ خانم کی چبھتی ہوئی نظروں سے خائف دھیمی آواز" میں بولی۔۔۔

آ۔۔۔لے کہ چلوں تمہیں تاروں کے شہر میں دھرتی پہ یہ دنیا ہمیں پیار" نہ کرنے دے گی"۔۔۔۔۔

وہ گنگنانے کے انداز میں میٹھے سروں میں بولا۔۔۔۔

سب کے سامنے وامق کے اس انداز پر طمر کا چہرہ خفت سے سرخی مائل دکھائی دینے لگا۔۔۔۔

وامق نے اسے سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر اپنی بانہوں میں بھرا۔۔۔

اے لڑکے کیا شرم بیچ کھائی ہے؟؟؟؟"

زبیدہ خانم کی چبھتی ہوئی طنزیہ آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔۔

آپ کو کیسے پتہ چلا کہ میں نے شرم بیچ کھائی ہے؟؟؟؟"

"وہ الٹا شرارتی انداز سے انہیں پر سوال داغ گیا۔۔؟

ویسے میں نے شرم بیچ کر فلیٹ خرید لیا ہے اپنی بیوٹیفل کے لیے۔۔۔"

بیوٹیفل کہتے ہوئے اس نے ایک نگاہ اپنی بانہوں میں ہوئے وجود پر ڈالی۔۔۔۔جو کسمسا کر نیچے اترنے کی کوششوں میں سر گرداں تھی۔۔۔

اگر اب کسی نے میری بیوٹیفل سے کام کروایا یا اس پر طنز کے تیر برسائے" تو میں اسے لے کر وہیں شفٹ ہو جاؤں گا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔

مجھے یہاں دیکھنا چاہتے ہیں تو اپنے کاموں کا بیڑہ خود اٹھائیں۔۔۔

آخری اچٹتی ہوئی نظر ان سب پر ڈالتا ہوا وہ اسے لے کر باہر نکلا۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔وہ دانت پیس کر باہر آتے ہی بولی۔۔۔۔"

مگر مقابل کو کوئی بھی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔۔

میں نے کہا چھوڑو مجھے۔۔۔اس بار وہ چلائی۔۔۔

اب تو کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔وہ مسکرا کر بولا۔۔۔

طمر نے اسے نا چھوڑتے ہوئے دیکھ کر اس گردن پر کاٹا۔۔۔۔
کیونکہ نزدیک وہی دکھائی دی۔۔۔۔

!!!!اس حرکت کا بدلہ سود سمیت لیا جائے گا بیوٹیفل"

گاڑی کے پاس آکر اس نے فرنٹ ڈور کھول کر اسے اندر بٹھایا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کہاں جا رہے ہو مجھے کہیں نہیں جانا تمہارے ساتھ اندر سب کیا سوچ" رہے ہوں گے میرے بارے میں وہ روہانسے لہجے میں بولی۔۔

"یہ مت سوچو کہ وہ سب کیا سوچ رہے ہوں گے بلکہ یہ سوچو کہ میں کیا سوچ رہا ہوں۔۔۔۔۔وہ ڈرائیونگ کرتے ہوئے اس کے چہرے پر شریر سی نظر ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ دونوں ایک فلیٹ میں موجود تھے۔۔۔۔
چھوٹا سا دو کمروں کا لگژری فلیٹ کچن باتھ لاؤنج اور رومز کے باہر ٹیرس جہاں سے دور دور تک نظارہ کیا جا سکتا تھا۔۔۔۔۔

کیسا لگا؟؟؟"

" اچھا ہے"

بس اچھا؟

نہیں بہت اچھا۔۔۔۔

بیڈروم کیسا ہے؟؟؟

یہ بھی اچھا ہے۔۔۔اس نے تفصیلی نگاہ دوڑائی جہاں ہر چیز ہی عمدہ تھی۔۔۔۔

""""" مگر تم سے اچھا نہیں"

اس کی آنکھوں میں چھلکتا ہُوا خمار طمر کی آنکھوں سے مخفی نا رہ سکا۔۔۔۔

وامق نے کوٹ اتار کر صوفے پر پھینکا اور ٹائی ڈھیلی کر کہ اتار کر وہ بھی وہیں پھینک دی۔۔۔۔ شرٹ کے کف فولڈ کرتا ہوا۔۔۔اوپری دو بٹن کھول کر تھوڑا ریلکیس ہوا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ رخ موڑ گئی دیوار کی طرف۔۔۔۔ جانے خالی دیوار پر کیا تلاش کر رہی تھی۔۔۔

وامق نے ہاتھ بڑھا کر اس کے بالوں کا میسی سا بنا جوڑا کھول دیا۔۔۔۔ اور اس کے بالوں سے آتی شیمپو کی بھینی بھینی مہک کو سانسوں میں اتارنے لگا۔۔۔

کھلے بالوں کو ایک ہاتھ سے اس کے شانے کے ایک طرف رکھتے ہوئے اس کی شفاف سفید گردن پر نرمی سے اپنے لب رکھے۔۔۔۔

خود پر اس کا پہلا لمس محسوس کرتے ہوئے وہ جی جان سے کانپی۔۔۔۔

وامق پ۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔منہ سے چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ برآمد ہوئے۔۔۔۔۔

ابھی تو آپ کی بائٹ کا جواب سود سمیت لوٹانا ہے۔۔۔ابھی سے ڈر گئیں۔۔۔۔۔وہ اس کے کان کی لو کو ہولے سے دانتوں تلے دبا کر بولا۔۔۔اس عمل پر اس کی سسکاری خاموش کمرے میں گونجی۔۔۔

وامق کے سرسراتے ہوئے ہاتھ اپنی کمر پر محسوس ہوئے۔۔۔۔۔تو جان ہوا ہونے لگی۔۔۔۔

وامق نے اس کا رخ اپنی جانب کیے اس کا سرخ گلاب جیسا چہرہ دیکھا تو ان گھنیری لرزتی ہوئی پلکوں کو دھیرے سے چھو گیا۔۔۔۔

لمحوں میں طمر کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے۔۔۔

وہ اس کے گالوں پر بہتے ہوئے آنسوؤں کو چُنتے دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ پیالوں کی صورت بھر کر بولا۔۔۔۔

طمر بھول جاؤ سب کچھ ہم ایک نئی زندگی کی شروعات کریں" گے۔۔۔ جہاں صرف خوشیاں ہی خوشیاں ہوں گی۔۔۔ تمہاری طرف آنے والے ہر غم کو پہلے مجھ سے ٹکرانا ہو گا۔۔۔۔

طمر نے بھیگی پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا جو پر شوق نگاہوں سے اسے ہی نہارنے میں محو تھا۔۔۔۔

وہ اس کی جذبے لٹاتی ہوئی آنکھوں کی تاب نہ لاتے ہوئے سر جھکا گئی۔۔۔۔

وامق نے اسے خود میں زور سے بھینچ لیا۔۔۔

اور اس کی گردن میں منہ چھپائے مدھوش ہونے لگا۔۔۔۔۔

اس کی حد درجہ قربت اور وارفتگیاں برداشت کرنا دوبھر ہو گیا۔۔۔۔۔

وہ بوکھلا کر رہ گئی۔۔۔۔اس کی حالت غیر سی ہو گئی۔۔۔۔

کہاں دیکھی اس قدر دیوانگی اور جنونیت اس نے پہلے۔۔۔۔۔جس قدر اس کے ہر عمل میں تھی۔۔۔۔۔

کمرے کی معنی خیز خاموشی اور اس کی ہوش ربا جسارتیں اس کے صحیح معنوں میں جان نکالنے کے درپہ تھیں۔۔۔۔

مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔۔۔"

وہ ہمت جتائے ہوئے بولی۔۔۔۔

ہممممم کہو کیا کہنا ہے؟؟؟

وہ اس کے لب کو اپنی پور سے سہلاتا ہوا نظریں اسی کے چہرے پر جمائے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتی وہ اس کے گلابی گالوں پر اپنے عنابی ہونٹ رکھے اسے دل و جان سے محسوس کرنے لگا۔۔۔

اس کے گلے کی گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔۔۔اس کی جان لیوا انداز پر۔۔۔۔

وامق۔۔۔۔۔ق۔۔۔۔۔گلے میں سے بمشکل پھنسی پھنسی سی آواز نکلی۔۔۔

وہ تھما تھا چند پل کو اور اس کی آنکھوں میں استفہامیہ انداز میں دیکھا جیسے کچھ پوچھ رہا ہو۔۔۔

کیا میں حق نہیں رکھتا تم پر؟؟؟؟"

اس کا روح فنا کر دینے والا سوال سن کر وہ لرز کر رہی گئی۔۔۔۔

" نہیں ایسی بات نہیں"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ان فسوں خیز لمحات میں مجھے اپنا آپ ہارنے دو بیوٹیفل "۔۔۔۔۔"

اس کی آواز میں چھلکتی خماری طمر کو کچھ کہنے سے بعض رکھ رہی تھی ۔۔۔ مگر وہ اس کے ساتھ اپنی نئی زندگی کی شروعات کرنے سے پہلے اسے اپنے بارے میں سب سچ بتا دینا چاہتی تھی ۔۔۔ کیونکہ جس رشتے کی بنیاد ہی جھوٹ پر رکھی جائے وہ کبھی بھی زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتا۔۔۔۔
مگر میری بات تو۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ بتاتی۔۔۔۔
وہ اس کی بولتی بند کر گیا اپنے طریقے سے۔۔۔۔

اس نے بھی اس کی جنونیت پر اپنا آپ اس کے آگے ہار دیا۔۔۔۔

خونی رشتے ہونے کے باوجود کسی نے اس کا ساتھ نہیں دیا۔۔۔اس کے سوا۔۔۔

اس کے حق کے لیے کوئی نہیں لڑا اس کے سوا۔۔۔۔

اسے اپنے مطلب کے لیے سب نے استعمال کیا اس کے سوا۔۔۔

پیار کے ساتھ عزت دی۔پیار بھلا ملے نہ ملے مگر عزت دینا کوئی کوئی ہی جانتا ہے۔

بھلا اتنے پیار سے سمیٹنے والے کو کوئی رد کر سکتا تھا۔۔۔۔

❣❣❣❣❣❣❣

ایل۔ای۔ڈی۔پر چلتی ہوئی نیوز نے توان کی پتھر کی کر دیں۔۔۔اور جسم ساکت۔۔۔۔۔

آج ہی تو اسامہ اور صفا بچوں کے ساتھ سویٹزر لینڈ کے سفر پر روانہ ہوئے تھے۔۔۔

یہ روح فرسا خبر سن کر سب کے دل دہل کر رہ گئے۔۔۔۔
زبیدہ خانم تو دل پر ہاتھ رکھے نیم بے ہوشی کی حالت میں صوفے پر ڈھے گئیں۔۔۔۔

جبکہ طمر اور وامق کا حال بھی ان سے کچھ مختلف نہ تھا۔۔۔۔

حادثہ ہی اتنا بڑا تھا کہ کوئی بھی اپنی آنکھوں اور کانوں پر یقین ہی نا کر پا رہا تھا

--

پل بھر میں ہنستا بستا گھر ویران ہوا۔۔۔

گھر میں گونجنے والی قلقاریاں یوں پل بھر میں ختم ہو جائیں گی یہ تو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔۔۔

ان چاروں کی مسخ شدہ باڈیز ڈی این اے کی شناخت کے بعد گھر آچکی تھیں۔۔۔

جو کہ ناقابل شناخت لگیں۔۔۔۔

زبیدہ خانم تو ان چاروں کو یوں سفید کفن میں لپٹے دیکھ دھاڑیں مار مار کر روئیں۔۔۔

وامق تو خود گہرے دکھ اور صدمے کے زیر اثر تھا۔۔۔

اسے کہاں معلوم تھا کہ کبھی ایسا بھی ہو جائے گا سال بھر پہلے بڑے بھائی عمر کی موت کا صدمہ کیا کم تھا کہ ایک نہ دو اکٹھے چار چار اموات۔۔۔

وہ رنجیدہ سا نم آنکھیں لیے زبیدہ خانم کے پاس آیا اور ان کے شانے پر ہاتھ کا دباؤ ڈالا۔۔۔

زبیدہ خانم نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

وامق!!!! یہ دیکھو میرا ایک اور شہزادہ مجھ سے چھن گیا۔۔۔۔

اس وقت اس ماں کی حالت نا قابل بیان تھی۔۔۔۔۔ان کا دل پھٹ رہا تھا۔۔۔۔

حوصلہ کریں" وہ گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھ کر انہیں ساتھ لگاتا ہوا بھیگے ہوئے لہجے میں بولا۔۔۔

وامق اس خاندان کے وارث بھی چلے گئے۔۔۔۔"

وہ دونوں چھوٹے بچوں کی طرف دیکھتے ہوئے رندھے ہوئے لہجے میں بولی۔۔۔۔

"امی روئیں مت ان سب کے لیے دعا کریں ان کی اگلی منزلیں آسان ہو جائیں" طمر نے بھی ان کے پاس آکر تسلی آمیز انداز میں ان کے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

مجھے معاف کردو اور میرے بچوں کو بھی طمر شاید جو میں نے تم سے رویہ روا رکھا یہ اسی کی سزا ملی ہے مجھے۔۔۔۔۔"

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر التجائیہ لہجے میں بولی۔

"ایسا مت کہیں امی میں نے کبھی کسی کو بدعا نہیں دی۔۔۔ میرے دل میں کسی کے لیے کوئی نفرت نہیں۔۔۔۔"شاید خدا کو یہی منظور تھا۔۔۔۔

سارے گھر میں سوگواریت چھائی ہوئی تھی۔۔۔ لوگ آرہے تھے اور میتوں کے چہرے دیکھ کر جا رہے تھے۔۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں جنازے اٹھے تو سارے گھر میں کہرام مچ گیا۔۔۔۔ ہر طرف چیخ و پکار اور رونے کی آوازیں گونج اٹھی۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

فہیم گردیزی بھی اپنی بیٹی۔داماد اور نھوں کو کھو دینے کے غم سے نڈھال تھے۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

بار بار مینجر کی آتی ہوئی کال دیکھ کر نہال جو گاڑی ڈرائیو کرنے میں مصروف تھا ڈیش بورڈ پر پڑا ہوا موبائل اٹھا کر کان سے لگایا۔۔۔

کیا مصیبت آن پڑی کیوں بار بار کال کر رہے ہو؟؟؟"

وہ غصیلے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

سر خان کنسٹر کشنز کی کل میٹنگ ہے دس بجے آپ کو یاد دلانے کے لیے" کال کی تھی، مگر سر مجھے ان کی فائل نہیں مل رہی۔۔۔اس نے اصل پریشانی کی وجہ بتائی۔۔۔۔

وہ میرے آفس میں ہے، ٹیبل کے تھرڈ ڈراور میں۔۔۔"

.... سر مگر وہ تو لاکڈ ہو گا"

ہممممم لاکڈ تو ہے اس کی کیز آفس میں ہی ہیں فائلز رینک میں فرسٹ رو" میں فائلز کے نیچے ہو گی نکال لو وہاں سے کیز اور پھر فائل۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے تھینکس سر" وہ بے حد ممنونیت سے بولا۔۔۔۔"

اگر ڈھونڈھنے میں کوئی مشکل پیش آئے تو مجھے کال کر لینا۔۔۔"

جی سر۔۔۔۔۔

آدھ گھنٹے کی مسافت طے کیے اب وہ شاندار بنگلے کے سامنے رکے۔۔۔۔

اماں بی اور بدر دونوں نیچے اتری تو اس محل نما بنگلے کی شان و شوکت سے مرعوب ہوئے بنا نہ رہ سکیں۔۔۔

میں سامان کسی ملازم سے کہہ کر اندر رکھواتا ہوں آپ اندر چلیں۔۔۔

اِس سے پہلے کہ وہ اپنی بات پوری کر پاتا فون پر آتی پھر سے مینجر کی کال کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔

اور انہیں اندر جانے کا اشارہ دیا۔۔۔

وہ دونوں ہولے ہولے چلتی ہوئی گھر کے اندر داخل ہوئی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تعبیر جو لاؤنج میں موجود صوفے پر بیٹھی پارلر سے بلوائی گئی ایک بیوٹیشن سے مینی کیور اور پیڈی کیور کروا رہی تھی۔۔۔۔

گھر میں داخل ہوتے ہوئے ایک عمر رسیدہ عورت اور لڑکی کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔۔

اور سوچنے پر مجبور ہوئی کہ میں نے اسے کہاں دیکھا ہے۔۔۔۔

ایک لمحے میں دماغ نے کام کیا اور اسے یاد آیا کہ نکاح کے وقت اس عورت کو نہال کی ماں کے روپ میں دیکھا تھا۔۔۔۔

جب اس کے پاپا نے اس کا نہال سے نکاح کروایا تھا تب وہ چند لمحوں کے لیے اس تقریب میں شامل ہوئی تھی۔۔۔۔

مگر تعبیر نے اسے لوکلاس بڑھیا کہہ کر انہیں کچھ بھی کہنے سے روک دیا تھا
۔۔۔

اس کے پاپا چاہتے تھے کہ وہ نکاح کر کہ نہال کے ساتھ اس کے گھر
جائے۔۔۔

مگر تعبیر نے بھی اسی بات پر نہال سے نکاح کی حامی بھری تھی کہ وہ اسی
گھر میں رہے گی اور نہال بھی۔۔۔۔
اپنی بہو کا رویہ دیکھتے ہوئے انہوں نے پھر دوبارہ کبھی اس گھر میں قدم نہ
رکھا اور نا ہی کبھی نہال نے اصرار کیا۔۔۔۔

شاید وہ بھی اپنی بیوی کی فطرت سے واقف ہو چکا تھا۔۔۔۔

"اے بڑھیا کدھر؟"

تعبیر نے وہیں بیٹھے ہوئے ابرو اچکا کر سپاٹ لہجے میں پوچھا۔۔

وہ تو اپنی بہو کے اس ہتک آمیز انداز تکلم سے بھونچکا رہ گئیں۔۔۔۔

جب عورت ماں نہ بن سکے اتنے سالوں تک تو وہ اپنے آپ ہی چڑچڑی اور آدم بیزار ہو جاتی ہے شاید یہ بھی اسی لیے انہوں نے اس کی بدتمیزی کو بھی منفی کی بجائے مثبت انداز میں لیا۔۔۔۔

"مجھے نہال اپنے ساتھ لے کر آیا ہے" انہوں نے اپنی آمد کی وضاحت دی۔۔۔

نہال جو مینجر سے بات ختم کیے اندر آ رہا تھا اپنی ماں کو یونہی راستے کے درمیان کھڑے ہوئے دیکھا تو حیرانگی سے بولا۔۔۔

"اماں آپ چلیں نہ اندر آئیں بیٹھیں آپ کی پہلے ہی طبیعت ٹھیک نہیں

یہ تم کس شیخ فریدی پر انہیں اس گھر میں اٹھالائے مجھ سے پوچھا بھی نہیں "

"وہ طنزیہ انداز میں بولی

" میں تم سے ہو چھنا ضروری نہیں سمجھتا"

ضروری ہے، کیونکہ یہ گھر میرا ہے کوئی تمہارے باپ دادا کا نہیں جو ہر "

"ایرے غیرے کو جب چاہے اٹھا کر یہاں لے آؤ گے

" زرا تمیز سے میری ماں ہیں یہ اور تمہاری بھی"

اس نے تنبیہی انداز میں کہا۔

ابھی کے ابھی چلتا کرو انہیں میں انہیں اپنے گھر میں ایک منٹ بھی" برداشت نہیں کروں گی۔۔۔۔

بدرا جو کب سے ان دونوں کی آپسی گفتگو سن رہی تھی سہم کر اماں بی کا بازو پکڑا۔۔۔۔

اماں بی ان بھی اس کی کیفیت کو سمجھتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگایا اس نے کہاں دیکھا تھا اب تک اس طرح کا جنگ وجدل کا میدان

ٹھیک ہے تمہیں تمہارا گھر مبارک میں بھی نہیں رہوں گا یہاں میں ان" "کے ساتھ ہی چلا جاتا ہوں۔

نہال کو پٹڑی سے اترتا ہوا دیکھ اس نے فوراً ہوش کے ناخن لیے اور پینترا بدل لیا۔۔۔۔

نہال تم ایسے مجھے اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔۔۔ٹھیک ہے یہ رہ سکتی ہیں" مگر یہاں نہیں باہر انیکسی میں ان کا انتظام کروا دیتی ہوں۔

اب خوش۔۔۔آخر بات اس نے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے کہی۔۔۔۔

نہال نے اماں بی کی طرف ایک نظر ڈالی۔۔۔۔

انہوں نے اسے آنکھوں کے اشارے سے تسلی دی۔۔۔۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ملازم جوان کا ایک سوٹ کیس اٹھائے اندر لا رہا تھا تعبیر نے اسے اندر آتے دیکھا تو کہا۔

اسے باہر انیکسی میں رکھ دو اور اپنی سرونٹ ہیڈ فرحت کو کہا کہ انیکسی کی" چابیاں لے کر جائے اور انہیں اپنے ساتھ لے جائے۔

جی ٹھیک ہے وہ مؤدب انداز میں کہتے ہوئے باہر نکلی تو اماں بی بھی اس" کے پیچھے پیچھے باہر نکل گئی بدرا کو ساتھ لیے۔۔۔

فرحت نے دروازہ کھولا تو بدرا نے اماں بی کے ہاتھ کو پکڑ کر انہیں سہارا دیئے ہوئے اندر لا کر بستر پر بٹھایا۔۔۔
فرحت بھی ان کے پاس بیٹھی۔

اور اماں بی سے جان پہچان بڑھانے کے لیے ان سے باتیں کرنے لگی۔

ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ نہال اندر آیا۔

اور سر جھکائے شرمندہ لہجے میں بولا۔

میں معزرت خواہ ہوں اماں تعبیر کے رویئے کے لیے۔۔۔اور شرمندہ" بھی۔۔۔

کوئی بات نہیں بیٹا میں نے بالکل بھی برا نہیں منایا مجھے اس کی عادت کا پہلے سے ہی اندازہ ہو چکا ہے۔

بدر ااٹھ کر دوسرے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

اسے نہال کی سرد نگاہوں سے وحشت ہوتی تھی۔۔۔

بہت شکریہ اماں میرے ساتھ آنے کے لیے اور میرے ساتھ رہنے کے" لیے۔۔۔اب میں مزید آپ سے دور نہیں رہ سکتا خود کو بہت تنہا محسوس کرتا ہوں۔اور اوپر سے آپ کی طبیعت کی بھی فکر لگی رہتی ہے میں چاہتا ہوں آپ ہمیشہ اب میری نظروں کے سامنے رہیں۔۔۔۔

بس اب میری بھی عمر ہو چکی ہے وہ سرد آہ بھر کر بولی۔۔۔"

مجھے تو بس اس بچی کی فکر لگی رہتی ہے میرے بعد اسے کون سنبھالے" گا۔۔۔ان کے لہجے میں فکر مندی کی جھلک تھی۔

خدانہ کرے آپ کو کچھ بھی ہو، آپ ہمیشہ ہمارے سروں پر سلامت" رہیں۔۔۔"

بیٹا مرنا تو حق کا راہ ہے کون جانے اگلا سانس بھی لے پائے گا یا نہیں" وہ
آزردگی سے بولی۔

اماں پلیز ایسی باتیں مت کریں کچھ نہیں ہوگا آپ کو میں ہوں نہ آپ کا"
دھیان رکھوں گا۔۔۔۔
وہ اس کے سر پر دست شفقت رکھ گئیں۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

♥♥♥♥♥♥

فرحت ایک بیوہ عورت تھی تقریبا چالیس سال کے لگ بھگ ایک پڑھی
لکھی سلجھی ہوئی خاتون،

اماں بی کے پاس اپنا کام مکمل کرنے کے بعد آکر وقت گزارتی۔۔۔۔ ان دونوں میں اب کافی جان پہچان ہو چکی تھی فرحت نے اماں بی کو اپنے بارے میں سب بتا دیا تھا،

وہ ایک گاؤں کی رہائشی تھی، وہاں رہتے ہوئے بھی اس کی تعلیم کے شوق کی وجہ سے اس نے کیسے تعلیم حاصل کی اور پھر وہیں کے ایک گورنمنٹ سکول کی ٹیچر لگ گئی۔۔۔
اس کا شوہر اس کے گاؤں کا ہی رہائشی تھا۔ جو تعبیر کے والد کا ڈرائیور ہوا کرتا تھا، شادی کے بعد فرحت کو اپنے ساتھ شہر ہی لے آیا تھا۔ مگر ایک بھیانک حادثے میں اس کی جان چلی گئی۔

بس تب سے فرحت یہیں تھی، واپس نہ گئی کیونکہ وہ اکلوتی اولاد تھی اور پیچھے والدین بھی حیات نہ رہے تو کس کے پاس جاتی اس لیے عزت سے وہی سر چھپانے کے لیے ٹک گئی۔۔۔

تعبیر نے اس کی تعلیم اور سلجھے ہوئے رکھ رکھاؤ کو دیکھتے ہوئے اسے سرونٹس کا ہیڈ بنا دیا۔۔۔

دو ماہ ہو چکے تھے انہیں یہاں آئے ہوئے نہال ان کا ہر طرح سے خیال رکھتا ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کے لیے لے کر جاتا، کھانا پینا ہر چیز کا دھیان رکھتا۔ اور کبھی کبھار ان کے ہاتھ پر کچھ رقم بھی تھما جاتا کہ اگر انہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو وہ خود منگوا لیں۔۔۔

اس وجہ سے ان کے پاس کچھ رقم بھی جمع ہو چکی تھی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4449420
https://www.zubinovelszone.com/

اماں بی بدرا کی سکول کی تعلیم کو لے کر پریشان تھیں۔

انہوں نے فرحت سے اس سلسلے میں بات کی تو اس نے انہیں راہ سجھائی کے میں کسی بھی نزدیکی پرائیویٹ سکول میں بات کرتی ہوں اس کی اسے کتابیں لے دیں میں پڑھا دیا کروں گی۔۔۔

پھر جب پیپرز ہوں گے تو میں اسے ساتھ لے جا کر دلوا دیا کروں گی۔

ہاں یہ ٹھیک ہے" اماں بی کو بھی اس کا مشورہ پسند آیا۔۔۔تو انہوں نے" حامی بھر لی۔

بس اسی طرح سے بدرا کی پڑھائی کا سلسلہ شروع ہوا۔۔۔۔

❣❣❣❣❣❣

اماں بی یہ دیکھیں۔۔۔وہ خوشی سے بھاگتی ہوئی ان کے پاس آئی اور ہاتھوں میں اخبار تھا۔۔۔

ارے باؤلی ہوگئی ہو کیا جو یوں چیخ و پکار مچائی ہے" انہوں نے اسے دیکھ کر" ڈپٹا۔۔۔

ہائے اماں بی بات ہی ایسی ہے" اس کے لہجے میں خوشی کے آثار نمایاں" تھے۔۔۔۔

کیا بات ہے جس نے میری بیٹی کو اتنا خوش کر دیا ہے زرا میں بھی تو" دیکھوں، انہوں نے اس کے ہاتھ سے اخبار لینا چاہا۔۔۔

وہ کل کا پرانا اخبار تھا جو فرحت ردی کی نظر کرنے جا رہی تھی اور بدر اانے اس سے پڑھنے کے لیے لیا تھا۔۔۔

یہ دیکھیں اماں بی لڈو کی تصویر اخبار میں۔۔۔بدرا نے اس کی تصویر پر" ہاتھ رکھ کر اماں بی کو دکھایا۔۔۔

اماں بی لڈو نے میٹرک میں لاہور بورڈ میں ٹاپ کیا ہے"اس نے اپنا" وعدہ پورا کر دیا اب تو میرا گفٹ پکا۔۔۔۔وہ مسرور انداز میں بولی۔۔۔۔

لو بھلا ٹاپ اس نے کیا ہے گفٹ تجھے کیوں؟؟انہوں نے حیرانی سے" پوچھا۔

رہنے دیں اماں بی آپ نہیں سمجھیں گی, اماں بی یہ بتائیں ہم واپس کب" جائیں گے؟؟؟؟اس کی آنکھوں میں امید کے جگنو چمک رہے تھے۔۔۔

بدر ابیٹا وہاں اکیلے رہ کر کیا کریں گے اب یہاں نہال ہے اور تمہاری ٹیچر "
فرحت بھی نہ میں نہال کو ناراض کر کہ یہاں سے جانا چاہتی ہوں اور نا تم
اپنی ٹیچر کو۔۔۔۔

مگر اماں بی۔۔۔۔وہ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر خود میں ہمت نہ پاتے ہوئے
خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔

ادھر آؤ تمہارے بالوں میں تیل لگاؤں انہوں نے ہاتھ میں ناریل کے
آئل کی بوتل پکڑے ہوئے کہا۔۔۔۔

نہیں اماں بی مجھے نہیں لگوانا۔۔۔۔"
وہ برا سا منہ بنا کر بولی۔۔۔۔

ایسے کیسے نہیں لگوانا بال خراب ہو جائیں گے تیل ہی تو بالوں کی غذا ہے "

""""چلو جلدی آجاؤ شاباش۔۔۔انہوں نے اسے پچکارتے ہوئے نرمی سے کہا۔۔۔

مگر اماں بی یہ تیل لگانے کی حد تک تو ٹھیک ہے مگر اس کے بعد آپ کو" کھینچ کھینچ کر زور سے میری چٹیا کو بل دیتی ہیں کیا بتاؤں سر میں بہت درد ہوتا ہے "

بدر اڈرامے مت کرو جلدی بیٹھو ورنہ لگاؤں گی ایک۔۔۔۔ایسے زور سے ہی چٹیا گوندھنے سے بال لمبے ہوتے ہیں۔۔۔

کیا اماں بی اب اور کتنے لمبے کرنے ہیں یہ دیکھیں کمر سے نیچے تک تو آرہے " ہیں۔۔۔بس اب گھٹنوں کو چھونے کی کسر رہ گئی ہے۔۔۔وہ اپنے لمبے شہد آگہیں بالوں کی چٹیا کھول کر انہیں دکھانے لگی۔۔۔

ہاں میں یہی چاہتی ہوں کہ تمہارے بال گھٹنوں تک آجائیں۔۔۔۔اماں" بی نے مسکراتے ہوئے اس کے پھولے ہوئے منہ کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔

وہ ان کے آگے بیٹھی تو اماں بی نے تیل ڈالے رگڑ رگڑ کر اس کے سر کی مالش کرنا شروع کردی۔۔۔۔۔

اماں بی ایک نا کارٹون پرنسس ہے راپنزل اس کے بال اتنے لمبے تھے کہ ۔۔۔۔۔۔

وہ انہیں سٹوری سنانے لگی۔۔۔۔جو اس نے سٹوری بک میں پڑھی تھی۔۔۔۔اور اماں بی دھیان سے اس کی سٹوری سننے کے ساتھ ساتھ اپنے کام میں بھی مگن رہیں۔۔۔۔

یونہی دن مہینوں میں بدلے اور مہینے سالوں میں وہیں رہتے ہوئے وہ نہال کے دیئے گئے خرچ سے وہ بدرا کو پرائیویٹ تعلیم دلوا رہی تھیں اور اس کام میں فرحت نے ان کی بھرپور مدد کی۔۔۔۔

وہ دونوں گھر میں نہیں جاتیں اور نا ہی تعبیر سے ان دونوں کا زیادہ سامنا ہوتا۔۔۔

فرحت ان کا تینوں وقت کا کھانا انہیں انیکسی میں ہی پہنچا دیتی۔

بلیک جینز اور گھٹنوں سے کچھ اوپر آتی ریڈ ٹاپ پہنے، بالوں کی ہائی پونی ٹیل بنائے، گردن میں بلیک اور ریڈ ڈاٹس والا اسکارف گول لپیٹے اب وہ مرر کے سامنے کھڑی لبوں پر لائٹ سا گلوس لگانے کے بعد اس نے خود کو آئینہ میں دیکھا۔۔۔ پھر ایک مطمئن نگاہ ڈال کر سامنے رکھے ہیلمٹ کو اٹھاتے ہوئے باہر نکلی۔۔۔

"گڈ مارننگ ماما۔۔۔"

اس نے سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا۔۔۔

گڈ مارننگ بیٹا۔۔ "انہوں نے جواباً کہا۔"

مما۔۔۔ مجھے بریک فاسٹ نہیں کرنا یہاں میری کچھ نیو فرینڈز بنی ہیں "

آج ان کے ساتھ باہر کا پلان ہے۔۔۔۔۔

""""" پر بیٹا ناشتہ تو کرتی جاؤ"

انہوں نے پیچھے سے ہانک لگائی۔۔۔

ابھی بھوک نہیں۔ مما بعد میں کرلوں گی۔۔۔وہ بنا پیچھے دیکھے لاپرواہی"
سے کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔

💖💖💖💖💖💖

آج وقت پر تیار ہو گئے حیرت ہے۔۔ "
اس نے تقی کو تیار ہوئے دیکھ کر کہا۔۔
جو اس وقت بلیو جینز اور وائٹ شرٹ میں فریش سا چلا آرہا تھا۔۔۔۔۔۔
آج یونی میں فرسٹ ڈے ہے تو امپریشن اچھا پڑنا چاہیے نابرو۔۔۔۔۔
وہ ایک آنکھ ونگ کرتا ہوا شرارت سے بولا۔۔۔
کس پر پروفیسرز پر یا گرلز پر؟؟؟"
وہ بھی کہاں اسے چھوڑنے والا تھا۔۔۔۔
یہ تو ہم دونوں ہی اچھے سے جانتے ہیں کس پر امپریشن جمانا ہے؟؟؟"

آخر کو آپ کی تیاری بھی کچھ کم نہیں وہ مضربان کی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔ جس نے بھی بلیو جینز پر بلیک شرٹ پہن رکھی تھی۔۔۔اور بال جیل لگائے اچھے سیٹ کر رکھے تھے۔۔۔

یونی میرے ساتھ جانا ہے یا خود جاؤ گے؟؟؟؟"

خود ہی جاؤں گا۔۔۔ مضربان نے شانے آچکا کر کہا۔۔۔

کیا کسی گرل فرینڈ کو لفٹ دینے کا ارادہ ہے جو اکیلے جانا ہے؟؟ تقی بھی ابرو اچکا کر شرارتی لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔"جبکہ مضربان نے اسے تیکھے چتونوں سے گھورا۔۔۔

جو خود کرتا ہے ویسا ہی دوسروں کو بھی سمجھ رکھا ہے؟ مضربان کے پاس" ان فضول کاموں کے لیے وقت نہیں ایسے کام تجھے ہی مبارک ہوں۔۔۔اس نے جھٹ ہی اس کا حساب بے باک کیا۔۔۔

جم میں 50 منٹ تک ٹریڈ مل پر چلنے کے بعد اب وہ دونوں پش اپس لگا رہے تھے۔۔۔۔۔

پورا بدن مسلسل ایکسر سائز کی وجہ سے پسینے سے تر تھا۔ گردن اور چہرے کی نیلی و سپیدر گیں اُبھری ہوئی تھیں۔۔۔۔ایتھلیٹک باڈی، بایسپس والے فولادی بازوؤں

ہلکی گندمی رنگت، خوبصورت نقوش کا حامل وہ شخص وجاہت میں کسی یونانی دیوتا کو بھی مات دینے کے لئے کافی تھا۔۔

بس بڑی میری تو بس ہو گئی" مضربان نے پش اپس لگاتے ہوئے تھک" کر وہیں میٹریس پر لیٹا۔۔۔۔

مگر وہ ابھی بھی اپنی مضبوط جسامت میں مزید اِضافہ کر تھا۔۔۔۔

عنابی لبوں پر مسکراہٹ جھپ دکھلا کر غائب ہوئی۔۔۔۔

مضربان سانس لینے کے بعد اب اسی کی تقلید میں ہیوی ویٹ ڈمبلز اٹھائے کر پنجز کرنے لگا۔۔۔

اس کے بائیسپس ڈمبلز کے ویٹ کی وجہ سے مزید نمایاں ہونے لگے۔۔۔۔

" بڑی تیرے بائیسپس اور باڈی دیکھ کر تو گرلز مر مٹیں گی تجھ پر"

مضربان اس کی تعریف میں رطب اللسان ہوا۔۔۔۔

تم بھی کچھ ہینڈ سم نہیں یار لڑکیاں آج کل سفید رنگت پر مرتی ہیں جو کہ " تمہاری خاصیت ہے "

اس نے بھی جواباً کہا۔

مضربان نے اس پر نظر ڈالی جواب ایک ہاتھ سے گرم پانی کی بوتل منہ سے لگائے اور دوسرے ہاتھ سے منی ٹاول لیے جسم سے پسینے کے گرتے ہوئے قطروں کو صاف کر رہا تھا۔۔۔۔

تھینکس برو۔۔۔ مضربان نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا"

فار واٹ؟؟؟"

وہ متحیر لہجے میں بولا۔

مجھے گائیڈ کرنے کے لیے۔۔۔"

" یہاں بھی اور یونی میں بھی

مضربان اپنی شرٹ پہن کر اس کے بٹن بند کرتے ہوئے بولا۔

" ناٹ آ بگ ڈیل یار"

" اینی تھنگ فار یو

وہ دوستانہ انداز میں بولا۔

مجھے پتہ ہے کہ تمہارے پاس وقت نہیں ہوتا پھر بھی دراک تم۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتا۔۔۔

چھوڑنا یار یہ بتا فٹ بال میچ کی پریکٹس کیسی جا رہی ہے"؟"

..... زبردست جناب جس کا ٹیچر ایک چیمپئن ہو اسے کس چیز کا ڈر"

تم بھی نہ یار میری تعریفیں ایسے کرتے ہو جیسے میں تمہاری کوئی محبوبہ "

۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولا۔۔۔۔۔

گالوں میں پڑتے ڈمپلز جھلک دکھلا کر غائب ہوئے۔۔۔۔

تمہیں بڑی پتہ ہیں محبوبہ کی خصوصیات خیر تو ہے کتنی بھگتا چکے ہو اب "

تک ؟؟؟؟

مضربان بھی شرارتی لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

"سچ میں ایک بھی نہیں بس ایسا سن رکھا ہے۔"

وہ دونوں جم سے باہر نکلے تو اپنی اپنی بائیک پر بیٹھے۔۔۔۔

بڈی!!!!!! سن...... مضربان نے اسے آواز لگائی جو بائیک سٹارٹ "

کر چکا تھا۔۔۔اور ریس پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔۔۔۔

اس نے ہیلمٹ سر سے اتار کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟؟"

تم گھر جا رہے ہو؟؟؟؟"

نہیں میں لائبریری جا رہا ہوں دو تین بکس ایشو کروانی ہیں۔۔۔۔"

C.S.S کا کیا بنا؟؟؟؟ مضر بان نے پوچھا۔۔۔ تیرے۔

بڑی جلدی نہیں یاد آ گیا پوچھنے کا" وہ طنزیہ انداز میں بولا۔۔۔"

اچھا چل یاد تو آ گیا۔۔۔۔ تم تو روٹھی محبوبہ بن کر نخرے دکھانے لگے "

ہو۔۔۔۔۔ اب بتا بھی دو۔

بارہ پیپرز ہوئے تھے پاس ہو گیا ہوں۔۔۔بس اب انٹرویو کی کال کا انتظار "

ہے۔۔۔۔

دعا کرنا پاس ہو جاؤں۔۔۔۔۔

" ابے میں کوئی پیر بابا ہوں جو مجھ سے دعا کروا رہے ہوئے"

دعائیں ضروری ہی نہیں نیک لوگوں کی ہی قبول ہوں دعا تو کسی کی بھی "

"کسی بھی وقت قبول ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔

چل ٹھیک ہے اپنے بڑی پلس استاد کے لیے اتنا تو کر ہی سکتا ہوں وہ"

چہرے پر ہیلمٹ پہنے بولا اور ہیلمٹ کا شیشہ نیچے کیا۔۔۔

دونوں نے ایک ساتھ ہی بائیک سٹارٹ کی مگر مختلف سمتوں کی طرف رخ

موڑ گئے۔۔۔۔

لمحوں میں ایک دوسرے کی نظروں سے اڑتی ہوئی دھول میں اوجھل

ہو گئے۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤

فٹ بال میچ کی پریکٹس کرتے ہوئے رات زیادہ ہو چکی تھی اس لیے اب

اس نے گھر جانے کا سوچا۔۔۔"مام اور ڈیڈ ویٹ کر رہے ہوں

گے۔۔۔مگر جب موبائل پر وقت دیکھا جو رات گیارہ بجے کا وقت دکھا

رہا تھا۔۔۔

اس نے اپنی بائیک کی رفتار تیز کر دی۔۔۔

شاید سب نے ڈنر کر لیا ہو گا۔۔۔ کہیں مام ناراض نہ ہو جائیں وہ سوچ رہا تھا۔۔۔ کہ

مضربان کی تیز رفتار ہیوی بائیک کا تصادم جب ون وے سے سامنے سے آتی ہوئی ایک اور تیز رفتار بائیک سے ہوا تو اس کی بائیک سڑک پر ڈول کر رہ گئی جبکہ دوسری بائیک زوردار ٹھوکر لگنے سے گھومتی ہوئی روڈ پر ایک طرف گری۔۔۔ شکر تھا کہ رات کا وقت تھا اور ٹریفک زیادہ نہ تھی۔۔۔

اس بائیک پر موجود جو بھی تھا بری طرح متاثر ہوا تھا۔۔۔۔

مضربان نے اپنی بائیک ایک طرف کھڑی کی تقریباً بھاگتا ہوا اس کے پاس پہنچا۔۔۔

اور اپنا ہاتھ آگے کیا مدد کے لیے تا کہ وہ روڈ سے اٹھ سکے۔۔۔۔

دوسری طرف موجود شخصیت جو شاید انا پرست تھی بے رخی سے اس کا آگے بڑھا ہوا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔ ہیلمٹ اتار کر ایک طرف غصے سے پھینکا۔۔۔

جیسے سارا قصور اس کا تھا۔۔۔

اور خود اٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

وہ چونکا تھا پینٹ شرٹ میں ایک صنف مخالف کو ہیوی بائیک پر دیکھ کر مگر محسوس نہ ہونے دیا۔۔۔۔

کمر اور ٹانگوں میں درد اور چوٹ لگنے کے باعث لڑکھڑا کر دوبارہ گری۔۔۔

آپ سے نہیں ہو پائے گا میڈم۔۔۔۔"

ویسے تو تو مصیبت پڑنے پر انسان تو گدھے کو بھی اپنا باپ بنا لیتا ہے میں تو" پھر بھی ایک

World coolest handsome boy......

آپ کی مدد کے لیے حاضر ہوں وہ سر کو تھوڑا سا خم دیئے دلبرانہ انداز میں گویا ہوا۔۔۔اور اپنا ہاتھ ایک بار پھر سے آگے کیا۔۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی وہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے گئ۔۔۔۔۔

پہلے ایکسیڈنٹ کرتے ہو پھر مدد اچھا طریقہ ہے لڑکیوں کو پھانسنے" کا۔۔۔وہ استہزایہ انداز میں بولی۔۔۔۔

اوئے میڈم میں تمیز سے پیش آرہا ہوں تو سامنے والے سے بھی یہی امید" رکھتا ہوں "

دنیا میں کیا حسین لڑکیوں کا کال پڑ گیا تھا جو مجھے پھانسنے کے لیے تم ہی ملی" تھی، چھپکلی کہیں کی"مضر بان نے اس کی دبلی پتلی جسامت پر چوٹ کی

یوایڈیٹ تمیز تو تمہیں نہیں ہے لڑکیوں سے بات کرنے کی پاکستانی" لڑکے ہوتے ہی ایسے چھچھورے اور دل پھینک قسم کے۔۔۔۔۔

ابھی بھی دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ کو تھام رکھا تھا اور مضر بان کی بائیک کی طرف بڑھ رہے تھے مگر زبان کے نشتر بھگو بھگو کر ایک دوسرے کو مار رہے تھے۔۔۔۔

تمیز سے زرا۔۔۔۔ باقی سب تو ٹھیک ہے مگر یہ پاکستانی لفظ پر کوئی بکواس" کی نہ تو میں زبان کاٹ کر گٹر میں پھینک دوں گا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نہ ہو گی اور نہ چلے گی مغربی ممالک کی فسادناگڑ کی یہاں پاکستان میں کیا کر رہی ہے وہیں رہ کر سکون کرنا تھا نا یہاں پاکستان کے لوگوں کی زندگیاں کیوں برباد کرنے آئی ہو۔۔۔۔

اوئے اب تم بھی کچھ زیادہ ہی اوور ہو رہے ہو۔۔۔۔ تم بھی تمیز سے" زرا۔۔۔۔ وہ بھی اسی کے انداز میں بولی۔۔۔۔

ہاتھ پاؤں تو چل نہیں رہے مگر واہ رے۔۔۔زبان سلامت ہے جو"

رکنے کا نام نہیں لے رہی۔۔۔اصل ایکسیڈنٹ تو اس زبان کا ہونا چاہیے

۔۔۔۔وہ اس کے لڑکھڑا کر چلنے پر چوٹ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

بائیک تک پہنچ کر مضربان اس پر بیٹھا اور سٹارٹ کی۔۔۔

بیٹھو""یک لفظی جملہ بولا۔۔۔""

تمہیں تمہارے گھر تک چھوڑ دوں رات کے اس وقت روڈ پر کوئی کیب یا"

رکشہ نہیں ملے گا۔۔۔۔

وہ اس کے شانے پر ایک ہاتھ رکھے دونوں ٹانگیں مردوں کی طرح اِدھر

اُدھر رکھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

یہ کیا طریقہ ہے بیٹھنے کا انسانوں کی طرح میرا مطلب لڑکیوں کی طرح"

زرا سلجھے ہوئے طریقے سے بیٹھو۔۔۔

اس نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔

میں ایسے ہی بیٹھتی ہوں اور یہ تم مجھ پر رعب تو ایسے جھاڑ رہے ہو جیسے "
میں تمہاری بیوی ہو۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ اس کی بات پوری ہوتی وہ جلدی سے منہ پر ہاتھ رکھ گئی۔۔۔۔۔

مگر تب تک تیر کمان سے نکل چکا تھا۔۔۔۔

وہ سخت نادم ہوئی اور اپنی تیز چلتی زبان کو کوسنے لگی۔۔۔۔

وہ اس کی بات سن کر دھیمے سے مسکرایا۔۔۔

م۔۔۔ میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔اس نے صفائی پیش کرنے کی کوشش "
کی مگر زبان بولنے سے انکاری ہوئی۔۔۔۔

کس طرف جانا ہے راستہ بتاؤ گھر کا؟ وہ اس کی بات کو یکسر نظر انداز "
کرتے ہوئے بولا۔۔۔

اور اس کے بتائے ہوئے راستے کی طرف بائیک کا رخ کیا۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تم کیا گدھا گاڑی چلا رہے ہو تیز چلاؤ نہ کبھی کسی نے ہیوی بائیک بھی اتنی"
آہستہ چلائی ہے؟اس نے منہ بنا کر کہا۔

تمہاری چوٹ کی وجہ سے خیال کر رہا ہوں۔۔۔"

جانے کیوں اسے خوشی ہوئی۔۔۔اپنے ہاتھ پر نظر پڑی جو اس کے شانے
پر تھا۔۔۔

بائیک کس رفتار سے چلائی جاتی ہے مجھے چلاتے ہوئے دیکھو تو پتہ چلے وہ
اکڑ کر بولی۔

ہاں اسی رفتار کا ایک چھوٹا سا نمونہ میں ابھی کچھ دیر پہلے اپنی آنکھوں سے"
دیکھ چکا ہوں۔۔۔

وہ طنزیہ انداز میں ہنکارا ابھر کر بولا۔

میں تمہارا گلہ دبا دوں گی اور انہیں جھاڑیوں میں پھینک جاؤں گی۔زیادہ"
بکواس کی تو۔۔۔

واہ رے مولا تیری شان ایک تو لوگوں کی مدد کرو اور پھر جان سے بھی"

جاؤ۔۔۔

اس کے بتائے گئے پتے پر بائیک روک کر بولا۔۔۔۔

ایک عالیشان کوٹھی تھی وہ۔۔۔۔

شکریہ" وہ لٹھ مار انداز میں بولی۔۔۔"

شکریہ بھی ایسے ادا کیا ہے جیسے کھینچ کر پتھر مارا ہو۔۔۔ وہ پھر سے شکوہ"

کر گیا۔۔۔

وہ اسے خشمگیں نگاہوں سے گھورنے لگی۔۔۔ پھر مڑ کر اندر داخل ہونے

لگی۔۔۔

"جاتے جاتے ایک بات تو سن جاؤ۔۔۔"

اس نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔

پاکستانی اتنے بھی برے نہیں ہوتے جو کوئی قصور نہ ہوتے ہوئے بھی گھر" تک چھوڑ جائیں۔۔۔اداسے کہتا ہوا وہ بائیک کو واپسی کے راستے پر موڑنے لگا۔۔۔

اس نے ایک تفصیلی نگاہ اس پر ڈالی۔۔۔جینز اور ٹی شرٹ میں اس کی سرخ و سفید رنگت۔کسرتی جسم،ساحرانہ تیکھے نقوش۔۔۔

وہ نظریں چرا گئی۔۔۔۔

اور بنا کچھ بولے اندر چلی گئی۔۔۔

اور وہ اپنے راستے۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ آسٹریلیا کے ایک مشہور ہوٹل کے پول میں شرٹ لیس سوئمنگ کرنے میں مشغول تھا۔۔۔

آس پاس سے گزرتی ہوئی ادھ ڈھکے عریاں بدنوں والی گوریاں اسے ستائشی نظروں سے دیکھ کر مسکراہٹ اچھال کر گزر جاتیں۔۔۔۔

مگر وہ بے نیاز سا تھا ان سب سے جیسے یہ سب اس کے لیے معمول کی بات ہو۔

وہ بے تاثر چہرے سے سوئم کرتا ہوا پول کی ایک طرف آیا۔جہاں اس کے دوست تھے۔۔۔۔

What is the plan of tonight?

اس کے دوستوں میں سے رچرڈ نے پوچھا۔۔۔

Noting ....

وہ فرش پر اپنے بازو رکھ کر اس پر چہرہ جمائے ہوئے بولا۔۔۔۔

باڈی ابھی بھی پول میں تھی۔۔۔۔

گیلے بالوں کو ہاتھوں کی انگلیاں پھنسانے پیشانی سے پیچھے کیا۔۔۔۔

جیمی وہاں بیٹھا سیگریٹ پی رہا تھا جبکہ شاذر نے کہا۔۔۔

پلین کا کیا ہے بس چلتے ہیں آج رات کلب میں رنگینیاں دیکھنے۔۔۔۔ کیوں بذل؟

شازر نے بے ڈھنگے انداز سے ہنستے ہوئے بذل سے تائید چاہی۔

میں بہت بور ہو گیا ہوں اس مغربی حسن میں زرا کشش نہیں"

۔۔۔۔۔وہ اکتاہٹ بھرے لہجے میں بے تاثر انداز سے بولا۔۔۔

بذل نے سگریٹ کا کش لیتے ہوئے کہا

اسے رچرڈ اور جیمی کی یہ عادت بہت زہر لگتی تھی۔۔۔ کہ دونوں کلب میں لڑکیوں کو بہت بری طرح سے تاڑتے تھے۔

شروع میں تو دونوں کافی اصرار کر کے اسے کلب لے جاتے مگر آہستہ آہستہ یہ اسکی عادت بن گئی۔۔۔ کلب جا کر جیمی اور رچرڈ تو ڈرنک کر کے

لڑکیوں کو ڈانس کرتا دیکھتے اور ان کے ساتھ جا کر ڈانس کرتے مگر بذل کو ان سب میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔۔وہ کلب جا کر صرف سگریٹ پیتا تھا۔۔۔یہ بھی انہی دونوں کی عنایت تھی۔۔۔۔۔۔۔زبردستی اسے سموک کرا کرا کے اسکا عادی بنادیا۔۔۔۔۔البتہ ڈرنک بذل نے کبھی نہیں کی اور لڑکیوں میں اسے شروع سے کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔۔۔

وہ یونہی تھا۔۔۔۔

تم پاکستان جارہے ہو؟؟؟

شاذر نے پوچھا۔۔۔

ہممم فیملی تو چلی گئی ہے میں بھی سوچ رہا ہوں اس بار مما کی بات رکھ ہی لوں اور ایک بار پاکستان جا کر بھی دیکھ لوں۔۔۔

آخر پاکستان میں ایسا کیا رکھا ہے جہاں مما کب سے جانا چاہتی تھی۔۔۔۔"

تجھے دیکھا تو یہ جانا صنم،

پیار ہوتا ہے دیوانہ صنم،

اب یہاں سے کہاں جائیں ہم،

تیری بانہوں میں مر جائیں ہم،

اس نے دلربا انداز میں ڈریسر کے سامنے کھڑی اپنی بیوٹیفل کے گرد اپنی بانہوں کا حصار کھینچتے ہوئے دھیمے سروں میں گنگنایا۔۔۔۔

نظریں ابھی بھی اس کے دلکش سراپے پر جمی تھیں جو وقت گزرنے کے ساتھ بالکل بھی نہ بدلہ تھا یہ شاید اس کے ہمسفر کی محبت کی عنائیت تھی کہ

اتنے سالوں بعد بھی وہی متناسب سراپااوردلکش حسن کے جلوے بکھیرتی تھی۔۔۔۔

آج طمر کی ہلکی سبز آنکھوں میں اپنے مجازی خدا کے لیے بھی وہی الوہی چمک تھی جو وامق کی آنکھوں میں اس کے لیے تھی۔۔۔ایک دوسرے کے ساتھ نے انہیں مکمل کر دیا۔۔۔آج ایسا وقت تھا کہ دونوں ایک لمحہ بھی ایک دوسرے کو دیکھ نہ لیں تو چین نا پاتے تھے۔

وامق آپ عمر گزرنے کے باوجود اور بھی رومینٹک ہوتے جارہے ہیں۔۔۔"اس نے اپنے بالوں کو نیچے سے پرمزڈال کرانہیں ہائی ٹیل میں مقید کیا۔۔۔۔

اس میں میرا کیا قصور تم وقت گزرنے کے ساتھ اور دلکش ہوتی جاؤ تو"""
میں رومینٹک بھی نا ہوں۔۔۔یہ تو غلط بات ہوئی نا۔۔۔
اچھا چھوڑیں نا۔۔۔۔"

اوں۔۔۔ہوں۔۔۔ابھی نہیں۔۔۔۔ابھی جی نہیں بھرا۔۔۔کچھ دیر محسوس کرنے دو اپنے شریف سے ہزبینڈ کو۔۔۔۔وہ مزید گھیرا تنگ کیے ہوئے بولا۔۔۔

جی بالکل شرافت تو آپ پر ختم ہو گئی ہے۔۔۔وہ مذاق اڑاتے ہوئے" بولی۔۔۔

یہ اب تم مجھ پر الزام لگا رہی ہو۔۔۔"وہ منہ پھلا کر بولا۔۔۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وامق آپ کو یاد ہے ہمیں آج بزنس پارٹی میں جانا ہے وہاں آج ہمارے "
کانٹریکٹ کا فیصلہ ہونا ہے۔۔۔

یاد ہے اچھے سے مجھے مگر میں تب ہی جاؤں گا جب تم مجھے تیار کرو "
گی۔۔۔

یہ کس قسم کی انوکھی فرمائش کی ہے آپ نے؟؟؟ "
وہ ہنس کر بولی۔۔۔

آپ کے جوان بچے ہیں اور آپ خود بچے بنے پھر رہے ہیں۔۔۔ پلیز تنگ
مت کریں نہ اور جلدی سے تیار ہو جائیں دیکھیں میں ٹھیک لگ رہی ہوں
؟؟؟

Zubi Novels Zone

اس نے آئینے میں ایک سرسری سی نظر ڈالتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اب تم نے پوچھ ہی لیا ہے کہ تم کیسی لگ رہی ہو تو یہ بتانا تو مجھ پر فرض ہو" گیا ہے۔۔۔

اس کی آنکھوں میں شرارت دیکھ کر اس نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔

آپ نہیں سدھریں گے۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولی۔۔۔

بچے یونیورسٹی چلے گئے؟؟؟؟ وامق نے پوچھا۔۔۔۔"

جی وہ تو کب کے نکل گئے۔۔۔۔۔

وامق اگلے ماہ ان دونوں کا برتھ ڈے آنے والا ہے۔۔۔۔۔

ہاں یاد ہے مجھے۔۔۔۔۔

سب ہونے کے باوجود دل میں ایک خلش باقی ہے۔۔۔یہ بات کرتے ہوئے اس کا لہجہ بھرا گیا۔۔۔

مجھے پتہ ہے تم آج بھی اسے یاد کرتی ہو۔۔۔

وامق وہ زندہ تو ہو گی نا؟؟؟؟

وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی۔۔۔

"خدا کی ذات بہت بے نیاز ہے، اگر قسمت میں لکھا ہوا تو تم ایک دن ضرور اس سے ملو گی۔۔۔۔

آپ ہمیشہ ہی میری ہمت بندھاتے ہیں۔۔۔۔"

وہ اپنی نم آنکھوں کو صاف کرتی ہوئی بولی۔۔۔

اگر آج وہ ہوتی تو تقی اور مضربان دونوں سے ڈیڑھ سال بڑی ہوتی۔۔۔۔

طمر پریشان مت ہو زیادہ سوچو مت ورنہ طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔

میں ہوں نا تمہارے ساتھ۔۔۔اس نے طمر کا ہاتھ پکڑ کر اپنے لبوں سے لگایا۔۔۔اور اسے تسلی دی۔۔۔

💖💖💖💖💖💖💖

اماں بی اللہ حافظ۔۔۔

بدر ایونیورسٹی جانے سے پہلے اماں بی کو الوداعی کلمات ادا کرتے ہوئے نکلی۔۔۔

آج اس کا یونیورسٹی کا پہلا دن تھا۔۔۔

اماں بی نے اسے دعاؤں میں رخصت کیا۔۔۔۔

گریجویشن تک تو بدرا نے پرائیویٹ پیپرز دیئے تھے۔۔۔ مگر گریجویشن میں جرنلزم پڑھنے سے بدرا میں جانے کیسے یہ جنون سوار ہو گیا تھا کہ وہ جرنلزم میں ہی ماسٹرز کرے گی۔۔۔

اور اس کے لیے یونیورسٹی جا کر ہی کلاسس لینی پڑتیں۔۔۔

گریجویشن کے دو سال بعد وہ فارغ رہی۔۔۔

کیونکہ ناتو یونیورسٹی کے داخلے کے لیے اس کے اور اماں بی کے پاس رقم نا کافی تھی۔۔۔۔

جب بھی نہال سے اماں بی کی بات ہوتی وہ اسے بدر اکا یونی میں داخلہ کروانے کے لیے کہتی۔۔۔۔

مگر وہ ان کی ایک نا سنتا۔۔۔۔

نہال اگر تم میرے لیے کچھ کرنا چاہتے ہو تو اس کی پڑھائی کے لیے مدد کر دو۔۔۔۔

بالآخر اماں بی کی جذباتی بلیک میلنگ سے وہ حامی بھرنے پر مجبور ہو ہی گیا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

اس طرح بدرا کے دو سال تو ضائع ہو گئے مگر نہال نے اس کا یونیورسٹی میں داخلہ کروا دیا اور فیسس بھی بھر دیں۔۔۔

آج وہ خود اکیلی ہی پبلک ٹرانسپورٹ پر سفر طے کر کے یونیورسٹی پہنچی۔۔۔

باہر سے خود کو جتنا بھی مضبوط ظاہر کر رہی تھی مگر اندر سے ڈری ہوئی تھی۔۔۔

پہلی بار جو اکیلی آئی تھی وہ بھی لڑکیوں اور لڑکوں کے بیچ۔۔۔

یونی میں داخل ہوتے ہی اس نے آس پاس سے گزرتے ہوئے سٹوڈنٹس پر نظر ڈالی مگر پھر جھکا لی۔۔۔اسے ایسا لگا کہ ہر کوئی اسے ہی دیکھ رہا ہے۔۔۔

وہ ناک کی سیدھ پر تیزی سے چلی جا رہی تھی کہ کسی سے زوردار تصادم ہوا۔۔۔

اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی بکس زمیں بوس ہوئیں۔۔۔

سوری میں جلدی میں تھا غلطی ہو گئی"۔۔۔مقابل جو بھی تھا اس کا لہجہ" انتہائی نرم اور معزرت خواہانہ تھا۔۔۔

بدرا نے نظر اٹھا کر دیکھا جینز اور شرٹ میں ملبوس بالکل اسی طرح کی ہلکی سبز آنکھوں والا خوبرو سا لڑکا جس کی پیشانی پر سلکی بال بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

" اٹس اوکے "

بدرا نے بھی جواباً کہا۔۔۔

"Do you need any help????

اس نے عبائے میں ملبوس دھان پان سی لڑکی کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔

جس نے اپنے بیضوی خوبصورت چہرے پر نماز کے سٹائل میں سٹالر لے رکھا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں کا رنگ دیکھ کر چونکا۔۔۔

بدرا بھی اس کا چونکنا محسوس کر گئی۔۔۔۔

جی مجھے جرنلزم ڈیپارٹمنٹ میں جانا ہے۔۔۔ہو سکے تو مجھے گائیڈ" کر دیں۔۔۔۔

اب یہ مت کہنا کہ تم جرنلزم پارٹ ون کی نئی سٹوڈنٹ ہو۔۔۔۔۔

آپ کو کیسے پتہ؟؟؟

وہ اچنبھے سے بولی۔۔۔۔

یہ تُکا تھا۔۔۔۔جو بالکل نشانے پہ لگا۔۔۔تُکا سمجھتی ہو نا کیا ہوتا ہے؟؟؟

اب اتنی بھی بے وقوف نہیں ہوں میں۔۔۔۔جتنا کہ آپ سمجھ رہے ہیں۔۔۔۔

اتنا نہیں یعنی کہ تھوڑی سی تو ہو۔۔۔۔۔ہے نا۔۔۔"

وہ مسکرایا۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس کا مطلب ہے ہم کلاس میٹ ہوئے۔۔۔۔

تو چلو دوستی کر لیتے ہیں۔۔۔۔۔ تقی نے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔۔

اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟

وہ حیران کن نظروں سے اسے دیکھتے ہیں پوچھا تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں میرا ایک ہی دوست ہے۔۔۔ مجھے اور کسی کو بھی دوست نہیں بنانا۔۔۔ وہ قطعی انداز میں بولی۔۔۔۔

پہلی بار تھا کہ وہ لڈو کے علاوہ کسی لڑکے سے بات کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ کھڑے کھڑے اس کے ساتھ گزرے ہوئے پلوں کو یاد کرنے لگی۔۔۔۔۔

اے کہاں کھو گئی۔۔۔۔۔،؟

اس نے اپنا ہاتھ بدرا کے چہرے کے سامنے لہرایا۔۔۔۔

وہ یکدم حال میں لوٹی۔۔۔۔

نہیں کچھ نہیں۔۔۔۔

وہ دونوں چلتے ہوئے کلاس روم میں آ گئے۔۔۔۔

آج پہلا دن تھا اسی لیے سب ایک دوسرے سے تعارف لے رہے تھے۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں لیکچرار کے آتے ہی کلاس سٹارٹ ہوئی۔۔۔۔

سٹوڈنٹس!!! آج فرسٹ ڈے ہی ایک چھوٹا سا ٹیسٹ لیتے ہیں جس نے اسے وِن کیا آج سے وہی اس کلاس کا سی۔آر۔۔۔

انہوں نے سوال لکھا کہ صحافت کی تاریخ کے بارے میں کچھ لکھیں اپنے الفاظ میں جو بھی آپ جانتے ہوں۔۔۔اور اس کے لیے صرف پانچ منٹ دیئے گئے۔۔۔

سب سے پہلے تقی نے شیٹ انہیں تھمائی۔۔۔

بدرا نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔ جس نے بمشکل تین منٹ بھی نہیں لگائے۔۔۔۔

سب کے ٹیسٹ چیک کرنے کے بعد اب تھی نتائج کی باری۔۔۔۔
جس میں ون کیا تقی نے۔۔۔۔سب نے اسے نئے عہدے پر مبارکباد دی۔۔۔
سمیت بدرا کے۔۔۔۔

💖💖💖💖💖💖

"علینا اٹھو بیٹا دس بج گئے ہیں۔۔۔۔"

اپنی مما عائزہ آفندی کی آواز سن کر اس کے چاروں طبق روشن ہو گئے۔۔۔۔

وہ جلدی سے کمفرٹر خود پر سے اٹھا کر پیچھے پھینکے ہوئے اٹھی۔۔۔۔۔

کیا مام سچ میں ؟؟؟؟؟ اسے نے دیوار پر لگی ہوئے کلاک پر نظر ڈالی۔۔۔۔"

جو سچ مچ دس کا ہندسہ دکھا رہی تھی۔۔۔

مام آج پہلے ہی دن میں یونیورسٹی سے لیٹ ہو گئی۔۔۔۔۔"وہ جھنجھلا کر" کہتی ہوئی عجلت میں کبرڈ سے اپنے کپڑے لیے واش روم میں بھاگی۔۔۔۔

عائزہ مسکرا کر رہ گئی۔۔۔

چند منٹوں میں وہ تیار ہوئے باہر آئی۔۔۔
اور بالوں میں تیزی سے برش پھیرنے لگی۔۔۔
ناشتہ ریڈی ہے کر کہ جانا عائزہ نے اسے کہا۔۔۔"

نہیں مام پہلے سے ہی بہت لیٹ ہو گیا کینٹین سے کچھ لے لوں گی۔۔۔"
وہ اپنی ضروری چیزیں اٹھائے باہر نکل گئی۔۔۔۔

عائزہ کے شوہر دائم آفندی بزنس کی وجہ سے آسٹریلیا میں ہی رک گئے مگر علینا کی عمر کو دھیان میں رکھتے ہوئے عائزہ نے پاکستان واپسی کا فیصلہ لیا۔۔۔ کیونکہ وہاں مسلم کمیونٹی میں کوئی بھی قابل قبول رشتہ نہیں مل

رہا تھا۔۔۔اس لیے اس نے سوچا کہ پاکستان واپس جا کر اس کی باقی کی تعلیم بھی وہیں پوری کر لے گی پھر شادی بھی۔۔۔

عائزہ کے دو بچے تھے علینا اور بذل۔۔۔علینا تو اس کے ساتھ آچکی تھی پاکستان بذل نہیں آیا۔۔۔ مگر اس نے وعدہ کیا تھا آنے کا، دیکھو اب وہ وعدہ کب پورا کرتا تھا۔۔۔۔

عائزہ نے آبائی گاؤں جانے کی بجائے شہر میں رہنے کو ترجیح دی کیونکہ یہاں سے یونیورسٹی کا راستہ مختصر تھا۔۔۔

عائزہ نے اپنے اکلوتے بھائی نہال سے کہہ کر اسی کی سوسائٹی میں ایک خوبصورت سا گھر خرید لیا تھا اب وہ علینا کے ساتھ وہیں رہائش پذیر تھی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

آج پہلا دن تھا اس لیے کچھ ٹیچرز بھی مسنگ تھے۔۔۔

وہ دونوں تین پیرڈ اٹینڈ کیے اب گراؤنڈ میں سے گزر کر کینٹین کی طرف جارہے تھے کہ راستے میں شناسا چہرہ دیکھ کر رکی۔۔۔

مقابل موجود شخصیت بھی حیرت انگیز نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

بدرا تم نے یہاں ایڈمیشن لے لیا۔۔۔۔وہ تیز قدموں سے چلتی ہوئی اس کے قریب آئی اور پر مسرت انداز میں بولی۔۔۔

جی آج فرسٹ ڈے ہے" بدرا نے بتایا۔۔۔"

" میرا بھی"

تقی ان دونوں کو باتیں کرتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

Hello,I am Taqi.

اس نے اپنا تعارف کروایا۔۔۔

Hye,I am Alayana.

آپ کونسے ڈیپارٹمنٹ میں ہیں؟بدرا نے اس سے پوچھا۔۔

میں ایم۔بی۔اے میں علینا نے بتایا۔۔۔

اور ہم دونوں جرنلزم ڈیپارٹمنٹ میں۔۔۔ تقی بولا۔۔"

ویسے میرا بھائی ایم بی اے ہی کر رہا ہے سیم لائک یو۔۔۔شاید آپ دونوں وہاں مل جائیں۔۔۔ تقی نے علینا سے کہا۔۔۔

May be.....

وہ لاپرواہی سے پونی ٹیل کو جھٹک کر پیچھے کرتی ہوئی ادا سے بولی۔۔۔

تقی نے دونوں پر غور کیا ایک مشرق تو دوسری مغرب۔۔۔۔ جہاں بدرا عبائے اور حجاب میں تھی وہاں دوسری جانب علینا جینز اور ٹاپ میں اسکارف گلے میں ڈالے ہوئے تھی۔۔۔ تو پھر ان دونوں میں کیا تعلق اس نے سوچا۔۔۔۔

بدرا یہ علینا آپ کی کزن ہے؟ تقی بالآخر ذہن میں آیا ہوا سوال زبان پر لے ہی آیا۔۔۔

بس ہم جانتے ہیں ایک دوسرے کو۔۔۔بدرا نے بس اتنا ہی"
کہا۔۔۔۔

اب تو تین پیرڈ گزر بھی چکے۔۔۔بدرا نے اسے آگاہ کیا۔۔۔"
بس کیا بتاؤں رات کو ایک مچھر سے میری بائیک کا ایکسڈنٹ ہو گیا تھا پین"
کلر کھا کر سوئی تھی تھکاوٹ کی وجہ سے آنکھ دیر سے کھلی۔۔۔۔اس نے
لب سکیڑ کر کہا۔۔۔

مچھر سے ایکسڈنٹ وہ بھی بائیک کا؟؟؟ یہ بات کچھ ہضم نہیں"
ہوئی۔۔۔ تقی نے بھی بات میں اپنا حصہ ڈالا۔۔۔۔

اسے یاد کر کہ علینا کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا۔۔۔۔"

ویسے اچھا خاصا ہینڈ سم تھا، مگر اس نے میرا نام ہی اتنا چیپ رکھا کہ میں نے بھی اس ڈھکن کا نام مچھر رکھ دیا۔۔۔۔

لگتا ہے ایکسڈنٹ والے نے کچھ زیادہ ہی بدتمیزی کی ہے جو اس کو لمحہ بہ لمحہ نت نئے ناموں سے نوازا جا رہا ہے۔۔۔

تقی نے استہزائیہ انداز میں کہا۔۔۔۔

Let's be Friends.....

..... تقی نے اپنا ہاتھ آگے کیا

جس پر پہلے علینا نے اپنا ہاتھ رکھا پھر بدرا نے تینوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرانے لگے۔۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

شہر کے ایک مشہور اور عالیشان ہوٹل میں بزنس پارٹی کا آغاز ہوا تھا تقریباً تمام بڑے بڑے بزنس مین وہاں پہنچ چکے تھے۔۔۔۔

ظمر اور وامق بھی دونوں ساتھ ساتھ چلتے ہوئے اندر آئے۔۔۔۔

اوہ ہیلو مسٹر وامق کیسے ہیں آپ؟؟؟؟ ملک حامد نے اس کی طرف ہاتھ" بڑھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

ہیلو سر میں ٹھیک ہوں الحمداللہ بالکل ٹھیک۔۔۔۔"
آپ سنائیں"؟"

بس شکر ہے اللہ کا سلسلہ چل رہا ہے """"انہوں نے عاجزانہ انداز میں"
کہا۔۔۔۔

بس کچھ ہی دیر میں پتہ چل جائے گا یہ غیر ملکی کمپنی نے کانٹریکٹ کس"
کے نام کیا۔۔۔۔

" ویسے اندر کی بات آپ کو بتاؤں مسٹر وامق"

انہوں نے رازدارنہ انداز میں تھوڑا قریب ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ٹینڈر میں جو کوٹیشن آپ نے بھری تھی اس سے کچھ ملتی جلتی کوٹیشن ہی"
شاہ انڈسٹریز نے بھی بھری تھی۔۔۔۔اب دیکھیں کون حقدار بنے
گا۔۔۔۔

انہوں نے پاس سے گزرتے ہوئے ایک شخص کو روک کر کہا۔۔۔۔

رکیے سر!!!وہ رکا۔۔۔۔۔"

ان سے ملیے یہ ہیں مسٹر نہال شاہ۔۔۔۔آپ میں اور ان کی کمپنی میں "مقابلہ ہے۔۔۔۔۔

اور ان سے ملیے مسٹر نہال شاہ۔۔۔یہ ہیں گردیزی اینڈ سنز کے مالک" مسٹر وامق گردیزی

دونوں نے ایک دوسرے سے ہاتھ ملایا۔۔۔

اور یہ ہیں ان کی پارٹنر مسسز وامق گردیزی۔۔۔۔۔۔۔۔

طمر جو ویٹر سے جوس کا گلاس لیے پلٹی تھی۔۔۔۔

نہال شاہ کا ہاتھ اپنی طرف بڑھا دیکھ ساکت ہوئی۔۔۔۔۔

جہاں وہ اپنی جگہ تھم گئی وہیں نہال شاہ بھی جہاں تھا وہیں کا وہیں جامد ہوا۔۔۔

اس نے ایک نظر سامنے کھڑی طمر پر ڈالی جو لیڈیز سٹائلش بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس تھی۔۔۔

پہلے سے بھی زیادہ دلکش اور مکمل لگی۔۔۔
نہال کا آگے بڑھایا ہوا ہاتھ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

پر شور سمندر تھے میرے پاؤں میں،

اب کے ڈوبے ہیں تو سوکھے ہوئے دریاؤں میں،

اور نارسائی کا یہ عالم ہے کہ،

......اب یاد بھی نہیں،تو بھی شامل تھا کبھی میری تمناؤں میں

طمر نے پروفیشنل انداز میں چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے اپنا ہاتھ نہال شاہ کے ہاتھ میں دیا اور اسے سختی سے دبا کر چھوڑ دیا۔

نہال شاہ جیسے اس کے اس عمل سے ہوش میں آیا۔۔۔

ڈائس پر کھڑے چینی کمپنی کے ڈائریکٹر چنگ پنگ نے اپنی بات کا آغاز کیا۔۔۔تو سب ادھر متوجہ ہوئے ان کے ساتھ ان کا ٹرانسلیٹر بھی تھا جو ان کے بولنے کے بعد اردو میں ترجمہ کر رہا تھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے شان سے چلتے ہوئے سٹیج پر گئے۔۔۔۔

سر جوس" ویٹر نے اس کی نظروں کا ارتکاز توڑا۔۔۔۔"

نہال نے ایک اچٹتی سی نظر اس پر ڈال کر ٹرے سے ایک گلاس اٹھایا۔۔۔۔

ان دونوں کو سٹیج پر ساتھ دیکھ کر دل میں ابال اٹھنے لگے۔۔۔۔

بالکل پرفیکٹ کپل کی لک دیتے ہوئے جیسے وہ اس کے دل میں آگ ہی لگا گئے۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

جانے کیا کہہ رہے تھے وہ دونوں ہنس ہنس کر نہال کو کانوں میں کچھ سنائی نہ دیا۔۔۔

آنکھیں یہ منظر دیکھ کر شعلوں سی دہکنے لگی اور من میں بھانبھڑ جلنے لگے۔۔۔

ایسے جیسے پل بھر میں ہی کسی نے اسے دہکتے ہوئے کوئلوں پر بھونے رکھ دیا ہو۔۔۔۔

ہاتھ میں پکڑا ہوا جوس کا گلاس غصے کی بھینٹ چڑھا۔۔۔اور ہاتھ کی مضبوط ترین گرفت میں چھناکے کی آواز سے ٹوٹا۔۔۔ مگر وہ آواز گردیزی اینڈ سنز کو کانٹریکٹ ملنے کی وجہ سے تالیوں کی گونج میں دب کر رہ گئی۔۔۔اس کا ہاتھ لمحوں میں خون سے نہا گیا۔۔۔ٹوٹے گلاس کی کرچیاں فرش پر

بکھریں۔۔۔اور وہ تیز قدموں سے چلتا ہوا وہاں سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

پارکنگ میں کھڑی ہوئی گاڑی میں جا بیٹھا۔۔۔اگنیشن میں چابی ڈال کر گھمائی اور گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔

مگر خود کو ڈرائیونگ کی حالت میں نہ پاتے ہوئے سیٹ کی پشت پر سر گرایا۔۔۔اور جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔۔۔۔

ٹھیک کہا تھا میں نے تم عورت ذات ہوتی ہی بے وفا۔۔۔۔آج اپنی" آنکھوں سے دیکھ بھی لیا۔۔۔ تمہیں تو کوئی فرق ہی نہیں پڑا۔۔۔۔

نئ دنیا بسا لی۔۔۔تم جیسی گھٹیا اور بے وفا عورت میں نے دنیا میں نہیں دیکھی۔۔۔کتنا پیار دیا تھا میں نے تمہیں۔۔۔مگر تم نے کیا دیا مجھے دھوکہ، فریب میرے جذبات سے کھیلا تم نے طمر۔۔۔تم بھی کبھی خوش نہیں رہ پاؤ گی۔۔۔

وہ کرب سے اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے ہوئے بولا۔۔۔

طمر کی ایم۔بی۔اے کی ڈگری کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے اور اس کی خوشی کے لیے وامق نے اسے اپنے ساتھ بزنس میں انوالو کر لیا تا کہ وہ مصروفیت میں اپنا ماضی بھول جائے۔۔۔آج طمر اور وامق شانہ بشانہ کھڑے تھے۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

فورتھ پیرڈ کے شروع ہوتے ہی وہ کلاس میں اینٹر ہوئی۔۔۔۔

شکرادا کیا ابھی لیکچرار آئے نہیں تھے ادھر ادھر نظر دوڑائے بغیر ایک خالی جگہ دیکھ کر وہاں جا کہ بیٹھ گئی۔۔۔

اوہیلو مس چھپکلی کیسی ہو؟؟؟؟

تم"وہ حیران کن نظروں سے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص کو دیکھ کر" بولی۔۔۔

"تم یہاں بھی؟"

"میں یہاں بھی سے کیا مطلب؟؟؟"

"یہ تو مجھے کہنا چاہیے تھا کہ تم یہاں بھی؟"

لو جی ہو گئی پڑھائی وہاں جہاں ایسے مچھر ہوں گے" وہ طنزیہ انداز سے اس" کی طرف دیکھ کر ناک سکوڑتی ہوئی بولی۔۔۔

" اے ادھ مری چھپکلی مچھر ہوں گے تمہارے باپ دادا۔۔۔"

اے مچھر زرا تمیز سے۔۔۔۔ مجھ تک ہی محدود رہو میرے باپ دادا کو بیچ" میں گھسیٹا تو خیر نہیں تمہاری۔۔۔۔

وہ اسے انگلی دکھا کر وارن کرنے کے لہجے میں بولی۔۔۔

! گڈ مارننگ"

لیکچرار نے اندر آتے ہی کہا تو اب نے مشترکہ جواب دیا۔۔۔

کچھ تعارف کے بعد پڑھائی کا سلسلہ شروع ہوا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

آپ سب سے ایک سوال ہے۔۔۔انہوں نے سٹوڈنٹس کو مخاطب کر کے کہا۔۔۔۔۔

What do you know about Human Resource management?

سر "مضر بان نے ہاتھ کھڑا کیا۔۔۔۔"

یس پلیز "انہوں نے اسے بتانے کے لیے کہا۔۔۔"

نہیں سر میں نہیں دراصل یہ جو میرے ساتھ بیٹھی ہیں نایہ کہہ رہی تھی" کہ مجھے پتہ ہے مگر مجھے شرم آرہی ہے کیسے بتاؤں ساری کلاس کے سامنے ۔۔۔۔مضر بان نے معصومانہ چہرے سے بات کہی۔۔۔۔

اس کی بات سن کر سر کے چہرے کے نقوش تنے۔۔۔۔۔

اور کلاس میں مدھم سی سرگوشیوں میں ہنسنے کی آوازیں آنے لگیں۔۔۔

علینا اس کی حرکت پر تلملا کر رہ گئی۔۔۔

کیا نیم ہے آپ کا؟؟

سر نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔۔

سر میں "علینا نے اپنے پر انگلی رکھ کر پوچھا۔۔۔"

جی آپ سے ہی ہوچھ رہا ہوں۔۔۔۔"

علینا اپنی جگہ سے اٹھی مگر کھڑے ہوئے مضربان کے پاؤں پر اپنی پینسل ہیل مارنا نہ بھولی۔۔۔۔

آہ!!!!!!۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایک دم کراہ کر رہ گیا۔۔۔۔

سر میرا نام علینا آفندی ہے، اور سر مجھے کوئسچن کے بارے میں کچھ نہیں"
پتہ اس مچھر۔۔۔۔اوہ سوری میرا مطلب اس نے شاید غلط سنا
ہو گا۔۔۔۔وہ چہرے پر بے چارگی ظاہر کرتے ہوئے بولی۔۔۔

ٹھیک ہے تو پھر آپ ہی بتائیں مسٹر ؟؟؟؟سر نے اسی کی طرف دیکھ کر کہا

سر مضربان۔۔۔میرا نام مضربان گردیزی ہے۔
ٹھیک ہے مضربان آپ بتائیں۔۔۔۔۔

وہ اپنے پاؤں کو سہلاتا ہوا اٹھا اور کچا چبا جانے والی نظروں سے ساتھ بیٹھی
ہوئی علینا کو گھورتا ہوا اٹھا۔۔۔۔۔

وہ اس کی طرف دیکھ کر ایک استہزایہ مسکراہٹ اچھال گئی پھر توجہ سر پر دینے لگی۔۔۔۔۔

Sir ! You will learn how to manage a team ,and the workforce of the business organization as human resources management can also help in increasing the chances of employee requirement and employee retention.

مضربان بولا تو اس بار حیران ہونے کی باری علینا کے ساتھ ساتھ ساری کلاس کی بھی تھی۔۔۔۔

"Impressive"

سر نے بھی یک لفظی جملہ کہا اس کی تعریف میں۔۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ بیٹھا اور تفاخر بھری نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔

وہ ہونٹ ٹیڑھے کیے اسے خاطر میں نالاتے ہوئے منہ پھیر گئی۔۔۔۔۔

دراک نے اسے پہلے سے ہی کچھ گائیڈنس دی تھی اس سبجیکٹ کے بارے میں کو آج اس کے کام آئی اور وہ بے عزتی سے بچ گیا۔۔۔۔

وہ دل ہی دل میں دراک کا متعرف ہوا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

آج اتوار کا دن تھا اب گھر میں موجود تھے۔۔۔
مگر ابھی تک کوئی بھی ناشتے کے لیے اپنے کمرے سے باہر نہیں آیا تھا۔۔۔

ثمر جو صبح جلدی اٹھ کر سب کے لیے اتنے پر تکلف ناشتہ تیار کر چکی تھی ٹھنڈا ہوتے دیکھ طیش میں آئی۔۔۔
سب سے پہلے تقی اور مضربان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

Zubi Novels Zone

دروازہ کھولا تو دونوں بستر میں محو استراحت تھے۔۔۔
تقی اور مضربان دونوں جلدی اٹھ جاؤ ناشتہ ریڈی ہے۔۔۔۔اگر پانچ منٹ کے اندر اندر تم دونوں نیچے نہیں آئے تو میں تم دونوں پر پانی کی بکٹ الٹا دوں گی۔۔۔وہ دھمکی آمیز انداز میں بولی۔۔۔

"کیا یار مام ایک سنڈے کا دن ہی تو ہوتا ہے سونے کے لیے وہ بھی آپ جلدی اٹھا دیتی ہیں مجھے ابھی نیند آئی ہے" تقی سر کے نیچے سے تکیہ نکال کر اپنے کانوں اور چہرے پر رکھتے ہوئے بوجھل آواز میں بولا۔۔۔

"مام تقی ٹھیک کہہ رہا ہے مجھے بھی ابھی نیند آئی ہے اور اتنی صبح مجھے بھوک نہیں" مضربان نے بھی خمار زدہ آواز میں کہہ کر آنکھیں دوبارہ موند لیں اور چہرے تک کمفرٹر لیا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے تم دونوں آج اچھے سے سونا۔۔۔" اب جو میں نے خود اپنے ہاتھوں سے صبح سویرے اُٹھ کر حلوہ پوری بنائی ہے وہ میں ساتھ والوں کے گھر بھجوا دیتی ہوں۔۔۔

وہ کڑے تیوروں سے کہتی ہوئی دروازہ پٹخ کر باہر نکلی۔۔۔۔

ایک نے تکیہ پھینکا اور دوسرے نے کمفرٹر ہٹا کر ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔۔۔

پھر دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے۔۔۔۔۔

تقی بستر سے اترا۔۔۔

مضربان بھی دونوں نے واش روم کی طرف دوڑ لگائی۔۔۔

مگر مضربان تقی کو چکما دینے میں کامیاب ٹھرا۔۔۔۔۔اور پھرتی سے واش روم میں گھس گیا۔۔۔

جلدی باہر نکل کمینے "اس نے واش روم کے دروازے پر مکا رسید کرتے " کہا۔۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

طمر نے ہیلپر کو ڈائنگ پر ناشتہ لگانے کے لیے کہا وہ جانتی تھی کہ اس کی یہ دھمکی ضرور کام کرے گی اور وہ دونوں اگلے پانچ منٹ میں باہر ہوں گے۔۔۔۔ کیونکہ حلوہ پوری ان دونوں کی فیورٹ تھی ناشتے میں جو طمر کبھی کبھار ہی بناتی تھی۔۔۔

پھر خود باہر لان میں آئی جہاں وامق چیئر پر بیٹھا صبح کی تازہ کھلی فضا میں آج کا اخبار پڑھنے میں محو تھا۔

" بہت برے ہیں آپ"

طمر اس کے پاس جا کر نروٹھے انداز میں بولی۔۔۔

اب میں نے ایسا کیا کر دیا؟ وہ اخبار میں منہ دیئے بنا سر اٹھائے بولا۔۔۔"

مجھے آپ کی توجہ کہیں اور ہو بالکل گوارا نہیں "اور آپ ہیں کہ"
۔۔۔۔اس نے وامق کے ہاتھوں سے اخبار لے کے سامنے رکھے میز پر پٹخا۔۔۔۔

ارے ہماری ساری توجہ تو دل و جان سے آپ کے نام "وامق نے اس کا" ہاتھ کھینچ کر اپنی گود میں بٹھایا۔۔۔۔

کیا کر رہے ہیں وامق اس طرح کھلے عام کوئی دیکھ لے تو کیا کہے گا "وہ" خفت سے اس کے اوپر سے اٹھنے کے لیے پر تولتی ہوئی بولی۔۔۔۔

کیا کہے گا؟یہی کہے گا کہ دیکھو اس عمر میں بھی کتنا پیار ہے ہم میں۔۔۔۔"

وہ اس کی گود سے نکل کر اٹھی۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"Hey Love birds ......

آجائیں ہم بھی آ گئے۔۔۔۔۔

مضربان اور تقی جو انہیں ڈھونڈتے ہوئے لاؤنج سے باہر نکلے انہیں ساتھ کھڑے دیکھ کر بولے۔۔۔۔۔

آرہے ہیں" وامق نے دونوں سے کہا۔۔۔۔"

طمر اور وامق ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے اور اندر بڑھ گئے۔۔۔۔۔

ہیلو گرینی۔۔۔۔۔وہ دونوں بیک زبان بولے۔۔۔

کتنی بار کہا ہے یہ ہیلو شیلو نا بولا کرو۔۔۔۔

سلام کیا کرو۔۔۔وہ پیار سے انہیں ڈپٹنے کے انداز میں بولیں۔۔۔۔

اسلام و علیکم گرینی۔۔۔وہ پھر سے بولے۔۔۔

و علیکم السلام۔۔۔جیتے رہو۔۔۔۔زبیدہ خانم نے ان دونوں کے سر پر پیار دیا۔۔۔۔

دو پوتے اگر خدا نے ان سے چھین لیے تھے تو توبہ قبول کرتے ہی خدا نے انہیں مزید دو جڑواں پوتوں سے نوازا تھا تقی اور مضربان کی صورت میں ۔۔۔

تقی اپنی ماں طمر کا پر تو ہلکی سبز آنکھوں والا۔۔۔جبکہ مضربان نے سارے نقوش وامق کے چرائے تھے۔۔۔

سب ڈائنگ پر ناشتہ کرنے لگے۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

واہ مام آج تو مزہ ہی آگیا دل کرتا ہے آپ کے ہاتھ چوم لوں" تقی پوری کی بائٹ چنوں کے ساتھ بھر کر منہ میں ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

نالائقوں۔۔۔۔یہ لائن تو میری تھی۔وامق نے ایک لقمہ منہ میں ڈال کر کہا۔۔۔۔

بابا بڑا وقت ہو گیا ہے آپ کا رشتہ اب ایکسپائر ہو گیا ہے۔۔۔۔۔پھر سے " کوشش کریں۔۔۔۔

مطلب "وامق نے حیرانی سے پوچھا۔"

مطلب نکاح نامہ ایکسپائر ہو گیا پھر سے ری نیو کروائیں۔۔۔۔پیسے ختم"

۔۔۔۔۔

جی نہیں ہمارا نکاح تمام عمر تک کے لیے آخری سانس تک قائم رہے گا"

کیوں بیوٹیفل ؟؟؟؟ وامق نے طمر کے گال پر چٹکی بھر کر پیار بھرے انداز میں کہا

وامق کیا ہے بچوں کے سامنے تو۔۔۔۔"

ابرو سکیڑ کر مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

کیا مام ڈیڈ کے جذبات کو سمجھیں ہم تو اب عادی ہو چکے ہیں "کیوں" بیوٹیفل تقی نے مضربان کو دیکھ کر شرارتی لہجے میں کہا۔۔۔

ان دونوں کو اپنی نقل اتارتے دیکھ کر وامق اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔

تم دونوں کو تو میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔

وہ دونوں اپنے بابا وامق کو اپنی طرف آتا ہوا دیکھ کر باہر کو بھاگے اور وامق ان کے پیچھے۔۔۔۔۔

طمر اور زبیدہ خانم انہیں اس طرح دیکھ کر مسکرائیں۔۔۔۔۔
کچھ ہی دیر میں باہر سے کھلکھلاہٹوں کی آوازیں گونج اٹھی۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

Best of luck bro.....

مضربان نے دراک کے گلے لگ کر اسے تھپکی دی۔
تھینکس۔۔۔۔

وہ فٹ بال کی کٹ پہن کر بالکل تیار تھا۔۔۔آج یونیورسٹی میں صوبائی لیول کا مقابلہ تھا۔۔۔

دراک میٹرک میں ٹاپر، پھر کالج لیول پر بھی ٹاپر رہا۔۔۔کالج میں ہی اس کی ملاقات مضربان سے ہوئی تھی۔

مضربان فرسٹ ائیر کا جبکہ دراک فورتھ ائیر کا سٹوڈنٹ تھا۔۔۔
پھر جم میں کافی وقت ساتھ گزرنے لگا جیسے جیسے وقت گزرتا گیا ان کی دوستی عمر اور کلاس کے فرق کے باوجود گہری ہوتی گئی۔۔۔۔

دراک مضربان کو پڑھائی اور جم دونوں میں گائیڈ کرنے لگا۔۔۔

دراک نے یونیورسٹی جوائن کرلی اب وہ ایم۔بی۔اے کے لاسٹ پارٹ میں تھا جبکہ مضربان نے فرسٹ میں ایڈمیشن لیا۔۔۔۔

گریجویشن کے بعد C.S.S کے پیپرز پڑھائی کے دروان دراک نے دے چکا تھا جسے اس نے اچھے نمبروں سے کلئیر کرلیا اب صرف انٹرویو کی کال کا انتظار تھا۔۔۔۔

یونیورسٹی کے ہر ایتھلیٹک مقابلے میں شرکت کرتا اور ہمیشہ جیت کا سہرا اپنی یونی کے سر سجاتا۔۔۔۔۔۔۔
اس کی طرف دیکھ کر مضربان کو بھی فٹ بال کا کھیل سیکھنے کا شوق ہوا تو اس میں بھی دراک نے اس کی مدد کی۔۔۔۔۔

دراک باقی کھلاڑیوں کے ساتھ گراؤنڈ کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

جبکہ مضربان گروانڈ سے نکل کر تقی کی طرف گیا تاکہ اسے بھی یہاں بلا سکے۔۔۔۔

کلاس میں وہ موجود نہیں تھا مضربان نے اس کے کلاس فیلوز سے اس کے بارے میں پوچھا۔۔۔تو انہوں نے کمپیوٹر لیب کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔۔

اس نے اندر دیکھا تو تقی کھڑا ہوا کسی کو کچھ سمجھا رہا تھا۔۔۔
اب پتہ چل گیا سلائیڈز کیسے بنانی ہیں؟"

جی پتہ چل گیا" مضربان نے اس باریک سی آواز والی لڑکی کو دیکھا جو" عبائے میں ملبوس چہرے پر حجاب کی طرح دوپٹے لپیٹے ہوئے تھی۔۔۔

کل کی پریزنٹیشن پر سارا کام تمہیں کرنا ہو گا۔۔۔ تقی نے کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں بنالوں گی اب۔۔۔اس نے کمپیوٹر سکرین پر نظریں مرکوز کیے ہوئے ہی جواب دیا اور انگلیاں کی بورڈ پر حرکت کر رہی تھیں۔۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

مضربان کی نظر پاس کھڑی علینا پر گئی تو اس نے پوچھا۔۔۔

تم سے مطلب "یہ جگہ کیا تمہارے باپ کی ہے؟"

تم میرے باپ کو بیچ میں مت گھسیٹو "وہ انگلی سے وارن کرتا سرد لہجے میں" بولا۔۔

لگی نہ آگ؟؟؟"

مجھے بھی ایسے ہی لگی تھی جب تم نے میرے باپ دادا کو گھسیٹا تھا اس دن"

۔۔۔۔

وہ بھی ایک ایک لفظ چبا چبا کر غرائی۔۔۔

بس بھی کرو تم دونوں" تقی نے ان دونوں جھگڑتے دیکھ صلح جو انداز میں"

کہا۔۔۔

لگتا ہے کلاس میں اچھا انٹروڈکشن ہو چکا ہے آپس میں۔۔۔ تقی نے کان کھجاتے ہوئے رازدارانہ انداز میں علینا کے کان کے پاس جا کر

کہیں۔۔۔۔

تم بڑی اس کی طرف داری کر رہے ہو کس خوشی میں ؟؟؟ مضر بان نے تقی سے ابرو اچکا کر پوچھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں نے کب اس کی سائیڈ لی ہے میں تو تم دونوں کو خاموش کروا رہا" تھا۔۔۔۔۔

آپ سب مت لڑیں پلیز۔۔۔۔بدرا جو کب سے خاموش تماشائی بنی" سب سن رہی تھی بول اٹھی۔۔۔۔

تقی جلدی چلو یار میچ شروع ہونے والا ہے بڑی کا۔۔۔۔"

کونسا میچ ؟علینا نے پوچھا۔۔۔

فٹ بال میچ اور وہ بھی صوبائی لیول کا ہماری یونی کا دوسری ہونی سے اور" اس میں میرا دوست لیڈ کر رہا ہے وہ اس یونی کی ہر گیم کا چیمپئن ہے ۔۔۔۔مضربان نے غصہ بھلائے اسے ہر بات سے آگاہ کیا۔۔۔کیونکہ یہاں بات تھی اس کے بیسٹ بڈی کی۔۔۔۔۔

پھر تو میں بھی چلوں گی۔۔۔وہ خوشی سے بولی مجھے بھی لائیو دیکھنے کا"
شوق تھا۔۔۔۔

بدرا تم بھی چلو ہم باقی کا کام پھر کر لیں گے۔۔۔۔
تقی نے اسے کہا۔۔۔
نہیں آپ لوگ جائیں میں کام مکمل کر لوں گی۔۔۔وہ دراصل میرے"
پاس گھر میں کمپیوٹر یا لیپ ٹاپ نہیں ہے۔اسی لیے یہیں کام ختم کروں گی
اس نے ہچکچاتے ہوئے اپنی مجبوری بتائی۔۔۔

چلو ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی"اس نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا پھر وہ"
تینوں بھی گراؤنڈ کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔

کمینٹری کے فرائض سر اعجاز سر انجام دے رہے تھے۔۔۔۔۔مائک پر ان کی آواز گونجی۔۔۔۔

میچ کی شروعات ہو گئی ہے اور اونج کٹ میں سندھ یونیورسٹی کی ٹیم اور بلیو کٹِ میں داہنے سے باہنے کی طرف اٹیک کرے گی تو وہیں سے پنجاب یونیورسٹی کی ٹیم باہنے سے دائیں کی طرف حملہ کرے گی۔اور جیتے گی وہی ٹیم جس میں جوش وجذبہ اور لگن ہو گی۔۔۔۔پہلا اٹیک پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے بنتا ہوا دراک کی طرف سے احمد کے لیے دراک کا تھرو بال اوران کا کراس۔۔۔۔ایڈو میڈیا کے پاس موقع بن سکتا تھا، شاندار ہیڈر لیکن تعریف کرنی پڑے گی سندھ یونیورسٹی کے گول کیپر عابس کی جو بال فار پوسٹ کی طرف جارہی تھی آخری لمحے میں پنچ آوٹ کیا۔۔۔لیکن پنجاب یونیورسٹی نے پہلا کارنر جیت لیا اس مقابلے کا اب تک پنجاب یونیورسٹی نے پانچویں ایڈیشن میں کل ملا کر بارہ گول، فری کک اور کارنر

کے زریعے کیے ہیں لیکن فائنل مقابلے تیرہواں گول جو سب سے زیادہ اہم ہے کیا وہ کر پائیں گے؟؟

احمد سندھ یونیورسٹی کے ایک لمبا گول لیتے ہوئے سینٹر سرکل کے بالکل پاس سے بال کو سائیڈ لائن کے بالکل قریب پہنچاتے ہوئے مگر بال شکیل کے پاس۔۔اب بال علی کے پاس ایک دوسرے کو پاس دیتے ہوئے ڈی کے اندر بال پہنچ ایک لمبا پاس کیا مگر یہ کیا ایک بار پھر سے ناکام کر دیا گول کیپر نے۔۔۔اور اکیس منٹ کے اس کھیل میں آیا وقفے کا وقت۔۔۔جس طری سب کے جسم کھیل کے دوران پسینے سے شرابور تھے سب رکے۔۔۔۔

وقفے کے بعد کھیل دوبارہ سے شروع ہوا۔۔۔ مگر ابھی تک دونوں ٹیمیں گول کرنے میں ناکام رہی جوں جوں وقت گزر رہا تھا کھیل میں اب کرو یا مرو کا وقت آن پہنچا تھا۔۔۔

گرما گرمی کا ماحول تھا ہر کوئی اپنا بیسٹ دینے کو تھا۔۔۔ علی اور شکیل کا بال کو لے کر ٹکراؤ ہوا مگر ریفری فوراً ہی وہاں پہنچ گئے۔۔۔

دراک نے علی کے شانے پر ہاتھ رکھ کر اسے پرسکون کرنا چاہا۔اور آنکھیں جھپک کر تسلی آمیز انداز سے دیکھا۔۔۔

عامر جو سندھ یونی سے ہیں انہوں نے بال نیٹ میں ڈالنے کی کوشش کی مگر دوسری سائیڈ کے گول کیپر نے بال کیچ کر کہ ایک لمبی کک لگاتے ہوئے بال دور پھینک کر اس کے گول کو ناکام بنا دیا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

شکیل بال کو لے کر آگے بڑھ رہے تھے کہ علی سے ٹکرا گئے اور گر گئے۔۔۔علی بال کو لے کر آگے بڑھتے ہوئے سائیڈ لائن کے قریب سے ہوتے ہوئے بال دراک کو پاس کی اس نے فائنل لائن کے پاس سے ایک شاندار کک لگاتے ہوئے بال کو گول پوسٹ میں ڈال دیا۔۔۔

اور سندھ یونیورسٹی کی جیت کے خواب کو چکنا چور کر دیا۔۔۔

سیٹی بجی اور مقابلہ ختم۔۔۔تالیوں کی گونج میں پنجاب یونیورسٹی کی شاندار کارکردگی کو سراہا جا رہا تھا اور یہ سب کریڈٹ جاتا تھا دراک کو جس نے ہمیشہ اپنی یونی کا سر اپنی شاندار کارکردگی سے بلند کیا تھا۔

چاہے وہ مقابلہ پڑھائی کا ہو یا کسی بھی کھیل کا۔۔۔

(لاہور اور کراچی والے دل پر نالیں یہ صرف ایک ناول ہے)

اب در اک کھڑا اپنی ٹیم کے ساتھ ٹرافی وصول کر رہا تھا۔۔۔ مضربان نے فون نکال کر اس کی تصویر لی۔۔۔

اب اوئے گھامڑ۔۔۔۔ تیرے پاس موبائل تھا تو مجھے کال کر کہ بلا لیتا" ۔۔۔۔ تقی نے مضربان کی گردن پر ہلکی سی چپت رسید کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

علینا انہیں دیکھ کر دانت نکالنے لگی۔۔۔

ہاں یار یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔" یہ کہتے ہوئے اس کی نظر علینا پر" پڑی جو اسے دیکھ کر ہنس رہی تھی۔۔۔

تم کیوں دانت نکال رہی ہو؟؟؟اس نے اسے تیکھے چتونوں سے گھور کر" بولا۔۔

بڑی کوئی سوغات ہو تم جو تمہیں دیکھ کر اپنے موتیوں جیسے نایاب دانتوں" کی نمائش کروں گی۔۔۔۔

یا تم کوئی جناتی مخلوق ہو جو تمہیں دیکھ کر ڈر کے مارے میری بتیسی باہر آگئی۔۔۔۔۔

اس کا کرارہ سا جواب سن کر اس کی صبیح پیشانی پر بل نمودار ہوئے۔۔۔۔

جبکہ تقی دونوں کی نوک جھوک پر خفیف سا مسکرایا۔۔۔۔۔

ابھی وہ کوئی جوابی کارروائی کرتا ہی کہ گراؤنڈ میں موجود دراک نے اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔

مضربان اس کے پاس جانے کے لیے اٹھا تو تقی اور علینا نے بھی اس کی تقلید کی۔۔۔۔

وہ تینوں گروانڈ میں پہنچے تو مضربان نے دراک کو مبارکباد دی۔۔۔۔

تقی اور علینا نے بھی۔

پلیز ایک سیلفی ہو جائے۔۔۔علینا نے دراک سے کہا جس نے ہاتھ میں" ٹرافی 🏆 اٹھا رکھی تھی۔

Yah ! Sure.....

دراک نے کہا۔۔۔۔

وہ مضربان کو دھکا دیئے دراک کے ساتھ کھڑی ہوئی۔۔۔

مضربان نے تاسف سے سر ہلایا۔۔۔۔

سڑو" وہ منہ بنا کر اسے چڑاتی ہوئی بولی۔۔۔"

ایک طرف علینا درمیان میں دراک اور دوسری طرف تقی تینوں نے مل کر سیلفی بنانی چاہی تو مضربان نے جھٹ پیچھے سے آکر اپنا چہرہ بھی آگے کیا۔۔۔اور علینا کے سر پر انگلیوں سے سینگ بنائے۔۔۔

اتنے میں سیلفی بن چکی تھی۔۔۔علینا نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

مضربان حملے سے بچنے کے لیے آگے اور علینا اس کے پیچھے۔۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

💖💖💖💖💖💖💖

یونی میں ان سب کا دوسرا سمسٹر چل رہا تھا آج اس کا آخری پیپر تھا کیسا ہوا پیپر۔۔؟ تقی نے پوچھا۔۔۔

بہت اچھا ہوا۔۔۔بدرا نے بتایا۔۔۔

کل کہیں گھومنے چلیں سب مل کر انجوائے کریں گے۔۔۔۔۔مظر بان نے مشورہ دیا۔۔۔

ارادے تو اچھے ہیں اور پیپر تو بہت اچھا گیا پر میں بھی تھک گیا ہوں اس بہانے اوارہ گردی کرنے کو ملے گی تقی نے بھی خوش ھو کر کہا۔۔

معزرت خواہ ہوں کہ مجھے پر میشن نہیں ملے گی۔۔۔بدرا نے اپنی مجبوری بتائی۔۔۔۔۔

دور سے بھاگتی ہوئی علینا بھی ان کے پاس آئی۔۔۔

سب سے زیادہ تو وہ خوش لگ رہی تھی، جیسے سارے پیپر زمیں اسی نے ٹاپ کرنا ھوان سب کے بر عکس وہ اس لیے خوش تھی کہ پیپر جیسی بلا سر سے اتری

کیسے ہو تم لوگ۔۔؟

ہم تو ٹھیک ہے تم اتنی دیر سے کہاں تھی؟

تقی جانتا تھا کہ وہ ضرور کچھ کارنامہ سر انجام دے کر آئی ہو گی۔۔۔

وہ میں کچھ لڑکوں کا منہ توڑ کر آئی ہوں وہ مجھ سے بلا وجہ فری ھونے کی کوشش کر رہے تھے ابھی وہ مجھے جانتے نہیں ہے کراٹے کی کلاسز لیں ہیں میں نے۔۔

وہ ایسے فخر سے بتا رہی تھی جیسے ورلڈ ریکارڈ قائم کر کے آئی ہو۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

ان تینوں کی دوستی

تھی ہی انمول یہ تینوں پورے یونی میں اپنی دوستی کی وجہ سے مشہور ہو چکے تھے، تینوں ایک دوسرے سے بلکل الگ تھے، پھر بھی ان تینوں میں دوستی گہری اور ایک دوسرے پر جان چھڑکنے والی تھی کوئی بھی پریشانی میں ھوتا تو سارے کام چھوڑ کر ایک دوسرے کی مدد کے لے پہنچ جاتا ایسی انوکھی دوستی تھی ان کی۔۔

💖💖💖💖💖💖💖

باہر سے گاڑی رکنے کی آواز آئی تو بدرا جو ٹیکسی کے باہر بیٹھی ہوئی اپنی ہی سوچوں میں محو تھی تیزی سے اٹھ کر اندر چلی گئی۔۔۔

وہ تینوں اندر داخل ہوئے اور عائزہ کو پتہ تھا کہ اماں بی یہاں ہی ملیں گی۔۔۔

رات کافی ہو چکی تھی۔۔۔اماں بی دوائی لے کر سو چکی تھیں۔۔۔بدرا نے دروازے پر ہوتی دستک سن کر فوراً دروازہ کھولا معا کہیں اماں بی کی نیند نہ خراب ہو جائے۔۔۔۔

سامنے عائزہ اور علینا کو دیکھ کر سلام کیا۔

اسلام و علیکم!

و علیکم السلام!

عائزہ نے جواب دیا۔۔۔

کیسی ہو بیسٹی؟'علینا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"میں ٹھیک ہوں۔"

اماں بی جاگ رہی ہیں" عائزہ نے پوچھا۔

نہیں اماں بی تو تھوڑی دیر پہلے ہی میڈیسن لینے کے بعد سوئی ہیں" اس نے مطلع کیا۔۔۔۔

دراصل مجھے انہیں کسی سے ملوانا تھا۔۔۔"

چلو کوئی نہیں پھر ملاقات ہو جائے گی۔۔۔۔ عائزہ نے خوشدلی سے کہا۔

Zubi Novels Zone

بدرا نے اچنبھے سے دیکھا کہ وہ کس کی بات کر رہی ہیں۔۔۔۔

یہاں کیا مہمانوں کو دروازے سے فارغ کرنے کا رواج ہے؟؟؟؟ عائزہ" آفندی کے عقب سے ایک بھاری قدرے گھمبیر آواز آئی۔۔۔

بدرا نے جلدی سے اپنے چہرے اور گردن پر لی گئی بڑی سی چادر کو مزید درست کر کہ اپنے گرد پھیلایا۔۔۔۔

یونیورسٹی میں تو وہ سارا دن عبائے اور حجاب میں ہوتی تھی اسی لیے کمفرٹیبل رہتی تھی۔۔۔۔

گھبرانے والی کیا بات ہے بدرا یہ میرے بھائی ہیں بذل آفندی۔۔۔۔"

بدرا نے اثبات میں سر ہلایا مگر ایک بار بھی نظر اٹھا کر اسے نہیں دیکھا۔۔۔

دراصل بھائی صبح ہی آئے ہیں تو اس لیے سب سے ملنے چلے آئے"

۔۔۔۔۔

آؤاب نہال بھائی اور تعبیر بھابھی سے بھی مل لیں اس سے پہلے کہ وہ سو"
جائیں۔۔۔عائزہ نے علینا کو دیکھ کر کہا۔

بذل نے ایک اچٹتی ہوئی نگاہ اس پر ڈالی۔۔۔۔

وہ دروازے میں ایستادہ تھی اور اندر سے لائٹ آف تھی۔۔۔بس آسمان سے آتی چاند کی چمکتی ہوئی چاندنی اس کے چہرے پر پڑ کر اسے سحر انگیز بنا رہی تھی۔۔۔

وہ یک ٹک اسے دیکھے گیا۔۔۔۔۔

کہاں دیکھا تھا اس طرح کا ڈھکا چھپا پاکیزہ حسن، لرزتی جھکی ہوئی پلکیں۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

نظروں میں حیا، لہجے میں سادگی، اور دلسوز

آواز، وہ تو پل بھر میں مسمرائز ہوا۔۔۔۔۔

کیا یہ وہی ہے جس کی مجھے تلاش تھی۔۔۔

وہ اپنے پیشانی پر بکھرے بالوں میں انگلیاں پھنسانے انہیں پیچھے کرتا ہوا

سوچ رہا تھا کہ ٹھک کی آواز سے دروازہ بند ہوا اور وہ ہوش میں آیا، وہ پری

چہرہ اسے اپنی جھب دکھلا کر اب غائب ہو چکی تھی۔۔۔

دل جیسے کسی پرستان کی سیر سے واپس لوٹا ہو۔۔۔۔

مگر اتنی تھوڑی دیر کی دید سے سیر حاصل نہ ہوا ہو۔۔۔۔۔۔

دل اک دم جیسے ہر شے سے اچاٹ ہو گیا۔۔۔

مماگھر چلیں؟" بذل بیٹا کیسی باتیں کر رہے ہو ابھی تو آئے ہیں"
۔۔۔۔ملے بنا ہی چلیں جائیں گے۔۔۔۔۔۔

چلو آؤ اپنے ماموں سے تو مل لو۔۔۔۔ تمہیں اچھا لگے گا۔۔۔"
جی ٹھیک ہے مام وہ بے دلی سے چلتا ہوا ان کی تقلید میں اندر چلا گیا"
۔۔۔۔۔۔

سب ایک دوسرے سے ملنے کے بعد اب ٹی وی لاؤنج میں ڈیرہ جمائے
ہوئے بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

ادا نظر نہیں آرہی؟ عائزہ نے تعبیر سے پوچھا۔۔۔۔۔۔"
اپنی دوستوں کے ساتھ باہر ڈنر کا پلان تھا اس کا ہم سے پوچھ کر پی گئی ہے
آجائیے گی کچھ دیر میں تعبیر نے کہا۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کوئی بھی بچہ نہ ہونے کی وجہ سے تعبیر نے یتیم خانے سے ایک بچی گود لی تھی۔۔۔۔نہال اس حق میں قطعاً نہیں تھا مگر تعبیر کے اٹل فیصلے پر اسے ہار ماننی پڑی۔۔۔۔

تعبیر نے اپنی ممتا کی پیاس اسے گود لے کر بجھائی۔۔۔

💖💖💖💖💖💖

بابا اس سال ہماری برتھ ڈے پارٹی خوب دھوم دھام سے منائی جائے گی

۔۔۔

It's final.....

تقی نے زور دے کر کہا۔۔۔

پچھلی بار بھی آپ دونوں عین برتھ ڈے سے دو دن پہلے ایک امپورٹینٹ بزنس ڈیل کے سلسلے میں آؤٹ آف کنٹری چلے گئے۔۔۔اس بار ہم پہلے سے آپ کو بتا رہے ہیں کہ اب کی بار کوئی دوسرا پروگرام سیٹ نہ کریئے گا۔۔۔

مضربان نے تنبیہی انداز میں کہا۔۔۔

Ok done.... Don't worry......

Zubi Novels Zone

وامق نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔

بابا کیوں نہ ہم سب مل کر شاپنگ پر چلیں برتھ ڈے کی سب ایک ہی کلر" کے ڈریسز پہنیں گے۔۔۔کیوں کیسا لگا آئیڈیا۔۔ تقی نے کہا۔۔۔۔

ایک دم فلاپ۔۔۔ مضربان نے برا سا منہ بنا کر کہا۔۔۔۔

"کچھ نیا سوچو"

دفع ہو تم خود کچھ بتاتے نہیں اور میرا بتایا پسند نہیں آتا۔۔۔۔۔

ہنہہ۔۔۔۔۔وہ ہنکارا بھر کر رہ گیا۔۔۔۔

ایسا کرو بچوں تم لوگ اپنی اپنی شاپنگ اپنی پسند سے کر لو میں تمہاری ممی کے ساتھ جا کر خودی شاپنگ کروں گا۔۔۔۔

وامق نے کہا۔۔۔

صاف صاف کہیے نا بابا آپ اور مما اکیلے میں وقت سپینڈ کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔کباب میں دو ہڈیوں کو نکال کر باہر کیسے پھینکا ہے آپ نے؟؟؟؟

مضربان نے منہ پھلائے کہا۔۔۔۔

"ارے نہیں یار تم تو ناراض ہی ہو گئے۔۔۔۔۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کوئی بات نہیں بابا آپ اور مام دونوں اپنی شاپنگ کریں ہم اپنی خود ہی کر لیں گے اسے تو ویسے ہی شوق ہے ہر وقت مما سے چپک کر رہنے کا۔۔۔۔

توکیا ہوا مما اس کی ہی ہے۔۔۔۔ طمر نے مضربان کے گال پر پیار سے "سہلا کر کہا۔۔۔

"Love you so much mama.....

وہ بھی جواباً لاڈ سے بولا۔

اور طمر کے ساتھ لگ گیا۔۔۔

میرے دشمنوں میں سر فہرست میری ہی اولاد ہے ہر وقت میری بیوی" سے چمٹی رہتی ہے۔۔۔۔" وامق کے لبوں سے شکوہ پھسلا۔۔۔

طمر، تقی اور مضربان تینوں مسکرائے۔۔۔۔

بابا ہم اپنے سب فرینڈز کو بھی انوائیٹ کریں گے۔۔۔۔

تقی بولا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے لسٹ بنالو کتنے لوگ ہیں پھر اسی حساب سے ارینجمینٹ کروائیں گے۔۔۔۔وامق نے کہا۔

میرا تو صرف ایک ہی دوست ہے اس کا نام تو سب کو پتہ ہی ہے۔۔۔۔

جی بیٹا جی اب تو ہمیں بھی حفظ ہو چکا ہے دراک صاحب کا نام ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔چوبیس گھنٹے آپ اس کے نام کی مالا جپتے رہتے ہیں۔۔۔۔طمر نے اسے کہا۔۔۔۔۔

وہ مسکرایا۔۔۔۔۔

ارے اب تو مجھے بھی اشتیاق ہے دراک سے ملنے کا وامق نے کہا۔

بابا میری بھی دو فرینڈز ہیں۔۔۔۔۔

اس کی فرینڈ لسٹ میں لڑکیاں۔۔۔۔۔؟ بھئی بیوٹیفل اپنے اس بیٹے پر نظر رکھو اس کی فرینڈ لسٹ میں دونوں لڑکیاں ہیں۔۔۔۔ وامق نے طمر سے کہا۔۔۔۔۔

بابا ایسی کوئی بات نہیں ہم تینوں جسٹ فرینڈز ہیں۔۔۔۔۔

آپ ان دونوں سے ملیں گے تو دیکھنا بہت اچھا لگے گا ایک مشرق اور دوسری مغرب۔۔۔ پھر بھی ہم تینوں میں گاڑھی چھنتی ہے۔۔۔۔۔ تقی نے کہا۔۔۔۔

ارے اس چھپکلی کو بلا کر پارٹی کا مزہ مت خراب کرو تقی۔۔۔۔۔"

مضر بان نے کہا۔۔۔۔

جواباوہ اس کی بات کو ہوا میں اڑا گیا اور باقی افراد کا نام لکھنے لگا۔۔۔۔۔

یکایک سیاہ بادلوں نے آسمان پر اپنا ڈیرہ جمالیا.. ٹھنڈی ہوائوں نے سرگوشیاں کرنی شروع کردی..اور کچھ ہی دیر میں موسلادھار بارش ....شروی ہوگئ

...ادا شدید کوفت میں مبتلا ہوئی

اوگاڈ! یہ بارش بھی ابھی ہونی تھی..سارا موڈ خراب ہوگیا..لاہور کی صاف سڑکوں پر ڈرائیونگ کرتے ہوئے ادا نے شیشے پہ پڑتے ہوئے بارش کی ننھی بوندوں کو نفرت سے دیکھا.....شاید ادا ہی دنیا کی ایسی لڑکی ہے ...جسے بارش میں کوئی دلچسپی نہیں تھی

چیچیچیچیچر یر کی آواز کے ساتھ ہی ادا کی بلیک کرولا نے بھی جواب دے دیا.

...ایک دم سے گاڑی خراب ہونے پر اسے ایک اور جھٹکا لگا

وٹ دا ہیل !!.اب اسے کیا ہوا....آج کا دن ہی عجیب ہے..پتا نہیں کس منحوس کی شکل دیکھی تھی صبح.. صبح۔۔۔۔وہ بھی اپنی مام تعبیر کی طرح ان کی صحبت میں رہ کر تھوڑی نخریلی ہو چکی تھی۔۔۔۔

اب اسے باہر نکل کر دیکھنا تھا کہ کیا مسئلہ پیش آگیا ہے گاڑی کو پر بارش تھی کہ تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی... تھوڑی دیر مزید انتظار کے بعد بارش کی رفتار میں کمی آئی تو وہ جلدی سے گاڑی سے باہر نکل آئی۔۔کہ کہی پھر سے بارش نہ شروع ہو جائے...

...آدھے گھنٹے سے اپنا دماغ استعمال کر کے بھی ادا کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

افففف اب کیا کروں ؟؟

نیٹ ورک بھی نہیں آرہا یہاں.. پتہ نہیں اب کوئی مکینک بھی ملے گا یا نہیں.. اب پیدل ہی چلنا پڑے گا... ادا نے اکتا کر کہا اور اپنا بیگ اور سیل فون لیا.. گاڑی لاک کی اور پیدل چلنے لگی...

ادا کی گاڑی جس جگہ خراب ہوئی وہ لاہور کی ایک اچھی سوسائٹی کے قرب کا ایریا تھا. یہاں کی بڑی بڑی سڑکوں پر ٹریفک بہت کم... اور کچھ برسات کی وجہ سے بھی اکا دکا گاڑیاں نظر آرہی تھی..

بارش کے باعث دھلی دھلی سڑکیں, درختوں کی شادابی, اور ٹھنڈی فضا ایک خوبصورت منظر پیش کر رہی تھے..

ہوا کے دوش پہ اڑتے ادا کے کالے ریشمی بال اپنی ہی دھن میں اڑ رہے تھے..یلو کلر کی خوبصورت کرتی جسکے ساتھ وائٹ کلر کی کیپری اور یلو کلر کا شفون کا دوپٹہ جو ادا نے زیب تن کیا ہوا تھا۔ادا کے حسن کو چار چاند لگا رہا تھا... بڑی بڑی سیاہ پر کشش آنکھیں, صاف رنگت. گلابی لب.. بلاشبہ ...ادا ایک پر کشش شخصیت کی مالک تھی

..ابھی ادا کچھ دور ہی گئی ہو گی کہ بارش کی رفتار میں اضافہ ہونے لگا

میرے ساتھ ہی کیوں ہوتا ہے ایسا؟؟ جس چیز سے بچنے کی کوشش کروں ...اسی سے سامنا ہونا ہوتا

.بارش کی برستی بوندوں کو کوفت سے دیکھتے ہوئے ادا نے خود کلامی کی

بارش میں بھیگتی وہ تیز تیز قدم اٹھانے لگی ساتھ ساتھ موبائل پہ بھی نظر ...ڈال رہی تھی کہ شاید سگنل آ جائے

ایسے میں اس کی ٹکر سامنے سے آنے والی گاڑی سے ہوتے ہوتے بچی...ادا گاڑی سے چند انچ کے فاصلے پر تھی کہ گاڑی چلانے والے نے جلدی سے گاڑی کے بریکس لگائے۔۔۔ٹائروں کی چرچراہٹ کی آواز خاموشی کے سبب دور تک پھیلی۔۔۔۔۔

دوسری طرف ایک جھٹکے سے ادا پیچھے کی طرف ہوئی ہی تھی کہ ہیلز کی ..وجہ سے اسکا پاؤں سلپ ہوا اور وہ نیچے گر گئی
بارش کے باعث پیدا ہوا کیچڑ ادا کے کپڑوں پر نقش و نگار بنا گیا۔۔۔

اس دوران آسمان میں بجلی زور سے کڑکی اور بارش نے زور و شور سے برسنا شروع کر دیا... شاید نہیں یقیناً آج بارش کا ارادہ سب کو خود میں بھیگونے کا تھا..

اچانک رونما ہونے والے حادثے کے باعث تقی فوراً گاڑی روک کر باہر نکلا۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف ادا کو کچھ سمجھ نہ آیا کہ اسکے ساتھ ہو کیا رہا ہے.. پہلے یہ بارش, پھر اچانک گاڑی خراب, اور اب یہ حادثہ... وہ زمین پہ بیٹھی اسی سوچ میں گم تھی۔۔۔۔

آئم سو سوری میم.. آپ ٹھیک ہیں؟؟
.. آپ کو کوئی چوٹ تو نہیں آئی؟؟ تقی نے فکرمندی سے پوچھا

وہ فوراً اٹھی اور سامنے کھڑے شخص کو غصے سے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا...

اندھے ہو گیا؟..دیکھ کر ڈرائیو نہیں کر سکتے؟؟اگر ڈرائیو کرنا نہیں آتا تو نکلتے ہی کیوں ہو روڈ پر؟؟

..آئم سوری..شاید میری ہی غلطی ہو۔۔۔

سامنے کھڑی ہوئی لڑکی کے چہرے پر کیچڑ سے بنے نقش و نگار دیکھ کر وہ اپنے لبوں پر امنڈنے والی مسکراہٹ کو روک نا پایا۔۔۔اور منہ سے ہنسی کا فوارہ چھوٹا۔۔۔..

... ت۔۔تمہیں تو میں دیکھ لوں گی"

وہ اسے دھمکا کہ پلٹ کر جانے لگی تو کیچڑ میں پاؤں پھسلا۔۔۔۔اور ایک بار پھر وہ گری۔۔۔۔۔۔

اس بار تو شرم سے وہ اس سے نظریں ملانے کے بھی قابل نا رہی۔۔۔۔۔

تقی نے اس کے سفید چہرے کو دیکھا جو خفت کے باعث سرخی مائل دکھائی دینے لگا۔۔۔۔۔۔۔اب بارش کی ننھی منی بوندیں اس پر گر رہی تھیں۔۔۔۔۔

تقی نے اپنا ہاتھ اس کے آگے کیا۔۔۔تاکہ اسے اٹھنے میں مدد دے سکے۔۔۔۔۔

مجھے تمہاری مدد کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔۔ادا نے دانت پیستے" ہوئے سختی سے منع کیا..ابھی وہ اٹھنے ہی لگی تھی کہ ایک بار پھر ..ڈگمگا گئی۔۔۔۔پر اس بار تقی نے اسے بنا اجازت تھام لیا

دیکھیں۔۔۔۔۔مس آپ جو کوئی بھی ہیں مجھ پر غصہ بعد میں کر لینا..پہلے ..خود کو سنبھالیں.. تقی نے اسکی باتوں کا اثر لیے بغیر کہا

برستی بارش کی بوندوں میں بھیگتے ہوئے تقی نے ادا کے نقوش کو اتنے

قریب سے دیکھا۔۔۔۔ کہ چند پل ساکت رہا۔۔۔۔

ادا کے چہرے پہ کیچڑ کے نشان اب بارش کی برستی تیز بوندوں سے دھلنے

لگے...

بارش سے دھلا نکھرا چہرہ، چہرے سے لپٹی بھیگی زلفیں...وہ مسمرائز

ہوا۔۔۔

او..ہیلو مسٹر!!!روڈ پر کھڑے کھڑے سونے کی بیماری کب سے ہے

؟؟؟؟؟

جبکہ تقی کے ہونٹوں پر ابھی جان لیوا مسکراہٹ ابھر کر معدوم

ہوئی۔۔۔۔گم سم سا کھڑا اسے خود سے دور جاتا دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ

..اسکی آنکھوں سے اوجھل ہو گئی

جادوئی طلسم تب ٹوٹا جب بادل زور سے گرجے اور تقی ہوش میں آیا.. پر وہ تب تک جا چکی تھی. وہ مبہم سا مسکرایا اور پھر سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

💖💖💖💖💖

اس گزرے ایک سال میں دراک کا ایم۔بی۔اے بھی کلیئر ہو چکا تھا،اور انٹرویو بھی اب وہ ٹریننگ سینٹر میں تھا۔۔۔۔

ٹریننگ کے دوران صرف ایک بار ہی دراک اور مضربان دونوں کی ملاقات ہو پائی تھی وجہ تھی دراک کی مصروفیت۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

آج مضر بان، دراک سے ملنے اس کے ٹریننگ سینٹر گیا تھا اور اسے اپنی اور تقی کی مشترکہ برتھ ڈے پارٹی میں شمولیت کے لیے دعوت دے کر آرہا تھا۔۔۔۔۔ کہ واپسی پر اپنی ہیوی بائیک کو قدرے ایک کم رش والی شاہراہ پر ڈال دیا چینجنگ اور انجوائے منٹ کے لیے۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے حال میں مست بائیک رائڈ نگ کر رہا تھا کہ پاس سے ایک دوسری ہیوی بائیک گولی کی سی برق رفتاری سے قریب سے گزری۔۔۔۔ اس نے زیادہ محسوس نہ کیا۔۔۔۔

آگ تو تب لگی جب اسے آگے نکل جانے کے بعد مقابل نے لوزر کا اشارہ دیا۔۔۔۔۔

مضر بان نے ریس پر ہاتھ رکھتے اسے گھمایا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

سی سی ہیوی بائیکس اپنی تیزرفتاری سے خالی شاہراہ پر آگے بڑھ رہی 450 تھی۔۔۔۔

کبھی ریڈ بائیک آگے تو کبھی بلیک۔۔۔۔۔۔

ریڈ بائیک پر موجود مضربان نے ہیلمٹ کا شیشہ اٹھا کر مقابل کو ایک آنکھ ونگ کی اور بائیک کو خطرناک حد تک تیز ترین رفتار پر لاتے لمحوں میں نظروں سے اوجھل ہوا۔۔۔۔۔۔

جبکہ دوسری بائیک پر موجود شخصیت نے اس کی تقلید کو میٹر کی آخری حدوں کو چھوتی رفتار میں اس کی تقلید کی۔۔۔۔

اور پہلی بائیک کے قریب سے گزرتے ہوئے اسے ایک بار پھر سے انگوٹھا نیچے کر کہ ہار کا نشان بناتے ہوئے اس کے قریب سے گزرا دی۔۔۔۔۔۔

ہارنا اس نے بھی کہاں سیکھا تھا۔۔۔

بائیک کو مزید ریس دیتے ہوئے اس کا تعاقب کیا۔۔۔

سامنے ہی فائنل ڈیسٹینیشن پر نظر پڑتے دونوں بجلی کی رفتار سے وہاں ایک ساتھ پہنچے۔۔۔۔۔

نا ایک کم نا ایک زیادہ۔۔۔۔

دونوں برابر تھے۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

مضر بان نے ہیلمٹ اتار کر ہاتھ میں پکڑتے ہوئے ایک طنزیہ مسکراہٹ اچھالی۔۔۔۔

جبکہ دوسری جانب اس نے ہیلمٹ اتار کر شانے پر بکھرے بالوں کو اپنے بازو میں موجود مختلف رنگوں کے بینڈز میں سے ایک اتار کر انہیں اس میں مقید کیا۔۔۔۔۔

علینا آفندی نے کبھی ہارنا نہیں سیکھا۔۔۔۔۔۔

وہ ایک ادا سے پونی میں مقید بالوں کو پیچھے جھٹکتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔

اور کسی کو خود سے جیت جانے دینا مضر بان کے کاغذوں میں نہیں۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ اس کے بندھے بالوں میں سے بینڈ ایک جھٹکے سے نکالتا ہوا آنکھ ونگ کر

کہ بولا۔۔۔

یا یوں کہہ لو ہار مضربان کے مقدر میں نہیں۔۔۔وہ تفاخر سے کالر اچکا کر

بولا

!! اس قدر گھمنڈ بھی جائز نہیں

وہ استہزائیہ انداز میں بولی۔۔۔۔

کس کے مقدر میں کیا ہے؟؟؟ یہ فیصلہ تو آنے والا وقت کرے گا۔۔۔

وہ اس کے ہاتھوں سے اپنا بینڈ واپس کھینچ کر بولی۔۔۔

مضربان گردیزی خدا سے اپنی جیت کا مقدر لکھوا کر اپنے ساتھ لایا

ہے۔۔۔۔۔۔

💔💔💔💔💔💔

Zubi Novels Zone

آج وامق اور طمر دونوں شاپنگ مال میں آئے فنکشن کے حساب سے خریداری کر رہے تھے مضربان اور تقی کے لیے گفٹس بھی خرید رہے تھے۔۔۔۔

وامق جینٹس شاپ میں گیا تو طمر نے سامنے ہینڈ بیگز والی شاپ کی طرف دیکھا۔۔

وامق کو اپنے وہاں جانے کا بتا کر خود ہینڈ بیگ پسند کرنے لگی۔۔۔

ہینڈ بیگ پسند کر کہ باہر نکلی تو سوچا زبیدہ خانم کے لیے بھی کچھ خرید لیا جائے۔۔۔۔

وہ اس وقت تھرڈ فلور پر تھی۔۔۔

مگر ان کی خریداری کے لیے تو پھر سے گروانڈ فلور پر جانا ہو گا۔۔۔۔

وہ سوچتے ہوئے شاپنگ بیگز اٹھائے۔۔۔ سیڑھیاں نیچے اترنے لگی ۔۔۔ابھی اس نے پہلا قدم ہی رکھا تھا کہ بری طرح سے کسی سے ٹکرائی۔۔۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

دونوں کا جاندار قسم کا تصادم ہوا۔۔۔۔
دونوں نے اپنی پیشانی سہلائی۔۔۔
سوری """"" دونوں نے مشترکہ ایک دوسرے کو دیکھ کر کہا۔۔۔"
پھر دونوں نے ہی ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے اپنا اپنا سامان تیزی سے سمیٹا۔۔۔۔

" سوری میں تھوڑا جلدی میں تھی"

اس نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے کہا۔۔۔۔

اٹس اوکے ہو جاتا ہے کبھی کبھی۔۔۔۔۔ طمر نے اس سے کہا۔۔۔۔۔"

وہ طمر کے سلجھے ہوئے لہجے سے متاثر ہوئے بنا نہ رہ سکی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ طمر آگے بڑھتی اس نے اسے روک کر کہا۔۔۔۔

If you don't mind.....

کیا میں آپ کا نام جان سکتی ہوں؟؟؟

" جی بالکل میرا نام طمر وامق گردیزی ہے"

اس نے سہولت سے جواب دیا۔۔۔

اور آپ کا؟"طمر نے بھی رسمِ آداب نبھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

میرا نام تعبیر ہے"وہ مختصراً بولی۔۔۔"

Nice to meet you.....

طمر نے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔

Same here.....

وہ بھی خوشدلی سے بولی۔۔۔۔

قسمت میں ہوا تو پھر ملاقات ہو گی۔۔۔۔تعبیر بولی۔۔۔"

جی ضرور"دونوں نے اپنی راہ لی۔۔۔۔۔۔"

یار بیوٹیفل کہاں چلی گئی تھی؟؟؟؟وامق اسے ڈھونڈھتا ہوا اس کے "
قریب آیا اور پریشانی سے بولا۔۔۔

یہیں تھی میں نے کہاں جانا ہے ابھی ایک لیڈی سے ٹکراؤ ہوا۔۔۔بس "
اسی میں تھوڑا وقت صرف ہوا۔۔۔آپ تو ایسے ہی پریشان ہو جاتے ہیں
جیسے میں کوئی بچی ہوں۔۔۔آپ کے پاس فون تھا تو مجھے کال کر لیتے
۔۔۔۔

طمر نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔۔۔
کہاں ہے تمہارا فون؟؟؟؟"

میں نے تمہیں کال کی تھی۔۔۔

یہیں تو تھا میں نے شاپنگ کے دوران ایک بیگ میں ڈالا تھا۔۔۔۔"

وہ شاپنگ بیگز میں چیزیں الٹ پلٹ کر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

ایک شاپنگ بیگ میں کچھ الگ چیزیں دیکھ کر ٹھٹھکی۔۔۔

یہ شاپنگ بیگ تو میرا نہیں۔۔۔۔وہ حیران کن نظروں سے اس میں موجود چیزوں کو دیکھ کر بولی۔۔۔۔

اوہ شٹ کہیں یہ اس لیڈی کیا نام تھا اس کا؟؟؟؟"

ہاں یاد آیا تعبیر کا تو نہیں.؟"وہ سوچ کر بولی۔۔۔۔

یار دھیان رکھنا تھا نا۔۔۔اب اسے کہاں سے ڈھونڈیں گے اتنے بڑے" مال میں؟؟؟؟

وامق چیزوں کی تو کوئی بات نہیں مگر بیگ میں میرا فون تھا۔۔اس میں "
کانٹیکٹس اور کچھ آفس کی اہم ترین معلومات سیو تھیں۔۔۔

اب کیا کیا جائے ؟؟؟"
ایسا کرتا ہوں سم بلاک کروا دیتا ہوں۔۔۔
سم بلاک کرنے سے کیا ہو گا؟
معلومات تو گئیں نا۔۔۔

Zubi Novels Zone

تم ایسے ہی پریشان ہو رہی ہو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔
چلو آؤ باقی کی بھی شاپنگ کر لیں۔۔۔

نہیں وامق اور نہیں بس اب گھر چلتے ہیں میں بہت تھک گئی ہوں۔۔۔۔
اچھا چلو ٹھیک ہے جیسے تمہیں ٹھیک لگے۔۔"

لاؤیہ بیگز مجھے دے دو۔۔۔

اور تم ایزی ہو جاؤ۔۔۔وامق نے طمر کے ہاتھ سے بیگز اپنے ہاتھ میں منتقل کیے۔۔۔۔۔

پھر وہ دونوں پارکنگ میں کھڑی ہوئی اپنی گاڑی میں بیٹھ کر گھر روانہ ہوئے۔۔۔۔

وامق نے ابھی گھر میں قدم رکھا ہی تھا کہ طمر کے نمبر سے کال آتی ہوئی دیکھ کر فوراً ریسو کی۔۔۔۔

اسلام و علیکم! وامق نے مہزب انداز میں کہا۔۔۔

و علیکم السلام!

پلیز میری بات طمر سے کروا دیں۔۔۔اس نے مردانہ آواز سن کر"

کہا۔۔۔

طمر کو جانچتی ہوئی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

وامق نے اپنا فون اس کی طرف بڑھایا۔۔۔۔

طمر نے ابرو اچکا کر اشارے سے پوچھا۔۔

کون ہے؟

تم بات کرو" وامق نے اسے ہلکی آواز میں کہا۔۔"

جی" وہ محض اتنا ہی بولی۔۔۔"

اگین سوری" آپ کا بیگ بائے مسٹیک میرے ساتھ ایکسچینج ہو گیا"

ہے۔۔۔

اس میں آپ کا فون تھا خوش قسمتی سے اور آپ کے ہزبینڈ کا نمبر موجود تھا تو اسی پہ کال کر کہ اطلاع دینا مناسب سمجھا۔۔۔

آپ کا فون اور چیزیں بحفاظت میرے پاس موجود ہیں جب بھی آپ فری ہوں آ کر لے جایئے گا۔۔۔اسی بہانے ایک بار پھر سے ملاقات بھی ہو جائے گی۔۔۔۔

جی ضرور "میں وقت نکال کر آتی ہوں آپ اپنے گھر کا ایڈریس سینڈ کر دیں۔۔۔
آج تو ممکن نہیں کل چکر لگاؤں گی۔۔۔آج میرے گھر میں ایک چھوٹی سی پارٹی ہے۔۔۔۔

طمر نے جوابا کہا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

چلیں جیسے آپ کی مرضی۔۔۔۔۔ تعبیر بولی۔۔۔۔"

❤❤❤❤❤❤❤

ہائے اماں بی!!!! کیسی ہیں؟؟

علینا نے انیکسی میں آتے ہی ان کے گلے لگ کر پوچھا۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں میری پیاری سی گڑیا کیسی ہے؟"

انہوں نے محبت بھرے انداز میں کہا۔۔۔۔

" ایک دم فٹ"

مجھے کیا ہونا ہے؟؟؟

اماں بی وہ نا آپ سے ایک کام تھا۔۔۔۔ وہ خجالت سے بال کھجاتے ہوئے

بولی۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں بھی کہوں آج یہ سواری بنا بلائے کیسے آگئی؟؟؟؟"

اماں بی!!!!!وہ اپنی بے عزتی پر روہانسی آواز میں بولی۔۔۔۔۔

اچھا بتاو۔۔۔کیا بات ہے؟؟؟؟"

اماں بی وہ۔۔۔۔۔وہ جھجھکتے ہوئے اس نے اپنی بات کا آغاز کیا۔۔۔۔

اب بتا بھی دو ایسی کیا بات ہے جو ایسے منمنا رہی ہو؟؟؟؟"

آج بدرا اور میرے دوستوں کے گھر برتھ ڈے پارٹی ہے تو آپ پلیز بدرا"
کو میرے ساتھ جانے کی اجازت دے دیں۔۔۔۔

اس نے منت بھرے انداز میں کہا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

علینا بیٹا دیکھو یوں لڑکیوں کا آدھی رات کو گھر سے باہر نکلنا مجھے بالکل" بھی پسند نہیں۔۔۔۔ تم پوچھ لو بدرا سے اسے بھی معلوم ہے میری عادت ۔۔۔۔۔۔

بدرا جو چھپ کر ساری کاروائی دیکھ رہی تھی۔۔۔ سٹپٹا کر سامنے آئی۔۔۔

ج۔۔۔جج۔۔۔۔جی اماں بی۔۔۔۔وہ دوپٹے کو اپنی انگلیوں پر لپیٹتے" ہوئے اٹک اٹک کر بولی۔۔۔۔۔

اماں بی میں ہوں نا ساتھ کچھ نہیں ہوتا آپ پلیز ہمیں اجازت دے" دیں۔۔۔۔

اس نے ہمت نہ ہاری اور ایک بار پھر سے کوشش کی۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

اماں بی نے بدرا کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں شاید امید کی چمک تھی۔۔۔۔ جیسے وہ اپنے کسی بھی سخت فیصلے سے ماند نہیں پڑنے دینا چاہتی تھیں۔۔۔

ٹھیک ہے تم لوگ چلی جاؤ۔۔۔۔"

Hurrah!!!!!!

Zubi Novels Zone

وہ خوشی سے چلائی۔۔۔۔

مگر؟؟؟؟"

اماں بی بولی۔۔۔

تو وہ دونوں سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھنے لگی۔۔۔۔

تمہیں بذل چھوڑ کر آئے گا بحفاظت اور پھر واپسی بھی اسے بھیج دوں گی تم دونوں کو لینے۔۔۔۔

بھیاتو کبھی نہیں مانیں گے۔۔۔۔۔علینا منہ کے ٹیڑھے میڑھے زاویئے"
بنا کر بولی۔۔۔

تم اس کو فون کر کہ بلاؤ میرا نام لو دیکھنا کیسے نہیں مانتا۔۔۔؟"

وہ مان بھرے انداز میں بولیں۔۔۔۔
!!!ہیلو بھائی"
ہمممممم
!!!بولو۔۔۔۔

بھائی مجھے اور بدرا کو اپنے دوستوں کے گھر جانا ہے اماں بی کہہ رہی ہیں کیا
آپ ہمیں وہاں لے کر جائیں گے؟؟؟؟اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا

۔۔۔۔

بدرا ابھی جا رہی ہے؟ سوال آیا سرد سے لہجے میں۔۔۔۔۔۔"

" جی بھائی"

ٹھیک ہے آتا ہوں۔۔۔ کہہ کر فون رکھ۔۔۔

خلاف معمول اس کے یوں مان جانے پر وہ کچھ لمحے حیران ہوئی۔۔۔۔ پھر سر جھٹک کر بولی۔۔۔ بدرا جلدی سے تیار ہو جاؤ بھائی مان گئے ہیں۔۔۔۔

وہ بدرا کے ساتھ دوسرے روم میں آئی۔۔۔۔

کیا پہن رہی ہو؟؟

کچھ بھی پہن لیتی ہوں کون سا نظر آنا ہے۔۔۔ وہ سادگی سے بولی۔۔۔

Can't believe it ....

کہیں تم برتھ ڈے پارٹی میں بھی عبایا پہن کر جانے کا تو نہیں سوچ رہی ؟؟؟؟

وہ حیران لہجے میں بولی۔۔۔۔

بدرا نے اس کے سوال پر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

قطعاً نہیں 'سوال ہی پیدا نہیں ہوتا میرے ہوتے ہوئے تم ایسی کوئی بھی" حرکت کرو۔۔

Zubi Novels Zone

لاؤ دکھاؤ تمہارے پاس کون سے کپڑے ہیں؟

وہ کمرے میں بنی درمیانہ سائز کی لکڑی کی الماری کھول کر اس میں سے اس کے کپڑے دیکھنے لگی۔۔۔۔

واؤ!!!!ایک خوبصورت سا بلیک کلر کا شیفون کا فراک نظر آیا جس کے
صرف بازوؤں پر موتی لگے تھے باقی فراک سادہ مگر بہت پیارا سٹچڈ
تھا۔۔۔۔۔۔

یہ پہنو"علینا نے نکال کر اس کے ہاتھ میں تھمایا۔۔۔"
نہیں۔۔۔۔نہیں۔۔۔یہ نہیں۔۔۔ایسے لگے گا کہ میں کسی کی شادی"
میں جا رہی ہوں۔۔۔۔۔وہ منہ بنا کر بولی۔۔۔
کبھی کسی کی شادی میں گئی ہو؟؟؟؟"
اس نے سوال پوچھا۔۔۔
" نہیں"
تو پھر تمہیں کیسے پتہ چلے گا کہ شادیوں میں ایسے ڈریس پہن کر جاتے ہیں۔
شادی پر موجود لڑکیوں کی ڈریسنگ اور تیاریاں تم نے ابھی دیکھی کہاں ہیں
۔۔۔دیکھو تو غش کھا جاو۔۔۔۔

اتنی بھی سادگی اچھی نہیں جناب۔۔۔

کچا تیرا امکان ہے کچھ تو خیال کر۔۔۔۔

اس نے شعر کی ٹانگ توڑی۔۔۔۔۔

دونوں ہنسنے لگی۔۔۔۔۔

میں خود ہی نکالتی ہوں۔۔۔۔۔"

اس نے الماری میں سے ایک وائٹ کلر کا شیفون کا فراک اور چوڑی دار

پاجامہ نکالا۔۔۔۔

اور دو منٹ میں چینج کر کہ باہر آئی۔۔۔۔۔

بالوں کی چٹیا بنائی اور سوٹ کے ساتھ کا سفید رنگ دوپٹہ گول گھما کر نماز کے سٹائل میں سر پر لیا۔۔۔ بڑے دوپٹے کی وجہ سے اس کا نازک وجود چھپ گیا۔۔۔۔

جلدی چلو بھائی آ گئے۔۔۔۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر کو بھاگی۔۔۔۔

باہر سے ہارن کی آواز سن کر وہ اماں بی کو اپنے جانے کا بتا کر باہر نکلیں۔۔۔۔

بلیک ہنڈا سوک میں بذل آفندی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے انہیں کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں پیچھے آ کر بیٹھنے لگیں۔۔۔۔

میں تم دونوں کا ڈرائیور ہوں جو پیچھے بیٹھ رہی ہو۔۔۔ ایک آگے آئے" ۔۔۔اس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

جی بھائی۔۔۔۔علینا آگے بیٹھی تو بدرا پیچھے بیٹھ گئی۔۔۔۔"

بذل نے گاڑی سٹارٹ کی اور علینا سے گھر کا راستہ پوچھا۔۔۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تقی نے اسے گوگل میپ سے اسے گھر کا ایڈریس سینڈ کیا تھا۔۔۔۔

بذل نے دیکھتے ہوئے گاڑی اسی راستے پر ڈال دی۔۔۔۔

ساڑھے سات ہو چکے تھے شام کے سائے گہرے ہوئے رات کے اندھیرے نے اپنے پر پھیلائے۔۔۔

بذل نے فرنٹ مرر بدرا پر رکھ کر سیٹ کیا۔۔۔۔

جس میں سے اب اس کا چہرہ واضح طور پر اسے دکھائی دینے لگا۔۔۔۔

وہ ڈرائیونگ کے دوران گاہے بگاہے نظر اٹھا کر اسے دیکھتا۔۔۔۔۔

اس نے تو زیادہ تر میک اپ سے لدے ہوئے چہرے ہی دیکھے تھے۔۔۔۔۔

کیا کوئی سادگی میں بھی اتنا سحر کن دکھائی دے سکتا ہے؟اس کے من نے خودی سے سوال کیا۔۔۔۔۔

اتنا پاک، شفاف، بے ریا، نازک اندام اور دل موہ لینے والا حسن اس نے پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔اس کے دل نے اس کے حق میں گواہی دی۔۔۔۔

دل نے ایک بار اس مومی مجسمے کو چھو لینے کی تمنا کی۔۔۔۔

خواہ وہ اس دنیا کی باسی ہے بھی یا اس کا کوئی الوژن؟؟؟؟؟

اپنی دلی خواہش کا سوچ کر وہ من ہی من میں مسکرایا۔۔۔۔

بدرا نے ایک بار بھی نظر اٹھا کر اسے نہیں دیکھا سارے راستے نظر باہر گزرتے مناظر پر جمائے رکھی۔۔۔۔

بالآخر گھر آیا تو وہ دونوں نیچے اتریں۔۔۔

علینا میسج پر تقی کو اپنے پہنچنے کی اطلاع کر چکی تھی اسی لیے وہ اور طمر گھر سے باہر کھڑے تھے۔۔۔۔

! اسلام و علیکم"

علینا اور بدرا دونوں نے انہیں مشترکہ سلام کی۔۔۔۔

میں دو گھنٹے تک لینے آجاؤں گا۔" بذل نے تھوڑا سا سر باہر نکال کر کہا اور" گاڑی کا رخ تبدیل کیے وہاں سے یہ جا وہ جا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

علینا شرمندہ ہوئی کہ بزل نے ان سے مروتا بھی حال نہیں پوچھا اور نہ رسمی سلام دعا کی۔۔۔

مگر نظرانداز کیا۔۔۔۔

علینا سے گلے ملنے کے بعد جب طمر نے بدرا کو دیکھا تو اس کی ہو بہو اپنی اور تقی جیسی ہلکی سبز آنکھوں کو دیکھ کر چونکی۔۔۔۔

خون کی گردش جیسے بدن میں رکی۔۔۔۔

وہ دم سادھے اس کا جائزہ لینے لگی۔۔۔

علینا نے بدرا کو گھور کر دیکھا اور اسے آگے ہو کر خود گلے ملنے کا اشارہ دیا۔۔۔۔

بدرا آگے ہو کر ان کے ساتھ لگی۔۔۔

!!!اسلام وعلیکم آنٹی

تو طمر نے اسے خود میں زور سے بھینچ لیا۔۔۔۔

بدر اان کی شدت پر سٹپٹائی۔۔۔۔

یہ خون کی کشش تھی یا رشتے کا احساس جو طمر کو خود بخود ایسا کرنے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔۔

طمر کی آنکھیں جھلملانے لگیں۔۔۔۔

یہ کیا ایموشنل سین چل رہا ہے؟" وامق جو کب سے اندر ان سب کے" واپس آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔انہیں نا آتے دیکھ باہر آیا تو طمر کو تقی کی دوست کے ساتھ یوں کھڑے ہوئے دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔

بھئی بیوٹیفل کبھی ہمیں تو ایسے گلے نہیں لگایا؟؟؟اس کے ہونٹوں سے"
پیار بھرا شکوہ پھسلا۔۔۔

اس کی بات سن کر طمر بدرا سے دور ہوئی۔اور آنکھیں صاف کرتے گھور کر
وامق کو دیکھا۔۔۔۔

آپ کہیں بھی۔۔۔کسی کے بھی سامنے شروع ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔"

ایک بار تو وامق بھی چونکا تقی کی دوست کو دیکھ کر۔۔۔۔
بیٹا آپ کی آنٹی تھوڑی ایموشنل ہیں برا مت منانا۔۔۔۔۔دراصل"
ہماری بھی آپ جیسی ایک بیٹی کھو گئی تھی۔۔۔۔اسی لیے۔۔۔۔۔

وامق اور طمر نے مضر بان اور تقی کو بس اتنا ہی بتایا تھا کہ ان کی ایک بہن (تھی جو گم چکی ہے اس لیے تقی اس بات سے چونکا نہیں۔

وامق نے وضاحت کی طمر کے رویے کی وجہ۔۔۔

نہیں کوئی بات نہیں انکل مجھے بالکل بھی برا نہیں لگا۔۔۔"
وہ آہستگی سے بولی۔۔۔
بیٹا آپ کے والدین کا کیا نام ہے؟؟؟؟

طمر نے دماغ میں چلتی ہوئی بات آخر کار پوچھ ہی لی۔۔۔۔
میرے بابا کا نام سکندر شاہ اور والدہ کا نام اماں بی ہے۔۔۔میں نے کبھی" ان کا نام نہیں پوچھا۔۔۔سب انہیں اماں بی کہتے تھے اسی لیے میں بھی انہیں اماں بی کہتی ہوں۔۔۔۔

اب کیا ساری باتیں یہیں دروازے پر ہی کر لینی ہے یا اندر بھی جانا ہے"

؟؟؟

وامق نے سب سے کہا۔۔۔۔

سب وامق کے کہنے پر اندر کی طرف بڑھے۔۔۔۔

سب نے باہم مل کر یہ فیصلہ کیا تھا کہ اپنے دوستوں کے سوا اور کسی کو بھی نہیں بلائیں گے۔۔۔۔

اسی لیے وہاں گنے چنے افراد ہی موجود تھے۔۔۔۔

زبیدہ خانم کی طبیعت خرابی کے باعث وہ پہلے ہی دوائی لے کر آرام کرنے جا چکی تھیں۔۔۔انہوں نے صبح ہی اپنی طرف سے تحفے تقی اور مضربان کو دے دیئے تھے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اب لاؤنج میں طمر، وامق، علینا، بدرا اور تقی ہی موجود تھے۔۔۔۔۔

افراد کم تھے اسی لیے لاؤنج میں ہی گیٹ ٹو گیدر کا پروگرام بنایا تھا۔۔۔۔۔

تقی جاؤ مضربان کو بھی بلا لاؤ۔۔۔ایسی کون سی باتیں ہیں ان دونوں کی"

جو ختم نہیں ہو رہیں۔۔۔۔۔

جی بابا۔۔۔۔

یہ کہتے ہی وہ اٹھ کر مضربان کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ تینوں باہر آئے۔۔۔۔۔

واؤ یہاں تو بڑے بڑے لوگ آئے ہیں"؟"

علینا نے دراک کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

ہیلو !!!!

اس نے دور سے ہی ہلکی مسکراہٹ اچھال کر کہا۔۔۔

بدرا نے علینا کے کہنے پر نظریں اٹھا کر دیکھا تو مضربان کے ساتھ کھڑا وہ شاید اس سے بھی زیادہ دراز قد اور کسرتی جسم والا لڑکا جس نے جینز پر وائٹ شرٹ پہن رکھی تھی اور کف موڑے ہوئے سادہ سے حلیے میں بھی کسی کو بھی زیر کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔۔۔

وہ فوراً نظر پھیر گئی۔۔۔۔۔اور مضربان کو سلام کیا۔۔۔۔

دراک نے اس کی باریک سی آواز سن کر اسے دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔

وہ ٹھٹھکا۔۔۔۔۔۔

بدرا۔۔۔۔۔دراک کے عنابی باریک لبوں نے ہلکی سی جنبش کی۔۔۔۔

ان کی آخری ملاقات کو قریبا نو سال کا عرصہ بیت چکا تھا۔۔ مگر کسی کے چہرے میں اتنی مماثلت۔۔۔۔؟؟؟

وہ سوچ میں پڑ گیا۔۔۔۔

نہیں وہ جو بھی ہے مضربان کی مہمان ہے میں اپنے کسی بھی شک کی بنا پر" ڈائیریکٹ اس سے بات کر کہ نا تو خود شرمندہ ہوں گا اور نہ اسے ہونے دوں گا۔۔۔ جب تک مجھے ٹھیک سے پتہ نہیں چل جاتا کہ یہ بدرا ہے بھی یا نہیں۔۔۔

چلو کیک کٹ کریں۔۔۔۔ تقی پرجوش لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

تقی اور مضربان دونوں نے مل کر لاؤنج میں ربنز کی ڈیکوریشن کی ہوئی تھیں۔۔۔

دونوں نے ایک ہی نائف ہاتھ میں لیے کیک کٹ کیا۔۔۔اور سب نے انہیں برتھ ڈے وشز دیں۔۔۔

تقی نے وامق کے منہ میں اور مضر بان نے طمر کے منہ میں کیک کا چھوٹا سا ٹکرا ڈالا۔۔۔۔

پھر ایک دوسرے پر سنو سپرے کیے چہروں کو بگاڑا۔۔۔۔
سب نے مل کر سیلفیز لیں۔۔۔۔اور گفٹس دیئے
اور پھر ریفریشمنٹ کا دور چلا۔۔۔۔

دراک جو لاؤنج میں رکھے پیانو کے پاس کھڑا تھا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس کی کیز پر اپنی انگلیاں باری باری اس طرح رکھی کہ ایک چھوٹی سی مگر خوبصورت دھن بجی۔۔۔۔۔

تمہیں بجانا آتا ہے" وامق نے دراک سے پوچھا۔۔۔

بس تھوڑا بہت۔۔۔۔ ویسے ہی دیکھ کر اپنے آپ ہی پریس ہو گیا۔۔۔۔
وہ اپنے سیاہ سلکی بالوں میں انگلیاں پھنسانے نظریں اٹھا کر بولا۔۔۔

آج ہماری برتھ ڈے کے موقع پر میرا جگری دوست کچھ پیش کرنے جا" رہا ہے۔۔۔۔

مضربان نے ہاتھ کی مٹھی مائیک کی طرح بنا کر جیسے اعلانِ عظیم کیا ہو۔۔۔۔

دراک اسے گھور کر رہ گیا۔۔۔۔۔

مضربان فضول مت بولو میں ایسا کچھ بھی نہیں کرنے والا۔۔۔۔۔"
تمہیں میری طرف سے گفٹ مل چکا ہے۔۔۔۔۔
دراک بولا۔۔۔

اپنا وہ گفٹ تم واپس لے لو۔۔۔۔ مجھے یہ چاہیے۔۔۔۔ تو چلو جلدی سے
شروع ہو جاو۔۔۔۔۔
دراک نے اچٹتی سی نظر بدرا پر ڈالی۔۔۔۔۔

جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کے دیکھتے ہی نظروں کا زاویہ تبدیل کر
گئی۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے وہ ہار مانتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

اور پیانو کے پاس رکھے سٹول پر بیٹھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں پیانو کی کیز پر مخصوص جگہوں پر رکھے دل موہ لینے والی دھن بجانے لگا۔۔۔۔۔

ہوا میں مدھر ساز گونجنے لگے۔۔۔۔۔

ساز کا ردھم سحر انگیز تھا۔۔۔۔۔۔

دراک نے دھن بجاتے ہوئے پیانو کے پیچھے سے تھوڑا سا چہرہ نکال کر بدرا کی طرف دیکھا۔۔اور لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔۔۔

ساتھ ہی اس نے اپنی دلکش آواز کا بھی جادو جگایا۔۔۔۔۔

انجانے ہو تم، جو بیگانے ہو تم، جو پہچانے لگتے ہو کیوں؟؟؟

تم گہری نیندوں میں جب سوئے ہو تو مجھ میں جگتے ہو کیوں؟

جب تجھ کو پاتا ہے دل مسکراتا ہے،

کیا تجھ سے ہے واسطہ؟

کیا تجھ میں ڈھونڈھوں میں؟

میں کیا تجھ سے چاہوں میں؟

کیا کیا ہے تجھ میں میرا؟

جانوں نہ میں تجھ میں میرا قصہ ہے کیا؟

اے اجنبی اپنا مجھے تو لگا۔۔۔

جانوں نہ میں تجھ سے میرا رشتہ ہے کیا اواجنبی اپنا مجھے تو لگا۔۔۔۔

جانے کیوں بدرا کو اپنے دل کی دھڑکن اس کی سحر انگیز آواز میں ڈوبتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔

اس کے ہاتھ کیز پر مگر نظریں اسی پر جمیں تھیں۔۔۔۔ جیسے یہ بول اس کے دل کے عکاس ہوں۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تجھ سے تعلق جو نہیں کچھ میرا۔۔۔

کیوں تو لگے ہے اپنا سا لگا؟

دیکھوں جو تجھے اک نظر جائے بھر مجھ ہے میرا جو خلا۔۔۔۔

زندگی میں خوشی تیرے آنے سے ہے

ورنہ جینے میں غم ہر بہانے سے ہے

یہ الگ بات ہے ہم ملے آج ہیں۔

دل تجھے اک زمانے سے ہے۔

جانوں نا میں تجھ میں میرا۔۔۔۔

او اجنبی اپنا مجھے تو لگا۔۔۔۔۔۔

اس کی نظریں خود پر جمی ہوئی محسوس ہوئیں۔۔۔دل عجب لے پر دوڑ رہا تھا۔۔۔

وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں باہم پیوست کیے نظریں جھکا گئی۔۔۔۔

پیانو اور اس کی دلکش آواز کے تال میل نے جو مدھر سماں باندھا تھا۔۔۔

وہ تھما تو ماحول میں چھائی ہوئی فسوں خیزی ٹوٹی۔۔۔

سب نے تالیوں کے ذریعے اسے سراہا۔۔۔

اور اس نے سر کو ہلکا سا خم دیئے عاجزانہ انداز میں داد وصول کی۔۔۔۔

سب آپس میں خوش گپیوں میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔

آؤ علینا اور بدرا تمہیں میں اپنا گھر دکھاؤں طمر نے ان دونوں سے کہا۔۔۔۔

وہ دونوں ان کی تقلید میں ان کے پیچھے چلنے لگیں۔۔۔۔

ابے یار تقی!!! میری معلومات کے مطابق تو چھپکلیاں تو دیوار پر چلتی ہیں"
۔۔ ہیں نا؟؟؟

"ہاں یار ٹھیک کہا۔۔۔"
اور سنا ہے کہ چھپکلیوں کا دیوار سے اتر کر زمین پر چلنا قیامت کی نشانیوں"
" میں سے ایک ہے
ہاں یار کہہ تو، تو ٹھیک رہا ہے وہ کنپٹی پر انگلی رکھتے ہوئے سوچنے کے انداز'
میں بولا۔۔۔
مگر یہ دیکھ نا سامنے چھپکلی زمین پر۔۔۔۔"
اس نے سامنے کھڑی علینا کی طرف دیکھتے ہوئے شرارت بھرے انداز
میں کہا۔۔۔۔

اس کی بات علینا کے کانوں سے مخفی نا رہ سکی۔۔۔

وہ اسے شرارے اگلتی ہوئی آنکھوں سے دیکھتے بھنا کر پیر پٹختی ہوئی وہاں سے یہ جا وہ جا۔۔۔

پیچھے وہ دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر کھلکھلا اٹھے۔۔۔۔

طمران دونوں کو گھر دکھانے لگی۔۔۔۔

وہ دونوں گھر دیکھ کر متعرف ہوئیں۔۔۔۔

طمر اور علینا آگے تھیں اور بدرا پیچھے۔۔۔۔

"بس یار کافی وقت ہو گیا ہے اب چلتا ہوں دراک نے مضربان سے کہا اور اپنی کیز لینے کے لیے مضربان کے کمرے کا رخ کیا۔۔۔۔

جایاراوپر کمرے سے لے آ۔۔اتنی دیر میں اور تقی یہ گفٹس ایک طرف" رکھ دیتے ہیں۔۔۔

ٹھیک ہے وہ کہہ کر مضربان کے کمرے سے اپنی کیز اٹھائے باہر آرہا تھا سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے اس کی نظر سیڑھیوں کے درمیان میں موجود اسی پر پڑی جو نیچے جارہی تھی۔۔۔طمر ان دونوں کو کچھ بتارہی تھی۔۔۔۔

طمر اور علینا نیچے اتر گئیں جبکہ۔۔۔۔۔

بدرا کا دوپٹہ سیڑھیوں سے اترے ہوئے ساتھ لگی ریلنگ کے کسی کیل سے پھنسا۔۔۔۔تو وہ جو نیچے اتر رہی تھی۔۔۔۔
ریشمی شفون کا دوپٹہ پھنسنے کی وجہ
سے پہلے تو سر سے اترا پھر شانے سے ڈھلکا۔۔۔

اس کی بل دار لمبی چوٹی جو گھٹنوں تک تھی۔۔۔۔دراک دیکھ کر حیران رہ گیا۔۔۔۔

اتنے لمبے بال۔۔۔۔؟ بلااختیار ہی اس کے منہ سے پھسلا۔۔۔۔

بدرا نے مڑ کر دیکھا۔اپنا دوپٹہ سنبھالا تیزی سے اور پھر سے سر پر لپیٹنے کی کوشش کی۔۔۔۔

مگر اتنے میں جب اس نے مڑ کر دیکھا تھا تب ہی چاند گرہن کا مخصوص نشان جو اس کی خاصیت اور لڈو کا بچپن سے اس کا فیورٹ تھا وہ دیکھ کر وہیں ساکت ہوا۔۔۔۔

بدرا نے جلدی سے خود کو کور کیا۔۔اس سے پہلے کہ وہ سیڑھیاں اترتی ۔۔۔دراک ایک ہی جست میں چند سیڑھیوں کا فاصلہ طے کرتا اس کے قریب پہنچا۔۔

بدرا کہاں چلی گئی تھی تم۔۔۔۔واپس لوٹ کر بھی نہیں آئی میں نے" تمہارا کتنا انتظار کیا۔۔۔۔"دراک نے اس کا نازک سا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے کہا۔۔۔۔

آ۔۔۔۔آ۔۔۔آپ پلیز دور رہیں مجھ سے میں آپ کو نہیں جانتی"

۔۔۔۔

وہ ڈر کے باعث ہڑبڑا کر بولی۔۔۔

اور اپنا ہاتھ اس کی گرفت میں سے نکالا۔۔۔

بدرا میں نے میٹرک کے علاوہ ہر کلاس ٹاپ کیا۔۔۔اب تو تمہارا گفٹ" پکا۔۔۔۔

اس کی بات پر بدرا نے حیران نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔"

یہ بات تو میرے اور لڈو کے سوا اور کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔وہ دھیرے سے منمنائی۔۔۔۔

مگر دراک نے سن لیا۔۔۔۔

وہ اس کی بات پر دل سے مسکرایا۔۔۔۔ایسا کرنے سے اس کے گال میں پڑتے ڈمپلز اور بھی واضح ہوئے۔۔۔۔

اب تو بدرا کو بھی یقین ہو چلا تھا کہ یہی لڈو ہے کیونکہ لڈو کے ایسے ہی گڑھے پڑھتے تھے گالوں میں۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

مگر اس کی اب کی سحر کن شخصیت دیکھ کر اس سے بات کرنے کہ ہمت مفقود پائی۔۔۔۔۔

بچپن میں اور بات تھی۔ مگر اب عمر اور ماحول کا تقاضا تھا۔۔۔۔۔وہ خاموش رہی۔۔۔۔

بدر اجلدی آو بھائی آ گئے ہیں باہر لینے۔۔۔۔علینا کی آواز سن کر وہ تیزی سے نیچے اتری۔۔۔۔دراک اس کے پیچھے تھا۔۔۔۔۔
دراک بھائی تقی اور اس مجھ میرا مطلب مضربان نے بتایا ہے کہ آپ" کی ٹریننگ آخری مراحل میں ہے۔۔۔۔اس کے بعد آپ کو بہت اچھی سی جاب ملنے والی ہے۔۔۔۔۔

جی بالکل ٹھیک بتایا انہوں نے"وہ جینز کی ایک پاکٹ میں ہاتھ ڈالے"
ایک ہاتھ سے اپنے بال سیٹ کرتا ہوا ادائے بے نیازی سے بولا۔۔۔

تو پھر اسی خوشی میں ٹریٹ تو بنتی ہے ؟؟؟علینا نے فرمائش کی۔۔۔۔"
مجھے کوئی اعتراض نہیں ٹریٹ دینے میں۔۔۔ مگر میری ایک ہی شرط "
..... ہے
وہ کیا؟؟؟؟ تقی نے پوچھا۔۔۔

پرسوں میں نے واپس جانا ہے میرے پاس کل کا ہی دن ہے تو کل مل کر"
پھر سے سیلیبریشن کی جاسکتی ہے اور شرط یہ ہے کہ آج جو بھی لوگ یہاں
موجود ہیں انہیں کل بھی اسی طرح شامل ہونا ہوگا۔۔۔ایک بھی پرسن
مسنگ ناہو۔۔۔وہ بدرا کی طرف شوخ نظروں دیکھ کر بولا۔۔۔۔

اتنے لوگوں کی موجودگی میں وہ ڈائیریکٹ اسے ہی دیکھ کر کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

بدرا سٹپٹا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔۔

اتنے عرصے بعد تو پیاسی نظریں سیراب ہوئیں تھیں۔۔۔وہ اس منظر کو نگاہوں سے ہٹنے نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

تم کیا جانو اس دل نے کب سے تمہارے ساتھ کی تمنا کی ہے" ۔۔۔۔۔درّاک کی زبان خاموش تھی مگر نظریں بول رہیں تھیں۔۔۔۔

بدرا نے اس کی بولتی ہوئیں نظریں بخوبی محسوس کیں۔۔۔۔

اوکے ہم سب ہی آئیں گے۔۔۔۔"

سیلیبریشن کرنی کدھر ہے؟؟؟

مضربان نے پوچھا۔۔۔۔

یار اب کی بار گھر میں نہیں کچھ نیا ہونا چاہیے۔۔۔ تقی نے مشورہ دیا۔۔۔

بتادو وہیں چلیں گے۔۔۔"

یار کسی پانی والی جگہ پر جہاں لہروں کا شور ہو۔۔۔۔ مضربان نے اپنی" خواہش بتائی۔۔۔۔

اب میں لاہور میں کراچی کا سمندر تو گھسیٹ کر لانے سے رہا۔۔۔۔"

دراک نے مضربان کی الٹی خواہش پر جل کر کہا۔۔۔۔

تقی نے قہقہ لگایا۔۔۔۔۔

لاہور سے موٹروے سے جاتے ہوئے دو گھنٹے کی مسافت پر دریائے جہلم ہے وہاں چلتے ہیں۔۔۔۔ میں وہاں گیا تھا۔۔۔ بہت پیاری جگہ ہے اور پانی بھی بے شمار ہے جتنے میں چاہے ڈوبکیاں لگانا۔۔۔۔ یا غوطے کھانا۔۔۔۔

تقی نے ان کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے آخر میں اپنی مزاحیہ بات کا تڑکا لگانا نا بھولا۔۔۔۔

اوکے تو پھر ڈن۔۔۔ کل سب وقت پر پہنچ جانا۔۔۔۔۔۔

دراک نے اپنی بھاری آواز میں کہا۔۔۔

انکل اور آنٹی آپ دونوں نے بھی ضرور آنا ہے۔۔۔دراک نے طمر اور وامق سے کہا۔۔۔

بچوں کی سیلیبریشن میں ہمارا کیا کام ؟؟؟طمر نے کہا۔۔۔"
پلیز مجھے بہت اچھا لگے گا اگر آپ آئیں گے۔۔۔دراک کے پیار" بھرے انداز پر انہیں حامی بھرنی ہی پڑی۔۔۔

ٹھیک ہے ہم سب آئیں گے اب خوش ؟؟؟ وامق نے کہا۔۔۔
جی۔۔۔وہ مسکرا دیا۔۔۔

باہر سے آتی مسلسل ہارن کی آواز سن کر علینا اور بدر دونوں جلدی جلدی سب سے مل کر باہر کو نکلیں۔۔۔۔
کہیں بذل زیادہ دیری کی وجہ سے خفا نا ہو جائے۔۔۔۔

کب سے باہر انتظار کر رہا ہوں۔۔۔وہ سرد لہجے میں بولا۔۔۔۔"

وہ دونوں بنا بولے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھیں۔۔۔۔

بدرا نے سارا راستہ سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں موندے رکھیں۔۔۔۔

لبوں پر مبہم سی مسکراہٹ سجی تھی۔۔۔۔

آنکھوں کے سامنے سے اس کا چہرے ہٹنے کا نام ہی نا لے رہا تھا۔۔۔

کانوں میں اب تک اس کی رس گھولتی آواز گونج رہی تھی۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

جبکہ بذل اس کے چہرے سے پھوٹتی الوہی چمک دیکھ کر خوش ہوا شاید اس غلط فہمی سے کہ وہ اس سے۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

💖💖💖💖💖💖💖

مما آپ کو تو پتا ہے نہ مجھے بارش سے سخت الجھن ہوتی ہے۔۔۔ادا نے کوفت زدہ لہجے میں کہا۔۔

عائزہ کے لب مسکرانے لگے۔۔۔پاگل لڑکی بارش میں بھیگنا کس لڑکی کو اچھا نہیں لگتا۔۔خوش نصیب ہوتے ہیں وہ لوگ بارش میں بھیگتے ہیں۔۔۔۔عائزہ نے کہا

ادا کی آنکھوں کے سامنے ایک حسین منظر لہرا گیا.. لیکن پھر اس کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی۔۔۔۔

.. بھلا بارش بھی کسی کو پسند ہوتی ہے؟؟؟ ادا نے حیرانگی سے پوچھا

بیٹا جی بارش سب لڑکیوں کو پسند ہوتی ہے صرف ایک تم ہی نرالی ہو اس دنیا میں جسے بارش سے کوفت ہوتی ہے۔۔۔۔

بس ان غریبوں کے بارے میں کچھ کہہ نہیں سکتی جن کے گھر بارش کے " پانی میں ڈوب جاتے ہیں۔ اصل مصیبت میں تو وہ گرفتار ہوتے ہیں۔ مگر پھر بھی رحمتِ خداوندی کا شکر بجالاتے ہیں۔

میری دعا ہے اللہ پاک تمہارے نصیب اچھے کرے.. عائزہ نے دعائیہ

انداز میں کہا۔۔۔۔

آمین تعبیر نے جواباً کہا۔۔۔

اچھا تو پھر میں چلتی ہوں علینا بولی

تم کہاں جارہی ہو؟؟؟ ادا نے اس سے پوچھا۔۔۔۔"

آج ہم سب فرینڈز مل کر سیلیبریشن کر رہے ہیں۔۔۔ بس وہیں۔۔۔۔"

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔ وہ پھیکا سا منہ بنا کر بولی۔

کیا ہوا؟؟؟"

کچھ نہیں یونی سے چھٹیاں ہیں۔۔۔ گھر میں بور ہو رہی ہوں سوچا تھا"

تمہارے ساتھ وقت گزاروں گی، مگر تم تو خود بزی ہو۔۔۔۔ چلو کوئی نہیں

تم جاؤ انجوائے کرو اپنے فرینڈز کے ساتھ۔۔۔۔۔

اگر تم میرے ساتھ چلنا چاہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔"

نہیں نہیں رہنے دو۔۔۔ جان نہ پہچان میں تیرا مہمان والا حساب ہو گا۔۔۔

تم بے فکر رہو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ بلکہ اسی بہانے تم میرے دوستوں سے بھی مل لو گی۔۔۔ جاو جلدی سے ریڈی ہو کر باہر آو۔۔۔

میں دیکھوں بدرا تیار ہوئی ہے یا نہیں۔۔۔۔

عائزہ سمجھاؤ علینا کو اس دو ٹکے کی لڑکی سے دوستی نا رکھے۔۔۔۔"

تعبیر نے عائزہ سے کہا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بھابھی پلیز آپ کی ہر بات سر آنکھوں پر۔۔۔ مگر اس بچی کے خلاف میں ایک لفظ نہیں سنوں گی۔۔۔۔اس بیچاری بچی سے آخر آپ کو کس چیز کا بیر ہے؟؟؟وہ جھنجھلا کر بولی۔۔۔

تم نے اماں بی سے کبھی پوچھا ہے کہ کون ہے وہ بچی؟؟؟ کہاں سے لائی ہیں وہ اسے۔۔۔۔

کسی یتیم خانے سے یا کہیں اور سے؟؟؟

جانے کس کے گناہ کی نشانی ہے وہ۔۔۔وہ زہر خند لہجے میں بولی۔۔۔

بھابھی بس کریں۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس طرح تو آپ ادا کو بھی تو یتیم خانے سے لائی ہیں۔۔۔اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟؟؟؟

آج پہلی بار نند بھاوج میں تلخ کلامی ہوئی تھی۔۔۔

عائزہ حد میں رہو۔۔۔۔وہ غرائی۔۔۔

حد میں ہی ہوں۔۔۔آپ کو بھی کسی کی کردار کشی کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے۔۔۔

یہ کہتے ہوئے وہ اپنا کلچ لیے باہر نکل گئی۔۔۔

جاتی بار ایک دفعہ اماں بی سے بھی مل کر ان کا حال دریافت کر لوں۔۔۔

سوچ کر اس نے انیکسی کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔۔

علینا ہمیشہ کی طرح جینز اور ٹاپ پہنے ہوئے تھی۔۔۔۔اور گلے میں اسکارف۔۔۔۔۔

اپنے لئیر ز کٹ بالوں کی ہائی ٹیل بنائے۔۔۔

!ماشاءاللہ"

بدرا کو دیکھ کر بے ساختہ علینا کے لبوں سے نکلا۔

آج اس نے وہی بلیک لباس زیب تن کیا ہوا تھا جو کل ریجیکٹ کیا تھا۔۔۔

سیاہ رنگ کے لانگ فراک اور چوڑی دار پاجامے میں ملبوس۔۔اپنی سبز آنکھوں میں کاجل کی لکیر ڈالے پہلے سے بہت مختلف لگی۔۔۔

صرف ایک کاجل نے اس کے چہرے کی خوبصورتی کو مزید چار چاند لگا دیئے تھے۔

Zubi Novels Zone

علینا اس بار اماں بی نے میری بہت منتیں کرنے کے بعد اجازت دی ہے"
جانے کی۔۔

اگلی بار کوئی کمٹمینٹ نہیں کریں گے۔۔۔
اوکے ابھی تو نکلو۔۔۔"
وہ لوگ پہنچنے والے ہوں گے

آج بذل بھیا کو نہیں لے کر جانا کل تھوڑا سالیٹ ہونے پر انہوں نے کتنی سنائی تھیں۔۔۔

وہ لوگ خود ہی ہمیں یہاں سے پک کرتے ہوئے جائیں گے۔۔۔
وہ دونوں اکٹھی باہر نکلیں۔۔۔

اسلام و علیکم! بدرا نے عائزہ کو اندر آتے دیکھ کر کہا۔۔۔۔

!و علیکم السلام

اس نے شفقت بھرے انداز میں کہا۔۔۔۔

مما ہم جا رہے ہیں۔علینا نے کہا۔

وقت سے واپس آجانا۔۔۔وہ اسے تاکید کرنا نا بھولی۔۔۔۔

میں بھی ریڈی ہوں۔۔۔ادا نے ان دونوں کے پاس آکر کہا۔۔۔

وہ اس وقت شارٹ کرتے اور پلازو اور ن م رنگ دوپٹے میں ملبوس تھی۔

تینوں باہر نکلیں تو چند لمحوں میں ہی گاڑی گھر کے سامنے رکی۔۔۔۔

فرنٹ ڈور کھول کر دراک باہر نکلا۔

جس نے بلیک جینز پر بلیک ہی شرٹ پہن رکھی تھی۔۔۔۔

آپ دونوں نے کیا پلاننگ کی تھی۔۔۔ سیم کلر ڈریس پہننے کی۔؟"
علینا نے پہلے بدرا پھر دراک کی طرف دیکھ کر شرارتی لہجے میں کہا۔۔

جو پلاننگ انسان کرتا ہے وہ اکثر ناکام ہو جاتی ہیں،اور جو پلاننگ خدا کرتا"
ہے وہ ہمیشہ کامیاب ٹھہرتی ہے۔۔"وہ مبہم سا مسکرایا۔۔۔۔

اور پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا۔۔۔
دراک بھائی یہ میری کزن ہے۔۔اگر آپ کو برا نہ لگے تو ہم اسے بھی"
ساتھ لے جانا چاہتے ہیں۔۔۔علینا نے ادا کی طرف اشارہ کر کہ پوچھا۔

Most welcome.....

Have a seat please......

اس نے انہیں اندر بیٹھنے کے لیے کہا۔۔۔۔

وہ تینوں اندر بیٹھی تو بدرا نے ڈور بند کیا۔۔۔۔

دراک نے اس کی سائیڈ کا شیشہ بجایا۔۔۔۔

اس نے ان دونوں کی طرف دیکھا۔

جو انہیں کی طرف متوجہ تھیں۔۔

بدرا نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے دروازہ کھولا۔۔۔سب کے سامنے تو کہیں دراک کچھ کہہ نہ دے۔۔۔۔اس نے ڈر کے باعث ہڑ بڑا کر اسے دیکھا۔۔۔

اسے اندر کر لیں" دراک نے اس کے دوپٹے کا پلو جو دروازے سے باہر" لٹک رہا تھا اسے اندر کیا۔۔۔۔

اور جا کر اپنی سیٹ پر بیٹھا۔۔۔۔

دراک بھائی یہ مچھر گاڑی چلائے گا۔۔۔؟

تقی کدھر ہے؟؟؟

علینا نے ایک خفیف سی نگاہ مضر بان پر ڈال کر پوچھا۔۔۔۔

جو ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا۔۔۔

ایسا کرتے ہیں کہ میں ڈرائیونگ کرتی ہوں۔۔۔علینا نے مشورہ دیا۔۔"

دراک اس کی بات مت سننا۔۔۔یہ ہمیں سیدھا اوپر پہنچائے گی اپنی گھٹیا ڈرائیونگ سے۔۔۔

اس دن بھی سڑک پر گری تھی۔۔۔

ہنہہ۔۔۔اس نے طنز بھرا ہنکارا ابھرا۔۔۔۔

اوئے مچھر وہ تو تم نے مجھے گرایا تھا۔۔۔"

تم لوگوں کی بحث میں تقی انکل آنٹی کو لیے وہاں پہنچ بھی جائے گا اور ہم" یہیں۔۔۔

بانی یار تم ادھر آؤ میں ہی ڈرائیو کرتا ہوں۔۔۔"

مضربان تلملاتا ہوا دوسری طرف سے آکر بیٹھا اور دراک نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔۔۔

دو گھنٹے کا سفر دراک نے سوا گھنٹے میں طے کیا اور اب وہ دریائے جہلم کے کنارے واقع ایک خوبصورت ٹیولپ ہوٹل میں موجود تھے۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وامق اور طمر ہوٹل کے ٹیرس پر موجود وہاں سے دریا کا نظارہ کر رہے تھے۔۔۔

وہ سب گاڑی پارک کرنے کے بعد ہوٹل کے پاس آئے تو تقی ان کے انتظار میں کھڑا تھا۔۔۔

علینا اور بدرا کے ساتھ اس دن والی لڑکی کو دیکھ کر حیران ہوا۔۔۔

کبھی کبھی دعائیں بن مانگے بھی مستجاب ہو جاتی ہیں یہ اسے آج معلوم ہوا تھا۔

تم "؟؟؟؟"

ادا تقی کو دیکھ کر تیز آواز میں بولی۔۔۔

جی بالکل 'مابدولت تقی داہینڈسم بادشاہ سلامت بانفسِ نفیس خود یہاں"

قدم رنجہ فرما چکے ہیں۔۔۔۔

ملکہ عالیہ کو تنبیہہ کی جاتی ہے کہ بادشاہ سلامت سے زرا تمیز سے پیش

آئے۔۔۔ ورنہ اس کی گستاخی پر انارکلی کی طرح دیوار میں چُنوادیا جائے

گا۔۔۔۔۔

وہ اکڑ کر بارعب انداز میں بولا۔۔۔۔

سب تو اس کے طنز و مزاح کی عادت سے واقفیت رکھتے ہوئے مسکرا

اٹھے۔۔۔۔۔

جبکہ ادا نے ہونٹ ٹیڑھے کیے ہنہہ۔ کیا۔۔۔

نہایت ہی کوئی چھچھورے انسان ہو۔۔۔۔

وہ تلخ لہجے میں بولی۔۔۔

ادا پلیز تقی ایسا بالکل بھی نہیں جیسا تم اسے سمجھ رہی ہو۔۔۔اور چھچھورا" لفظ تو اس کے لیے بنا ہی نہیں۔۔۔ہم اتنے عرصے سے ساتھ ہیں انہوں نے کبھی کوئی ایسی بات نہیں کی۔۔۔میں اچھے سے جانتی ہوں اور اپنے بھائی کی گواہی میں خود دیتی ہوں۔۔۔

بدرا نے جذباتیت میں آکر جو منہ میں آیا بول دیا۔۔۔۔

سوری!!!!! تمہیں برا تو نہیں لگا۔۔۔۔

بدرا نے خفیف سا چہرہ لیے تقی کی جانب دیکھا۔۔۔۔

!!! بدرا"

منہ سے صرف یہی الفاظ ادا ہوئے۔۔۔۔

مگر آنکھیں لمحوں میں جھلملانے لگی۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تم نہیں جانتی انجانے میں تم نے مجھے کتنی خوشی دی ہے۔۔۔۔وہ بھیگے" ہوئے لہجے میں بولا۔۔۔۔اور بدرا کے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

ہر وقت طنز و مزاح کرتے ہوئے رہنے والا بھی آج جذبات کی رو میں بہہ گیا۔۔۔

تھینک یو تو پھر آج سے تقی بھائی؟؟؟؟

Zubi Novels Zone

اس نے شرارت سے مسکرا کر پوچھا۔۔۔۔

ضرور مجھے بہت اچھا لگے۔۔۔اور کس کو ایسی بہن نہیں چاہیے جو مفت" میں اس کی گواہی دیتی پھرے۔۔۔۔آخر میں وہ بھی اپنے ازلی شرارتی لہجے میں واپس آتے ہوئے بولا۔۔۔۔

وہ سب ان دونوں کی باتوں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔

سب نے مل کر ڈنر کیا۔۔۔

دراک بیٹا آٹھ بج گئے ہیں۔۔۔ کھانا تو ہو گیا کچھ دیر گھوم پھر لو۔۔۔ پھر واپس چلیں گے بچیوں کو وقت سے گھر بھی چھوڑنا ہے۔۔۔

جی ٹھیک ہے "دراک نے آہستگی سے مہذب انداز میں کہا۔۔۔"

چلو چلیں۔۔۔۔اصل مزہ تو اب آنے والا ہے۔۔۔ تقی بولا اور سب" باہر دریا والی سائیڈ پر نکلے۔۔۔۔۔

انکل آپ دونوں نہیں آئیں گے ؟؟؟

نہیں بیٹا ابھی آپ جاؤ ہم تھوڑی دیر تک آتے ہیں۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

شام کے سائے گہرے ہو چکے تھے۔۔۔ماحول میں سکوت کی کیفیت طاری تھی۔۔۔

پرندے شاید اپنے گھروں کو لوٹ چکے تھے بس کہیں کہیں اکا دکا پنچھی اڑتے ہوئے آسمان پر دکھائی دے رہے تھے یہ شاید وہی تھے جو اپنے ساتھیوں سے رزق کی تلاش میں بچھڑ چکے تھے۔۔

دریا میں بہتے ہوئے پانی میں بھی زیادہ شور نہیں تھا۔۔۔

Hey!!!!?

چھپکلی!!!

مضربان نے علینا کو آواز دی تو اس نے مڑ کر تند ہی نظروں سے پیچھے دیکھا۔۔۔

مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے تم رکو۔۔۔۔"

وہ جو سب آگے بڑھ رہے تھے ان کی بات سن کر رکے۔۔۔۔

آپ سب لوگ جاؤ یار کچھ پرسنل بات ہے۔۔۔۔

مضربان نے آنکھ ونگ کیے کہا۔۔۔۔۔

جانتا ہوں ان کی پرسنل باتیں ایک دوسرے کو لاتوں اور مکوں سے نوازنے سے شروع ہو کر ایک دوسرے کو قتل کر دینے کی دھمکیوں پر ختم ہو گی۔۔۔۔ تقی نے ہمیشہ کی طرح شوشہ چھوڑا۔۔۔۔۔

علینا نے خشمگیں نگاہوں سے اسے گھورا۔۔۔۔اور اس کی پاس آئی۔۔۔۔

کیا ہے"؟"

خائف لہجے میں کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑاکا انداز میں بولی۔۔۔۔

کیا یار ہر وقت انگارے چباتی رہتی ہو۔۔۔منہ میں آگ نہیں لگتی؟؟؟؟"

وہ ابرو اچکا کر پوچھا تھا۔۔۔

تم بکواس کر بھی رہے ہو یا میں جاؤں یہاں سے۔۔۔؟

اس کے ہائی ٹیل میں مقید بال جو اس نے شانے کی ایک طرف کر رکھے تھے، ہلکی ہوا میں اٹھکیلیاں کرتے ہوئے اسی کے چہرے کا طواف کر رہے تھے۔۔۔

وہ دریا کے پاس پڑے ایک بڑے سے پتھر پر بیٹھا۔۔۔۔

اور اسے بھی دوسرے پتھر پر بیٹھنے کا اشارہ دیا۔۔۔۔

وہ بھی وہیں بیٹھ گئی۔۔۔

وہ دیکھو تقی بھائی وہاں منظر کتنا پیارا ہے وہاں چلیں۔۔۔۔
بدرا نے تقی سے کہا۔۔۔

بدرا وہاں پانی کا بہاؤ بہت تیز ہے۔۔۔وہاں جانارات کے اس پہر خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔۔۔تقی نے اسے مزے سے ڈرانے کی بھرپور کوشش کی۔۔۔

میں لے جاتا ہوں انہیں" دراک نے بدرا کی طرف دیکھ کر پینٹ کی" پاکٹ میں ایک ہاتھ ڈالے ہوئے کہا۔۔

ٹھیک ہے تقی نے بھی شانے اچکا کر سرسری سا جواب دیا۔۔۔

دراک آگے آگے اور بدرا اس کے پیچھے تھی۔۔۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد دراک نے اپنے قدموں کی رفتار سست کی پھر وہ دونوں قدم سے قدم ملا کر چلنے لگے۔۔۔۔

بدرا!!!!! اس نے دھیرے سے پکارا۔۔۔۔

ہنہہ۔۔۔۔۔ وہ چونکی۔۔۔۔

کبھی کبھی ایسا نہیں لگتا کہ وقت وہیں تھم چکا تھا جہاں ہم "بچھڑے۔۔۔۔۔

اور آج پھر اتنے سالوں بعد وقت وہیں سے چلنے لگا۔۔۔۔؟؟؟

" پتہ نہیں"

وہ گہرا سانس بھر کر بولی۔۔۔۔

"تم نے مجھے مس کیا؟؟؟؟؟"

اسے خاموش دیکھ کر دراک نے نیا سوال کیا۔۔۔۔

بدرا سچ بولنا۔۔۔۔مجھے بالکل بھی برا نہیں لگے گا۔۔۔۔اگر تمہارا جواب نفی میں ہو گا۔۔۔۔

چلتے چلتے وہ کافی دور آ چکے تھے کہ دور دور لوگوں کے ہیولے ہی نظر آ رہے تھے۔۔۔۔

چاند نے اپنی چاندنی ہر سو بکھیر رکھی تھی۔

وہ نچلا لب دانتوں تلے کچلنے لگی۔۔۔۔

اب اتنا بھی کوئی مشکل سوال نہیں پوچھا جو تم یوں گھبرا جاؤ۔۔۔۔۔"

سوچ رہا ہوں اگر مشکل سوال پوچھ لیتا تو کیا بنتا تمہارا؟؟؟؟

معنی خیز خاموشی نے دونوں کو اپنے حصار میں باندھ رکھا تھا۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے چپ تھے۔۔۔

رات کے اس پہر سیاہ لباس میں ملبوس وہ دونوں اس رات کا ہی حصہ معلوم ہو رہے تھے۔۔۔۔۔۔

پہلے ہم بچے تھے مگر اب بڑے ہو چکے ہیں اور شعور کی منزلوں پر قدم "رکھ چکے ہیں۔۔۔اور ہمارا شعور یہ کہتا ہے کہ ایک نا محرم لڑکے اور لڑکی کی دوستی ٹھیک نہیں۔۔۔

بس اسی بات سے کترا رہی تھی۔۔۔

مگر میں نے آپ سے ہمیشہ ہر بات شئیر کی تھی تو یہ بھی کرنے میں عار محسوس نہیں کیا۔۔۔"

ٹھیک کہہ رہی ہو میں خود بھی اب اس دوستی کے رشتے کو قائم نہیں رکھنا چاہتا۔۔۔

وہ چلتے ہوئے رکا اور اس کی آنکھوں میں دیکھ کر سرد لہجے میں بولا۔۔

وہ یک ٹک اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

اسے کہاں امید تھی وہ اتنی جلدی دوستی ختم کرنے پر مان جائے گا۔۔۔۔

بدرا کی آنکھیں نم ہوئیں۔۔۔۔

جودراک کی نظروں سے مخفی نا رہ سکیں۔۔۔

وہ ملا تو صدیوں کے بعد بھی میرے لب پہ کوئی گلہ نا تھا۔
اسے میری چپ نے رُلا دیا جسے گفتگو پر کمال تھا۔

مگر جاتے ہوئے دوست کی آخری خواہش پوری نہیں کرو گی۔۔۔۔؟'

کیا"اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔۔۔"

دراک نے اپنی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے ہوئے کچھ باہر نکالا۔۔۔۔
میں نے تم سے وعدہ کیا تھا گفٹ کا وہی پورا کرنا ہے۔۔۔۔"
اس نے اپنی مٹھی کھول کر اس کے سامنے کی۔۔۔

کشادہ ہتھیلی پر نفیس و نازک سی چھوٹے چھوٹے جھمکوں کی جوڑی تھی۔۔۔۔۔

اب انکار مت کرنا۔۔۔ورنہ اب کی بار تمہاری طرف سے وعدہ خلافی" ہو گی۔۔۔۔۔

چند لمحوں بعد۔۔۔۔۔۔

بدرا نے اپنا ہاتھ آگے کیا۔۔۔۔۔

اگر اجازت ہو تو میں اسے پہنا دوں۔۔۔وہ کہہ کر مبہم سا مسکرایا۔۔۔

Don't worry I will do it without touching you.....

وہ جیسے اس کی اندیشوں سے باخبر تھا اسی لیے کہہ گیا۔۔۔۔

بدرا نے سر سے دوپٹہ تھوڑا کھسکا کر ڈھیلا کیا۔۔۔۔

آؤ بیٹھو یہاں۔۔۔ وہ بہتے ہوئے پانی کے قریب بیٹھے۔۔۔۔۔

دراک نے جینز کو تھوڑا سا فولڈ کیا نیچے سے اور پاؤں پانی میں ڈال دیئے۔۔۔۔۔

بدرا نے بھی اس کے ساتھ بیٹھ کر پاؤں پانی میں ڈبو دیئے۔۔۔۔۔

دراک نے آہستگی سے نرم ہاتھوں سے بنا محسوس ہوئے وہ نازک جھمکے اس کے کانوں کی زینت بنائے۔۔۔۔

"اسے کبھی اتارنا مت"

بس یہ یاد رکھنا اگر تم نے انہیں اتارا تو تم مجھ سے پھر جدا ہو جاؤ "
گی۔۔۔۔۔

وہ گھمبیر آواز میں بولا۔۔۔۔

وہ اس کی بنا سر پیر کی بات اس کے اوپر سے گزر گئی۔۔۔ مگر وضاحت مانگنے کی بجائے خاموش رہنے کو ترجیح دی۔۔۔۔

یہاں پر پانی کا بہاؤ بہت تیز تھا۔۔۔۔

وہ اس حسین منظر میں کھو گئی۔۔۔اور دراک اس کے حسین چہرے کے نقوش میں۔۔۔۔۔۔

اس کے بالوں کی چند آوارہ لٹیں ہوا کے دوش پر پھڑ پھڑا رہیں تھیں۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اور جھمکے بھی ہل ہل کر اسے چھو رہے تھے۔۔۔۔

گال کی جانب جھکتا ہے،

شرماتا ہے، ہٹ جاتا ہے،

آج ارادہ ٹھیک نہیں ہے،

جانم تیرے جھمکے کا۔۔۔۔۔۔

وہ مخمور نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے پیار بھرے لہجے میں بولا۔۔۔۔

وہ اس کے بدلے ہوئے روپ اور ذو معنی انداز پر ٹھٹھکی۔۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔میرا مطلب ہے آپ بہت بدل گئے ہیں۔۔۔۔اس نے ہچکچا کر کہا۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔اس بار وہ کھل کر ہنسا۔۔۔جس سے اس کے گال کے گڑھے اور بھی نمایاں ہوئے۔۔۔۔

وہ اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔۔۔۔

دراک نے اس کی نظریں خود پر مرکوز دیکھیں۔۔۔تو دل بھی مسکرانے لگا۔۔۔۔

"اگر میں کہوں کہ ہاں میں بدل گیا ہوں، یہ دل بھی بدل گیا ہے وہ سینے پر دل کے مقام پہ انگلی رکھ کر بولا۔۔۔اور اپنے رشتے کو بھی بدلنا چاہتا ہوں تو کیا تم میرا ساتھ دو گی؟؟؟؟

پھر اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔۔

بدرا نے اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں ان گنت جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر آباد تھا۔۔۔۔۔

ہے آنکھوں میں کمال اس کے
جب کلام کرتی ہیں تو دل دھڑکتے ہیں۔

اب وہ اتنی بھی بچی نا تھی کہ اس کی بات کے معنوں کو نہ سمجھتی۔۔۔۔

وہ تھوڑا سا نیچے جھکی اور پانی ہاتھ میں بھر کر اس کی طرف اچھالا۔۔۔۔

وہ جو اس کے جواب کا منتظر تھا۔۔۔

اپنے منہ پر پانی کے چھینٹے پڑے تو تھوڑا سا پیچھے ہوا۔۔۔۔

اور مسکرا کر اس کے عمل کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

مجھے لگا آپ ہوش میں نہیں۔۔۔۔اسی لیے آپ کو ہوش دلانے کے"
لیے کیا۔۔۔۔۔

وہ کہہ کر ہنسنے لگی۔۔۔
اس کی مسکراہٹ سے جیسے چاروں اوڑھ جلتر نگ بج اٹھے۔۔۔

"تم نے جواب نہیں دیا؟"
واپس چلتے ہیں سب ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔وہ سر پر دوپٹہ
درست کرتے ہوئے وہاں سے اٹھ کر بولی۔۔۔
وہ بھی اٹھا۔۔۔۔۔

دونوں ساتھ ساتھ چلنے لگے۔۔۔کہ اچانک دراک کا ہاتھ بدرا کے ہاتھ سے ہلکا سا مس ہوا۔۔۔

اسے ایسا لگا جیسے پورے جسم میں سنسنی سی دوڑ گئی۔۔۔۔۔
دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔۔ماحول میں چھایا فسوں ان دو دلوں کی دھڑکنیں بھی خوب محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

تمہارے پاس فون ہے؟؟؟دراک نے پوچھا"
نہیں۔۔۔۔اس نے یک لفظی جواب دیا۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔۔اس نے کچھ سوچتے ہوئے اپنی پاکٹ سے موبائل نکالا۔۔۔۔

اور اسے فارمیٹ کیا۔۔۔۔۔

یہ لو۔۔۔۔ صرف ایک نمبر اس میں سیو کر کہ اس کی طرف"

بڑھایا۔۔۔۔۔

یہ کیوں"؟"

میرا جو بھی ڈیٹا تھا اس میں ڈیل کر دیا ہے میں نے۔۔۔ بس اپنا دوسرا اسم

نمبر سیو کیا ہے۔۔۔۔

تم جب چاہے مجھ سے بات کر سکتی ہو۔۔۔۔اس سے۔۔۔۔

میں نے کب کہا کہ مجھے آپ سے باتیں کرنی ہیں۔۔۔۔۔؟

تمہیں نہیں کرنی تو نا سہی مجھے تو کرنی ہیں۔۔۔۔اس طرح ہم رابطے میں

رہیں گے۔۔۔۔

میں کچھ دنوں میں آکر اماں بی سے ملوں گا۔۔۔۔۔

وہ کس خوشی میں ؟؟؟؟

کیوں میں ان سے مل نہیں سکتا۔۔۔ان سے ملنے پر پابندی لگی ہے کیا؟؟؟؟

ویسے بھی اب تو کسی خاص سلسلے میں ان سے ملاقات کرنی ہی پڑے گی۔۔۔۔

وہ ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔
تم نا۔۔۔میرا مطلب آپ نا۔۔۔بڑے ہی۔۔۔۔۔"

وہ ہیں۔۔۔۔۔اس کی بات کا مطلب جان کر سٹپٹا کر بولی۔۔۔۔۔

ویسے تم نے تم آپ میں کیوں جنگ چھیڑ رکھی ہے تب سے۔۔۔۔۔؟"

سیدھے سے دراک بولو۔۔۔۔

اتنے بڑے ہو۔۔۔کیا میں نام لیتی ہوئی اچھی لگ؟#تھام لو دامن۔

17.18#

#حنا اسد۔

Don't copy paste without my permission.

Zubi Novels Zone

"کچھ لوگ ہماری نفرت کے بھی قابل نہیں ہوتے اور ہم ان پر اپنا سب سے قیمتی جذبہ محبت وار دیتے ہیں۔۔۔۔

تم اس قابل ہی نہیں تھی، تمہاری بے وفائی نے ایسی ٹھوکر لگائی کہ مجھے محبت لفظ سے ہی نفرت ہو گئی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہال اسے دیوار سے لگاتا اس کے شانے کے گرد بازوؤں کا جال بنا کر دھاڑا۔۔۔۔۔۔

جھوٹھے، دوغلے، دغاباز۔۔۔۔ شکی گھٹیا انسان۔۔۔۔۔ایک بھی وقت بتاؤ تم نے کب وفا نبھائی؟؟؟؟؟؟

کیوں آئے ہو اب میری ہنستی بستی زندگی میں زہر گھولنے۔۔۔۔۔؟؟؟؟" دور رہو مجھ سے ورنہ میں"۔۔۔۔۔وہ دھمکی آمیز انداز میں غرائی۔۔۔۔۔۔۔

ورنہ کیا؟؟؟؟وہ اس کی گردن مٹھی میں دبوچ کر بولا۔۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ طمر کا ہاتھ اس کے منہ پر نشان چھوڑتا۔۔۔۔

کسی نے پیچھے سے آکر اس کی شرٹ کے کالر
سے کھینچ کر طمر سے پیچھے دھکا دیا۔۔۔۔

اور ایک جاندار قسم کا مکا اس کے منہ پر مارا۔۔۔۔۔۔۔

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری بیوی کو یہاں لانے کی اور اسے ہراساں "
کرنے کی"۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

اس کے غصے سے کھولتے ہوئے لہجے میں اژدھوں کی سی پھنکار
تھی۔۔۔۔۔

نہال کے ناک اور منہ سے خون رسنے لگا۔۔۔۔۔

وہ پھر سے نہال کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

وامق جانے دیں اسے اس کے گندے خون سے اپنے ہاتھ گندے مت
کریں"۔۔۔۔۔

آج میں اس کی جان لے لوں گا"۔۔۔"

جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔

طمر نے وامق کا بازو پکڑ کر نہال سے کہا۔۔۔۔

نہال انگوٹھے سے اپنے رستے ہوئے خون کو صاف کر کہ ایک تنفر بھری
نگاہ وامق اور طمر پر ڈالتے ہوئے وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔۔

اس وقت وہ سب بھول چکا تھا کہ وہ یہاں کیوں آیا تھا۔۔۔۔۔

اس نے گاڑی میں بیٹھ کر اس کی رفتار خطرناک حد تک تیز
کر دی۔۔۔۔۔۔

وامق"۔۔۔۔۔۔وہ اس کے سینے سے لگی۔۔۔۔۔اور پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔۔۔۔۔

وامق نے آنکھیں بند کر کہ ایک لمبی سانس لی۔۔۔۔۔اور خود کو پر سکون کرنا چاہا۔۔۔۔۔

وامق میں اس پر ہراس مینٹ کا کیس کر دوں گی اگر یہ شخص کبھی دوبارہ میری زندگی میں آیا"۔۔۔۔۔

تم نے مجھے کیوں روکا"؟؟؟آج میں اس گھٹیا شخص کو اس دنیا سے رخصت کر دیتا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔۔

کیا ہوتا گر وہ مر جاتا۔۔۔۔۔آپ نے سوچا ہے کہ اس کی موت کے جرم میں آپ مجھ سے دور ہو جاتے۔۔۔۔

اور آپ کے بغیر ایک لمحہ بھی گزرنا سوہان روح ہے میرے لیے۔۔۔۔۔۔

آپ نہیں تو میں بھی نہیں۔۔۔آپ کسی کو کچھ نہیں کریں گے۔۔۔۔۔۔پلیز وامق"۔۔۔وہ رندھے ہوئے لہجے میں بولی۔

وامق نے اس کی آنکھوں میں آئی نمی صاف کی۔۔۔۔۔

کرنا تو کسی اور طرح چاہتا تھا۔۔۔پر یہاں کوئی بچہ آگیا تو خواہ مخواہ ہی" درگت بن جائے گی اس عمر میں"۔۔۔۔۔آخری بات اس نے ہلکے پھلکے انداز میں کہی۔۔۔۔۔

ویسے اس سب میں ایک بات اچھی ہوئی"۔۔۔"

وہ کیا"طمر نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔"

"ہماری بیوٹیفل نے آج اتنا کھلے عام اظہار محبت کیا ہے۔۔۔۔"

وامق آپ بھی نا" وہ پھر سے اس کے کشادہ سینے میں منہ چھپا گئی۔۔۔۔"

🖤🖤🖤🖤🖤

وہ سب کچھ دیر پہلے ہی اپنے اپنے گھروں کو لوٹے تھے۔۔۔۔اور اب

تھکاوٹ کے باعث اپنے اپنے بستروں پر آرام فرما رہے تھے۔۔۔۔بدرا

بھی بستر پر اپنی تمام تر معصومیت لئے نیند کی وادیوں میں گم تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔

جب کھڑکی کھلی اور ہوا کا جھونکا سا اندر آیا۔۔۔۔۔۔۔۔اسکے بال اُڑ کر

اسے چہرے پر آئے۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن وہ ہنوز نیند کی وادیوں میں کھوئی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ پہلے سے ایسی نہیں تھی نیند کی اتنی پکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پہلے تو ذرا سی آہٹ پر ہی اٹھ جاتی تھی۔۔۔۔۔۔

مگر آج تھکان کے باعث جلدی نیند غالب آگئی۔۔۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

وہ گہری نیند میں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب کھڑکی سے ایک سایہ اندر نمودار ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور وہی بیڈ کے پاس بیٹھتے ہوئے اس نے بدرا کے ہیزل بال چہرے سے ہٹائے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور بیڈ پر بلکل اسکے قریب ہی بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر اپنا چہرہ اس کے چہرے کے اتنا قریب کیا کہ اس سوئے ہوئے وجود کی سانسیں اسے اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

جب کہ اسکی اپنی سانسیں شاید اسے چھو رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنی پیاسی نگاہیں اسکے چہرے پر جمائے وہ دنیا کو فراموش کئے انہیں سیراب کر رہا تھا۔۔۔۔

بدرا نے نیند میں کسی کی پر تپش نظریں خود پر محسوس کیں۔۔۔۔

اسکی پلکوں پہ ہلکی سی جنبش ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے کسی کے قرب سے اٹھتی ہوئی مہک اپنے اپنی سانسوں کے بہت
قریب محسوس ہوئی تو۔۔۔۔۔۔۔آنکھیں کھولنے کی کوشش کی لیکن
کھول نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب کہ پیشانی پر پسینے کی بوندیں پھوٹنے لگیں۔۔۔۔

اب اسے وہی سانسیں اپنی گردن پر بھی محسوس ہوئی تھی لیکن وہ چاہ
کر بھی کچھ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اب تم سے دوری میں برداشت نہیں کر پاؤں گا اب تو تمہیں اتنے قریب
سے دیکھ لینے کے بعد تو بالکل بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
آج سارا دن تم مجھے نظر نہیں آئی میں تمہیں بتا نہیں سکتا کہ میرا کیا حال
ہے۔۔۔۔

اس کی طرف دیکھتے ہوئے بذل کی آنکھوں میں اک جنون طاری تھا

عشق کا جنون۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسکی آنکھوں سے جیسے شعلے لپک رہے تھے۔۔۔۔۔

افففف اب بالکل بھی صبر نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک دن آئیگا جب تم یوں ہی میرے کمرے میں میرے پہلو میں ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سرگوشی نما آواز میں بولا۔۔۔

"ہاں میں بھی بدل گیا ہوں، یہ دل بھی بدل گیا ہے، اور اب میں اپنے رشتے کو بھی بدلنا چاہتا ہوں، تو کیا تم میرا ساتھ دو گی؟؟؟

دراک کے بولے گئے الفاظ اس کے کانوں میں گونجنے لگے۔۔۔۔۔

اس کی بات سوچ کر بدرا کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری۔۔۔۔۔

شاید اسے میرا ساتھ پسند آیا۔۔۔۔

یہ تصور کرتے ہی وہ دل وجان سے مسکرایا۔۔۔۔۔۔۔

اس کا دلکش چہرہ اپنی آنکھوں میں بسائے۔۔۔آخر وہ وہیں سے باہر نکل گیا جہاں سے آیا تھا۔۔۔۔
بدرا نے اپنی آنکھیں کھولیں۔۔۔۔
اور کمرے میں نظر دوڑائی۔۔۔۔

مگر خالی کمرہ دیکھ سکون کا سانس لیا۔۔۔

تکیے کے نیچے رکھے موبائل پر وائبریشن ہوئی تو اس نے موبائل نکال کر دیکھا میسج نوٹیفکیشن تھا۔۔۔۔

جب سے تم سے مل کر آیا ہوں اپنا دل اپنی روح شاید وہیں بھول آیا" ہوں۔۔۔۔

دراک کے بھیجے ہوئے الفاظ پڑھ کر اس کے چہرے پر شر مگیں مسکراہٹ بکھری۔۔۔۔۔۔

وہ بھول چکی تھی کہ تھوڑی دیر پہلے وہ کس الجھن کا شکار تھی۔۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤

آج تینوں ٹینشن میں تھے آج انکا رزلٹ آنے والا تھا

یار پاس تو ہو جائیں گے نا؟

علینا نے تقی اور بدر دونوں سے پوچھا۔۔۔۔

"یہ تو تمہیں پتہ ہو گا نہ کے ہمیں۔۔۔ جو کرتوت پیپرز میں گھولیں ہیں ۔۔۔ اسی کی بنا پر رزلٹ آئے گا۔۔۔۔"

"تقی بھائی میرے پیپرز تو اچھے گئے ہیں بس دعا کریں رزلٹ بھی اچھا آجائے۔۔۔"

"کچھ دیر میں پتا چل ہی جائے گا اب کھڑے کھڑے رزلٹ خود چل کر تو آنے سے رہا اس سے اچھا ہم ہی پاوں سے کام لے لیتے ہیں۔۔۔۔"

دور سے اسکے ڈیپارٹمنٹ کی ایک لڑکی انکے پاس آکر کہنے لگی

"رزلٹ آگیا ہے تم لوگوں نے چیک کیا؟"

یہ سن کر تینوں نے ڈیپارٹمنٹ کی طرف دوڑ لگائی
وہاں پہنچ کر رش میں سے گھس کر وہ رزلٹ بورڈ تک آئیں مضربان نے ٹاپ کیا تھا۔۔۔علینا پاس تھی۔۔۔ایم بی اے میں
جب کے دوسری طرف جرنلزم ڈیپارٹمنٹ میں تقی اور بدرا کے دونوں کے نمبر برابر تھے۔۔۔

وہ ایک ایک بندے کو پکڑ پکڑ کر اپنا رزلٹ دکھا رہی تھی جیسے اسنے پوری یونی میں ٹاپ کیا ہو
"ہم سے زیادہ تو یہ خوش لگ رہی ہے جب کے اسکے پیپر تو تھے ہی فیل ہونے والے"
تقی نے بدرا سے کہا

"چلو چل کر پوچھتے ہیں"

"ہاں چلو"

دونوں اسکے پاس پہنچے۔۔۔۔

مضربان بھی وہاں پہنچ چکا تھا اس نے علینا سے پوچھا

"تم اتنی خوش ہو کیا تم نے ٹاپ کیا ہے ؟"

یہ بات سن کر وہ دونوں کو بورڈ کے اس پار لے کر گئی جہاں سٹوڈنٹس کے رزلٹ تھے

"یہ دیکھو"

وو بورڈ کی طرف انگلی کر کے کہنے لگی جہاں سب سے آخر میں اسکا نام تھا

مضربان اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

"کہیں مارکس کم آنے سے دماغ تو نہیں گھوم گیا؟ "

علینا کوئی بات نہیں ہے تم نیکسٹ ٹائم اور محنت کرنا تو اچھے مارکس "
"آجائیں گے
بدرا نے علینا کا شانہ تھپتھپا کر کہا۔۔۔۔

" ارے تم لوگ نے ایسے سینٹی کیوں ہو رہے ہو"
"میں پاس ہو گئی ہوں۔ میرے لیے اتنا ہی کافی ہے"
علینا نے پر جوش لہجے میں کہا۔۔۔

اسی خوشی میں کچھ پیٹ پوجا ہو جائے؟" تقی بولا۔۔۔"
تم لوگ چلو ہم آرہے ہیں" مضر بان نے کہا۔۔۔"
بدرا اور تقی کینٹین کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

"کیوں نا ایک رومینٹک ڈیٹ ہو جائے اس خوشی کے موقع پر؟"

......". تم اور رومینس؟؟؟"کتابی مچھر"

وہ بالوں ادا سے جھٹک کر مذاق اڑاتے ہوئے لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔۔۔

"Ohh ! Gosh......

تمہیں میری رومانہ صلاحیتوں پر شک ہے؟؟

وہ ابرو اچکا کر سینے پر ہاتھ باندھ کر دیوار سے ٹیک لگاتا ہوا بولا۔۔۔۔

اب یہ رومانہ کون ہے؟"وہ جھنجھلا کر بولی۔۔۔۔"

مضربان کے منہ سے ہنسی کا فوارہ چھوٹا اس کے سوال پر۔۔۔۔۔۔

ایک سے ایک لڑکی خوبصورت لڑکی موجود ہے یہاں پہ لے جاؤ کسی اپنی" جیسی کو اپنے ساتھ ڈیٹ پر"وہ بھنا کر بولی پھر پلٹ کر جانے لگی۔۔۔۔۔

مضربان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جانے سے روکا۔۔۔۔۔

مگراس دل کا کیا کروں جو صرف تمہارے ساتھ کا خواہشمند ہے ؟؟؟"وہ

محبت سے چور لہجے میں بولا۔۔۔۔

ٹھیک ہے اب اتنی بھی پتھر دل نہیں میں۔۔کہ کسی کا شیشیے جیسا"

'نازک دل توڑوں۔۔۔

کہہ کر وہ مسکائی۔۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے ڈیٹ پر کیا ہوتا ہے ؟؟؟"

Zubi Novels Zone

آئے بڑے۔۔۔۔ تمہیں پتہ ہے ڈیٹ پر کیا ہوتا ہے ؟پوچھنے "

والے۔۔۔۔دنیا کا سارا علم تو جیسے تم ہی گھول کر پی چکے ہو......پتہ ہے

مجھے ڈیٹ پر لوگ رومینٹک باتیں کرتے ہیں ڈنر کرتے ہیں اور ہو سکے تو

گفٹس کا تبادلہ بھی کرتے ہیں"وہ اپنی طرف سے اسے معلومات فراہم

کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

کیا یار تم پرانی صدی کی باتیں کر رہی ہو...آج کل کی ڈیٹ وغیرہ زرا" مختلف ہوتی ہے وہ ذو معنی انداز میں ایک آنکھ ونگ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

کس وغیرہ تو عام سی بات ہے۔۔۔۔اب یہ نا کہنا کس کسے کہتے" ہیں؟؟آخری بات وہ دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولا۔۔۔

یار تم تو بڑے لوفر نکلے۔۔۔۔۔۔۔چچچچہ۔۔۔۔۔مجھے بالکل امید نہیں" تھی تم سے اس چھچھورے پن کی۔۔۔۔۔وہ بھی اسے سلگانے سے باز نہ آئی۔۔۔۔

تو بس پھر رہنے دو ڈیٹ پر جانا کینسل۔۔۔وہ قطعی انداز میں بولا۔۔۔"

" وہ کیوں "

" ڈیٹ پر جا کر بھی تم نے مجھے ایسے کھری کھری سنائی ہیں رومانس بھری باتوں کا تو تم سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں۔۔۔تو پھر جانے کا فائدہ؟؟"

وہ منہ پر مصنوعی ناراضگی سجائے بولا۔۔۔۔

"پھر مجھ سے رومانس بھری باتوں کی بالکل توقع نا رکھنا۔۔۔۔۔"

" ٹھیک ہے پہلے تم نے مجھے ٹھیک مشورہ دیا تھا۔۔۔میں کسی اور کو ہی ڈھونڈھ لیتا ہوں ڈیٹ کے لیے۔۔۔وہ اپنی نظریں ادھر ادھر دوڑاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

میں تمہاری آنکھیں نکال کر چیل کوؤں کو کھلا دوں گی اگر انہوں نے"
میرے سوا کسی کو دیکھا۔۔۔۔وہ دھمکی آمیز انداز میں دانت پیستے ہوئے
سختی سے بولی۔۔۔۔۔

چلو پھر بتاؤ کس کرنے دو گی؟؟؟وہ شرارتی انداز میں اس کا ہاتھ اپنے"
ہاتھوں میں لیے بولا۔۔۔۔

اس کی بات سن کر پہلی بار اس بولڈ لڑکی کے گالوں پر گلال ٹوٹ کر
برسا۔۔۔۔۔

شٹ اپ مجھر"وہ نظریں جھکا کر بولی۔۔۔۔۔"

ہائے مضر بان صدقے تمہارے شرمانے پر۔۔۔وہ بھی اسے چھیڑنے "
سے باز نہ آیا۔۔۔۔۔

💖💖💖💖💖💖

وہ جو سیڑھیاں اتر کر نیچے آرہی تھی سامنے ہی ایک خوبرو سفید رنگت لیے بلیو جینز اور ریڈ ٹی شرٹ میں ملبوس جس کے سفید و سرخ بائیسیپس ریڈ کلر میں نمایاں ہو رہے تھے اسے دیکھ کر ٹھٹھکی۔۔۔۔۔

"ہیلو !"
"آپ کون ہیں پہلے کبھی دیکھا نہیں آپ کو؟"
وہ ستائشی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

ادا بیٹا یہ تمہارا پھپھوزاد بھائی بذل ہے۔۔۔عائزہ کا بیٹا۔۔۔"

ابھی ایک ماہ ہی ہوا ہے اسے آسٹریلیا سے آئے ہوئے۔۔۔دو تین بار پہلے بھی آچکا ہے مگر اتفاقاً تم گھر نہیں تھی۔۔۔

وہ اپنی مما کے اسے بھائی بولنے پر سخت بدمزہ ہوئی۔۔۔۔

اور اسے دلچسپ نگاہوں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

میں چلتا ہوں وہ چائے کا کپ رکھے وہاں سے اٹھا۔۔۔۔۔"

آپ کچھ دیر اور بیٹھ جاتے ابھی تو ہم نے کوئی بات بھی نہیں کی۔۔۔۔۔"

پھر کبھی ایک ڈائیریکٹر سے میٹنگ ہے۔۔۔۔"

وہ موبائل پر وقت دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔

"آپ شوبز میں ہیں؟"

ہوں تو نہیں شاید ہو جاؤں" کچھ ڈائیریکٹرز نے کہا۔۔۔۔"

میں تو آپ کی ابھی سے فین بن گئی۔۔۔۔۔"

وہ اپنے لاابالی انداز سے بولی۔۔

وہ اسے کسی خاطر میں نالاتا ہوا وہاں سے باہر نکلا۔۔۔۔۔۔

اماں بی آپ کو کیا ہو گیا ہے؟؟؟؟"

" اٹھیں اماں بی"

وہ انہیں بے ہوش دیکھ کر انہیں ہلا ہلا کر چلانے لگی۔۔۔۔۔۔

"اماں بی اٹھیں نا"

وہ رونے لگی۔۔۔۔۔

بذل جو وہاں سے باہر نکل رہا تھا بدرا کی کرب زدہ آواز سن کر اندر آیا۔۔۔جہاں اماں بی بے ہوش تھیں۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے اماں بی کو؟؟"وہ پریشانی سے انہیں دیکھتے پوچھا۔۔۔"

اماں بی کو ہوش نہیں آ رہا یہ اپنی آنکھیں نہیں کھول رہیں۔۔۔دیکھیں" نا۔۔۔۔۔۔وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی۔۔۔۔

بذل انہیں اٹھائے گاڑی کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

مام ڈیڈ مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے" تقی نے ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے ڈنر کرتے طمر اور وامق دونوں کو مخاطب کر کے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

جی بیٹا جی بتاؤ کیا بات ہے؟؟؟؟؟"

وامق نے چمچ پلیٹ میں رکھ کر اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔

" بابا میں شادی کرنا چاہتا ہوں"

"!!!!!!واٹ"

اس سے پہلے کہ وامق یا طمر کچھ بولتے مضربان حیرت سے چلایا۔۔۔

یہ کب ہوا؟؟؟؟اور مجھے ذرا بھی بھنک بھی نا لگنے دی جناب" نے۔۔۔۔

تم سے ایک منٹ بڑا میں ہوں اور شادی پہلے تیری قطعی نامنظور

بابا یہ ناانصافی ہے میرے ساتھ------

میں تو ابھی تک تمہیں بچے سمجھ رہا تھا مجھے کیا پتہ میرے بچے اتنے بڑے"
ہو گئے ؟؟؟

تم نے کوئی لڑکی ڈھونڈھ لی ہے تو تم بھی بتا دو------ طمر نے مضربان"
کی طرف دیکھ کر کہا-----

اس نے تو لگتا ہے ڈھونڈھ لی اسی لیے شادی کی بات کر رہا ہے-----
کون ہے وہ بدنصیب ؟؟؟؟ مضرں ان نے تقی کو دیکھ کر شرارتی انداز"
میں پوچھا----

مضر بان تنگ مت کر میرے بچے کو۔۔۔۔ تقی نے ڈھونڈی ہے تو یقیناً" اچھی ہی ہو گی۔۔۔۔

زبیدہ خانم نے اپنے پوتے کی طرف داری کرتے ہوئے پیار بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔

جاؤ تم دونوں صبح ہی اس لڑکی کو دیکھ کر آؤ۔۔۔۔۔زبیدہ خانم نے انہیں" فیصلہ سنایا۔۔۔۔

مگر مام ابھی اس کی سٹڈی ان کمپلیٹ ہے۔۔پہلے کچھ بن تو" لے۔۔۔۔میں وہاں رشتہ لے کر جاؤں گا تو کیا بتاؤں گا کہ میرا بیٹا کیا کرتا ہے۔۔۔۔۔وامق جھنجھلا کر بولا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

کیوں اتنا بڑا بزنس ہے وہی سنبھالے گا۔۔۔اور کیا کرنا ہے۔۔۔۔""

زبیدہ خانم نے جواباً کہا۔

"ماما یہ لارڈ صاحب بزنس کی پڑھائی ہی نہیں کر رہے یہ ماشاءاللہ سے

جرنلزم میرا مطلب ہے صحافت کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔۔۔۔

ابھی اسے اپنا نام بنانے میں وقت لگے گا۔۔۔۔

"بابا میں کونسا فوراً شادی کرنے کا کہہ رہا ہوں بس انگیجمینٹ کر دیں"

۔۔ تقی بولا۔۔۔۔۔

"وامق بس کرو۔۔۔میں اب ایک نہیں سنوں گی۔۔۔۔ صبح جاؤ اور جا کر

دیکھو تو لو لڑکی

۔۔۔کیا پتہ تمہیں بھی پسند آ جائے۔۔۔۔

مجھے تو جو پسند آنی تھی وہ تو برسوں پہلے ہی آچکی ہے۔۔۔وامق نے اپنا" شانہ طمر کے شانے سے مس کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میری بھی کوئی فریاد سن لے" مضربان نے دہائی دی۔۔۔۔"

ابھی پہلے ایک تو دیکھ لیں پھر تمہارے بارے میں بھی سوچتے" ہیں۔۔۔۔۔۔

"لڑکی کون ہے؟"

طمر نے پوچھا۔۔۔

مما آپ اس سے مل چکی ہیں۔۔۔وہ کان کھجا کر خجالت سے بولا۔۔۔"

کہیں بدر ا یا علینا میں سے تو کوئی؟؟؟؟ وہ اپنے تیئں اندازہ لگاتی ہوئی" بولیں۔۔۔

علینا کے نام پر مضربان کے دماغ میں خطرے کی گھنٹیاں بجیں۔۔۔۔

تقی کے بچے تو نے کچھ بھی غلط کہا تو میں تیری گردن مروڑ دوں "
گا۔۔۔۔

وہ تقی کے کان کے پاس جا کر آہستگی سے دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔۔
مام وہ علینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا۔۔۔۔
مضربان نے اس کے پاؤں پر زور سے اپنا پاؤں مارا۔۔۔۔
آہ!!!!! وہ کراہ کر رہ گیا۔۔۔۔
اب بول" مضربان جل کر بولا۔۔۔"

مما علینا کی کزن ادا کی بات کر رہا ہوں۔۔۔ تقی نے کراہتے ہوئے اپنی
بات مکمل کی۔۔۔۔

مضر بان نے ایک مسکراتی ہوئی نگاہ اس پر ڈالی۔۔۔۔۔

جواباً تقی گھور کر رہ گیا۔۔۔۔۔۔

بچی تو بہت پیاری ہے۔۔۔ طمر نے اس کا چہرہ یاد آنے پر پیار بھرے"

انداز میں کہا۔۔۔۔۔

تم لوگ پھر تیار رہنا کل چلیں گے کیوں وامق ؟؟؟

ٹھیک ہے جو حکم جناب۔۔۔ ہم تو آپ کے آرڈر پر چلتے ہیں۔۔۔۔ وامق"

نے طمر کی طرف دیکھ کر عاجزانہ انداز میں کہا۔۔۔۔

وہ مسکرا کر سر ہلانے لگی۔۔۔۔"

کل پہلے مجھے ایک لیڈی سے اپنا بیگ اور فون بھی لینا ہے۔۔۔پہلے وہاں چلیں گے پھر اداکے گھر۔۔۔وہ صبح کا پلان ترتیب دینے لگی۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

رات ہونے والی تھی مگر ابھی تک اماں بی کا کوئی پتہ نہیں چلا۔۔۔۔۔

وہ جائے نماز بچھائے نماز پڑھنے کے بعد گڑ گڑا کر روتے ہوئے مسلسل تسبیح و تحمید میں محو تھی اور اماں بی کی صحت یابی کیلئے دعا کر رہی تھی۔۔۔۔

نہال اور عائزہ بھی ہسپتال پہنچ چکے تھے بذل کی اطلاع دینے پر۔۔۔۔۔

اماں بی کا بی۔پی اچانک شوٹ کر گیا تھا۔۔۔۔

جس کی وجہ سے ان کی یہ حالت ہوئی۔۔۔۔۔

کچھ دیر پہلے ہی انہیں ہوش آیا تھا۔۔۔

مگر ڈاکٹرز نے انہیں ایک دن مزید ہاسپٹل میں رک کر کچھ ٹیسٹ کروانے کی تاکید کی۔۔۔

عائزہ بدرا۔۔۔۔وہ اکیلی ہے گھر میں۔۔۔۔اماں بی نے اپنا جھریوں" زدہ ہاتھ عائزہ کے ہاتھ پر رکھ کر کہا۔۔۔۔۔

میں علینا کو اس کے پاس بھیج دیتی ہوں آپ فکر مت کریں۔۔۔۔اس نے انہیں تسلی دی۔۔۔۔

بذل علینا کو وہاں چھوڑ آیا۔۔۔۔

ساری رات دونوں نے ساتھ گزاری۔۔۔بدرا کی تو رات آنکھوں میں کٹی۔۔۔۔اماں بی کے لیے دعائیں کرتے ہوئے۔۔۔۔

صبح ہو چکی تھی۔۔۔۔اس کی ہلکی سبز آنکھوں میں سرخ ڈورے جھلک رہے تھے رتجگے کی وجہ سے۔۔۔

علینا مجھے بھی اماں بی کے پاس جانا ہے انہیں دیکھنا ہے پلیز تم مجھے ان کے پاس لے جاؤ گی۔۔۔۔وہ علینا سے منت بھرے انداز میں بولی۔۔۔

ٹھیک ہے میں بھائی کو کال کرتی ہوں وہ ہمیں ہاسپٹل لے جائیں۔۔۔۔میں خود بائیک پر لے جاتی تمہیں مگر میری بائیک گھر ہے۔۔۔میں بھائی کے ساتھ جو آئی تھی رات کو گاڑی میں۔۔۔۔

تم ایسا کرو شاور لے لو تھوڑا فریش فیل کرو گی۔۔۔تمہارا ایسا بجھا ہوا چہرہ دیکھ کر اماں بی کو اچھا نہیں لگے گا۔۔۔

علینا نے اسے مشورہ دیا۔

"ٹھیک ہے میں بس ابھی آئی۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے وہ اپنے دوسرے کپڑے لیے واش روم میں چلی گئی۔۔۔۔

💔💔💔💔💔💔

آج وہ سب خصوصی تیار ہوئے پورے ٹھاٹھ باٹھ سے تقی کا رشتہ لینے گھر سے نکلے تھے۔۔۔۔

وامق آج خود کار ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ تقی اور طمر پیچھے بیٹھے تھے اور مضر بان آگے۔۔۔۔

گاڑی ادا کے گھر کے راستے پر دیکھ مضربان حیران ہوا۔۔۔"

بابا آپ کو کیسے پتہ چلا کہ یہ ادا کے گھر کا راستہ ہے؟؟؟؟"

میں نے تو اس راستے پر گاڑی ڈالی ہے جو اس لیڈی تعبیر نے سینڈ کیا" تھا۔۔۔ جس کے پاس تمہاری مما کی چیزیں ہیں۔۔پہلے وہی پک کرنی تھیں۔۔۔۔

" اواچھا"

مگر جب گاڑی بالکل ادا کے گھر کے دروازے کے سامنے رکی تو وہ ششدر رہ گئے۔۔۔

بابا یہ تو واقعی علینا کی کزن ادا کا ہی گھر ہے۔۔۔۔اس کا مطلب آپ نے" جس سے ملنا ہے وہ بھی اسی گھر کی مکین ہیں۔۔۔۔ مضربان نے اندازہ لگایا۔۔۔

May be.......

وامق نے کہا۔۔۔۔

وہ سب گاڑی سے نیچے اترے اور وامق نے گاڑی لاک کی۔۔۔
طمر نے بیل پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

ڈور بیل کی آواز پر ہیڈ ملازمہ فرحت نے دوسری ہیلپر سے کہا کہ وہ دروازہ کھولے۔۔۔

چند منٹوں کے انتظار کے بعد دروازہ کھلا۔۔۔۔

جی کس سے ملنا ہے آپ کو" اس نے پوچھا۔"

" مجھے تعبیر سے ملنا ہے"

"اچھا جی آپ میڈم صاحبہ کی مہمان ہیں۔۔ آیئے اندر جی۔۔۔"

وہ سب اس کی ہمراہی میں چلنے لگے۔۔۔۔۔

مضربان انیکسی کے پاس ہی رک گیا اس کے دروازے میں علینا کو کھڑا دیکھ کر۔۔۔۔۔

ماما آپ لوگ جائیں میں ابھی آیا۔۔۔ مضربان بولا۔۔۔۔"

ٹھیک ہے تم آجانا" کہہ کر وہ آگے بڑھ گئی۔۔۔۔"

تم یہاں کیسے ؟؟؟"

دراصل تقی کے لیے آئے ہیں۔۔۔جلد ہی تمہارے گھر بھی آئیں گے۔۔۔پہلے زرا اس کا معاملہ سلجھ جائے۔۔۔

کیا کہہ رہے ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی۔۔۔"
تقی کے لیے ادا کا ہاتھ مانگنے آئے ہیں۔۔۔۔"

سچ "وہ خوشی سے لبریز لہجے میں بولی۔"
"مچ"
دیکھو اب اس کی نیا پار لگے گی یا نہیں۔۔۔۔
مضربان مسکرا کر بولا۔۔۔۔

اچھا میں دعا کروں گی۔۔۔۔۔"

کس کے لیے؟؟؟ تقی کے لیے یا ہم دونوں کے لیے؟؟؟ وہ شرارتی لہجے" میں سوال کر گیا۔۔۔۔

مجھے تنگ مت کرو پھر آ گے ہی میں پریشان ہوں۔۔۔۔"

کیوں کیا ہوا؟؟؟

اماں بی کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔بدر ابھی کافی پریشان ہے۔۔۔۔ان کی وجہ سے۔۔۔۔

کیوں کیا ہوا انہیں۔۔۔کدھر ہیں وہ؟؟؟؟

ہاسپٹل میں ہیں۔۔۔بھائی ابھی آنے والے ہی ہوں گے میں نے انہیں کال کی تھی۔۔۔۔

پھر ہم دونوں ان کو دیکھنے کے لیے ہاسپٹل جا رہے ہیں۔۔۔

چلو ٹھیک ہے بدر ا اور اماں بی دونوں سے میری طرف سے پوچھنا"

۔۔۔اب میں زرا اندر جاؤں۔۔۔ ورنہ مام سے ڈانٹ نہ پڑ جائے۔۔۔

ہممممم ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

مضر بان گھر کے اندر آیا۔۔۔۔

!!! اسلام و علیکم

تعبیر کو میڈ نے بتایا تو وہ روم سے نکل کر باہر آئی۔۔۔ اور سب کو دیکھ کر

مشترکہ سلام کیا۔۔۔۔

وعلیکم اسلام ! طمر نے جواب دیا۔۔۔

بہت اچھا کیا جو آپ اکیلی نہیں آئیں اپنی فیملی کو بھی ساتھ "
لائیں۔۔۔مجھے بہت اچھا لگا۔۔۔ تعبیر خوش دلی سے بولی۔۔۔
پھر طمر کے ساتھ خالی جگہ پر بیٹھی۔۔۔۔

فرحت میرے روم میں ڈریسنگ کے فرسٹ ڈروار سے ایک بیگ ہے وہ تو
نکال کر لانا زرا۔۔۔
اس نے حکم جاری کیا۔۔۔

مگر میڈم جی وہاں تو صاحب ہیں۔۔۔وہ برا نا منائیں میرے وہاں جانے "
سے۔۔۔۔
وہ منمنا کر کہنے لگی۔۔۔
کچھ نہیں کہتے وہ انہیں بتانا کہ مہمان آئے ہیں باہر آئیں۔۔۔"
جی میڈم جی۔۔۔۔"

آپ کے کتنے بچے ہیں؟؟؟طمر نے ہی بات کا آغاز کیا۔۔۔۔۔"

میری ایک ہی بیٹی ہے ادا۔۔۔۔ تعبیر نے بتایا۔۔۔۔"

دراصل ہم یہاں ایک خاص مقصد سے آئے ہیں۔۔۔وہ۔۔۔۔اس" سے پہلے کہ طمر اپنی بات مکمل کرتی سامنے سے چل کر آتے ہوئے نہال شاہ کو دیکھ کر طمر کی زبان وہیں ساکت ہوئی۔۔۔۔۔
وامق اور طمر دونوں بیک وقت اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے۔۔۔۔۔

یہ تمہارا گھر ہے"؟؟؟؟وامق کی آواز کسی گہری کھائی سے آتی ہوئی" محسوس ہوئی۔۔۔۔
جیسے نظریں یقین کرنے سے عاری ہوئیں۔۔۔۔

نہال شاہ کا حال بھی ان دونوں سے کچھ مختلف نہ تھا۔۔۔۔

وہ بھی ان دونوں کو سامنے دیکھ جامد ہوا۔۔۔

آپ ایک دوسرے کو جانتے ہیں؟؟؟ تعبیر نے حیران کن نظروں سے" سب کو دیکھا۔۔۔

وہ سچوئیشن کو سمجھنے میں ناکام ہوئی۔۔۔

چلو یہاں سے "وامق آگ اگلتے ہوئے انداز میں دھاڑا۔۔۔"

مضربان اور تقی کی طرف دیکھا۔۔ جیسے انہیں یہاں سے چلنے کا اشارہ کیا۔۔

مگر بابا بھی تو" تقی نے اچنبھے سے انہیں دیکھ کر کہا۔۔۔"

سمجھ نہیں آئی تم دونوں کو تمہارے بابا نے کیا کہا"

ہے؟؟؟؟

طمر کی آواز میں بھی غصے کی جھلک تھی۔۔۔۔۔"

وہ دونوں بھی ان کے کہنے پر اپنی جگہ سے اٹھے۔۔۔۔

ایسے کیسے جاسکتے ہیں آپ؟؟؟"

آخر ہوا کیا ہے؟؟ کوئی مجھے بھی بتائے گا۔۔۔"

تعبیر جھنجھلا کر بولی۔۔۔۔۔

یہ بات تم اپنے شوہر سے پوچھنا۔۔وہ زیادہ بہتر بتا سکتا ہے تمہیں۔۔۔کہ "

خود کی بیوی ہوتے ہوئے کسی غیر کی بیوی پر نظر رکھنا اور اس کی زندگی میں

زہر گھولنے والے انسان سے کوئی تعلق نہیں رکھا جاتا۔طمر سرد و سپاٹ

لہجے میں آہستہ آواز میں کہا تاکہ بچے نہ سن لیں۔۔۔۔۔۔۔

وہ بچوں کو ان سب سے دور رکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔زہر خند نگاہ نہال شاہ پر ڈالی۔۔۔۔

اور لمبے لمبے ڈگ بھرتی ہوئی باہر نکلی۔۔۔

وامق بھی ساتھ ساتھ تھا۔۔۔

اپنے والدین کا رویہ تقی اور مضربان دونوں کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔

وہ معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔ایک دوسرے کو نا سمجھی سے دیکھا۔۔

مضربان تقی کو بے چارگی سے دیکھتے ہوئے شانے اچکا کر رہ گیا۔۔۔

وہ دونوں بھی ان کی تقلید میں باہر نکلے۔۔۔

علینا مضر بان کے واپس باہر آنے کا انتظار وہیں دروازہ کھول کر کھڑے کر رہی تھی کہ پتہ چلے تقی کے رشتے کا کیا جواب ملا ہے۔۔۔بدرا کو باتھ لیے باہر آتے دیکھ دروازہ کھلا چھوڑے خود فریش ہونے واش روم میں چلی گئی۔۔۔۔

بدرا جو نہا کر نکلی تھی بال سکھا رہی تھی۔۔۔پاس سے گزرتی ہوئی طمر کی اچانک نگاہ اس پر پڑی۔۔۔

تو پلٹنا بھول گئی۔۔۔۔

قدم وہیں تھمے۔۔۔۔

اور سانس بھی۔۔۔۔۔

وقت بھی شاید۔۔۔۔۔

بدرا کی گردن کے ایک طرف وہی مخصوص چاند گرھن کا نشان جو اس کی گڑیا کا بھی اس جگہ تھا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ اپنی آنکھوں پر یقین نا کر پائی۔۔۔۔

توکیا نہال شاہ تم نے؟؟؟"

تم نے اسے اغوا کروایا تھا۔ مجھے اس سے اتنے سالوں دور رکھا۔۔۔۔"

بہت برا کیا تم نے۔۔۔۔ میری بیٹی کو اپنے پاس رکھ کر۔۔۔ اسے مجھ سے جدا کر کہ۔۔۔۔

تم کبھی خوش نہیں رہ پاؤ گے کبھی نہیں۔۔۔ اس نے دل میں سوچا اور" کرب سے وہیں کھڑے کھڑے اپنی آنکھیں موندیں۔۔۔

دل ایک ساتھ اتنے جھٹکے برداشت نہیں کر پایا۔۔

وہ دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے ڈگمگائی۔۔

وامق نے اسے گرنے سے بچانے کے لیے تھاما۔۔۔

تقی اور مضر بان دونوں فوراً اس کے پاس پہنچے۔۔۔۔

کیا ہوا اماں ؟؟؟؟"

تقی نے تڑپ کر کہا۔۔

بے شک وہ اپنی ماں سے ناراض تھا کہ وہ بنا بات کیے ہی وہاں سے اٹھ آئیں۔۔۔۔ مگر اس وقت ان کی جان اس کی ناراضگی سے بڑھ کر تھی۔۔۔۔۔

طمر نے ڈولتے ہوئے وجود اور ادھ کھلی آنکھوں سے انیکسی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

مگر سب نے نا سمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔۔۔

وہ انہیں لمحوں میں وامق کے حصار میں بے جان ہوئی۔۔۔

مضر بان گاڑی سٹارٹ کرو۔۔۔۔

واثق نے ثمر کو بانہوں میں بھر کر اٹھایا۔۔

مضر بان باہر کی طرف بھاگا اور گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔۔۔

بذل نے گاڑی روکی تو گھر کے باہر سے تیز رفتاری میں جاتی ہوئی گاڑی میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو دیکھا۔۔۔۔۔

ان میں سے اسے کچھ جان پہچان کے لگے۔۔۔۔

اوہ یہ تو علینا کے دوست کی فیملی تھی، مگر یہاں کیوں؟؟؟؟"

اس نے سوچا اور گھر میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

انیکسی میں آیا تو دروازہ پہلے سے ہی کھلا ہوا تھا وہ انگلی پر گاڑی کی کیز گھماتا ہوا اندر آیا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

مگر سامنے کا منظر دیکھ کر قدم وہیں تھمے۔۔۔۔

اس کا رخ آئینے کی جانب تھا۔۔۔وہ اپنے لمبے بالوں میں برش پھیر رہی تھی۔۔۔۔

دراز گیسوؤں میں سے قطرے موتیوں کی مانند بوند در بوند ٹپک رہے تھے۔۔۔۔گیلے بالوں کی وجہ سے لباس جسم سے چپک چکا تھا۔۔۔۔

اور جسمانی خدوخال کے دلکش نشیب و فراز واضح ہو رہے تھے۔۔۔۔ جو اس کے ہوش اڑا دینے کو کافی تھے۔۔۔۔

اس کا مدھوش کن سراپا اس کی نگاہوں میں جم گیا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ بھول گیا تھا کہ وہ یہاں آیا کیوں تھا۔۔۔ نظریں بس اس مرمریں وجود پر تھی۔۔۔

جو طلب بن کر اس کی رگ رگ میں رواں تھی۔۔۔۔

اس کا دلکش وجود جو تمام تر حشر سامانیوں سمیت اس کے رہے سہے حواس بھی مختل کیے دے رہا تھا۔۔۔۔

بذل نے آج تک اسے ڈھکے چھپے دیکھا تھا۔۔۔

کبھی بھی بغیر دوپٹے کے نظر نہیں آئی۔۔۔۔

اور آج وہ ہوشربا وجود لیے اس کے دل پر قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔۔

آج اس حالت میں وہ اس کے دل کی دنیا میں طلاطم برپا کر گئی۔۔۔۔

دل اسے پانے کو چھونے کو مچل اٹھا۔۔۔۔

بس ہاتھ بڑھائے اور اس تراشے ہوئے مجسمے کو چھو لے۔۔۔۔۔

اس نے آئینے میں دیکھتے ہوئے اپنے کانوں میں موجود جھمکوں کو چھوا۔۔۔۔اور دھیرے سے مسکائی۔۔۔۔۔

بدرا نے خود پر کسی کی نظروں کا ارتکاز محسوس کیا تو پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔

اور تیر کی تیزی سے پاس پڑا دوپٹہ اٹھا کر خود کے گرد لپیٹا۔۔۔۔۔

مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ تیر کمان سے نکل چکا تھا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ ہوش میں آیا اس کی سٹپٹاہٹ سے۔۔۔۔

علینا کہاں ہے؟

وہ۔۔۔بس آرہی ہے۔۔۔۔

آگئے آپ بھائی؟ چلیں ہم تیار ہیں۔۔۔علینا نے آکر بذل سے کہا۔۔۔

بدرا دوسرے کمرے میں گئی اور بالوں کا جوڑا بناتی ہوئی بڑی چادر خود کے گرد پھیلا کر باہر نکلی۔۔۔۔۔

پھر وہ تینوں ہوسپٹل روانہ ہوئے۔۔۔۔

ان سب کے نکلتے ہی تعبیر نے نہال کو حقارت بھری نگاہوں سے دیکھا۔۔۔۔۔

"یہ لوگ دوبارہ مجھے اس گھر میں نظر نہ آئیں۔۔۔۔"
نہال نے ان سب کے وہاں سے باہر نکل جانے کے بعد کاٹ دار آواز بلند آواز سے تعبیر کو کہا۔۔۔

اور ہاں ایک اور بات اداد وبارہ ان میں سے کسی کے ساتھ نظر آئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔۔

آئی بات سمجھ میں ؟؟؟؟؟ وہ انگلی اٹھا کر اسے وارن کرنے کے انداز میں بولا۔۔۔۔۔

اپنی یہ گلی سڑی ہوئی دھمکیاں ان کو دینا جنہیں ان کی پرواہ ہو۔۔۔۔۔۔"

وہ تنفر بھرے انداز میں بولی۔۔۔۔

پہلے میری بات کا جواب دو وہ طمر کیا کہہ کر گئی ہے کہ تم اس پر نظر رکھے ہوئے ہو۔۔۔۔

شرم آنی چاہیے اس عمر میں تمہیں ایسی حرکتیں کرتے ہوئے۔۔۔۔

اب اگر تم مجھے اس کے آس پاس بھی دکھے تو تمہاری خیر نہیں۔۔۔۔۔

تم میں اتنا بڑا نقص ہوتے ہوئے بھی میں تم جیسے شخص کے ساتھ گزارا کر رہی ہوں۔۔۔۔

اور تم ہو کہ میری مہربانیاں اور قربانیاں بھلا کر چلے ہو عشق رچانے۔۔۔۔۔

ہنہہ۔۔۔۔بوڑھی گھوڑی لال لگام۔۔۔۔۔

پہلے تو نرم لہجہ پھر انداز بدلا۔۔۔۔

گرگٹ کی طرح پل پل بدلتی عورت "وہ صرف سوچ ہی سکا۔۔۔۔۔۔"

اگر مجھے اس عورت کے ساتھ تمہارے کسی بھی قسم کے روابط کا پتہ چلا نہ "
نہال تو میں تم سے سب کچھ چھین لوں گی۔۔۔یہ گھر پراپرٹی اور آفس
۔۔۔سب کچھ۔۔۔۔

وہ مغرورانہ انداز میں اسے دھمکا رہی تھی۔۔۔۔

جس کی دولت پر عیش کر رہے ہو اسی سے دھوکہ ؟؟؟؟

سب کچھ چھین کر تمہیں بھکاری نہ بنادیا تو میرا نام بھی تعبیر نہیں۔۔۔۔

اتنے سالوں سے میں نے خود محنت کر کہ اس بزنس کو یہاں تک پہنچایا"

ہے۔۔۔۔۔

اور تم ہوتی کون ہو مجھ سے سب چھیننے والی۔۔۔۔۔

یہ سب کچھ تمہارا باپ مرنے سے پہلے خود میرے نام کر کہ گیا

ہے۔۔۔۔۔

شکر تو تم ادا کرو میں نے تم جیسی بدزبان عورت کو اب تک برداشت کیا ہوا

ہے۔۔۔۔۔

میرے دماغ کا میٹر گھوما تو یقین جانو بہت برا پیش آؤں گا۔۔۔۔۔

وہ الٹا اس پر چڑھ دوڑا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

دونوں ایک دوسرے سے کم نہ تھے۔۔۔ایک سیر تو دوسرا سوا سیر۔۔۔۔۔

کیا ہوا آپ لوگ کیوں لڑ رہے ہیں ؟؟؟ادا اپنے کمرے میں سوئی ہوئی تھی۔۔۔ تیز آوازوں کی وجہ سے باہر آئی اور حیرانی سے کہا۔۔

"ادا میں پہلی اور آخری بار تمہیں سمجھا رہا ہوں اگر اب تم مجھے گردیزی خاندان کے کسی بھی فرد کے ساتھ نظر آئی تو میں تمہاری ٹانگیں توڑ دوں گا"۔۔۔۔۔

اس کے گھمبیر لہجے میں دھمکی کی آمیزش تھی۔۔۔۔

"خبردار !!!!!

جو میری بیٹی پر حکم چلایا یا اس پر کوئی پابندی لگائی۔۔۔۔"

بچپن سے لے کر آج تک کبھی ایک بار بھی تم نے اسے باپ والا پیار

دیا۔۔۔؟؟؟

اس کے لاڈ اٹھائے؟

اس کی خواہشات پوری کیں؟؟؟

جب تم نے ایسا کچھ کیا ہی نہیں۔۔اسے کبھی بیٹی کا درجہ دیا ہی نہیں تو تم

کیسے اسے دھمکانے یا اس پر رعب جمانے کا حق رکھتے ہو؟؟؟؟

اپنی یہ بودی سی دھمکیاں نہ اپنے پاس سنبھال کر رکھو۔۔۔۔۔"

پاس کھڑی ادا کی آنکھیں جھلملائیں۔۔۔۔۔

ہمیشہ ایسے ہی ہوتا تھا۔۔۔۔بچپن سے لے کر آج تک وہ ان دونوں کے

مابین جھگڑے میں پستی آئی تھی۔۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ وہ یتیم ہے۔۔۔اس کے نام نہاد باپ نے کبھی بھی اسے والد کا ایک بھی پر شفقت لمس نہیں نوازا۔۔۔

نہ کبھی پیار بھرا جملہ بولا۔۔۔

اپنے کام سے کام رکھنے والا۔۔۔وہ ہمیشہ اس کی ایک پیار بھری نظر اور توجہ کی خواہاں رہی جو آج تک ممکن نہیں ہو سکا۔۔۔۔

اور ماں۔۔۔۔وہ اپنی ممتا کی تسکین کے لیے اسے لا تو چکی تھی۔۔۔مگر ایک مغرور عورت کے خانے میں فٹ بیٹھتی تھی۔۔۔

اپنا دل کیا تو پیار کر لیا۔۔۔موڈ نہ ہوا تو اسے خود سے دور سال ہا سال ہاسٹل بھیج کر اس کی خبر نہ لی۔۔۔۔

یتیم خانے میں ہوتی تو شاید خوش رہتی۔۔۔

مگر اس طرح کے والدین کے ساتھ رہ کر وہ اندر سے بری طرح ٹوٹ چکی تھی۔۔۔

اس طرح کے بچے میں جو کمی رہ جاتی ہے وہ اور کوئی نہیں سمجھ سکتا صرف وہی سمجھ سکتا ہے جو اس مشکل میں سے گزر رہا ہو۔۔۔۔

اصل والدین کا علم نہ ہو اور جو میسر ہوں وہ اسے نظر انداز کریں۔ایسا نامکمل بچہ دوسروں میں اپنی خوشیاں تلاش کرتا ہے۔۔۔

شاید یہ ہم میں موجود جو کمی ہے اسے دور کر سکے۔۔۔۔

جس طرح ادا نے بذل کی ظاہری خوبصورتی سے متاثر ہو کر اس میں اپنی خوشی کو تلاشنا چاہا۔۔۔۔

مگر اس نے بھی اسے ٹھکرا دیا۔۔۔۔

اور اس کا نام نہاد باپ اسے ان لوگوں سے ملنے جلنے سے پرہیز کرنے کی دھمکیاں دے رہا تھا جن کے بارے میں اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔۔۔۔

وہ سر جھٹک کر مردہ قدموں سے اپنے کمرے میں واپس لوٹ گئی۔۔۔۔

اپنے والدین کی درمیان چھڑی جنگ کی آوازیں ابھی بھی اس کے کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔۔۔

وہ پھر سے بستر پر لیٹ کر آنکھیں موند گئی۔۔۔

ہمیشہ کی طرح تکیہ اس کے بے مول آنسو خود میں جذب کرنے لگا۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

آپ کیسی ہیں اماں بی" ہاسپٹل پہنچ کر بدرا نے ان کے قریب جاتے " بھرے ہوئے لہجے سے پوچھا.... آنکھوں میں نمی گھلنے لگی انہیں یوں ہسپتال کے بستر پر لیٹے دیکھ کر

فکر مت کرو میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔یہ ڈاکٹر تو ویسے ہی مجھے یہاں رکھے ہوئے ہیں۔۔۔"

"کوئی تو بات ہو گی نا اماں بی ایسے تو نہیں وہ آپ کو یہاں روکے ہوئے ہیں۔۔۔۔

آپ اپنا خیال رکھیں خود کے لیے نہیں تو میرے لیے۔۔۔۔میرا آپ کے سوا اور کوئی نہیں۔۔۔۔

مجھے آپ کے پیار کی بہت ضرورت ہے۔۔۔۔"

وہ رندھے لہجے میں بولی۔۔۔۔

"بدرا میری چندا۔۔۔۔رو مت تمہیں پتہ ہے نا مجھے تمہارا رونا پسند نہیں۔۔۔۔میں مر جاؤں تو جی بھر کر رو لینا۔۔۔۔

اسے چپ نا ہوتا دیکھ وہ خفگی بھرے انداز میں بولیں۔۔۔۔

اماں بی!!!!! وہ تڑپ اٹھی ان کی اس بات پر۔۔۔۔اور لیٹی ہوئی اماں بی کے سینے پر سر رکھ گئی۔۔۔۔

اماں بی کبھی بھی ایسا مت کہیے گا پھر۔۔۔۔"

عائزہ اور علینا ان دونوں کی آپسی گفتگو سن کر آبدیدہ ہو گئیں۔۔۔۔۔

آپ نے کچھ کھایا؟

بدرا نے پوچھا۔۔۔

مجھے بتا دیتے کہ ڈاکٹر نے کیا کہا ہے انہیں دینے کے لیے میں گھر سے بنا" لاتی۔۔۔۔۔

رہنے دو بدرا جیسے میں جانتی نہیں تعبیر کا تم لوگوں سے کیا رویہ" ہے۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

عائزہ بولی۔۔۔۔

بدرا نظریں جھکا گئی۔۔۔۔

یہیں باہر سے فریش فروٹ جوس مل جائے گا وہ لے آو۔۔۔۔

بذل فارمیسی سے میڈیسن لینے گیا ہے۔۔۔۔

میں اور بدرا لے آتے ہیں۔۔۔۔۔

علینا نے کہا۔۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے عائزہ نے ہینڈ بیگ میں سے پیسے نکال کر علینا کو پکڑائے۔۔۔۔۔

تو وہ دونوں باہر نکل گئیں۔۔۔۔۔

اماں بی آج تک میں نے کبھی آپ سے نہیں پوچھا، دل میں کئی بار آیا کہ آپ سے پوچھوں۔۔۔۔ مگر ہمت ہی نہ ہوئی۔۔۔۔

اگرآپ کو برانہ لگے تو کیا آپ مجھے بتائیں گی کہ بدرا کو آپ نے کہاں سے "
لیا۔۔۔ کون ہے وہ۔؟؟؟؟؟

وہ چند لمحوں کے لیے خاموش ہوئیں۔۔۔۔

پھر گہری سانس لیتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

اور بدرا کے بارے میں سب سچ بتادیا۔۔۔۔۔۔

وہ تو سمجھی کہ انہوں نے صرف عائزہ کو بدرا کی سچائی بتائی ہے مگر انہیں کیا
خبر کہ اس راز سے کوئی اور بھی واقف ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔

مما آپ گھر جا کر فریش ہو جائیں آج میں اماں بی کے پاس رکوں
گی۔۔۔۔۔

علینا نے کہا۔۔۔۔۔

ڈاکٹرز نے کچھ ٹیسٹ کروائے تھے جن کی رپورٹ کلیئر نہیں تھی۔۔۔اسی لیے انہوں نے اماں بی کی طبیعت کے پیشِ نظر انہیں ابھی ہاسپٹل میں رہنے کی ہی تاکید کی۔۔۔کیونکہ ان کی ہارٹ بیٹ نارمل نہیں تھی۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔" عائزہ نے حامی بھری۔۔۔"

میں بھی آج یہیں رک جاؤں؟ بدرا نے عائزہ سے پوچھا

نہیں بیٹا یہاں صرف ایک اٹینڈنٹ کے رکنے کی اجازت ہے۔۔۔"

علینا رک جائے گی۔۔۔۔"

تم گھر چلی جاؤ بذل پہلے بدرا کو گھر چھوڑ دیتے ہیں پھر ہم گھر چلیں گے۔۔۔۔

جی مام" وہ فقط اتنا ہی بولا۔۔۔۔"

سب کچھ دیر پہلے ہی طمر کو لے کر شہر کے سب سے اچھے ہاسپٹل میں پہنچے تھے۔۔۔۔۔

اندر اس کی ٹریٹمنٹ چل رہی تھی۔۔۔۔

باہر وہ تینوں بے چینی سے ادھر سے ادھر ٹہل رہے تھے۔۔۔۔

وامق نے کرب میں ڈوبی ہوئی نظروں سے آئی_سی_یو کے بند دروازے کو دیکھا۔۔۔۔

جہاں اس کی کل کائنات تھی۔۔۔۔

دل ہی دل میں اس کی صحت یابی کیلئے دعا گو تھا۔۔۔۔۔

تقی نے آکر اپنے بابا کے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

تو وامق نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔

بابا فکر نہ کریں ماما ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔۔"

وہ تسلی آمیز انداز میں بولا۔۔۔۔۔

بابا تقی ٹھیک کہہ رہا ہے کچھ نہیں ہو گا ماما کو آپ حوصلہ" رکھیں۔۔۔۔۔ دیکھنا وہ جلدی ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔۔ مضر بان بھی ان کے قریب آکر نم آنکھوں سے انہیں دیکھ کر بولا۔۔۔۔

تینوں کی مضطرب حالت ایک دوسرے سے مختلف نہ تھی۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کے اتنے دیر بعد بھی باہر نا آنے پر اسے تشویش لاحق ہوئی۔۔۔۔۔

تقی دیکھو بیٹا ڈاکٹرز باہر کیوں نہیں آرہے؟؟؟ سب ٹھیک تو ہے۔۔۔۔؟؟؟

میں دیکھتا ہوں بابا۔۔۔وہ ہولے سے وامق کا شانہ دبا کر چھوڑتے ہوئے بولا۔۔۔

ابھی یہ کہنے کی ہی دیر تھی کہ آئی _سی _یو کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر آئے۔۔۔

ڈاکٹر کیسی ہے طمر؟؟؟؟"

وامق تیزی سے ان کے قریب جا کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

ان کو مائنر ہارٹ اٹیک آیا تھا۔۔۔ہم نے ٹریٹمنٹ کر دی ہے،اب وہ" ٹھیک ہیں پریشانی والی کوئی بات نہیں۔۔۔

آپ بس ان کا خیال رکھیے گا مریضہ کو کسی بھی سٹریس سے دور رکھنے کی پوری کوشش کریئے گا۔۔۔ڈاکٹر نے اپنے پیشہ ورانہ انداز میں کہا اور وہاں سے آگے بڑھنے لگے۔۔۔

ڈاکٹر کیا ہم مل سکتے ہیں؟؟؟وامق نے پوچھا۔۔۔۔

ابھی پیشنٹ ہوش میں نہیں۔۔۔تھوڑی دیر بعد مل لیجیئے گا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

رات کا پہر تھا،ہر طرف خاموشی کا راج تھا۔۔۔سب نیند کی حالت میں تھے۔۔۔

آج شام کو ہی بیرونی گیٹ پر لگی بیل بجلی کے بار بار آنے اور جانے کی وجہ سے خراب ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اس نے بیل بجائی مگر کوئی بھی باہر نہیں آیا گیٹ کھولنے۔۔۔۔۔

شاید سب سو چکے ہوں؟؟؟اس نے دل میں سوچا۔۔۔۔

اور گیٹ کو ہاتھ میں موجود کیز سے زور سے بجایا۔۔۔۔۔

بدرا جو ابھی نماز تہجد ادا کر کہ فارغ ہوئی تھی۔۔۔دروازے چپر دستک کی آواز سن کر باہر آئی۔۔۔۔

کون "اس نے پوچھا۔۔۔۔۔"

دروازہ کھولو۔۔۔۔۔میں بذل۔۔۔۔اس نے باہر سے بتایا۔۔۔۔

جی اچھا"بدرا نے دروازہ کھولا۔۔۔۔۔"

اور پھر انیکسی کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

بذل نے دروازہ بند کیا اور اس کے پیچھے آیا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ بدرا انیکسی کا دروازہ اندر سے بند کرتی۔۔۔۔

بذل نے دروازے کے درمیان اپنا ہاتھ رکھ کر اسے بند ہونے سے روکا۔۔۔۔۔۔

مجھے کچھ بتانا ہے تمہیں۔۔۔۔۔۔وہ نرم مگر پراسرار لہجے میں بولا۔۔۔۔"

بدرا نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

دیکھو بدرا کو بات میں تمہیں بتانے لگا ہوں اسے تحمل سے سننا۔۔۔۔۔۔

وہ اس کے قریب سے گزر کر اندر آیا۔۔۔۔

وہ حیران رہ گئی۔۔۔آدھی رات کو اس طرح اس کے کھلے عام جرات مندانہ اقدام پر۔۔۔۔۔

میں تمہیں یہ بتانے کے لیے یہاں آیا ہوں کہ۔۔۔وہ تھوڑا سا رکا پھر" بولا۔۔۔۔۔

"اماں بی اب ہمارے بیچ نہیں رہیں۔۔۔۔"

آپ کو پتہ بھی ہے آپ کیا کہہ رہے ہیں؟؟؟؟"

وہ چلانے کے انداز میں بولی۔۔۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے ہی اماں بی سوئر ہارٹ اٹیک سے جانبر نہ ہو سکی۔۔۔اور" ہم سب کو چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس دنیا سے چلی گئیں۔۔۔۔۔۔

بذل نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

وہ بے یقین نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

ساتوں آسمانوں کا سر پر ٹوٹنا کسے کہتے ہیں یہ آج اسے پتہ چلا تھا۔۔۔۔۔

وہ بھری دنیا میں تنہا رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

آنسو اس کے گالوں کو بھگونے لگے۔۔۔۔۔۔

وہ دیوار کے ساتھ لگی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔۔۔۔

وہ نڈھال وجود سے نیچے فرش پر گرنے کے انداز میں بیٹھی۔۔۔۔۔

پانی پیو۔۔۔۔۔"

بذل نے جگ میں سے پانی کا گلاس بھر کر اس کے منہ کے پاس کیا۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

نہیں چاہیے مجھے کچھ بھی جائیے آپ یہاں سے۔۔۔۔۔"

بدرا نے پانی کا گلاس جھٹک کر دوسری طرف پھینکا۔۔۔۔۔۔
جس کے کچھ چھینٹے اس کے کپڑوں کو بھگو گئے۔۔۔۔۔

گلاس کے گرتے ہی ماحول میں ارتعاش پیدا ہوا۔۔۔۔۔
بذل دروازے کی طرف مڑا جانے کے لیے۔۔۔۔۔

بدرا گھٹنوں میں منہ چھپائے زار و قطار رونے لگی۔۔۔۔
مگر چٹخنی لگنے کی آواز سے حیرانگی سے سر اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔۔

وہ ابھی تک گیا نہیں تھا۔۔۔وہیں موجود تھا۔۔۔۔

اور دروازہ اندر سے بند کیے اسی کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟؟؟؟"

اس کے اپنی جانب بڑھتے ہوئے قدم دیکھ کر وہ اونچی مگر کانپتی ہوئی آواز میں بولی۔۔

"جائیں یہاں سے۔۔۔۔"

وہ چلائی۔۔۔۔۔

اس کے خود کی طرف بڑھتے ہوئے قدم دیکھ کر وہ سراسیماں نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

اپنے خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیری۔۔۔قوتِ گویائی جیسے سلب ہوئی۔۔۔۔۔

بذل کی پراسرار خاموشی اور ناقابل فہم حرکات و سکنات دیکھ اسے اپنا دماغ سر سراتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔۔

وہ بالکل اس کے قریب پہنچ تھا بس چند قدموں کی دوری تھی۔۔۔۔
بدرا کو اپنا سانس گلے میں اٹکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔
بذل بھائی۔۔۔۔اسے خود کی ہی آواز اجنبی لگی۔۔۔۔۔
ہمیشہ تمہیں دور سے دیکھ کر ترستا رہا۔۔۔۔"

اور کل رات تو اتنے قریب سے دیکھ کر رہے سہے حواس بھی گنوا بیٹھا۔۔۔۔۔

اور آج تو واللہ کیا غضب ڈھایا۔۔۔۔۔"

اس نے بدرا کی نازک کلائی کو اپنی قید میں لیا۔۔۔۔

یہ۔۔یہہ۔۔۔کیا کر رہے ہیں آپ؟؟؟"

اس کے تو جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہوا۔۔۔

"دیکھیں مجھے جانے دیں"

اتنی جلدی بھی کیا ہے؟پہلے مجھے وہ تو لینے دو جس کے لیے میں کب سے" تڑپ رہا ہوں۔۔۔اس نے بدرا کا ریشمی آنچل اپنے ہاتھ پر لپیٹتے ہوئے خمار زدہ آواز میں کہا۔

بدرا کو اپنا جسم کوئلوں کی مانند جلتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

بذل نے اس کی پشت سے ہاتھ لے جاتے ہوئے دروازے کو نیچے سے بھی لاک کیا۔

یہ۔۔۔یہ۔۔۔کیا کر رہے ہیں؟؟؟؟"

وہی جو تمہارے اس چھپے ہوئے پاکیزہ حسن نے مجھے کرنے پر مجبور کیا ہے "
"

اس کی وحشی نظریں اسے اپنے جسم کے آر پار ہوتی ہوئی محسوس ہوئیں۔۔۔

آ۔۔۔آپ مجھے غلط سمجھ رہے ہیں میں ویسی لڑکی نہیں خدارا!!!!!!"
"مجھ پر ترس کھائیں

مجھے جانے دیں، وہ اس کے سامنے اپنے کانپتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر لڑکھڑاتی "ہوئی آواز میں بولی۔۔۔اس کا مر مریں وجود خوف کے باعث لمحوں میں پسینے میں نہا گیا۔۔۔

"خدا کے لیے مجھے بخش دیں۔"

اپنی جانب اس کے بڑھتے ہوئے قدم دیکھ وہ اپنے قدم پیچھے لیتی ہوئی دہشت سے چیخی۔۔۔۔

بس اب آواز نا آئے انکار سے سخت عداوت ہے مجھے" وہ اس کے جبڑوں" کو اپنی مٹھی میں بھینچ کر غرایا۔۔۔اس وقت اس کے لہجے میں اژدھوں کی سی پھنکار تھی۔۔۔

وہ شدید مزاحمت کیے اس کی آہنی گرفت سے خود کو چھڑوانے کے لیے مچل رہی تھی۔۔۔

ترس تو تم مجھ پر کھاؤ یار۔۔۔ کب سے پیاسا ہوں" اب کنویں کے" پاس آکر پانی پیئے بنا کیسے لوٹ جاؤں"؟

آپ نہایت ہی گھٹیا انسان ہیں" تنہائی میں اس وقت اس کے اتنے پاس" ہونے پر بدرا کو سخت وحشت محسوس ہوئی۔۔۔

پہلے ہی بہت وقت ضائع کر چکی ہو اب مزید نہیں" اس نے بدرا کو بازو" سے پکڑ کر جھٹکا دیا اور بستر پر گرایا۔۔۔۔

وہ نازک وجود حیرت کے مارے جھٹکوں کی زد میں تھا۔۔۔

بذل بھائی آپ ہوش میں نہیں۔۔۔ پلیز مجھے جانے دیں۔۔۔"

وہ اس کو اپنے پر جھکتا دیکھ گڑگڑائی۔۔۔۔

تم جیسی قاتل حسینہ کو دیکھ کر کون کافر ہوش میں رہنا چاہتا ہے۔۔۔۔"

اس وقت وہ سب رشتے ناطے بھلائے ہوئے بس یہ جانتا تھا کہ سامنے اس کی چاہت ہے۔۔۔

بدرا نے اس کے خوبرو چہرے کو دیکھا جس پر اس وقت شیطان نے قبضہ جما رکھا تھا۔۔۔

اپنی سنگین غلطی کا احساس ہوا کیوں اس نے رات کے اس پہر اٹھ کر دروازہ کھولا۔۔۔

وہ خود کے لیے پر ماتم کرنے لگی۔۔۔ مگر ابھی اس سب کا وقت نہیں تھا

۔۔۔وہ پل بھر میں ہی ہوش کی منازل طے کرتے ہوئے واپس حواسوں

میں لوٹی۔۔۔۔

وہ کیسے بچائے خود کو۔۔۔"

آنکھوں سے بھر بھر بہتے آنسوؤں سے اس شیطان صفت کا چہرہ دھندھلا

گیا۔۔۔

مت بہاؤ ان آنسوؤں کو۔۔۔ میں تمہاری ان آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ

سکتا۔۔۔ان میں صرف اپنا عکس دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔

بزدل شاید آج سب کچھ بھلائے واقعی اپنے ہوش گنوا بیٹھا تھا شیطان اس پر

حاوی ہو چکا تھا۔۔۔اگر وہ ہوش میں ہوتا تو یہ سب کبھی نہ کرتا۔۔۔۔

اس نے بدرا کی دونوں کلائیوں کو جکڑا۔۔۔۔

اسے لگا جیسے کسی دہکتے ہوئے انگارے نے چھو لیا۔۔۔۔

خدا کے واسطے مجھے جانے دیں" وہ منت بھرے انداز میں اس کی مضبوط" گرفت میں مچلتی ہوئی بولی۔۔۔

نجانے اس میں اتنی قوت کہاں سے آئی۔۔۔۔

وہ اسے خود سے پیچھے دھکیلتے ہوئے کھڑی ہوئی۔۔۔

اور دروازے کی طرف بھاگی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کھول پاتی بذل نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔

رِدا اس کے تن سے جدا ہو کر اسی کھینچا تانی میں زمین بوس ہوئی۔۔۔

چھوڑ دو مجھے ذلیل انسان۔۔۔۔۔اس بار وہ سب ادب و لحاظ بھلائے "
اس کی گھٹیا حرکت پر تلملا کر چیخی۔۔۔۔
مجھے اندازہ بھی نہیں تھا آپ اس طرح کی گھٹیا حرکت بھی کر سکتے ہیں
۔۔۔۔

وہ اس کی گردن سے بال ہٹا رہا تھا۔۔۔

بدرا کو اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔ایسا لگ رہا تھا روح
کسی بھی وقت اس جسم سے نکل کر پرواز کر جائے گی۔۔۔

بدرا کا مطلب مکمل چاند.......اور چاند پر داغ۔۔۔۔"

آج دیکھ بھی لیا۔۔۔۔وہ اس کی گردن پر موجود چاند گرھن کے نشان کو دیکھ کر مخمور لہجے میں بولا۔۔۔

بدرا نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں خود کے بچاؤ کے لیے کوئی چیز ڈھونڈھنے کے لیے۔۔۔

پاس پڑا گلدان نظر آیا۔۔۔
وہ اس کی گردن پر جھک رہا تھا۔۔بدرا نے اس کی نرمی کا فایدہ اٹھا کر پھرتی سے گلدان اچک لیا۔۔۔۔

اور اس کے شانے پر زور سے مارا۔۔۔

وہ اپنے شانے پر ہاتھ رکھ کر پیچھے ہوا۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔اس کا جاندار قہقہہ گونجا۔۔۔"

Impressive attempt......

وہ طنزیہ ہنسی ہنس کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

مگر کوئی فائدہ نہیں۔۔۔۔چپ چاپ میری بات مان جاؤ۔۔۔۔"

I swear ......

کسی سے بھی کچھ نہیں کہوں گا۔۔۔۔

دیکھیں میں آخری بار کہہ رہی ہوں جائیں یہاں سے۔۔۔۔جائیں"

یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے فلک شگاف چیخ ماری۔۔۔۔

"داد دیتا ہوں تمہاری ہمت کو جو اس حالت میں بھی مجھے دھمکیاں دے رہی ہے۔۔۔وہ حذا اڑانے والے انداز میں بولا۔۔۔۔

"تم جیسی بے نام ونشاں یتیم لڑکیاں جن کی کوئی عزت نہ ہوں ایسے دھمکیاں دیتے اور غرور کرتے کچھ جچتی نہیں۔۔۔۔وہ اپنی بئیرڈ پر ہاتھ پھیر کر خباثت سے بولا۔۔۔۔

بدرا اس کی بات پر پھٹی ہوئی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

"جسے اس کے پیدا کرنے والوں نے کوئی عزت نہ دی اسے پھینک گئے۔۔۔وہ دوسروں سے عزت ملنے کی توقع رکھے۔۔۔۔۔ چچچچچچچچ۔۔۔

یہ بات کچھ ہضم نہیں ہوئی۔۔۔۔۔

"ایسا سوچنا بھی مت۔۔۔۔۔

تم جیسی طوائف زادیاں صرف مردوں کو رجھانے کے کام ہی آتی" ہیں۔۔۔

تو جو کام ہے تمہارا۔۔۔وہی کرو۔۔۔
کرو مجھے خوش۔۔۔۔

وہ یک ٹک کھڑی تھی۔۔۔اس کی باتوں کے نشتر اور کے دل اور روح کو بری طرح گھائل کر چکے تھے۔۔۔۔

آج اسے اپنی اصل اوقات کا پتہ چلا۔۔۔۔
وہ بے یقینی کے سفر میں تھی۔۔۔۔

پہلا تجربہ۔۔۔وہ بھی اتنے ہینڈسم نوجوان سے۔۔۔۔خود کو خوش "قسمت سمجھو۔۔۔۔۔"

آج اس نے کمینے پن کی ہر حد پار کر دی۔۔۔۔

میں تھوکتی ہوں تمہارے منہ پر۔۔۔"وہ غرائی۔۔۔۔۔"

بدرا نے بذل کے منہ پر تھوکا۔۔۔۔

You bitch ......

بذل نے کہتے ہوئے اس کے منہ پر اپنے جاندار ہاتھ کا تھپڑ مارا۔۔۔۔

وہ نازک وجود دور جا گرا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

لرزتا وجود۔۔۔آنسووں سے تر آنکھیں۔۔۔اپنے سرخ دہکتے ہوئے گال پر ہاتھ رکھے۔۔۔نچلے ہونٹ سے خون کی ہلکی سی لکیر نمایاں تھی۔۔۔

خدا کرے میں مر جاؤں۔۔۔ایسی ذلت بھری زندگی سے تو موت بہتر ہے۔۔۔"

وہ چہرہ نیچے کیے ہچکیوں سے رونے لگی۔۔۔

اپنا ہی ہاتھ کان میں موجود جھمکے کو چھو گیا۔۔۔

دراک"........اس کے منہ سے سسکی کی طرح نکلا۔۔۔۔۔"

وہ فرش پر کھسکتی ہوئی بستر کے پاس پہنچی۔۔۔اور اس کی نگاہوں سے بچ کر تکیے کے نیچے سے فون نکالا۔۔۔

مگر یہ منظر بذل کی زیرک نگاہوں سے مخفی نا رہ سکا۔۔۔۔

!!!!! مجھ سے ہوشیاری"

اس نے بدرا کے ہاتھ سے موبائل چھین کر دیوار پر دے مارا۔۔۔۔

جو ایک ہی جھٹکے میں ٹوٹ گیا۔۔۔۔۔

مروکی تو تم ضرور مگر میرے طریقے سے۔۔۔تم نے۔۔۔۔ مجھ پر"

۔۔۔یعنی بذل پر تھوکا۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ اس بال اپنی مٹھی میں جکڑ کر بولا۔۔۔۔

اور زور سے اسے کھینچا۔۔۔۔۔

وہ پوری کی پوری ہل کر رہ گئی۔۔۔۔۔

اس وقت اس کے سر پر جنون سوار تھا۔۔۔۔

بذل کے دوسرے ناقابل برداشت زوردار تھپڑ نے اس کے رہے سہے حواس بھی چھین لیے۔۔۔

اور وہ وہیں ڈھ گئی۔۔۔۔

اب دیکھنا تجھے ایسی جگہ پہنچاؤں گا جہاں روز لوگ تجھے استعمال کر کے" تیری اصل اوقات یاد دلائیں گے اور تھوکیں گے تجھ پہ۔۔۔۔۔۔

تم تو میرے استعمال کے قابل بھی نہیں۔۔۔"

یہ ہے تیری اصل اوقات۔۔۔۔اس نے ایک زوردار ٹھوکر اس کے" گھٹنے پر ماری۔۔۔۔

وہ شدید درد سے بلبلا اٹھی۔۔۔۔

آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا۔۔۔۔۔

یاد تھا تو بس یہ کہ اماں بی بھی اسے چھوڑ کر اکیلا کر گئی۔۔۔۔

اب وہ دنیا کی ٹھوکروں کی زد میں آچکی ہے۔۔۔۔۔

تقریباً صبح فجر کے وقت طمر کو ہوش آیا۔۔۔

اب کیسا محسوس کر رہی ہو؟؟؟"

وامق جو طمر کے پاس موجود تھا، اس کا ہاتھ نرمی سے اپنے ہاتھ میں لیے

پوچھ رہا تھا۔

" ٹھیک ہوں"

وامق مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔۔۔۔

وہ آہستگی سے بولی۔۔۔

طمر ابھی تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔۔۔۔"

زیادہ بول کر تھک جاؤ گی۔۔۔تھوڑا آرام کرو۔۔۔۔

وامق نے اسے نصیحت کی۔۔۔۔

وامق مجھے بتا لینے دیجیے۔۔۔۔وہ منت بھرے انداز میں بولی۔۔۔۔"

وامق اسے سننے لگا۔۔۔۔۔

آپ کو پتہ ہے آج میں نے کس کو دیکھا۔۔۔۔"

یہ بات کرتے ہوئے طمر کے چہرے پر وامق کو رونق واضح نظر آئی۔۔۔

مجھے میری کھوئی ہوئی بیٹی مل گئی۔۔۔وامق۔۔۔میں بہت خوش ہوں"

آج۔۔۔وہ مسرور لہجے میں بولی۔۔۔۔

سچ۔۔۔۔کہاں ہے وہ؟؟؟"

کون ہے؟؟؟

کب ملی؟؟؟؟

وامق نے بھی اس سے دوگنی خوشی محسوس کرتے ہوئے ایک دم سوالوں کی بوچھاڑ کر دی۔۔۔۔۔

" بدرا"

واامق وہ بدرا ہے۔۔۔۔میری بیٹی۔۔۔۔اس کے جسم پر ہو بہو وہی نشان" ہے جو میری گڑیا کا تھا۔۔۔۔

وہ۔۔۔وہی میری بیٹی ہے۔۔۔۔

واامق مجھے اس کے پاس لے چلو۔۔۔۔۔

ابھی کے ابھی۔۔۔۔۔میں۔۔۔میں اسے گلے سے لگا کر پیار کرنا چاہتی ہوں اپنے جسم کے ٹکرے کو محسوس کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔

پلیز وامق مجھے وہاں لے چلو۔۔جانے کیوں میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر بولی۔۔۔۔

طمر ہم چلیں گے ضرور چلیں گے مگر ابھی تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔۔۔۔تم پہلے ٹھیک ہو جاؤ۔۔۔"

وہ طمر کے خیال سے بولا۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔اور اسے دیکھ لیا تو اور بھی ٹھیک ہو جاؤں گی۔۔۔"

اچھا ٹھیک ہے میں ڈاکٹر سے اجازت لے کر آتا ہوں۔۔۔۔۔"

تقی تم اپنی مام کو سہارا دے کر گاڑی تک لے جاؤ۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اور مضر بان تم پارکنگ سے گاڑی باہر نکالو میں بھی تمہارے پیچھے بس ابھی آیا۔۔۔۔۔

وہ دونوں صرف اتنا جانتے تھے کہ ان کی ایک بہن بچپن میں گم ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اور اب اپنی مام کے منہ سے سن کر کہ وہ کھوئی ہوئی بہن بدرا ہے وہ دونوں خوش ہوئے۔۔۔۔۔

یقیناً وہ ایک اچھی بہن کی خصوصیات سے لبریز تھی۔۔۔۔

وہ سب گھر کے دروازے کے باہر ہی پہنچے تھے۔۔۔تو گھر کا مین گیٹ کھلا ہوا دیکھ پریشان ہوئے۔۔۔۔

سوسائٹی کے لوگ اندر آجا رہے تھے۔۔۔

باہر لان میں دریاں بچھائی گئیں تھیں۔۔۔۔

جہاں کچھ مرد حضرات بیٹھے تھے۔۔۔

وہ پریشان نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔۔

پھر اندر کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔۔

لاؤنج خالی کر کہ وہاں بھی دریاں بچھائی گئیں تھیں۔۔۔

اور عورتوں کا ہجوم تھا وہاں۔۔۔

درمیان میں کسی کی سفید کفن میں میت رکھی گئی تھی۔۔۔

ایک عورت اور لڑکی۔۔۔۔ گریہ وزاری کر رہی تھیں۔۔۔

انہوں نے غور سے دیکھا وہ لڑکی علینا تھی۔۔۔

وہ سب معاملے کو سمجھنے کے لیے وہیں رکے۔۔۔۔

علینا کی نظر جب اچانک ان پر پڑی تو وہ روتی ہوئی ہی اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔ بھاگ کر طمر کے پاس آئی۔۔۔۔

آنٹی میری اماں بی"۔۔۔۔۔"

وہ میت کی طرف اشارہ کر کہ رندھے ہوئے لہجے میں بولی۔۔۔

طمر نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔اور اس کے آنسو پونچھے۔۔۔۔

بس اللہ تعالیٰ کا یہی حکم تھا۔۔۔ صبر سے کام لو۔۔۔۔۔وہ تسلی آمیز" انداز میں بولی۔۔۔۔

تم لوگ پھر سے آگئے۔۔۔۔۔"

پچھلی بار تو یونہی جانے دیا تھا۔۔۔۔۔

"اس بار زلیل ہو کہ جاؤ گے یہاں سے۔۔۔۔

نہال شاہ جو سفید کپڑے پہنے ہوئے اماں بی کی تدفین کے لیے سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا۔۔۔۔۔

گردیزی فیملی کو سامنے دیکھ اشتعال انگیز لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

نہال شاہ کی دھمکی سن کر تقی اور مضربان دونوں طمر اور وامق سے آگے آئے اور ان کی ڈھال بن کر کھڑے ہوئے۔۔۔۔۔

ان تک رسائی حاصل کر کہ انہیں نقصان پہنچانے سے پہلے ہمارا سامنا کرنا ہو گا۔۔

تقی غصیلی آواز میں دھاڑا۔۔۔

وامق نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر اسے بولنے سے منع کیا۔۔۔۔

نہال شاہ ہم یہاں لڑنے نہیں آئے بس ہماری بیٹی ہمارے حوالے کر دو"

۔۔۔ہم چپ چاپ یہاں سے چلے جائیں گے۔۔۔

لیکن اگر تم نے ایسا نا کیا۔۔۔تو یہاں جو بھی تماشہ لگے گا اس کے زمہ دار

صرف تم ہو گے۔۔۔وامق سپاٹ و سرد لہجے میں بولا

یہ کس بیٹی کی بات کر رہے ہیں؟ تعبیر بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر ان کے"

پاس آئی اور نہال کی طرف دیکھ کر اس سے پوچھا۔

میں خود نہیں جانتا کس کی بات کر رہے ہیں۔۔۔؟"

طمر میں تم سے ہمیشہ تمیز سے پیش آئی ہوں تو تم بھی مجھے تمیز سے بات بتاؤ

آخر چاہتی کیا ہو؟؟؟؟ بار بار یہاں آنے کا مقصد؟؟؟؟؟

میری ساس کی میت پڑی ہے۔۔۔ تم لوگوں نے زرا بھی خیال نہ کیا

۔۔۔اور چلے آئے تماشہ لگانے۔۔۔۔۔

سچائی سننا چاہتی ہو تو سنو آج سب کان کھول کر۔۔۔۔۔۔"

وہاں موجود ہر ذی روح کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔

عائزہ بھی اٹھ کر علینا کے ساتھ جا کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

یہ جو نہال شاہ ہے۔۔۔۔اس نے مجھ سے نکاح کیا تھا۔۔۔۔۔"

طمر کی پہلی بات ہی تعبیر سمیت سب کے کانوں کا دھواں نکال گئی۔۔۔۔

ہماری ایک بیٹی تھی صرف ایک ماہ کی۔۔۔۔اس شخص نے شک کی بنا پر مجھے طلاق دے دی۔۔۔۔اور میری بچی کو اغوا کر کہ مجھ سے دور کر دیا۔۔۔۔۔

" کیا بکواس کر رہی ہو میں کیوں کسی کے گندے خون کو اغوا کروں گا" اسکے لہجے میں اژدھوں کی سی پھنکار تھی۔۔۔

خدا کا خوف کرو نہال شاہ۔۔۔۔۔جب اصلیت تمہارے سامنے آئے گی تو بہت پچھتاؤ گے۔۔۔

وہ تمہارا ہی خون ہے۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

مگراس میں میرے خون کی بھی آمیزش ہے اسی لیے وہ بچی باوفا ہے

۔۔۔۔تمہاری طرح بے وفا نہیں۔۔۔۔۔

چاہے تو تصدیق کے لیے ڈی_این_اے ٹیسٹ کروالینا۔۔۔۔

اور جب یقین ہو جائے تو اکیلے بیٹھ کر رونا۔۔۔

دیکھنا یہ میری بد عا ہے۔۔۔اس وقت تمہارے آنسو پونچھنے کے لیے کوئی بھی کاندھا میسر نہیں ہو گا تمہیں۔۔۔۔۔

بھری دنیا میں تنہا نہ رہ جاؤ تو میرا نام بدل دینا۔۔۔یہ ایک تڑپتی ہوئی ماں کی بد عا ہے۔۔۔۔۔

وہ کرب زدہ آواز میں بولی۔۔۔۔

تقی اور مضربان کا تو ساری سچائی سن کر خون کھول اٹھا۔۔۔۔

انہیں اپنی ضبط کی طنابیں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔۔

وہ دونوں مٹھیاں بھینچ کر جانے کیسے اپنے غصے کو قابو کیے ہوئے تھے۔۔۔۔

وامق نے انہیں درمیان میں بولنے سے منع کیا۔۔۔۔

کون ہے وہ بچی؟ آپ کس کی بات کر رہی ہیں؟؟؟نہال نے کسے اغوا کیا" ہے؟؟؟؟؟

عائزہ نے بات میں مداخلت کی۔۔۔۔

بدرا ہے میری بیٹی میں نے اسے پہچان لیا ہے"طمر نے کڑے دل سے" کہا۔۔۔۔

اس بار بدرا کا نام سن کر حیران ہونے کی باری نہال شاہ کی تھی۔۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ سن ہوا۔۔۔۔۔

دیکھیں بہن آپ میری بات کا یقین کریں نہال نے بدرا کو اغوا نہیں"

کیا۔۔۔۔۔

میں آپ کو بتاتی ہوں سچ کیا ہے۔۔۔۔۔عائزہ نے کہا۔۔۔۔۔

سب کی نظریں اب عائزہ پر تھیں۔۔۔۔

دراصل اماں بی کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔عائزہ نے شروع سے کے کر آخر تک"

سب سچائی بتائی کہ کسطرح کتا گھسٹتا ہوا اس بچی کو اماں بی کے پاس

لایا۔۔۔۔اور پھر کس طرح اماں بی نے سب سے چھپ کر اسے پالا۔۔۔۔

سب سچائی سن کر حیرت زدہ رہ گئے۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

اور دل میں اماں بی کی اچھائی کے متعرف ہوئے۔۔۔۔۔۔

میری بیٹی کہاں ہے؟؟؟"

مجھے میری بیٹی لوٹا دیں۔۔۔۔ مجھے اور کچھ نہیں چاہیے یہاں سے۔۔۔۔۔

طمر نے عائزہ کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔

علینا جاؤ بدرا کو لے کر آؤ۔۔۔۔۔"

.... مگر مما مجھے نہیں پتہ کہ وہ کہاں ہے"

علینا نے کہا۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی انیکسی میں ہو گی اور کہاں ہونا ہے۔۔۔۔۔ عائزہ نے"

تشویش بھرے انداز میں کہا۔۔۔۔

مما میں نے یہاں آتے ہی سب سے پہلے اسے ڈھونڈھا تھا اماں بی کے بارے میں بتانے کے لیے۔۔۔۔۔

مگر وہ مجھے کہیں دکھائی نہیں دی۔۔۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو؟؟؟ کہاں جا سکتی ہے وہ۔۔۔۔۔ عائزہ پریشانی سے بولی۔۔۔۔

"نہال شاہ سچ سچ بتاؤ میری بیٹی کہاں ہے؟؟؟؟ اس بار وامق نے جا کر نہال کا گلہ دبوچا۔۔۔۔۔

"میں نہیں جانتا۔۔۔۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔

نہال شاہ نے خود کو اس کی گرفت سے آزاد کروایا۔۔۔۔

ہم آپ پر پولیس کیس کر دیں گے اپنی بہن کو اغوا کرنے کے جرم میں"
۔۔۔۔ مضر بان نے اسے بلند آواز سے دھمکی دی۔۔۔
تعبیر تو نہال کی پہلی شادی اور بچی کے بارے میں جان کر ہی آدھی مرنے
والی ہو چکی تھی۔۔۔

خاموشی سے سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔۔
دیکھیں جنازے کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔ابھی آپ جائیں یہاں سے عائزہ"
نے ان سب کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

وامق نے سب کو فی الوقت وہاں سے نکلنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔
اور روتی ہوئی طمر کو اپنے حصار میں لیے باہر نکلا۔۔۔۔
طمر ہمیں پتہ چل گیا ہے نا ہماری بیٹی کا۔۔۔"

اب دیکھنا ہم سب مل کر اسے جلد ہی ڈھونڈ لیں گے۔۔۔۔۔وامق نے اسے تسلی دی۔۔۔۔۔

نہال شاہ کے دل میں طمر کی باتوں نے گہرا شگاف ڈال دیا۔۔۔

وہ سوچنے پر مجبور ہوا۔۔۔اگر طمر واقعی سچ کہہ رہی ہے کہ بدر امیری بیٹی ہے تو۔۔۔ تعبیر نے مجھ سے جھوٹ۔۔۔۔

نہال شاہ نے چیرتی ہوئی نگاہ سامنے کھڑی تعبیر پر ڈالی۔۔۔۔

جو اسے دیکھ نظروں کا زاویہ پھیر گئی۔۔۔نہال اپنے محلے داروں کے ساتھ مل کر جنازہ اٹھانے لگا۔۔۔۔

بذل کہاں ہے؟؟؟؟

نہال نے اس کی غیر موجودگی کو دیکھ کر عائزہ سے پوچھا۔۔۔۔

معزرت خواہ ہوں بھائی اس کی طرف سے اسے پتہ تھا کہ اماں بی بیمار ہیں" مگر اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ وہ اس طرح سے اچانک ہمیں چھوڑ جائیں گی۔۔۔۔

رات کو ہی وہ کسی ایڈ کی شوٹنگ کے لیے پیرس چلا گیا۔۔۔اس نے مجھے بھی میسج پر اطلاع دی ہے۔۔۔۔

اگر اسے پتہ ہوتا کہ یہ سب ہو جائے گا تو وہ کبھی نہیں جاتا۔۔۔۔

عائزہ کو جو پتہ تھا اس نے تفصیلی بتایا۔۔۔

نہال نے اس کی بات سن کر محض سر ہلایا۔۔۔۔

اور پھر جنازہ اٹھاتے ہی ماحول میں رونے کی آوازوں کے ساتھ ساتھ کلمہ ء شہادت کی آوازیں بھی گونج اٹھیں۔۔۔۔

بوجھل آنکھوں کو مسلتے ہوئے کھولا تو خود کو ایک چھوٹے سے بند کمرے میں پایا۔۔۔

جہاں لال رنگ کا زیرو پاور کا بلب روشن تھا۔۔۔ جس نے ماحول میں عجب سحر پھیلا رکھا تھا۔۔۔

کھڑکیوں پر لگے ست رنگی شیشے۔۔۔۔

باہر سے آتی ہوئی گھنگرووں کی مدھر آوازیں، ستار کا ساز اور طبلے کی تھاپ

....

سارے جسم میں بجلیاں سی کوندیں۔۔۔۔

وہ وہ چکراتے سر اور درد سے کراہتے وجود لیے ہمت باندھ کر اٹھی۔۔۔۔

اور ادھ کھلے دروازے کو کھول کر بمشکل لڑکھڑا کر چلتے ہوئے باہر نکلی۔۔۔۔

دیوار پر ہاتھ رکھ کر اس کی مدد کر زریعے باہر نکلی۔۔۔۔

عجیب و غریب ماحول دیکھ کر دماغ شل ہوا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

ایک موٹی سی عورت جس نے شاکنگ کلر کی بھڑکیلی سی بنارسی ساڑھی باندھ رکھی تھی۔۔۔۔

پاندان سامنے رکھے۔۔۔پان کی گلوری منہ میں ڈالے۔۔۔۔

طبلے کی تھاپ پر رقص کرتی ہوئی لڑکیوں پر کڑے تیور لیے بگڑ رہی تھی۔۔۔ساتھ ساتھ پچکاری پاس رکھے غوال دان میں تھوک رہی تھی۔۔۔۔

!!!!!اٹھ گئی مہارانی"

اس کی طنزیہ آواز پر سب آوازیں تھمیں۔۔۔۔
گھنگرو، طبلے ستار، سب جامد ہوئے۔۔۔۔

سب لڑکیاں درمیان سے ہٹ کر پیچھے دیواروں کے ساتھ جا لگیں۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اب وہ بیچ و بیچ کھڑی سب کی مرکزِ نگاہ بنی کھڑی تھی۔۔۔۔

میں کہاں ہوں؟؟؟اور آپ سب کون ہیں؟؟؟"

اس کی باریک سی آواز خاموشی میں گونجی۔۔۔۔

لو جی اور سنو"اس نے وہاں موجود ستار اور طبلہ بجانے والوں کو ہاتھ"""
سے مخاطب کیے ہوئے کہا۔۔۔۔

بڑی بھولی پنچھی نکلی یہ تو......لگتا ہے بڑی محنت کی ضرورت ہو گی اس"
پر۔۔۔۔۔
وہ ناک چڑھا کر ناز و نخرے سے بولیں۔۔۔۔

اوبی بی۔۔۔ یہ ہیرا منڈی ہے،اور یہاں ہیرے تراشے جاتے" ہیں۔۔۔۔ پر تو پہلے سے ہی تراشی ہوئی۔۔۔۔۔ بڑھیا مال ہے۔۔۔۔ کیا غضب کا مال ہاتھ لگا ہے اس بار۔۔۔۔۔ وہ اس کے جسمانی خدوخال پر تفصیلی چبھتی ہوئی نگاہ ڈال کر بولی۔۔۔

بدرا نے اپنے آپ کو دوپٹے کے بغیر دیکھا۔۔۔ تو کانپ کر رہ" گئی۔۔۔۔ ذلت اور شرمندگی کے احساس سے۔۔۔۔

جس نے آج تک خود کو اتنا سینچ سینچ کر چھپا کر رکھا۔۔۔۔
اس کی کیا غلطی تھی کہ وہ آج یہاں نامحرم مردوں کے سامنے بے پردہ ہو گئی۔۔۔۔۔

اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنا سینہ چھپایا۔۔۔۔

دل بند ہونے کو تھا۔۔۔بدن تھر تھر کانپ رہا تھا۔۔۔۔

اب کیا ہونے والا تھا آگے اس کے ساتھ۔۔۔۔یہی سوچ کر اس نے جھر جھری لی۔۔۔اور کرب سے آنکھیں بند کر گئی۔۔۔۔۔۔

بھرنے کو تو ہر زخم ہی بھر جائے گا۔_
کیسے بھرے گی وہ جگہ جہاں تیری کمی ہے،

دو دن ہو چکے تھے بدرا کو ڈھونڈتے مگر کوئی سراغ نہیں ملا۔۔۔

وامق نے قریبی پولیس اسٹیشن میں رپورٹ درج کرائی۔۔۔

مگر ابھی تک وہاں سے بھی کوئی حوصلہ مند جواب موصول نہیں ہوا تھا۔۔۔

ثمر کی حالت کافی نازک تھی۔۔۔جب سے پتہ چلا تھا کہ بدرا ہی اس کی اپنی بیٹی ہے۔۔۔۔

اس کے ساتھ انجانے میں گزارے سب پل یاد کر کہ روتی رہتی۔۔۔

ناکھانے پینے کا ہوش تھا نا میڈیسن کے استعمال کا۔۔۔۔

ابھی بھی وامق زبردستی اسے تھوڑا سا جوس پلا کر سکون کی دوائی دے کر آیا تھا تاکہ وہ تھوڑی دیر سو جائے اور بوجھل دماغ فریش ہو جائے۔۔۔

تقی اور مضر بان دونوں ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے کوئی ٹاک شو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

نظریں توٹی وی سکرین پر مرکوز تھیں۔۔۔ مگر دماغ کہیں اور ہی الجھے ہوئے تھے۔۔۔۔

"اور پھر برخوردار !!!!!"
وامق نے ون سیٹر صوفے پر بیٹھ کران دونوں کو مخاطب کیا۔۔۔
وہ جو سوچوں کے گرداب میں پھنسے ہوئے تھے چونک کر دیکھنے لگے۔۔۔۔

کیاارادے ہیں تم دونوں کے؟؟؟؟"
"کس بارے میں بابا؟؟؟"
تقی نے پوچھا۔۔۔
بابا آپ کو جو کہنا ہے کھل کر کہیں۔۔۔ مضربان بولا۔۔۔۔"

Zubi Novels Zone

مضر بان ! یہ لاسٹ ائیر ہے تمہارے ایم-بی-اے"

کا۔۔۔

" جی بابا"

جیسا کہ تم دیکھ ہی رہے ہو اپنی ماں کی حالت۔۔۔اسے اس وقت"

میرے ساتھ کی ضرورت ہے۔۔۔اس حالت میں اسے میں تنہا نہیں چھوڑ

سکتا۔۔۔۔

میں یہ چاہتا ہوں کہ تم اب آفس سنبھال لو۔۔۔

مضر بان نے اپنی جگہ سے اٹھ کر ان کے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔۔"

بابا آپ پریشان مت ہوں۔۔۔میں ہوں نا۔۔۔میں اس ذمہ داری کو"

بہت اچھے سے نبھاؤں گا۔۔۔

بس اب آپ آفس کی طرف سے ٹینشن فری ہو جائیں۔۔۔۔۔آپ کو کوئی شکایت نہیں ملے گی۔۔۔

مگر تمہاری پڑھائی کیسے کمپلیٹ ہو گی؟؟؟ یہ بھی پریشانی والی بات ہے" ۔۔۔میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے میرے بیٹے کا ایم۔بی۔اے کا خواب خواب ہی رہ جائے۔۔۔۔

آپ زیادہ سوچیں مت اس کا بھی حل میرے پاس موجود ہے۔۔۔۔"

میرے پاس دراک کے ایم۔بی۔اے کے نوٹس ہیں۔۔۔ان سے مجھے مدد مل جائے گی۔۔۔۔

میں کبھی کبھار آفس سے وقت نکال کر یونی کا چکر لگا لیا کروں گا۔۔۔

لاسٹ میں پیپرز اٹیمپٹ کر لوں گا۔۔۔

ویسے بھی اب میرا خود بھی یونی جانے کو دل نہیں۔۔۔۔۔

تقی نے اس بات پر اسے کھوجتی ہوئی نگاہوں سے دیکھا۔۔۔۔۔

مگر خاموش رہا۔۔۔۔۔

بہت شکریہ بیٹا۔۔۔ تم نے میری بہت بڑی پریشانی دور کر دی۔۔۔۔"

Anything for you Baba.....

یہ کچھ اہم فائلز ہیں انہیں ایک بار دیکھ لو پھر کل صبح سے ان پر کام شروع" کر دینا۔۔۔۔

جی بابا میں دیکھ لیتا ہوں۔۔۔۔۔

آؤ ڈنر کر لیں۔۔۔۔۔

وامق نے مضربان سے کہا۔۔۔ "بابا مجھے بھوک نہیں آپ لوگ کھا لیں۔۔۔ کہتے ہی وہ اٹھ کر اپنے روم کی طرف فائلز لیے بڑھ گیا۔۔۔۔۔

بابا مجھے کچھ پوچھنا تھا آپ سے۔۔۔۔۔"

تقی نے کہا۔

""ہاں پوچھو کیا پوچھنا ہے۔۔۔"

بابا آپ کے پاس گن ہے؟؟؟؟"

یہ آج تمھیں گن کا خیال کیسے آیا؟؟؟ وامق نے ابرو اچکا کر سوالیہ انداز"

میں پوچھا۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

بس بابا ویسے ہی انفو کے لیے پوچھ لیا۔۔۔"

آپ کے پاس اس کا لائیسنس ہے؟؟؟"

اتنی تفتیش کس سلسلے میں؟؟؟؟"

بابا بتایا تو ہے ویسے ہی پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔"

آپ نے گن کیوں رکھی ہے اپنے پاس؟؟؟"

اس نے ایک اور سوال کیا۔۔۔

اپنی سیفٹی کے لیے۔۔۔۔وامق نے کہا۔۔۔"

بابا مجھے بھی کچھ دنوں کے لیے وہ گن چاہیے۔۔۔"

تقی یہ الٹے سیدھے شوق کب سے پیدا ہونے لگے تم میں؟؟؟؟"

بابا کچھ نہیں کرتا بس ویسے ہی۔۔۔دے دیں نا۔۔۔۔"

اچھا وہ اوپر والے سٹڈی روم کے دروازے کے ساتھ جو کبرڈ کا فرسٹ ڈروار ہے اس میں رکھی ہے نکال لینا۔۔۔ مگر کوئی غلط استعمال نہیں کرنا۔۔۔۔۔۔

" جی بابا"

مجھے اپنے بیٹے پر پورا یقین ہے وہ کبھی بھی کسی کے ساتھ غلط نہیں کرے "
گا۔۔۔۔

مجھے اپنے بیٹوں پر جو مان ہے۔۔۔مجھے امید ہے وہ کبھی بھی نہیں ٹوٹے گا
۔۔۔۔۔

ہے نا تقی؟

" جی بالکل بابا"

بابا مجھے آپ سے ایک اور بھی کام تھا۔۔کچھ اور بھی چاہیے۔۔۔

وامق نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

تو تقی نے اپنی اگلی فرمائش بتائی۔۔۔

اماں بی کو گئے ہوئے دو دن ہو چکے تھے گھر میں ابھی بھی سوگ کا سماں تھا۔۔۔

تعبیر ہر وقت اپنے کمرے میں بند رہتی۔۔۔وہ شاید نہال کا سامنا کرنے سے کترا رہی تھی۔۔۔
ادا اپنی یونی کے ہاسٹل واپس جا چکی تھی۔۔۔

جبکہ نہال شاہ اپنی ماں کے چلے جانے کے دکھ سے اکیلا نبرد آزما تھا۔۔۔۔
وہ دو دن سے اسی انیکسی میں تھا جہاں اس کی ماں کی خوشبو بسی تھی۔۔۔۔

اپنی ماں کے ساتھ گزارے سب لمحات کو یاد کرتا وہیں رہ رہا تھا۔۔۔۔
دو دن سے آفس بھی نہیں گیا۔۔۔۔

آج ہمت کیے اٹھ کر چہرہ دھویا اور ڈریسر کے پہلے دراز کو کھولا بال برش کرنے کے لیے برش ڈھونڈھنے لگا۔۔۔

وہاں کچھ نا ملا۔۔۔ پھر دوسرا دراز کھولا تو وہاں لمبے بالوں کی گچھیاں لپیٹ کر رکھی گئی تھیں۔۔۔۔اس نے حیران کن نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے سوچا۔۔۔۔

یہ کس کے ہو سکتے ہیں ہیزل بال ؟؟؟؟"

کہیں بدرا کے تو نہیں "اچانک اس کے دماغ میں آیا۔۔۔۔"

بدرا جب بھی بالوں میں برش کرتی ٹوٹے ہوئے بالوں کبھی بھی نہیں پھینکتی بلکہ اکٹھا کیے ایک جگہ جمع کیے جاتی۔۔۔۔

اماں بی نے اسے سمجھایا تھا کہ بال پھینکنے نہیں چاہیے۔۔۔)بس تب سے ہی وہ اپنے بال یونہی جمع کیے جاتی۔۔۔

چاہے تو ڈی۔این۔اے کروالو تمہیں پتہ چل جائے گا کہ یہ تمہاری بیٹی" ہے یا نہیں۔۔۔

طمر کے کچھ الفاظ اسے کانوں میں سنائی دینے لگے۔۔۔۔

نہال شاہ نے ایک ٹشو پیپر پر چند بال رکھے اور اسے فولڈ کیے ایک تہہ لگائی۔۔۔پاکٹ میں رکھ کر کپڑے تبدیل کرنے چلا گیا۔۔۔۔

تقی بات سنو !!!!

علینا نے یونی میں مضربان کو دو دن سے غیر حاضر دیکھا تو تقی کو مخاطب کیے پوچھا۔۔۔

وہ بنا جواب دیئے آگے بڑھ گیا۔۔۔

تقی میں کیا پوچھ رہی ہوں جواب دو"؟"

کسی کے جواب نہ دینے پر انسان کو سمجھ جانا چاہیے کہ اگلا بندہ اس سے" بات کرنے میں انٹرسٹڈ نہیں۔۔۔ وہ بے رخی سے بولا۔

تقی ہم تو دوست ہیں نا۔۔۔ تو کیا اس بات پر ہماری دوستی ختم ہو جائے" گی؟

وہ تقی کی بے رخی سے خائف دھیمی آواز میں بولی۔۔۔۔

"مجھے میری بہن سے بڑھ کر کوئی نہیں۔۔۔"

اس سب میں میرا کیا قصور؟؟؟؟"

میں نے کیا کیا ہے؟؟؟؟"

میں کسی سے بھی اس ٹاپک پر کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔۔"

پلیز تقی مجھے اتنا بتادو کہ مضربان یونی کیوں نہیں آرہا؟؟؟"

وہ آج سے آفس سنبھالے گا" اتنا کہہ کر وہ اپنی کلاس کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

وہ کچھ سوچتی ہوئی وہاں سے باہر نکل گئی۔۔۔

بازارِ حسن کے تمام چبوتروں میں اس وقت کچھ جوان اور کچھ نو عمر لڑکیاں سج سنور اپنے اپنے جلوے بکھیرتی ہوئی ادائیں دکھا رہی تھیں۔۔۔

شام کے وقت وہاں پر آئے ہوئے لوگوں میں کچھ تو روز کے آنے والے اور کچھ کبھی کبھی آنے والے شامل تھے۔۔۔۔

ہر کوئی اپنے من پسند جگہ پر جا رہا تھا۔۔

سیٹھ اصغر جو ہر ماہ اس حسن بازار میں سب سے نو خیز کلی کو خریدتا تھا۔۔۔۔۔

اس کے انتظار میں سب کی نائیکہ اپنی اپنی لڑکیوں کو آرائش و زیبائش سے آراستہ کیے چبوتروں پر کھڑا کرتی تا کہ سیٹھ اصغر کی نظرِ کرم اس پر ہو۔۔۔

اوراس کی نائیکہ سیٹھ اصغر سے لاکھوں میں اس کا معاوضہ حاصل کر پائے۔۔۔۔۔

سیٹھ اصغر جو کروڑوں کی جائیداد کا مالک اور ایک مشہور ترین سیاسی لیڈر تھا۔۔۔۔

اپنی رات کو رنگین کرنے کبھی کبھار اس جگہ کا رخ کرتا۔۔۔ مگر اس کی ایک ہی شرط ہوتی کہ لڑکی ان چھوئی اور کنواری ہو۔

وہ اپنی پراڈو سے نکل کر رانی بائی کے کوٹھے کی طرف مڑا۔۔۔

تو چبوتروں پر کھڑی ہوئی لڑکیوں نے اپنی بے وقعتی پر برا سا منہ بنایا۔۔۔

وہ سوٹڈ بوٹڈ شخص شاہانہ چال چلتا ہوا اندر آیا۔۔۔۔۔

آداب !!!! آداب !!!! رانی بائی نے سیٹھ صاحب کو دیکھ کر ادب" سے سر کو تھوڑا سا خم دیئے عاجزانہ انداز میں سلام پیش کیا۔۔۔

آج تو ہمارے کوٹھے کی رونق دو بالا ہو گئی۔۔۔ سرکار کی تشریف آوری" سے۔۔۔

بہت نوازشِ کرم آپکی جو آپ نے اس خاکسار کو اس قابل سمجھا۔۔۔۔

!!!! کہیے کیا خدمت کی جائے آپکی حضور"

تمہیں تو ہمارے مزاج کا پتہ ہی ہے کوئی نیا مال آیا ہے تو دیدار "

کرواؤ۔۔۔۔۔

اس کے چہرے پر رعونت صاف جھلک رہی تھی۔۔۔۔

اور آواز میں دبدبہ،

سرکار ابھی دو دن پہلے ہی ایک نئی حسینہ آئی ہے آپ دیکھیں گے تو دیکھتے

ہی رہ جائیں گے۔۔۔۔ مگر میری بھی اس بار مانگ زیادہ ہے۔۔۔۔ میں

اس کا دوگنا لوں گی۔۔۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

پہلے مال دکھاؤ پھر پیسے کی بات کرنا۔۔۔۔وہ سرد لہجے میں بولا۔۔۔۔۔ "

ابے او چمبیلی لے جا صاحب کو اس نئی لڑکی کے کمرے میں۔۔۔۔رانی "

بائی نے اسے آواز دی۔۔۔۔۔۔

آیئے۔۔۔۔۔۔۔وہ بولی۔۔۔ "

سیٹھ اصغر اس کی تقلید میں چلتے ہوئے اس کمرے تک آئے۔۔۔۔

کمرے کی ملگجی سی روشنی میں کچھ بھی واضح دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔انہوں نے ایک ہی دفعہ سوئچ بورڈ کے پانچوں بٹنوں پر انگلیاں رکھے سارے سوئچ آن کیے تو سارا کمرہ روشنی سے نہا گیا۔۔۔۔

بدرا جو بستر پر سر رکھے خود نیچے فرش پر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔
کمرے میں کسی انجان آدمی کو دیکھ بھونچکارہ گئی۔۔۔۔
دو دن سے بھوکی تھی۔۔۔۔کئی بار وہ لوگ اسے کھانا دے کر جا چکے تھے مگر بدرا نے اس جگہ کا ایک لقمہ بھی حلق سے نیچے نا اتارا۔۔۔۔۔

بھوک اور درد کی شدت سے نڈھال وہ وہیں پڑی تھی۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس اجنبی کی بدن کو چیرتی، ایکسرے کرتی ہوئی نظریں خود پر جمی دیکھیں تو اس نے ہاتھ ڈال کر بستر کی شیٹ کو کھینچا اور خود کے گرد لپیٹ لیا۔۔۔۔۔

وہ ایک طنزیہ مسکراہٹ اچھال کر وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔۔۔

چنبیلی اتنی جلدی سیٹھ کے کمرے سے باہر آنے پر حیران رہ گئی۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا واپس اسی جگہ آیا۔۔۔۔

اور آکر اسی صوفے پر براجمان ہوا۔۔۔۔

مجھے منظور ہے بتا کتنے پیسے؟؟؟؟"

سیٹھ اصغر نے نیلے نوٹوں کی گڈی اس کی طرف پھینکی۔۔۔۔۔

رانی بائی کی تو یہ بات سننے کی دیر تھی۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

اپنی طرف گری نیلے نوٹوں کی گڈی دیکھ اس کے منہ سے رال ٹپکنے لگی۔۔۔۔۔

کیا سیٹھ صاحب!!!!! آپ بھی کیا یاد کریں گے کہ کبھی رانی بائی کے" کوٹھے پر آئے تھے۔۔۔۔

اتنے ہی کافی ہیں۔۔۔۔اس نے گڈی کو چومتے ہوئے اسے اپنے بلاؤز کے اندر ایک کونے میں پھنسایا۔۔۔۔۔

پان کی پچکاری پھینکتے ہوئے سیٹھ اصغر کو آنکھ ماری۔۔۔۔۔
جائیں پھر دیر کس بات کی"؟"

آج مجھے اس پردہ نشین کا پہلے ناچ دیکھنا ہے۔۔اس کے بعد ہی اس کے " پاس جاؤں گا۔یہی میری چھوٹی سی خواہش سمجھ لو۔۔۔۔اتنے پیسے دینے کے لیے۔۔۔۔

اور ہاں کیا تم نے اسے سکھایا نہیں اب تک کہ کیسے سج دھج کر خوش کیا" جاتا۔۔۔۔۔

زرا اسے ہماری خاطر سنوار کر لاؤ۔۔۔۔

"ہمیں رونی صورتیں پسند نہیں۔۔۔۔۔۔

جو حکم سرکار کا۔۔۔۔۔۔

چل آ چمبیلی۔۔۔۔۔اور لالی تو بھی آ میرے ساتھ۔۔۔۔۔

رانی بائی کمرے میں داخل ہوئی تو وہ ابھی بھی خود کو چادر میں لپیٹے ہوئے فرش پر بیٹھی تھی۔۔۔۔

یہ لے کپڑے اور جلدی سے تیار ہو جا۔۔۔۔"زرا بھی نخرہ کیا نا تو آج تو رانی بائی کا وہ روپ دیکھے گی کہ تیری روح بھی کانپ جاے گی۔۔۔۔

اس نے ایک بھڑکیلا سا پلم کلر کا لہنگا چولی اس کی طرف اچھالا۔۔۔۔"

چولی جس کی بیک پر صرف ڈوریاں تھیں۔۔۔

جو اس کے جسم کو عریاں کرنے والی تھیں۔۔۔

"میں ایسے کپڑے نہیں پہنتی۔۔۔۔"

بالآخر وہ ہمت جتا کر بولی۔۔۔۔

تیرے تو اچھے بھی پہنے گے۔۔۔۔ چلوری۔۔۔۔ چمبیلی، لالی۔۔۔دونوں اس کے کپڑے تبدیل کرواؤاور باہر لاؤ اسے جلدی۔۔۔۔ سیٹھ صاحب کو زیادہ انتظار نا کرنا پڑے۔۔۔۔

اگر کوئی چوں چراں کرے تو میری طرف سے اجازت ہے ایک دو ٹھوک دینا منہ پہ۔۔۔خود ہی عقل ٹھکانے آجائے گی۔۔۔۔۔

چمبیلی نے کھینچ کر چادر تن سے جدا کی۔۔۔
تو لالی اس کے جسم پر موجود سادہ سا سوٹ کھینچ کر اتارنے لگی۔۔۔۔۔

جسم میں اتنی طاقت نہ تھی کہ ان دونوں کا مقابلہ کر سکے۔۔۔۔۔
لو آگئی آپ کی آج رات کی امانت۔۔۔۔۔۔"

بدرا کو تیار ہو کر باہر آتے دیکھا تو رانی بائی نے مسکراتے ہوئے سیٹھ اصغر سے کہا۔۔۔۔۔

گہرے پلم کلر کے لہنگا چولی میں گہرے میک اپ میں اس کا سرخ و سفید چہرہ دمک رہا تھا۔۔۔۔

مگر آنکھیں آنسوؤں سے تر بتر تھیں۔۔۔اس کے چہرے کا دلسوز حسن سیٹھ اصغر کو چاروں شانے چت کر گیا۔۔۔۔

اس نے اشارہ کیا تو وہاں موجود طبلہ نواز اور ستار والے نے اپنے آلات سمبھالے۔۔۔۔

میوزک بجنے لگا۔۔۔

لالی نے اس کے پاؤں میں گھنگرو پہنا دیئے۔۔۔

چل اب جلدی شروع ہو جا۔۔۔۔"

رانی بائی نے بدرا کو سخت ترین گھوری سے نوازتے ہوئے کہا۔۔

سیٹھ اصغر کی اشتیاق بھری نگاہیں اس کے وجود کا طواف کر رہی تھیں۔۔۔۔۔

وہ یک ٹک اپنی جگہ پر کھڑی رہی۔۔۔ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔۔

کمر عریاں ہونے کی وجہ سے اس نے لمبے ہیزل بال کھول کر پشت پر بکھرا دیئے جو گھٹنوں کو چھو رہے تھے۔۔۔۔

سیٹھ اصغر کی نظروں میں اس کے لیے ستائش ہی ستائش تھی۔۔۔وہ باریک بینی سے اس کا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔۔

میوزک والے بجا بجا کر آدھے رہ گئے مگر وہ اپنی جگہ جمی رہی۔۔۔

ناچتی ہے یا نہیں۔۔۔۔؟رانی بائی طیش میں آکر اپنی جگہ سے "
اٹھی۔۔۔۔۔

اور دیوار پر لگا ہنٹر پکڑا۔۔۔۔۔

پھر اپنے ہاتھ پر لپیٹ کر اس کی پشت پہ کھینچ کر مارا۔۔۔۔

آ۔۔۔۔۔۔ہ۔۔۔۔۔ایک لمبی سے درد بھری آہ بدرا کے منہ سے
برآمد ہوئی۔۔۔۔

ناچے گی یا نہیں اب بھی۔۔۔۔؟"

مجھے یہ سب نہیں آتا۔۔۔وہ بھرائی ہوئی آواز اور ڈبڈبائی آنکھوں سے "
اس کی طرف دیکھ کر بولی۔۔۔

لے کر آ لالی ہمارا خاص آزمودہ نسخہ اسے نچوانے کا۔۔۔"

رانی بائی نے لالی سے کہا۔۔۔۔

کچھ ہی منٹوں میں وہ کوئلوں سے بھری ہوئی پرات لائی اور فرش پر دہکتے ہوئے کوئلوں کو بچھا دیا۔۔۔

رانی بائی نے بدرا کو ان دہکتے ہوئے انگاروں کی مانند کوئلوں پر دھکا دیا۔۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

دبی دبی سسکاریاں اس کے منہ سے نکلیں۔۔۔

وہ لہنگے کو اپنی مٹھیوں میں جکڑے درد سہنے کے آخری مراحل میں تھی۔۔۔وہ لڑکھڑا کر رہ گئی۔۔۔۔

پاؤں تھے کہ جلتے ہوئے کوئلوں پر جلن اور درد کے مارے بھسم ہونے کو تھے۔۔۔۔

وہ آنکھیں میچے بس خدا کو شدت سے یاد کرنے لگی۔۔۔۔

" ادھر آؤ"

سیٹھ اصغر کو بالآخر اس کی حالت پر ترس آیا تو اس نے بدرا کو ان جلتے ہوئے کوئلوں سے کھینچ کر نیچے اتارا۔۔۔۔

اسے کیا رات کے قابل بھی نہیں چھوڑنا یوں ظلم کر کہ۔۔۔۔؟ وہ رانی" بائی کی طرف دیکھ کر دھاڑا۔۔۔۔

اس کوٹھے کا سب سے شاندار کمرہ کون سا ہے۔۔۔۔۔

بڑی پارسا بنتی ہے نا یہ آج اس کی پارسائی ساری دنیا کو نہ دیکھائی تو میرا نام بھی سیٹھ اصغر نہیں۔۔۔۔۔

وہ کمرہ دکھاؤ جہاں سے اس علاقے کا ہر شخص مجھے دیکھے اس کی پارسائی کو نیلام کرتے ہوئے۔۔۔۔۔

صاحب اوپر تیسری منزل کا پہلا کمرہ خالی ہے۔۔۔۔۔رانی بائی نے اس کے غصے سے خائف ہوتے ہوئے تیزی سے بتایا۔۔۔۔۔
وہ بدرا کا ہاتھ کھینچتے ہوئے اسے اپنے ساتھ گھسیٹنے لگا۔۔۔۔۔۔

وہ جلے ہوئے پیروں کے ساتھ درد کے باعث نیم بے ہوش وجود لیے اس کے ساتھ گھسٹتی چلی جارہی تھی۔۔۔۔۔۔

سیٹھ اصغر نے اسے کمرے میں لا کر پھینکنے کے انداز میں چھوڑا۔۔۔۔

دروازہ بند کیے کوٹ اتار کر ایک طرف اچھالا۔۔۔۔اور شرٹ کے بٹن کھولنے لگا۔۔۔۔

دیکھو مجھے جانے دو۔۔۔میرے قریب مت آنا۔۔۔۔۔"

وہ سہمی ہوئی چڑیا کی مانند فریاد کرنے لگی۔۔۔۔

تمہارے گھر بھی بہن بیٹیاں ہوں گی۔۔۔تمہیں ان کا واسطہ مجھے جانے دو۔۔۔۔

بکواس بند کر۔۔۔۔۔اس کے وحشی لہجے کی پھنکار بدرا کو ایک پل کے " لیے تو سہا گئی۔۔۔

بہن بیٹیاں ہیں۔۔۔۔۔۔تو وہ گھر پر ہیں۔۔۔۔۔"

توکسی کی بہن بیٹی ہوتی تو، تو بھی گھر پر ہوتی یہاں کوٹھے پر نہیں۔۔۔۔۔

ایک طوائف کسی کی بہن بیٹی نہیں ہوتی وہ صرف طوائف ہوتی ہیں صرف طوائف!!!!!

چل اب زیادہ نخرے مت کر۔۔۔۔۔اتار یہ دوپٹہ۔۔۔۔۔اس نے بدرا کے تن سے لپٹا ہوا دوپٹہ جدا کر کہ کھلی ہوئی کھڑکی سے باہر اچھالا۔۔۔۔۔۔۔

جو لہراتا ہوا باہر موجود کسی وجود پر گرا۔۔۔۔۔۔۔

تم خواہ مخواہ میرا بھی وقت برباد کر رہی ہو اور اپنا بھی۔۔۔۔۔۔"

یا اللہ مدد!!!!! وہ دل میں بولی۔۔۔۔"

بدرا خدا ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ خدا نے یہ ہاتھ پاؤں تمہاری مدد کے لیے ہی تو دیئے ہیں خود کے بچاؤ کے لیے ان کا استعمال کرو۔۔۔۔دماغ نے کہا۔۔۔۔"

میں اس سے بچ نہیں پاؤں گی میرے جسم میں اس سے لڑنے کی سکت نہیں۔۔۔۔ میں اپنی عزت گنوانے سے پہلے موت کو گلے لگالوں گی۔۔۔۔دل نے کہا۔۔۔۔"

بدرا خود کشی حرام ہے" دماغ نے سمجھایا۔۔۔"

وہ دل و دماغ کی جنگ میں بری طرح پھنس چکی تھی۔۔۔۔۔

جیسے جیسے اس کے قدم بدرا کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

جسم کے ساتھ ساتھ دل بھی بری طرح کانپ رہا تھا۔۔۔۔

پاؤں کے زخموں کی درد تو جیسے کہیں دور جا سوئی تھی۔۔۔بس یاد تھا تو اتنا ۔۔۔اپنی عزت کیسے محفوظ رکھنی ہے۔۔۔۔

میں مر جاؤں گی مگر تمہارے ناپاک عزائم خاک میں ملا دوں گی"اس" نے دل میں خود سے عہد کیا۔۔۔

اس نے میز پر موجود سیال کو دیکھ کر اسے کانچ کے گلاس میں انڈیلا اور بڑا سا گھونٹ بھر کے بدرا کی طرف دیکھا۔۔۔۔

بدرا ہولے ہولے لڑکھڑا کر چلتی ہوئی کھڑکی کے پاس آئی۔۔۔

چلو تم کہتی ہو تو تمہاری بھی ایک بات مان لیتا ہوں۔۔۔کر دو پردے" برابر اور ادھر آو۔۔۔

وہ اسے انگلی کے اشارے سے اپنے پاس بلانے لگا۔۔۔۔

محلول کا نشہ ہوتے ہی اس کی آواز بھی تبدیل ہوئی۔۔۔۔۔

اپنی عزت بچانے کے لئے سارا خوف وہراس سر پر پاؤں رکھے بھاگ نکلا۔۔۔۔۔

بدرا نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔۔۔۔۔آنکھیں بند کیے کھڑکی سے نیچے چھلانگ لگا دی۔۔۔۔۔

سیٹھ اصغر اس کی اس حرکت پر ششدر رہ گیا۔۔۔۔۔

اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ کچھ ایسا کرے گی۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ کمرے کا دروازہ کھول کر باہر بھاگا۔۔۔۔۔

تاکہ رانی بائی کو بتا سکے۔۔۔۔

بدرا نے چھلانگ لگائی تو گرتے ہوئے اچانک دوسری منزل کے چبوترے کو ہاتھ پڑا۔۔۔۔

وہ اسے تھامے ہوا میں معلق تھی۔۔۔۔۔

نیچے کھڑا ہو شخص جس کے ہاتھ نے کچھ دیر پہلے بدرا کا گرتا ہوا دامن تھام رکھا تھا۔۔۔۔۔۔

اسے یوں لٹکتا ہوا دیکھا۔۔۔۔۔۔ تو اپنے دونوں بازو پھیلا کر تیز آواز میں بولا۔۔۔۔۔

!!!!! بدرا جمپ"

"I said jump.........

وہ جو آنکھیں بند کیے اپنے پھسلتے ہوئے ہاتھ سے سہمی ہوئے تھی۔۔۔

اس کی جانی پہچانی آواز سن کر نیچے دیکھا۔۔۔ہاتھ چھوٹا اور وہ جو لٹکی ہوئی ہوا میں معلق تھی۔۔۔ تیزی سے نیچے کی طرف گرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی کسی کی مہربان بانہوں نے اسے کے وجود کو خود میں سمیٹ لیا۔۔۔۔۔

بدرا نے اپنی خوف کے باعث بند ہوتی آنکھوں کو تھوڑا سا وا کیے دیکھا تو در اک کا شناسا چہرہ نظر آتے ہی ایک زخمی سی دل چیرتی ہوئی مسکراہٹ

اس کے ہونٹوں پر رینگی۔۔۔وہ لمحوں میں اس کی بانہوں میں ہی ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی۔۔۔۔

نعمان اریسٹ دیم۔۔۔۔۔اس نے نعمان کو آرڈر دیا۔۔۔۔

لمحوں میں پولیس نے سب کو گھیر لیا۔۔۔۔

دراک بدرا کو اسی کے دامن میں چھپائے ہوئے گاڑی تک لایا اور احتیاط سے اندر لٹایا۔۔۔۔۔

ڈرائیور موو دا کار!!!!اس نے سپاٹ آواز میں کہا۔۔۔"

ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

دراک پیچھے بیٹھے بدرا کا سر اپنی گود میں رکھے ہوئے تھا۔۔۔

اور اس کے چہرے کو دیکھا جہاں ابھی بھی کرب کے آثار نمایاں تھے۔۔۔۔

مجھے معاف کر دو بدرا میں وقت پر نہیں پہنچ سکا۔۔۔"

وہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھا۔۔۔۔

دو دن سے وہ مسلسل بدرا کو کالز ملا رہا تھا مگر ہر بار فون ان ریچ ایبل آ رہا تھا۔۔۔۔

آج تو اس کے دل میں عجیب سے وسوسے اٹھ رہے تھے۔۔۔۔

اس نے ٹریکنگ ڈیوائس سے اپنے سافٹ ویئر انجینئر سے کہا کہ پتہ کرے اس مائیکرو چپ کا۔۔۔۔ یہ کہاں موجود ہے اس وقت۔۔۔۔۔

دراصل دراک نے ایک مائیکرو چپ بدرا کے ایک جھمکے میں لگادی تھی۔۔۔تاکہ اگر کبھی وہ ادھر ادھر ہو جائے تو اسے ڈھونڈھنے میں آسانی ہو۔۔۔اس بار وہ اسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

اور جب اسے اویس نے بتایا کہ اس چپ والا انسان اس وقت کہاں موجود ہے تو سن کر اس کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے۔۔۔۔اس نے ایک پل کی بھی دیری کے بنا وہاں کا رخ کیا۔۔۔۔

ایس۔پی۔ عمیر اور ڈی ایس پی جواد نقوی جو اسسٹنٹ کمشنر دراک کے ساتھ ملکر کام کر رہے تھے۔۔۔۔دراک نے ان کی مدد سے فوراوہاں چھاپا مارا اور بدرا کو وہاں سے نکال کر اپنے ساتھ لے آیا۔۔۔ جبکہ وہاں کا باقی کا کام اب ایس۔پی عمیر دیکھنے والا تھا۔

دراک پولیس میں نہیں ہے۔وہ اسسٹنٹ کمشنر ہے۔)

آپ نے دیکھا ہو گا کہ سول کپڑوں میں آفیسر چھاپے مارتے ہیں اور جہاں دو نمبر کام ہو اس جگہ کو سیل کر دیتے ہیں۔مثلاً دودھ میں یا کھانے میں ملاوٹ ہو تو اس جگہ کو سیل کر دیتے ہیں۔پولیس کا محکمہ ان کے انڈر کام کرتا ہے۔دراک اس شعبے میں آفیسر ہے۔پولیس میں نہیں۔)

کبھی اس طرح میرے ہمسفر

سبھی چاہتیں میرے نام کر

اگر ہو سکے تو کبھی کہیں

میرے نام بھی کوئی شام کر۔

میرے دل کے سائے میں آ ذرا

میری دھڑکنوں میں قیام کر

یہ جو میرے لفظوں کے پھول ہیں

تیرے راستے کی دھول ہیں۔

کبھی ان سے سن میری داستاں۔

کبھی ان کے ساتھ کلام کر۔

ابھی کچھ دیر پہلے ہی ماہر امراض جلد بدرا کے بری طرح جھلس چکے پاؤں کا چیک اپ کیے گئے تھے۔۔۔۔

دراک اب اس کے قریب بیٹھا اس کے جلے ہوئے پاؤں پر مرہم لگا رہا تھا۔۔۔۔

وہ بے ہوشی میں بھی اپنے پاؤں کو ہلا رہی تھی۔۔۔۔

اس کے زخم دیکھ دراک کے دل کو بھی کچھ ہوا۔۔۔۔

کس قدر بے رحمی سے اسے۔۔۔۔۔۔۔وہ صرف سوچ کر رہ گیا۔۔۔"

میں اس کی جان لے لوں گا۔۔۔یہ میرا خود سے وعدہ ہے۔۔۔۔۔۔"

دوسرے ڈاکٹر نے اس کا چیک اپ کیے بتایا کہ ویکنیس کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے۔۔۔۔

اس لیے انہوں نے بدرا کو ڈرپ لگا دی۔۔۔۔

اب وہ اسی کے زیر اثر غنودگی میں تھی۔۔۔۔

دراک اس کے پاس رکھی گئی چیئر پر بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

جس کا ہمیشہ سادہ سا چہرہ دیکھا تھا۔۔۔۔

آج اتنے ڈارک میک اپ میں اس کے چہرے کا ایک ایک نقش واضح ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ بلااختیار ہی اس کے دلکش چہرے سے نظریں ہٹا گیا۔۔۔اور کرسی کی پشت پر سر رکھ دیا۔۔۔۔

اس کے جاگنے کے انتظار میں۔۔۔۔۔

سر آپ سے کوئی میڈم علینا ملنے آئیں ہیں۔۔۔"

اس کی اسسٹنٹ نے اسے فون پر اطلاع دی۔

اسے کہہ دو کہ میں میٹنگ میں بزی ہوں۔۔۔"

ابھی بات پوری طرح مکمل بھی نا ہو پائی کہ وہ دروازہ کھول کر آفس میں داخل ہوئی۔۔۔

دنیا کے کسی بھی کونے میں چھپ جاؤ میں تمہیں ڈھونڈھ ہی نکالوں "
گی۔۔۔۔

میں بہت بڑی ہوں جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھ کر سرد مہری سے بولا۔

مضر بان!!!!وہ خفگی بھرے انداز میں بولی"

آج پہلی بار اس مچھر کی بجائے اسے اس کے نام سے پکارا۔۔۔۔"

مضر بان نے اپنی نظروں کا زاویہ اس کی طرف کیا۔۔۔۔۔

وہ جو ہمیشہ جینز اور ٹاپ میں ملبوس ہوتی آج لائٹ پنک کلر کی شارٹ

فراک اور کیپری میں تھی۔۔۔۔۔ہم رنگ دوپٹہ گلے میں ڈالے۔۔۔۔

ہیل کی ٹک ٹک کی آواز کے ساتھ اسی کی طرف بڑھ رہی تھی۔

مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔پھر چلی جاؤں گی۔۔۔۔"

مگر مجھے تم سے کوئی بھی بات نہیں کرنی۔۔۔۔۔"

پلیز مضربان اس سب میں میرا کیا قصور؟؟؟؟اس بار وہ رندھے ہوئے" لہجے میں بولی۔۔۔۔

آنکھوں میں نمی گھلنے لگی۔۔۔۔

صرف اتنا کہ وہ میرے ماموں ہیں؟؟؟؟"

مجھے یہ سب پتہ ہوتا تو میں۔۔۔۔۔۔۔"

کیا میں؟؟؟؟بولو کیا میں؟؟؟"میری بہن تمہارے ساتھ تھی نا تو بولو"

کہاں ہے وہ؟؟؟

جواب دواب بولتی کیوں بند ہو گئی تمہاری؟؟؟وہ دھاڑا تھا۔۔۔۔

دوبارہ یہاں اس طرح منہ اٹھا کر آنے کی کوئی ضرورت "
نہیں۔۔۔۔ سمجھی تم۔۔۔

""""" مضر بان دیکھو میرے ساتھ ایسا نہیں کرو "
اب میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔۔مجھے اس راہ پر لا کر بیچ راستے "
میں چھوڑ دو گے؟؟؟؟
تم نے ہی مجھے اس راہ کا مسافر کیا، منزل پر پہنچنے سے پہلے ہی اپنے قدم
واپس لے لیے ایسا کیوں؟؟؟؟وہ تڑپ کر بولی۔

ہاں لے لیے قدم واپس۔۔۔۔"کیونکہ میں نے اپنی منزل اور راہیں "
دونوں بدل لیں ہیں۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اور میرا مفید مشورہ ہے تمہارے لیے۔۔۔۔۔

جتنی جلدی ہو سکے تم بھی اپنے قدم واپس لے لو۔۔۔۔اس سفر کی کوئی"

منزل نہیں۔۔۔۔۔

وہ سپاٹ انداز میں بولا۔

میں اپنے قدم واپس نہیں لوں گی۔۔۔وہ بھی اپنے فیصلے پر ڈٹے ہوئے"

اٹل لہجے میں بولی۔۔۔۔

اور ہاں دوبارہ یہاں آنے کی زحمت مت کرنا۔۔۔۔"""

مضربان کا کھردرا لہجہ اس نے بخوبی محسوس کیا۔۔۔۔۔۔

اور ایک تفصیلی نگاہ اس پر ڈالی۔۔۔۔۔

گرے تھری پیس سوٹ پر ڈارک گرے شرٹ اور ٹائی لگائے۔۔۔ ہلکی

سی ہیئر ڈ جیل لگا کر بالوں کا سیٹ کیے ہوئے۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اب وہ اپنے سامنے رکھے فائلز کو یوں منہمک انداز میں پڑھ رہا ہو جیسے ان سے زیادہ ضروری اور کوئی کام نہیں اسے دنیا میں۔۔۔۔

چراؤ نظریں، چھڑاو دامن،

بدل کہ رستہ، بڑھاو الجھن،

تمہیں دعاؤں سے پھر بھی میں نے،

جو پالیا تو کیا کروگے؟؟؟؟؟؟؟؟

وہ ایک ایک لفظ اس کی بے توجہی پر چبا کر بولی۔۔۔۔

مگر وہ بے نیازی سے سر جھکائے رہا۔۔۔۔

اور تب تک اسی پوزیشن میں رہا جب تک دروازہ بند ہونے اور اس کی ہیل کی ٹک ٹک کی آواز آنا بند نہیں ہوگئی۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس نے سر اٹھایا اور اسی جگہ کو دیکھا جہاں وہ کچھ دیر پہلے کھڑی تھی، پھر ریوالنگ چیئر کی پشت پر ٹیک لگا کر سرد سی آہ بھری۔۔۔۔۔۔

کل تقی کے جواب سے مطمئن نہ ہو سکی تو اس نے خود مضربان سے گھر کی بجائے آفس میں جا کر ملنے کا سوچا۔۔۔۔

اسی لیے اس نے گوگل سے گردیزی اینڈ سنز کی لوکیشن معلوم کی اور پھر وہیں اس سے ملنے چلی گئی مگر جانے کا کوئی خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا۔۔۔۔۔۔۔

دوپہر کا وقت تھا سورج اپنے پورے آب و تاب سے روشن تھا۔

وہ یونی سے نکلنے سے پہلے بیگ میں موجود سن بلاک ہاتھوں میں نکال کہ چہرے پر لگاتی ہوئی باہر نکل آئی۔۔۔۔۔

سن گلاسز آنکھوں پر چڑھائے ابھی وہ روڈ کراس کرنے ہی لگی تھی کہ ایک تیز رفتار گزرتی ہوئی وین اچانک اس کے پاس آ کر رکی۔۔۔ٹائروں کی چرچراہٹ سے اس نے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔

ایک لمبی چوڑی جسامت کا آدمی جس نے بلیک پینٹ اور بلیک ہڈی پہن رکھی تھی۔۔۔چہرے پر بلیک ماسک لگائے اسے اچھے سے کور کر رکھا تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتی اس مضبوط ڈیل ڈول شخصیت کے مالک نے اس کے منہ پر کلوروفارم والا رومال رکھا۔۔۔۔

مگر وہ ہاتھ پاؤں چلانے لگی۔۔۔۔

وہ اس کے قابو میں نہیں آتی دکھائی دی تو اس نے اسے گھسیٹ کر گاڑی میں پٹخا۔۔۔۔

اور ڈرائیور نے گاڑی چلادی۔۔۔۔

کچھ کچھ دیر مزاحمت کے بعد وہ ہوش و حواس بیگانہ ہو گئی۔۔۔کیونکہ اب کلوروفارم نے اپنا اثر دکھانا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔

"چھوڑ دو مجھے جانے دو"

" مجھے چھونا مت"

وہ کانپتی ہوئی خوفزدہ آواز میں بڑبڑا رہی تھی۔۔۔۔درراک جسکی بدرا کی ڈرپ اتارنے کے بعد ابھی کچھ دیر پہلے ہی آنکھ لگی تھی اس کی ڈری سہمی ہوئی آواز سن کر فورا بیدار ہوا۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا تمہیں۔۔۔آنکھیں کھولو میں تمہارے پاس ہوں" ۔۔۔کچھ بھی نہیں ہونے دوں گا تمہیں۔۔۔۔۔"وہ دھیمی آواز سے تسلی آمیز لہجے میں بولا۔۔۔

وہ بیدار ہوئی تو سامنے چیئر پر بیٹھے ہوئے درراک کو سامنے پایا۔۔۔۔
جو آنکھوں میں کشمکش لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔
ابھی تک وہ انہیں کپڑوں میں ملبوس تھی۔۔۔
بس پاؤں باہر تھے اور گردن تک کمفرٹر اوڑھے ہوئے تھی۔۔۔
پاؤں میں اب درد کا احساس کافی حد تک کم ہو چکا تھا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

کیسی ہو؟؟؟"

اس کی گھمبیر آواز نے کمرے میں چھائے سکوت کو توڑا۔۔۔۔

ٹھیک "اتنا پوچھنے کی دیر تھی یکا یک اس کی ہلکی سبز آنکھیں نمکین پانیوں سے بھرنے لگیں۔۔۔

"کون ہے وہ؟؟؟؟"

کون؟"بدرا نے حیرانگی سے دیکھ کر پوچھا۔۔۔"

اسے امید تھی وہ اس سے یہ سوال ضرور کرے گا مگر اتنی جلدی اس بات کی اسے توقع نہ تھی۔

..... وہی جس کی وجہ سے تم وہاں پہنچی"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس کے پوچھنے کا انداز انتہائی سخت تھا۔۔۔

آنکھوں میں چھائی ہوئی وحشت بخوبی محسوس کر سکتی تھی۔۔۔اس بات کو پوچھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں شعلوں کی سی لپک تھی۔۔۔

اس سارے واقعے میں سب سے دلدوز بات جو تھی، وہ تھی اس کا سب سے قیمتی سرمایہ اس کی اماں بی جسے وہ کھو چکی تھی۔۔۔۔

جس کو بچپن سے اپنی ماں مان کر ان سے پیار کیا۔۔۔۔اور انہوں نے اسے دلار دیا۔۔۔۔۔۔۔

وہی اسے اس جہاں میں تنہا چھوڑے جا چکی تھی۔

یہی دکھ اس کے باقی دکھوں پر حاوی تھا۔

"میں کتنی بدنصیب ہوں نا، اپنی اماں بی کا آخری دیدار بھی نصیب نہ ہوا۔۔۔"

وہ درد بھری آواز سے سر جھکائے بولی۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو؟؟؟" دراک پچھلی بات بھلائے اس کی اس بات پر حیران ہوا۔۔۔۔

"اماں بی اب میرے ساتھ نہیں وہ اس دنیا کو چھوڑ کر جا چکی ہیں۔۔۔۔"

وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"میں اکیلی رہ گئی۔۔۔ "میں اکیلی رہ گئی۔۔۔"

وہ کرب سے آنکھیں میچ کر بولی۔۔۔۔

آنکھوں سے تر بتر آنسو بہنے لگے۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے قریب آیا۔۔۔۔۔

بدرا جو لیٹی ہوئی تھی۔۔۔اسے قریب آتے دیکھ تھوڑا اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔۔

"اک بات کہوں؟"

وہ بستر پہ زرا دوری پر جگہ بناتا ہوا اس کے پاس بیٹھا۔۔۔

وہ خود میں سمٹ گئی۔۔۔

جی" وہ دھیرے سے بولی۔"

" گر میں ان آنسوؤں کو صاف کرنے کا حق چاہوں تو مجھے دو گی؟"

جی" وہ نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھ کر بمشکل بولی۔۔۔"

میں چاہتا ہوں تمہاری ان آنکھوں میں جتنے آنسو ہیں انہیں اپنی آنکھوں" میں بھر لوں،

آنکھیں میری اور درد تمہارا،

"اس سے بڑی سوغات دنیا میں میرے لیے کچھ نہیں۔۔۔۔۔

چاہو تو عطا کرو، چاہو تو ٹھکرا دو۔۔۔۔۔"

وہ نظریں جھکا گئی۔۔۔۔

وہ اس کے جواب کا منتظر تھا۔۔۔اسی کے رخِ روشن پر نگاہیں "

جمائے۔۔۔۔۔

!!!!! اک بار کہوں گر سنتے ہو"

وہ گہری سانس لیتے ہوئے آزردگی سے بولا

تم مجھکو اچھے لگتے ہو" وہ من میں اس کا جواب دے گئی مگر منہ پر خاموشی کے قفل لگائے ہوئے تھی۔۔۔۔۔

"میں تمہیں ہمیشہ کے لیے اپنا بنانا چاہتا ہوں۔۔۔ کیا تم میری چاہت کو اپنی چاہت بنا کر اسے قبولیت کی سند بخشو گی۔۔۔۔۔ دراک نے اپنی کشادہ ہتھیلی اس کے آگے کی۔۔۔

"آپ کچھ بھی نہیں جانتے میرے بارے میں اسی لیے ایسا کہہ رہے ہیں۔۔۔۔ جب حقیقت سے آشنا ہوں گے تو آپ بھی مجھے باقیوں کی طرح ٹھکرا دیں گے۔۔۔۔۔۔

"میں آپ کے قابل نہیں" وہ سرد لہجے میں بولی۔۔۔۔ "مجھے تمہارے بارے میں کچھ نہیں جاننا۔۔۔۔"

تم جو ہو جیسی ہو مجھے قبول ہو۔۔۔۔

مگر میں ایسا نہیں چاہتی۔۔۔۔"

نہیں چاہتی زندگی کے ایسے موڑ پر آپ کو سچائی پتہ چلے جہاں میں آ گے"

کی رہوں نا پیچھے کی۔۔۔۔

میں آپ کو بتاتی ہوں کہ میں کیا ہوں؟؟؟؟

وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔۔۔۔

آپ مجھ سے ملیے میں ہوں ایک ناجائز اولاد۔۔۔

میری ماں مجھے شاید پیدا ہوتے ہی کوڑادان میں پھینک گئی۔۔۔۔

میں نے تو سنا ہے ماں اپنی اولاد کے لیے جان بھی قربان کر دیتی ہے مگر مجھے جنمنے والی ماں کیسی تھی؟ جو مجھے اپنی زندگی بچانے کی خاطر کوڑادان میں پھینک گئی۔۔۔

اس دنیا میں جسے باپ کہتے ہیں سب وہ باپ جو کڑی دھوپ اور تیز بارش کی پرواہ کیے بنا اپنی اولاد کی خواہشات پوری کرنے کے لیے محنت کرتا ہے اسے بھی میری ذات سے کوئی سروکار نہ تھا؟اس کی آواز رندھنے لگی۔۔۔
اپنی زندگی کو حسین بنانے کے لیے چند لمحے ساتھ گزارنے کی میرے نام نہاد والدین کی غلطی ہوں میں؟؟؟؟وہ تڑپ کر بولی

دیکھا جائے تو اصل قصور میرا ہے میں آئی ہی کیوں اس دنیا میں؟ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنا درد بیان کر رہی تھی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کیا ہوا جو مجھے جنم دینے والی ماں کسی کے پیار کے جھانسے میں آگئی؟؟؟؟(وہ بھی کوئی عورت ہے جسے اپنی عزت کا خیال نہ ہو)

کیا ہوا جو میری ماں کی محبت کا دعویدار چند سحر انگیز لمحوں کی زد میں آکر بہک گیا ہو؟؟؟

شاید اس کا بھی کوئی قصور نہیں اسے بھی شیطان نے بہکایا ہوگا۔۔۔۔؛(وہ بھی کوئی مرد ہے جسے اپنے نفس پر قابو نہیں؟۔۔۔۔)

لیکن دنیا والے ایسے مرد کو مرد ہی مانتے ہوں گے یقیناً۔۔۔۔

بس کرو پلیز۔۔۔۔۔اس نے اسے روکنا چاہا۔۔۔

کاش میں اس دنیا میں نہ آتی اور ان کے اس رشتے کا راز۔۔۔راز ہی رہ جاتا۔۔۔

آج مجھے اپنے اندر جو ہے اسے بہا لینے دو ورنہ میرا دل پھٹ جائے گا اس کرب سے۔۔۔۔

میں سوچتی ہوں مجھے پیدا کرنی والی ماں نے جب اپنے شوہر کا پہلا بچہ پیدا کیا ہو گا تو کیا اسے میری ایک بار بھی یاد آئی ہو گی؟؟؟؟

Zubi Novels Zone

میرے باپ کو جب اس کی بیوی نے پہلے بچے کی خبر سنائی ہو گی تو کیا اسے میری یاد چھو کہ گزری ہو گی۔۔۔۔

جب میری ماں کے بچے نے اسے پہلی بار ماں کہہ کر بلایا ہو گا تو اسے کوڑا دان میں گری اپنی بچی کی رونے کی چیخیں سنائی دیں ہوں گی؟؟؟؟

جس نے اسے خود سے کاٹ کر پھینک دیا ہو گا۔۔۔۔بولتے ہوئے چہرہ آنسوؤں سے تر بتر ہوا جا رہا تھا۔۔۔

جب وہ عورت اپنے بچوں کا تعارف کسی سے کرواتی ہو گی تو کیا اسے میری یاد آتی ہو گی؟؟؟ کبھی ماضی میں جھانک کر انہیں اپنا گناہ یاد آیا ہو گا جو میں نے پیدا ہو کر ان کے سر منڈھ دیا؟؟؟؟

ایسے لوگ بچہ پیدا کرتے ہی کیوں ہیں جب وہ ان کی ذمہ سنبھال ہی نہیں سکتے۔۔۔اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا ہی کیوں؟ جب کسی کو میری ضرورت ہی نہیں تھی۔۔۔۔وہ شکوہ کناں لہجے میں بولی

" خدا نے کوئی بھی چیز بنا مطلب کے پیدا نہیں کی"

ضرور میں نے کچھ اچھا کیا ہو گا جس کے بدلے اس خدا نے تمہیں مجھے عطا کیا۔۔۔

اور میں پوری کوشش کروں گا کہ تم بھی مجھے اپنی کسی نیکی کا اجر پاو۔۔۔۔

ہم دونوں تنہا ہیں، شاید اس خدا نے ہم دونوں کو ایک دوسرے کی تنہائی" کا ساتھی منتخب کیا ہو؟؟؟؟؟

کیا تم خدا کے فیصلے سے اختلاف کرو گی۔۔۔اپنی پیدائش کو لے کر" ؟؟؟ان سے ناراض ہو؟؟؟؟

خدا تو ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے پھر کیونکر سوچتی ہو کہ اس نے تمہارے ساتھ برا کیا۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کو ہی آزمائش میں مبتلا کرتا ہے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اور تمہیں پروردگار نے منتخب کیا۔۔۔بنا شکوہ کیے اس امتحان کا سامنا کرو
۔۔۔بلکہ تم کر چکی ہو۔۔۔۔اب میرے ہوتے ہوئے تمہارے طرف
آتے ہوئے ہر طوفان کو پہلے مجھ سے ٹکرانا ہوگا۔۔۔۔۔

میں جواب بہت پہلے کا تمہاری آنکھوں میں دیکھ چکا ہوں۔۔۔۔"
بے شک بنا بولے جو نظر کہہ جائے اور نظر پہچان جائے اس سے بڑی
سوغات اور کچھ نہیں۔وہی پاکیزہ جذبے کی ترجمان ہے۔

مگر میں تمہارے منہ سے اقرار سننے کا خواہاں ہوں۔۔۔"
اس کا خالی ہاتھ ابھی بھی بدرا کے سامنے تھا۔۔۔
تمہارے نام کے ساتھ کیا میرا نام لگ جانا کافی نہیں؟؟؟؟
تمہاری پہچان میں بنوں گا۔۔۔۔۔اور میری تم۔۔۔۔۔۔
وہ جذبوں سے چور لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ دو غلے، ملاوٹی لوگوں اور غنڈوں کے لیے بھلے ہی ایک کرخت آفیسر تھا ، مگر بدرا کے لیے اس کا وہی بچپن کے دکھ سکھ کا ساتھی اس کا نرم خو دوست ہی تھا۔۔۔۔

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

کافی دیر سے بجتے ہوئے موبائل فون نے تعبیر کو باتھ روم سے جلدی باہر نکلنے پر مجبور کر دیا۔۔۔

وہ تیزی سے باتھ گاؤن پہنے باہر آئی۔۔۔

اور اپنے فون پر ایک غیر شناسا نمبر دیکھ کر پریشان ہوئی۔۔۔
دس مسڈ کالز شو ہو رہی تھیں۔۔۔

ابھی وہ اسی کشمکش میں مبتلا تھی کہ فون کال ریسیو کرے یا

نہیں۔۔۔دوبارہ سے اسی نمبر سے کال آئی تو اس نے فوراً کال ریسیو

کی۔۔۔۔

ہیلو! دوسری طرف سے قدرے بھاری آواز میں کہا گیا۔۔۔

آپ کون؟ تعبیر نے چھوٹتے ہی پوچھا۔۔۔"

تمہاری بیٹی کہاں ہے اس وقت جانتی ہو۔۔۔ماوتھ پیس سے پھر وہی آواز"

ابھری۔۔۔۔

تم کون ہو؟ اور کیوں پوچھ رہے ہو یہ سب؟"

!!!! میری بات دھیان سے سنو"

میں بار بار بات دہرانے کا عادی نہیں۔۔۔۔وہ بارعب آواز میں بولا۔

تمہاری بیٹی ادا میرے قبضے میں ہے اسے زندہ سلامت واپس لے کر جانا" چاہتے ہوں تو تم اور تمہارا شوہر اس پتے پر پہنچ جاو۔۔ میں ابھی سینڈ کرتا ہوں۔۔۔

اور ہاں زیادہ ہوشیاری دکھائی اور پولیس کو اس معاملے میں گھسیٹا تو ۔۔۔ تیری بیٹی کو زندہ سے مردہ بنانے میں مجھے بس ایک لمحہ لگے گا۔۔۔ آئی بات سمجھ میں؟؟؟؟

آدھے گھنٹے میں اس پتے پر پہنچو۔۔۔۔

کہتے ہی اس نے کال کٹ کی۔۔۔۔

تعبیر کے ہاتھ سے فون چھوٹا۔۔۔۔۔۔

تعبیر نے اسے فون پر پوچھا۔

میں کسی کام سے باہر آیا تھا، کیوں کیا بات ہے؟؟؟"

نہال فوراً گھر آؤ ایمرجنسی ہو گئی ہے۔۔۔۔"

مگر ہوا کیا ہے کچھ بتاؤ بھی؟"

نہال ادا کو کسی نے اغوا کر لیا ہے۔۔۔"

کیا کہہ رہی ہو تم؟؟؟"

میں ٹھیک کہہ رہی ہوں۔۔۔۔ تم بس جلدی گھر پہنچو۔۔۔۔ پھر ساری" بات بتاتی ہوں۔

..... سر! یہ لیں آپ کی رپورٹس"

اس نے نہال کی طرف ایک لفافہ کیا۔۔۔۔

نہال نے اس سے رپورٹس لے کر کھولیں اور پڑھنے لگا۔۔۔۔

جوں جوں وہ رپورٹس پڑھتا چلا جا رہا تھا اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال بھی پھیلتا چلا گیا۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ رپورٹس واپس لفافے میں ڈال کر گاڑی تک آیا اور گھر روانہ ہوا۔۔۔۔

اچھا ہوا نہال تم آ گئے۔۔۔۔ تعبیر بے چینی سے اس کا انتظار کر رہی تھی"

اسے دیکھ کر فوراً بولی۔

ابھی کچھ دیر پہلے کال آئی تھی۔۔۔۔۔ تعبیر نے کال پر ہوئی تمام گفتگو"

اس کے گوش گزار کر دی۔۔۔؟

وہ وہیں صوفے کی پشت پر سر رکھ کر آرام دہ انداز میں خاموشی سے بیٹھ

گیا۔۔۔۔

آج خود کو یوں تنہا محسوس کر رہا ہوں جیسے لوگ دفنا کر اکیلا چھوڑ گئے"

ہوں۔

کیا پایا اس زندگی میں ؟؟؟ جو پایا اپنے ہاتھوں سے گنوا دیا۔۔۔ تہی داماں"

رہ گیا آج میں اپنی غفلتوں سے۔۔۔۔۔

میں نے اگر تعبیر کو دھوکہ دیا تو اس نے بھی بدلے میں پلٹ کر مجھے"

دھوکا ہی دیا۔۔۔۔

شاید میں اسی قابل تھا۔۔۔ طمر کی بدعالگی مجھے میں نے اس پر یقین نا کر کہ اس پر نہیں بلکہ خود کے پیار پر شک کیا۔۔۔۔ میں نے تمہاری قدر نہیں کی طمر، تمہارے سچے جذبات کی تمہاری چاہت و خلوص کی۔۔۔

قدر تو وہ ہوتی جو کسی کے رہتے ہوئے کی جائے، جو کسی کے جانے کہ بعد کی جائے وہ قدر نہیں، وہ صرف پچھتاوا ہے،،،، صرف پچھتاوا۔۔۔۔۔

چلو نہال۔۔۔ کس سوچ میں گم ہو؟" وہ اسے یونہی بے سدھ پڑے دیکھ "کر تیز آواز میں بولی۔

وہاں میری بیٹی کو کسی نے اغوا کر رکھا ہے اور تم کتنے سکون سے آنکھیں "موندے بیٹھے ہو۔۔۔۔۔

میں اپنے خود کے خون کے ساتھ کتنا برا کر گیا۔۔۔ کیا کیا نہیں کہا میں "نے اسے۔۔۔۔۔ کیسے سامنا کر پاؤں گا اس کا؟؟؟؟

شاید میں کسی یتیم کی مدد کر کہ خدا کے آگے سرخرو ہو جاؤں۔۔۔میری غلطیاں میرے گناہ تو بہت بڑے ہیں۔۔۔شاید اسے بچا کر میں اپنی گناہوں میں کچھ کمی کر لوں۔۔۔

اس نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے خود سے کہا۔۔۔

اور اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔

وہ تعبیر کی کسی بھی بات کا جواب دیئے بنا اس کے ساتھ چلنے لگا۔۔۔

" یہ فون پر اس نے لوکیشن سینڈ کی ہے دیکھ لو یہاں جانا ہے"

تعبیر نے فون اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

اس نے ایک نظر میں ایڈریس پڑھ کر گاڑی کا رخ اسی جانب کیا۔۔۔

کچھ تاوان وصول کرنے کا کہا ہے؟؟؟"

وہ ٹھہرے ہوئے انداز میں بولا۔

نہیں پیسوں کی تو کوئی بات نہیں کی۔۔۔تعبیر سوچتے ہوئے بولی۔"

پھر اغوا کرنے کا مقصد؟؟؟"

نہال نے سپاٹ آواز میں پوچھا۔

مجھے کیسے پتہ ہو گا یہ تو وہاں جا کر ہی پتہ چلے گا۔۔۔۔"

"بانی یار کہاں ہے تو؟؟؟"

" ادھر ہی میں نے کدھر جانا ہے"

تیری آواز آج بڑی کھل رہی ہے خیر تو ہے؟؟؟"

اس نے تجسّس آمیز لہجے میں پوچھا۔۔۔

ہاں یار وجہ تو ہے میری خوشی کی اور بہت بڑی وجہ ہے۔۔۔ تو سنے گا تو"

ضرور شاک رہ جائے گا۔۔۔۔۔

"کہیں کوئی کوئی لڑکی تو نہیں پسند آ گئی میرے استاد کو"؟"

وہ تو بہت پہلے سے تھی۔۔۔۔۔"

یار استاد یہ تو ناراضگی والی بات کر دی۔۔۔مجھے ہوا تک نہ لگنے"
دی۔۔۔۔۔۔

اس کے لہجے میں ناراضگی کا عنصر واضح تھا۔

اچھا ناراض مت ہو۔۔۔اب یہ بتا نکاح میں شرکت کرے گا؟؟؟"

یار استاد تم تو بڑے فاسٹ نکلے۔۔۔۔پہلے چپ چاپ لڑکی پسند کر رکھی"
تھی اور اب سیدھا نکاح کا دھماکہ۔۔۔۔۔

ہاں یار بس کچھ ایسا ہی سمجھ لے۔۔۔خدا جب مہربان ہونے پر آتا ہے تو"
یونہی نوازتا ہے۔۔۔۔

بہت خوش ہوں تیرے لیے۔۔۔تو خوش تو میں خوش۔۔۔۔وہ مسرور"
انداز میں بولا

کیسی ہیں بھابھی؟؟؟؟"

تم ملو گے تو دیکھ لینا۔۔۔۔۔"

مضر بان ایک فیور چاہیے تھی تم سے۔۔۔۔"

بول نا استاد۔۔۔۔میرے سامنے ہچکچاہٹ کچھ جچتی نہیں۔۔۔دل" کھول کر بول بندہ حاضر ہے کسی بھی قسم کی خدمت کے لیے۔۔۔

آج ہمارا نکاح ہے اور تیری بھابھی کی طرف سے کوئی ولی نہیں۔۔۔اور" تجھے تو پتہ ہے بغیر ولی کے نکاح سنتِ رسولؐ کے مطابق جائز نہیں۔۔۔ اس کا کوئی بھی رشتہ دار نہیں۔۔۔

I know about her....she will feel so lonely at that time....

Zubi Novels Zone

نا باپ اور نا بھائی۔۔۔اگر تم اس کے بھائی کی حثیت سے۔۔۔۔۔۔۔وہ اتنا کہہ کر رکا اس کے رد عمل کے انتظار میں۔۔۔

یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔۔۔درا ک میں خود اپنی بہن کو کھو چکا" ہوں۔۔۔اگر کسی کے کام آؤں تو کیا پتہ اس کی دعا سے میری بہن بھی مجھے مل جائے"۔۔۔

اس کے لہجے میں درد محسوس ہوا دراک کو۔۔۔۔

کونسی بہن؟؟؟ تم تو صرف دو بھائی ہو۔۔ تم نے مجھے تو کبھی بتایا ہی نہیں" اپنی بہن کے بارے میں"۔۔۔۔۔

بہت لمبی کہانی ہے کبھی فارغ وقت میں ملیں گے تو شئیر کریں گے۔۔۔۔" ابھی میں آفس میں ہوں"۔۔۔۔

تم نے آفس جوائن کر لیا؟ تو سٹڈیز کا کیا بنا۔۔؟"

وہ بھی جاری ہے کچھ نا کچھ سلوشن نکل آئے گا۔۔۔۔۔"

ویسے بھی میرا استاد کس کام آئے گا۔۔۔ پیپرز میں مجھے امپورٹینٹ کوئیسچن کا گیس دے گا۔۔۔۔۔

تم تو خود بہت ذہین اور بریلینٹ سٹوڈنٹ ہو۔۔۔ پھر گیس کیوں؟؟؟؟"

عشق نے غالب نکما کر دیا۔

ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے۔

مضربان نے شعر پڑھا۔۔۔۔۔

.......اوہ!!!!توجناب کو بھی عشق کے کیڑے نے کاٹ لیا"

جب استاد آگے نکل جائے تو سٹوڈنٹ کیوں پیچھے رہے؟؟؟۔۔۔۔"

یار یہ بزنس مین پتہ نہیں کیسے سر کھپاتے ہیں میں تو کچھ ہی دنوں میں پاگل ہو کر رہ گیا ہوں۔۔۔اکیلا ہوں نا۔۔۔۔بابا بھی گھر پہ ہیں۔۔۔۔

میں بھی تمہیں کہاں اپنی دکھی داستان سنانے لگ گیا۔۔آپ جناب تیاریاں کریں۔۔۔۔۔

چل ٹھیک ہے یار۔۔۔۔وقت پر پہنچ جانا۔۔۔۔اچھی تیری ہونے والی بھابھی کو کھانا بھی کھلانا ہے۔۔۔۔۔دراک بولا

ڈونٹ وری استاد۔۔۔۔۔پہنچ جاؤں گا۔۔۔۔

ہماری تو کبھی خدمتیں نہیں کیں۔۔۔۔وہاں کیسے جی حضوری کی جارہی ہے۔۔۔مضربان میٹھا سا شکوہ کر گیا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تیری بھی آنے دے پھر پوچھوں گا تجھ سے۔۔۔۔"

پوچھ لینا جی حضوری کرنے کی بجائے اس کے ناک کی لکیریں نا لگوادیں"""

تو میرا نام بھی مضربان گردیزی نہیں۔۔۔۔وہ تفاخر بھرے انداز میں

بولا۔۔۔۔

دراک نے ڈی۔ایس۔پی۔صاحب اور ایس۔پی۔عمیر کو بھی نکاح میں

شرکت کے لیے اپنی طرف سے مدعو کیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ فون بند کرتے ہوئے کچن کی طرف آیا۔۔۔اور بازار سے منگوایا ہوا

کھانا مائکروویو اوون میں گرم کیے۔۔۔ٹرے میں رکھ کر باہر آتے ہی

دروازے پر ناک کیا۔۔۔۔۔

آجائیں۔۔۔۔اندر سے اس کی آواز آنے پر دروازہ واہ کیے اندر"

آگیا۔۔۔۔

دروازہ کھولتے ہی جب اس کی نظر سامنے کھڑی ہوئی بدرا پر پڑی

تو۔۔۔۔۔

ہا۔۔۔ہا۔۔۔ہا۔۔۔ایک جاندار قسم کا قہقہہ لگایا۔۔۔"

بدرا اس کے اس طرح ہنسنے سے چہرے پر مصنوعی غصہ سجائے ہوئے

نظریں پھیر گئی۔۔۔۔

اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے؟؟؟؟"

وہ جو آج جانے کتنے عرصے بعد یوں کھل کر ہنسا تھا۔۔۔۔

یکدم خاموش ہوا اس کی خفگی کے ڈر سے۔۔۔۔

اور ایک تفصیلی نگاہ اس کی موجودہ حالت پر ڈالی۔۔۔۔

وہ اس وقت دراک کے Addidas کے بلیک ٹراؤزر جس کے پائنچوں

کو موڑ کر چھوٹا کیا گیا تھا۔۔۔اور بلیو ٹی شرٹ جس کی لمبائی اس کی تھائی

تک تھی۔۔۔اس کی ہاف سلیوز سے دودھیا بازو نمایاں ہو رہے تھے۔۔۔

دراک کی ہی اجرک خود پر لیے وہ عجیب و غریب نمونہ ہی دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

پہلی دلہن دیکھی ہے جو اپنے نکاح پر ٹراؤزر اور شرٹ پہنے گی۔۔۔۔۔"

وہ بات میں مزاح کا رنگ بھرے ہلکے پھلکے انداز میں بولا۔۔۔۔

بدرا نے ناک سکوڑی جس میں چاندی کی باریک سی تار پہن رکھی تھی۔۔۔

مجھے اس جگہ کا کوئی کپڑا اپنے جسم پر نہیں چاہیے۔۔۔ان کپڑوں سے تو" یہ ہزار درجے بہتر ہیں۔۔۔۔وہ کوٹھے سے پہنے ہوئے کپڑوں کے بارے میں بولی۔۔۔تو دراک خاموش رہا۔۔۔

تمہارے لیے کھانا لایا تھا کھالو۔۔۔۔"

وہ پاؤں کے زخموں کی وجہ سے لڑکھڑا کر چلتی ہوئی بستر پر بیٹھی۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

بستر سے کیوں اتری ابھی زخم پوری طرح سے مندمل نہیں ہوئے۔۔۔

دوبارہ سے آئنٹمینٹ لگائی؟؟؟؟"

" نہیں"

کوئی حال نہیں تمہارا" وہ تاسف سے سر ہلا کر بولا۔۔۔"

سائیڈ ٹیبل پر موجود ادویات میں سے آئینٹمینٹ نکال کر اس کے پاس آیا اور بستر سے نیچے لٹکتے ہوئے اس کے دونوں پاؤں اٹھا کر اوپر رکھے۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں؟؟؟ میں خود ہی کر لوں گی۔۔۔"

اس نے گریزپا لہجے میں کہا۔۔۔

خاموشی سے بیٹھ جاو۔۔۔ مجھے میرا کام کرنے دو۔۔۔۔اس نے ڈپٹنے" کے انداز میں کہا۔

وہ مرہم لگا کر واش روم کی طرف بڑھ گیا۔۔ تھوڑی دیر کے بعد" ہاتھوں کو دھو کر باہر آیا تو کھانے والی ٹرے اس کے سامنے رکھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

جلدی سے اسے ختم کرو۔۔ پھر کچھ ہی دیر میں سب آنے والے ہیں"

ہمممممم۔۔۔۔۔۔وہ سوچتے ہوئے گویا ہوا۔۔

۔۔میرے پچھ کو لیگز ہیں۔۔۔۔۔۔۔

تمہارے زخموں کی وجہ سے تم باہر چل کر نہیں آپاؤ گی۔۔

اور سب کے سامنے اپنی ہونے والی دلہن کو بانہوں میں بھر کر باہر لانا"

تھوڑا آکورڈ لگے گا۔۔۔

وہ اس کی بات پر سر جھکا گئی۔۔۔۔

ایسا کرتے ہیں تم یونہی بستر پر کمفرٹر اوڑھے بیٹھے رہنا۔۔ سب کو پتہ ہے

کہ تمہیں چوٹ آئی ہے۔۔۔

اس طرح سے یہ حلیہ بھی چھپ جائے گا۔۔۔

وہ حل پیش کرتے ہوئے بولا۔

جی ٹھیک ہے"وہ خاموشی سے سر جھکائے ہوئے کھانا کھانے لگی۔۔۔۔"

باہر اتنے کام پڑے ہیں کھانے کی ارینجمینٹس اور سٹنگ کا کام بھی رہتا ہے۔۔۔۔۔

جاتے ہوئے پلٹا۔۔۔۔۔

سوری" وہ معزرت خواہانہ انداز میں بولا۔"

وہ کس لیے؟ وہ پہلا لقمہ منہ میں ڈالنے کے بعد اسے ختم کرتے ہی" بولی۔۔۔

ایسے موقعوں پر لڑکیوں کے بہت سے ارمان ہوتے ہیں ایسا ڈریس پہنے" گی ویسا پہنیں گی۔۔۔۔ مگر یہ سب اتنی جلدی ہو گیا کہ مجھے کچھ بھی کرنے کا وقت ہی نہیں ملا۔۔۔ میں نے سوچا ہی نہیں اس بارے میں۔۔۔اب تو سب مہمان آنے والے ہوں گے اب تو باہر جانا ممکن نہیں۔۔۔۔ میں تمہارے لیے کل شاپنگ کرلاؤں گا۔۔۔۔

آپ اتنی صفائیاں کیوں دے رہے ہیں میں نے آپ سے کچھ کہا کیا؟؟؟" نہیں نا تو پھر ریلیکس ہو جائیں۔۔۔۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

صبح سے لے کر اب تک وہ بچپن کے کئی خوبصورت دن جو انہوں نے اکٹھے گزارے تھے انہیں یاد کر کہ ہلکی پھلکی گفتگو کے زریعے بدرا کو کافی حد تک ٹراما سے باہر نکالنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔

اسی لیے اب وہ نارمل انداز میں اس سے بات کرنے لگی تھی۔

خالہ کہاں ہیں؟؟؟؟اس نے دراک کی والدہ صندل کے بارے میں" پوچھا۔

"She was a patient of Asthma....

وہ تو اماں بی سے کئی سال پہلے ہی مجھے چھوڑ کر جا چکی ہیں جب میں کالج میں تھا۔۔۔۔

I am really very sorry.....

وہ سر جھکائے ہوئے بولی۔۔۔

یہ گھر کس کا ہے؟؟؟وہ کمرے میں نظر دوڑاتی ہوئی کچھ دیر بعد بولی۔۔۔"

"یہ حکومت کی طرف سے ملا ہے مجھے۔۔۔۔"

"یہ گھر ہی نہیں گاڑی بھی اور اس کے ساتھ ڈرائیور اور گارڈز

بھی۔۔۔۔پولیس بھی۔۔۔۔وہ نہایت متانت اور عاجزی سے بولا۔۔۔۔

"تمھیں پتہ ہے یہ سب کس کی بدولت ملا۔۔۔۔یہ مجھے میری ماں کی

دعاؤں اور تمہارے۔۔۔۔۔۔وہ کہتے ہوئے درمیان میں رکا۔۔۔۔

"اور میرے کیا؟؟؟وہ تجسس سے پوچھ گئی۔۔۔

"اس بات کو مکمل تب اچھے سے کروں گا جب تمہارے جملہ حقوق اپنے

نام لکھوالوں گا۔۔۔۔۔

وہ اپنے ڈمپلز کی نمائش کرتے ہوئے بولا۔۔۔

اس کی بات کی تہہ تک پہنچتے ہی بدرا کے گالوں پر سرخیاں گھلیں۔۔۔۔۔

"ابھی تو آپ کو اتنے کام تھے جائیں جا کر انہیں نبٹائیں۔۔۔۔وہ خفت

مٹانے کے لیے زرا سی سختی لہجے میں لاتے ہوئے بولی۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

انہیں وہاں پہنچتے ہوئے تقریباً شام کے پانچ بج چکے تھے۔۔۔۔

گاڑی کو لاک کیے وہ نیچے اترے۔۔۔۔

یہ ایک بلڈنگ تھی۔۔۔۔ جہاں فلیٹس بنے ہوئے تھے۔۔۔۔

نہال شاہ نے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے جائزہ لیا۔۔۔۔

عام لوگوں کی چہل پہل تھی۔۔۔۔

کہیں سے بھی کوئی خفیہ اڈا نہیں لگا۔۔۔۔

تعبیر کے موبائل پر پھر سے بیل ہونے لگی۔۔۔

وہ نمبر دیکھ کر نہال شاہ نے تعبیر کے ہاتھ سے موبائل لے کر یس کا بٹن

پریس کرتے ہوئے فون کان سے لگایا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ نہال شاہ کچھ بولتا۔۔۔ سپیکر سے آواز ابھری۔۔۔۔"

"اسی بلڈنگ میں اوپر آؤ سولہویں فلور پر۔۔۔۔"

اور بنا کسی کو شک ہوئے۔۔۔۔

ساتھ ہی فون بند ہوا۔۔۔۔۔

وہ دونوں لفٹ سے سولہویں فلور پر آئے تو وہاں موجود فلیٹ کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔۔۔

وہ دونوں اندر داخل ہوئے۔۔۔۔تو دھاڑ کی آواز سے دروازہ واپس بند ہوا۔۔۔۔۔

سر پلیز "دروازے کے پاس دو شخص کھڑے جنہوں نے بلیک سوٹ اور بلیک ہی ماسک پہن رکھے تھے۔۔۔اس سے بولے۔

ان دونوں کے موبائل اپنی تحویل میں لے لو تا کہ یہ دونوں کوئی بھی" ہوشیاری نہ کر پائیں۔۔۔۔

اندر موجود ایک شخص نے سرد آواز میں اپنے ساتھیوں کو حکم دیا۔۔۔۔

وہ دونوں اپنے موبائل اسے پکڑا ئے اندر آئے۔۔۔۔

کہاں ہے میری بیٹی ؟؟؟" تعبیر نے اس شخص سے پوچھا۔۔۔"

ابھی ملوادیتے ہیں جلدی کیا ہے ؟؟؟وہ گن کو ایک انگلی پر گھماتے ہوئے"

سرسراتے ہوئے انداز میں بولا۔۔۔۔

وہ سامنے کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔۔

اداجو جانے کب سے بے ہوش تھی دروازہ کھلنے کی آواز سن کر ہوش میں

آئی۔۔۔اور مندی آنکھوں کو کھول کر دیکھا۔۔۔۔

تو اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعات ذہن کے پردے پر تازہ

ہوئے۔۔۔۔

کون ہو تم اور مجھے یہاں کیوں لائے ہو ؟؟؟وہ خوف کے زیر اثر لڑ کھڑاتی"

ہوئی آواز میں بولی۔۔۔۔

باہر چل سب پتہ چل جائے گا۔۔۔۔"

وہ اس کی کلائی پکڑے گھسیٹتا ہوا باہر کی طرف لے جانا لگا۔۔۔اور وہ بے

جان گڑیا کی مانند اس کے ساتھ کھنچتی چلی گئی۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

اس نے ادا کو نہال اور تعبیر کے پاس لا کر چھوڑا۔۔۔۔۔

یہ لو جی بھر کر مل لو آخری بار۔۔۔۔"

اس کی بات پر تعمیر اور نہال شاہ دونوں کی فختائیاں اڑیں۔۔۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہو؟؟؟دونوں حواس باختہ ہو کر بیک وقت بولے۔۔۔"

جبکہ ادا دم سادھے کھڑی رہی۔۔۔۔

دس منٹ ہیں تم لوگوں کے پاس۔۔۔۔۔

وہ فون لیے دوسری سمت گیا۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

تقریباً سب پہنچ چکے تھے دراک ڈارک بلیو کلر کی شلوار قمیض پہنے ہلکی سی بئیرڈ میں کف فولڈ کیے ڈرائنگ روم میں گیا جہاں ڈی ایس۔پی جواد نقوی

کی زوجہ اور ہمراہ ان کے بچے اور ایس پی عمیر بھی اپنی بیوی کے ساتھ مدعو تھا۔۔۔۔۔

اسی کے شعبے کے دیگر افراد وہاں پہنچ چکے تھے۔۔۔۔

مولانا صاحب نے آکر نکاح کا فارم فل کرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

بدرا کے کہنے پر والد کے نام میں ہمیشہ کی طرح سکندر شاہ کا نام ہی لکھوایا جیسے وہ نے تعلیم کے دوران لکھوائی تھی۔۔۔۔

اسلام و علیکم! کانگریچولیشنز!!!!! مضربان نے دراک سے گلے مل کر" خوشدلی سے کہا۔۔۔۔

وعلیکم السلام! ذرا اور دیر سے آتا جب نکاح ہو جاتا۔۔۔۔دراک نے اس" کے لیٹ آنے پر شکوہ کیا۔۔۔۔۔

سوری یار "بس ٹریفک میں۔۔۔۔۔"

زیادہ بہانے مت بنا۔۔۔۔یہ ٹریفک میں پھنسنے کا بہانہ بہت پرانا ہے

۔۔۔۔۔

وہ دونوں ایک ساتھ صوفہ پر بیٹھے۔۔۔۔۔

ڈی ایس پی اور ایس پی دونوں کی بیویاں اندر بدرا کے پاس گئیں۔۔۔۔۔

نکاح کی رسم شروع ہوئی۔۔۔۔

مضربان کے فون پر آتی ہوئی مسلسل تقی کی کالز۔۔۔اس نے سکرین کو دیکھا۔۔۔۔

Excuse me.....

وہ کہہ کر اٹھنے لگا۔۔۔

سر دلہن کی طرف سے ولی کے سائن چاہیے۔۔۔مولوی صاحب نے کہا۔۔۔۔۔

میں کروں گا سائن مضربان نے کہا۔۔۔"

مولوی صاحب نے کاغذات اس کے آگے کیے اور اسے ایک مخصوص جگہ پر انگلی رکھ کر بتایا کہ یہاں سائن کرنے ہیں۔۔۔۔۔

وہ تیزی سے پین ہاتھ میں لیے سائن کر گیا۔۔۔۔

دراک نے ممنون نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔وہ دراک کے شانے پر ہاتھ رکھ کر اٹھا۔۔۔

اور مرد حضرات کے پاس سے اٹھ کر زرا سائیڈ پر ہوا۔۔۔۔

"ہیلو !!!

ہاں ہیلو یار بانی کہاں ہے تو؟؟؟ تقی نے بے چین لہجے میں تیزی سے استفسار کیا۔۔۔۔

دراک کے نکاح پر آیا ہوں۔۔۔"

اس نے ایسے کیسے اکیلے نکاح کر لیا مجھے بلایا بھی نہیں۔۔۔اچھا چل چھوڑ یہ سب مجھے تیری ضرورت ہے جلدی پہنچ۔۔۔ تقی نے کہا۔۔۔

کیوں خیریت ہے؟ یہ اچانک سے میری ضرورت کیوں پڑ گئی۔۔۔ "

پھر نا کہنا بھائی نے اکیلے نکاح کر لیا اور مجھے بلایا بھی نہیں۔۔۔وہ ہنس کر بولا۔۔۔

"کمینے ہوش میں تو ہے تو کیا بول رہا ہے؟؟؟"

یار مذاق نہیں کر رہا سیر یس ہوں۔۔۔۔"

جلدی آ۔۔۔۔۔دس منٹ ہیں تیرے پاس۔۔۔۔

کس کی قسمت پھوڑنے کا پلان ہے مضربان نے پوچھا۔۔۔"

سرپرائز ہے پہنچنے پر ملے گا میرے بھائی۔۔۔"

تقی بابا کو پتہ چلا تو۔۔۔۔۔۔

بانی کوئی بھی ٹینشن کری ایٹ نا کرنا نہیں بتا کر۔۔۔۔۔دس منٹ میں"

پہنچ ورنہ تیرے بغیر ہی کرلوں گا۔۔۔۔

کہتے ہی اس نے کال کاٹی۔۔۔۔

کہاں پھنس گیا ہوں یار میں۔۔۔۔۔؟؟؟؟"

جب تک وہ واپس گیا دونوں طرف سے ایجاب و قبول کا سلسلہ ختم ہو چکا تھا

اور سب دراک کے گلے لگے اسے مبارک باد پیش کر رہے تھے۔۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو.... مضربان نے بھی اس کے گلے لگے کہا۔۔۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

خیر مبارک اب اللہ پاک تمہیں بھی جلد ہی اس صف میں کھڑا کر دے"

۔۔۔۔

کیوں ظلم کر رہا ہے ایسی دعا دے کر۔۔۔کچھ دن آزادی سے جی لینے" دے مجھ سے یہ سر درد نہیں لگائی جاتی۔۔۔وہ منہ بسور کر بولا۔۔۔۔

مضر بان نے پلیٹ میں سے ایک گلاب جامن نکال کر دراک کے منہ میں پورے کا پورا زبردستی ٹھونسا۔۔۔۔

دراک کے گارڈز اور ڈرائیور جو وہاں موجود تھے اپنے سو بر سے آفیسر کی اس کے دوست کے ہاتھوں درگت بنتے دیکھ مسکرا اٹھے۔۔۔۔

اپنی بہن سے تو مل لوں۔۔۔مضر بان بولا۔۔۔"

ہاں آؤ اندر مل لو۔۔۔۔۔"

وہ دونوں اندر گئے تو ڈی۔ایس۔پی کے بچوں نے اندر خوب دھما چوکڑی مچا رکھی تھی۔۔۔

جبکہ ان کی امائیں اس کی نئی نویلی دلہن کے گرد ڈیرہ جمائے بیٹھی تھیں۔۔۔۔

انہوں نے دراک کو اندر آتے دیکھ کر شرارت سے بدرا کے سر پر موجود دوپٹے کو کھینچ کر نیچے کر دیا اور گھونگھٹ کی طرح اوڑھا دیا۔۔

مضربان اور دراک اندر آئے۔۔۔۔۔

مضربان نے بدرا کے قریب آ کر اس کہ سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی دعائیہ کلمات ادا کرتا اس کے فون پر پھر سے تقی کی کال آتے دیکھ۔۔۔پریشانی سے لب بھینچے دراک کا ہاتھ پکڑ کر روم سے باہر نکلا۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟؟دراک نے اسے پریشان دیکھ کر پوچھا۔۔۔"

یار تقی نے ضرور کوئی پنگا لیا ہے۔۔۔اب مجھے کالز پر کالز کیے جا رہا ہے۔۔۔سوری یار جانا پڑے گا۔۔۔اپنی بہن سے پھر کسی دن مل لوں گا۔۔۔پرامس۔۔۔۔۔

اوکے یار کوئی بات نہیں۔۔۔تم جاؤ دیکھواسے۔۔۔۔۔"

!آئیں آئیں مولانا صاحب"

ایک بزرگ شخص کو اندر آتے دیکھ کر وہ بولا۔۔۔۔۔

چلیں مولانا صاحب نکاح پڑھانا شروع کریں۔۔۔۔

مگر نکاح ہو کس کا رہا ہے نہال شاہ چپ نہ رہ سکا۔۔۔۔"

میرا اور آپ کی بیٹی کا۔۔۔"

مگر میں کسی صورت تم سے نکاح نہیں کروں گی۔۔۔۔میں تمہیں اچھے" سے جانتی بھی نہیں۔۔۔۔۔تو۔۔۔۔

نہیں جانتی تو کیا ہوا، نکاح کے بعد جان جاؤ گی۔۔۔۔وہ تمسخر اڑانے" والے انداز میں بولا۔۔۔۔

میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں۔۔۔۔وہ بے خوف انداز میں بولی۔"

ایسے الفاظ منہ سے مت نکالو جس کا خمیازہ بھگتنا تمہارے لیے ناممکن ہو"

جائے وہ غرایا۔۔۔۔۔

اور اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا۔۔۔۔۔

ان دونوں نے گنز نکال کر ایک نے تعبیر کی کنپٹی پر رکھی اور دوسرے نے

نہال شاہ کی۔۔۔۔

اب چپ چاپ نکاح نامے پر سائن کر دے اگر انہیں زندہ دیکھنا چاہتی ہے

تو۔۔۔۔۔

مگر بیٹا زبردستی نکاح نہیں۔۔۔۔۔۔ مولانا صاحب نے مداخلت"

کی۔۔۔۔

مولانا صاحب آپ کی زندگی کے دن آگے ہی کم ہیں اسے اور مختصر کرنا"

ہے تو صاف صاف کہیے۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

وہ تنبیہی انداز میں بولا۔

وہ سر جھکا گئے۔۔۔۔۔

ادا بنت نہال شاہ"

کیا آپ کو تقی گردیزی

ولد وامق گردیزی

یہ نام سنتے ہی تعبیر اور نہال شاہ دونوں چونکے اور ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔۔

مگر مجھے قبول نہیں۔۔۔۔ تعبیر اور نہال دونوں ایک ساتھ بولے۔۔۔۔

بعوض حق مہر ایک لاکھ روپے

سکہ رائج الوقت اپنے نکاح میں قبول ہے؟؟؟

اس نے گن کا رخ ادا کی طرف کیا۔۔۔۔۔"

اب بتا کسے قبول نہیں تم تینوں میں سے؟؟؟"

اس کی آواز کا سرد پن اور ٹھٹھرتا ہوا لہجہ دیکھ وہ ٹھٹھکے۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

اس وقت اس کے سر پر جنون سوار تھا اس وہ کچھ بھی کر جانے کے آخری دہانے پر تھا۔۔۔۔

اس نے چہرے سے ماسک اتار کر پھینکا۔۔۔۔

ادا نے اس کی طرف دیکھے نخوت سے سر جھٹکا۔۔۔۔۔

تقی نے ایک چبھتی ہوئی نگاہ اس پر ڈالی۔۔۔۔

چلیں مولانا صاحب آپ کو کیا پھر سے بولنے کی دعوت دینی پڑے گی۔۔۔؟

مولانا صاحب جو خاموشی سے ساری کروائی ملاحظہ فرما رہے تھے۔۔۔اس بات اس لڑکے کو خشمگیں نگاہوں سے گھورا۔۔۔۔

جواباً تقی نے سوالیہ انداز میں ابرو اچکائی۔۔۔

وہ سٹپٹاہٹ سے دوبارہ بولے۔۔۔۔۔

ادا بنت نہال شاہ"

کیا آپ کو تقی گردیزی

ولد وامق گردیزی

بعوض حق مہر ایک لاکھ روپے

سکہ رائج الوقت اپنے نکاح میں قبول ہے؟؟؟

اس کی چپ نا ٹوٹی۔۔۔

ٹھاہ۔۔۔ کی آواز سن کر سب نے ڈر کے مارے کانوں پر ہاتھ رکھا۔۔۔

تقی نے ہوا میں فائر کیا۔۔۔۔

جلدی بولو ورنہ اگلا نشانہ چونکے گا نہیں بالکل نشانے پر لگے گا۔۔۔

وہ دھاڑا۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔"

قبول ہے۔۔۔

".... قبول ہے

وہ ایک ہی سانس میں بول گئی۔۔۔

چلو بھئی جلدی سے اس کے باپ کے بھی دستخط کرواؤ۔۔۔۔

مولانا صاحب نے نہال شاہ کے آگے صفحات کیے تو اس نے ناچاہتے ہوئے بھی دستخط کر دیئے۔۔۔

چلو بھئی اب مولوی صاحب کو باعزت طریقے سے باہر چھوڑ کر آؤ۔۔۔

اس کے یونی کے دو دوست جو اس کام میں چہرے پر ماسک لگائے اس کا ساتھ دے رہے تھے۔۔۔انہیں چھوڑنے باہر تک گئے۔۔۔۔

تم لوگ کیا منہ کی طرف دیکھ رہے ہو۔۔تمہارا کام ختم اب نکلو یہاں سے۔۔۔۔

تقی نے سپاٹ لہجے میں ان دونوں کی طرف سے دیکھ کر کہا۔۔۔

اور خود آرام دہ انداز میں صوفے پر بیٹھا۔۔۔

ادا موقع دیکھتے ہی بھاگ کر تعبیر کے پاس پہنچی اور اس کے گلے سے لگے بھبھک بھبھک کر رونے لگی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

یہ تم نے ٹھیک نہیں کیا۔۔۔بہت پچھتاؤ گے تم۔۔۔۔ تعبیر دھمکی" آمیز انداز میں بولی

تم لوگوں نے اتنی غلطیاں کیں تم نہیں پچھتا رہے تو میں کیوں؟؟؟؟"

وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور ادا کے قریب آیا۔۔۔

اٹھو یہاں سے "اس کی کلائی سے کھینچ کر اپنے قریب کیا۔۔۔"

اور تم لوگ نکلو یہاں سے فوراً۔۔۔وہ گن سے انہیں باہر نکلنے کا اشارہ کرنے لگا۔۔۔۔

مگر تم نے تو کہا تھا ہماری بیٹی ہمیں واپس کر دو گے۔۔۔؟؟؟ تعبیر نے" کہا۔۔۔

جاؤ پہلے میری بہن کو ڈھونڈھ کر لاؤ پھر آ کر اپنی بیٹی کو لے جانا۔۔۔۔"

اور ہاں تم۔۔۔۔وہ نہال شاہ کی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔۔"

اگر میری بہن کو ڈھونڈ کر نا لا پائے تو اسے بھول جانا۔۔۔

اس کے ساتھ وہی سب کچھ کروں گا جو تم نے میری ماں کے ساتھ کیا۔۔۔۔۔

نہال شاہ اس کی بات سن کر نظریں اٹھانے کے قابل بھی نہ رہا۔۔۔۔۔

ان دونوں کو نکالو باہر اگر نہیں نکلتے تو دھکے دے کر باہر پھینکو۔۔۔۔۔"

تقی کے دونوں ساتھی اس کی آواز سن کر ان دونوں کی طرف بڑھے۔۔۔

اور ہاں ایک اور بات تھانے میں شوق سے میرے خلاف رپورٹ درج کروانا۔۔۔۔

میں بھی کہہ دوں گا ہم بالغ ہیں اپنی پسند سے نکاح کر لیا۔۔۔۔"

الٹا آپ لوگوں پہ خود پر جبر و تشدد کا الزام لگا کر نا اندر کروایا تو میرا نام بھی تقی گردیزی نہیں۔۔۔۔"

اس کے پھنکارتے ہوئے لہجے سے خائف ادا اس سے ہاتھ چھڑوا کر جاتے ہوئے نہال اور تعبیر کی طرف بھاگی۔۔۔۔

تقی کے اشارہ کرنے پر اس کے دونوں دوست باہر نکل گئے اور باہر سے دروازہ بند کر دیا۔۔۔

وہ دروازے کے پاس پہنچی ہی تھی کہ بند دروازہ دیکھ کر شدت سے روتے ہوئے دروازہ دونوں ہاتھوں سے بجانے لگی۔۔۔

"سویٹ ہارٹ اپنے نازک ہاتھوں پر اتنا ظلم اچھی بات نہیں۔۔۔۔"

وہ طنزیہ لب ولہجے میں گویا ہوا۔۔۔

"نفرت ہے مجھے تم سے چیپ انسان!!! وہ غرائی۔۔۔۔"

نفرت کیا ہوتی ہے اس کی تو الف بے بھی تمہیں نہیں معلوم بڑی کچی" کھلاڑی ہو اس کھیل میں۔۔۔

نفرت کا اصل سبق تو میں پڑھاؤں گا تمہیں۔۔۔"

وہ ایک ہاتھ سے اس کی نازک گردن کو زور سے دبوچ کر بولا۔۔۔

درد اور سخت گرفت کے باعث اس کی سفید گردن سے نیلی رگیں ابھرنے لگیں۔۔۔۔

کسی کی گھٹیا پرورش کا گھٹیا نتیجہ ہو تم" وہ اس کے ہاتھ کی گرفت پر اپنا" ہاتھ رکھے خود کو اس سے چھڑوانے کی کوشش کرتی ہوئی

پھنکاری۔۔۔۔۔۔

تقی کا ہاتھ اس کی صراحی دار گردن سے اٹھا اور اس کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا۔۔۔

اور وہاں گونج پھیلی۔۔۔۔۔۔۔

تھپڑ اتنا جاندار تھا کہ وہ لہراتی ہوئی دور جا گری۔۔۔۔۔

اور سر میز کے کارنر سے لگنے کے باعث وہ وہی ہوش و حواس کھو گئی۔۔۔۔۔

باہر سے کسی نے ڈور ناک کیا تو وہ کھولنے کے لیے اسی طرف بڑھا۔

تقی نے دروازہ کھولا تو سامنے مضربان کو دیکھ کر اندر آنے کا راستہ دیا۔۔۔۔

بہت جلدی نہیں آگئے تم؟؟؟ تقی نے تلملا کر کہا۔۔۔"

"میرے پاس کوئی آلہ دین کا چراغ نہیں تھا جسے رگڑ کر جن نکالتا اور چٹکیوں میں یہاں پہنچ جاتا۔۔۔وہ بھی دانت پیس کر بولا۔۔۔

میز کے پاس ایک لڑکی کو بے سدھ پڑے دیکھا تو اس کی طرف بڑھا۔۔

یار تقی یہ تو؟؟؟؟اس نے حیرانگی سے اسے دیکھ کر پھر تقی کو دیکھا۔۔۔"

ادا ہے اب سے تیری بھابھی۔۔۔۔"

شٹ یار!!! یہ کیا کر دیا تو نے۔۔۔ماما اور بابا کو پتہ چلا نہ تو تیری خیر" نہیں۔۔۔

ساری دنیا میں یہی ملی تھی تجھے چھپ کر نکاح کرنے کے لیے۔۔۔اگر انہوں نے اپنی مرضی سے تیری یہاں شادی کرنی ہوتی تو وہ کبھی وہاں سے اٹھ کر نہیں آتے۔۔۔سب کچھ جاننے کے باوجود بھی تو نے یہ قدم اٹھا کر ان کی ناراضگی مول لے لی ہے۔۔۔

" تم کس لیے ہو۔۔؟تم منا لینا انہیں میرے لیے"

شاباش !!! صحیح جا رہے ہو بالکل۔۔۔۔

کرے کوئی بھرے کوئی۔۔۔۔

الٹے کام تو کرے سدھاروں میں ؟؟؟"

مجھ سے ایسی کوئی توقع مت رکھنا۔۔۔جو رائتہ پھیلایا ہے اسے سمیٹ" بھی خودی۔۔۔۔۔

وہ صاف بری الزمہ ہوا۔۔۔۔

یعنی کہ تو میری مدد نہیں کرے گا۔۔۔؟"

دیکھ تقی تو اسے جتنا لائٹلی لے رہا ہے بات اتنی آسان نہیں۔۔۔"

ماما، بابا کبھی اسے ایکسیپٹ نہیں کریں گے۔۔۔

اس کا مطلب تم ابھی انہیں ٹھیک سے جانتے نہیں وہ اپنے بچوں سے کتنا پیار کرتے ہیں وہ ضرور مجھے معاف کر دیں گے۔۔۔۔۔

واہ داد دینی پڑے گی آپ کے کانفیڈینس کی۔۔۔۔"

دیکھ تقی اگر تو نے میری مدد نہیں کی تو۔۔۔۔"

تو کیا؟؟؟؟

تو میں علینا کو فون کر کہ کہوں گا کہ مضربان نے گھر بلایا ہے۔۔۔۔

تو؟ وہ گھور کر دیکھتے ہیں پوچھا"

پھر جب وہ گھر آئے گی تو میں کہوں گا تو نے اسے بلایا ہے۔۔۔

تقی تو نے ایسا کچھ کیا نا تو میں تیرا سر پھاڑ دوں گا جس میں ایسی خرافات بھری پڑی ہیں۔۔۔۔۔

اور کیا تو مجھے بلیک میل کرے گا؟؟؟؟"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اگر گھی سیدھی انگلی سے نا نکلے تو انگلی ٹیڑھی کرنی پڑتی ہے۔۔۔۔۔اب تو" سیدھے سے نہیں مانے گا تو یقیناً مجھے کچھ تو کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔

کہتا ہے تو تیرا ابھی چھپ کر نکاح پڑھوا دیتا ہوں۔۔۔۔"

ویسے تجھے تو زیادہ محنت کی ضرورت ہی نہیں۔۔۔۔میری طرح"""

۔۔۔۔۔

مضربان نے اس کی بات پر بھنویں سکیڑ کر اس کی طرف غصے سے دیکھا۔

تیرے والی تو پہلے ہی راضی ہے۔آئی تھی مجھ سے تیرا پوچھنے۔۔۔۔۔"

بکواس بند کر اپنے پاس سے ناکھانیاں گھڑ لیا کر۔۔۔۔اور تجھے کس نے کہا" کہ میرا اس سے کوئی ایسا ریلیشن ہے؟؟؟؟

بچہ سمجھتا ہے مجھے۔۔۔۔تیرا اجڑواں بھائی ہوں تیری رگ رگ سے" واقف ہوں۔۔۔۔

تم لوگ جاؤ مجھے اس سے اکیلے میں بات کرنی ہے"وہ مضربان کی نقل" اتار کر بولا۔۔۔

اس دن کیوں اسے اکیلے میں روکا تھا سب پتہ ہے مجھے۔۔۔۔۔

تو تُو بہت بڑا کمینہ ہے۔۔۔۔ مضربان اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔ گلاد بانے"

کو۔۔۔۔۔

اچھا غصہ چھوڑ اور مجھے حل بتا؟؟؟؟"

حل تجھے یہ قدم اٹھانے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا نا۔۔۔۔۔ مضربان نے"

اسے کڑے تیوروں سے گھورکا۔۔۔۔

دماغ کی شریانیں پھٹنے لگیں ہیں میری سب سن کر اور تم کتنے ریلیکس ہو

۔۔۔۔۔ وہ پیشانی کو مسلتے ہوئے بولا۔۔۔

یہ مام کا فلیٹ ہے جو بابا نے انہیں گفٹ کیا تھا انہیں پتہ چل گیا نا کہ تو"

یہاں کیا کرتا پھر رہا ہے تو۔۔۔۔۔۔ وہ تاسف سے سر ہلا کر بولا۔۔۔۔۔

میں نے بابا سے یہ کہہ کر چابیاں لیں ہیں کہ میرے ایک دوست کو چند

دنوں کے لیے چاہیے۔۔۔۔

تقی نے اسے بتایا۔

پھر کیا کریں؟؟؟؟ تقی نے پوچھا۔"

مجھے ایک دو دن دے سوچنے کے لیے۔۔۔اگر کچھ نا سمجھ آیا تو شرافت" سے اسے لے کر ان کے سامنے آجانا اور اپنی بے وقوفی بتا دینا۔۔۔جتنا وقت زیادہ گزرا اتنی ہی مشکل ہو گی تیرے لیے۔۔۔۔

بہت تھک گیا ہوں جسمانی نہیں بلکہ دماغی طور پر۔۔۔۔اب گھر چلوں گا۔۔۔

تو چل رہا ہے کہ نہیں؟؟؟

اسے یہاں اکیلا چھوڑ کر کیسے جاؤں؟؟؟"

ماما، بابا کو رات گھر نہیں آنے کا کیا جواز پیش کرے گا؟؟؟؟

وہی گھسا پٹا پرانا بہانہ جو سب بناتے ہیں۔۔"

بابا میرے ایک دوست کا سیریس ایکسڈنٹ ہوا ہے اور میں اس کے ساتھ" ہسپتال میں ہوں"وہ ہنس کر بولا۔۔۔

..... تقی تو بہت بگڑ گیا ہے"

اور تو کچھ زیادہ ہی نیک پروینا بن رہا ہے۔۔۔"

یہ نیک پروینا کیا ہے اب؟

جو عورت نیک ہونے کا ڈھونگ رچائے۔"

اب تو مرد ہے تو اس لیے نیک پروینا۔۔۔ہاہاہا۔۔وہ ہنسنے لگا۔۔۔۔۔

تو نہیں سدھرے گا۔۔۔۔۔چل اب میں جا رہا ہوں وہ تقی کے گلے لگ" کر بولا۔۔۔۔

تھینکس" تقی مسکرا کر بولا۔۔۔۔"

اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔۔کہہ کر وہ بھی باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔اور تقی نے دروازہ بند کیے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں ابھی تک وہ بے ہوش پڑی تھی ۔۔۔وہ اسے اٹھا کر کمرے میں لے گیا اور بیڈ پر لٹا دیا۔۔۔۔۔پھر خود باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔

رات گئے سب مہمانوں سے فارغ ہوئے وہ اپنے کمرے کی طرف آیا۔۔۔۔

ناب گھما کر دروازہ واہ کیا۔۔۔

مگر خالی کمرے کو دیکھ کر پریشان ہوا۔۔

کہاں جا سکتی ہے؟؟؟

وہ سوچتے ہوئے سارے گھر میں اسے تلاش کرنے لگا۔۔۔۔

مگر وہ کہیں بھی دکھائی نہیں دی۔

بالآخر وہ لان میں آیا تو وہ سامنے جھولے پر بیٹھی نظر آئی۔۔۔

وہ دبے قدموں سے چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔۔۔

اور جھولے کو پیچھے سے جھلانے لگا۔۔۔

بدرا نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔اور دھیمے سے مسکرانے لگی۔۔۔

" میری زندگی میں آکر اسے سنوارنے کا دل و جان سے شکریہ"

اس کی جذبات سے بوجھل آواز بدرا کے کانوں کے قریب سنائی دی۔۔۔

دراک جھولا روکتے ہوئے خود بھی اس کے ساتھ آکر بیٹھا۔۔۔

اور پاؤں کی مدد سے جھولے کو دھکیلا تو دونوں ہولے ہولے جھولا جھولنے لگے۔۔۔۔

تم خوش ہو ہمارے اس نئے رشتے سے؟"

دراک نے پوچھا۔۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے؟؟؟"

یار مجھے سیدھا سادہ سا جواب چاہیے گھماو مت بات کو۔۔۔

یہ جھولا آپ نے میرے لیے لگوایا ہے؟؟؟؟"

اس نے پھر سے بات بدلی۔۔۔۔

جی جانم آپ کے لیے۔۔۔۔۔"

یکدم ہی اس کا لہجہ بدلا۔۔۔۔

اس کے بدر اسے اچانک جانم کا لفظ استعمال کرنے پر دل میں میں ہلچل مچی۔۔۔۔

مگر وہ دم سادھے بیٹھی رہی۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے نکاح اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا سب سے پاکیزہ اور خوبصورت" بندھن ہے۔اس پاکیزہ رشتے میں خدا کی رضامندی ہوتی ہے۔اسی لیے یہ اتنا مضبوط ہوتا ہے۔

نکاح کا مطلب ہے کہ دو چیزوں کا اسطرح سے ملنا کہ وہ یک جان ہو جائے۔جیسے نیند آنکھوں میں جذب ہو کر آنکھ بن جاتی ہے اور بارش کے قطرے مٹی میں جذب ہو کر مٹی بن جاتے ہیں نکاح میں اسی طرح زندگیاں آپس میں جڑ جاتی ہیں۔

میری روح نے تمہاری روح کو چاہا ہے ازل سے

جب سے ہوش سنبھالا اس دل نے صرف تمہارے ساتھ کی تمنا کی ہے۔۔۔۔

"یہ نکاحِ روح ہے اور تمہارا حق مہر میری سانسیں"

جب تک یہ سانسیں چلتی رہیں گی یہ دل تمہارا نام لیے دھڑکتا رہے گا۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ تھام کر پیار سے گندھے ہوئے لب و لہجے میں بولا۔۔۔

اس کہ بھاری ہاتھ میں بدرا کا نازک سا ہاتھ کپکپا رہا تھا۔۔۔ پوری طرح ٹھنڈا پڑا ہوا۔۔۔

اب تو اس میں سے ہلکا سا پسینہ پھوٹنے لگا تھا۔۔۔۔

" ہماری شادی کی پہلی رات"

درک شرارتی انداز میں بولا۔۔۔

بدرا نے پلکیں جھپکا کر نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔"

فرسٹ نائٹ برائیڈ کی تعریف کی جاتی ہے مگر یہاں تو کوئی بھی فرسٹ" نائٹ کی دلہن لگ ہی نہیں رہی۔۔۔

بدرا نے اس کی بات پر گھور کر دیکھا۔۔۔۔۔

سجی سنوری نہیں تو کیا ہوا۔۔۔گھورنے کی بجائے تھوڑا سا شرما ہی لیتی تو شاید میں تعریف کر دیتا۔۔۔۔۔

مجھے زبردستی کی تعریفیں نہیں چاہییے۔۔۔۔وہ منہ پھلا کر بولی۔۔۔۔اور" اس کے ہاتھ میں سے اپنا ہاتھ آزاد کروایا۔۔۔۔۔

بدرا وہ دیکھو چاند جل رہا ہے۔۔۔۔"دراک نے آسمان پر پورے آب و" تاب سے چمکتے ہوئے چاند کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا۔۔۔

بدرا نے اس کے اشارے کے تعاقب میں اوپر دیکھا۔۔۔۔

کب جل رہا ہے جھوٹ مت بولیے۔۔۔۔"

یار جل رہا ہے وہ اُس چاند سے جو میرے قریب ہے۔۔۔۔"

وہ اس کی بات سمجھ میں آتے ہی منہ دوسری طرف پھیرے مسکائی۔۔۔۔۔

مگر دراک کی نظروں سے یہ منظر پوشیدہ نہ رہ سکا۔۔۔۔

احساس کی جو زبان بن گئے۔

آپ کی تعریف میں کیا کہیں

آپ ہماری جان بن گئے۔۔۔۔

قسمت سے اے ہمدم ہمیں آپ مل گئے۔۔۔

جیسے کہ دعا کو الفاظ مل گئے۔۔۔

سوچا جو نہیں تھا وہ حاصل ہو گیا۔

چاہوں اور کیا؟ یہ بتا دے تو مجھے؟

رب سے ملا اک انعام بن گئے۔۔۔

خوابوں کا میرے مقام بن گئے۔۔۔

آپ کی تعریف میں کیا کہیں۔۔۔۔

آپ ہماری جان بن گئے۔۔۔۔۔

بدرا نے اپنا سر اس کے شانے پر رکھا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ ہولے سے گنگنایا۔۔۔

اپنے شانے پر وزن بڑھنے کی وجہ سے بدرا کی طرف دیکھا۔۔۔جو آسودگی سے نیند کی وادیوں میں کھو چکی تھی۔۔۔

دراک نے آہستگی سے پیچھے سے ہاتھ لے جا کر اس کی کمر میں ڈالے اسے بانہوں میں اٹھایا اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

بستر پر لٹاتے ہی لائٹ آف کی پھر اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا۔۔۔۔

تھکان کی وجہ سے وہ بھی جلد ہی سو گیا۔۔۔

ہیلو! اسلام و علیکم !

وعلیکم السلام! کیسے ہیں آپ؟؟؟؟

آج کیسے یاد آگئی ہماری؟؟؟"

شکر الحمدللہ رب العالمین کا میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔بس تمہاری" ایک چھوٹی سی مدد درکار تھی۔۔۔

ہاں کہو نا ساری دنیا کی خدمت کرتے ہیں۔اپنے دوست کی نہیں کریں" گے تو پھر کس کی کریں گے۔۔۔۔۔تم کام بتاؤ؟؟؟

یار مجھے کچھ پیپرز تیار کروانے ہیں۔۔۔۔

نہال کس قسم کے پیپرز تیار کروانے ہیں؟؟؟

وہ پریشانی سے استفسار کرنے لگا۔

نہال شاہ نے اسے ساری بات تفصیلی طور پر بتائی۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ رات دیر سے کمرے میں آیا آج کا دن تھکا دینے والا ثابت ہوا۔۔وہ کمرے میں آیا ہی سونے کے ارادے سے تھا، مگر روم میں آکر اسنے دیکھا۔۔وہ اسی حلیے میں بیڈ سے ٹیک لگائے سو رہی تھی۔۔۔یقیناً وہ روتے ہوئے سو گئی تھی۔۔۔تقی نے شرٹ اتار کر صوفے پر رکھی۔پھر آہستہ قدم اٹھاتا ہوا اسکے قریب گیا اور اسکا معصوم چہرہ دیکھنے

لگا۔۔۔ سرخ گالوں پر سوکھے آنسوؤں کے نشان دیکھ کر اسے دکھ ہوا پر جلد ہی اپنے خول میں سمٹ کر وہ مڑا اور سائیڈ ٹیبل کی دراز سے آئنٹمینٹ اٹھا کر اسکے پاس آیا تھا۔۔۔ اور بستر پر بیٹھ کر تقی نے اس کی کنپٹی کے قریب زخم پر کریم لگائی۔۔۔۔

جلن پر اچانک سکون ملنے سے اس نے کچی نیند سے جاگ کر آنکھیں " کھولیں۔۔۔ ادا نے مڑ کر ناسمجھی سے دیکھا۔۔۔ تقی کو اپنے قریب یوں بیٹھا دیکھ کر اس نے جھٹکے سے ٹائم دیکھا۔۔۔ رات کے دو بج رہے تھے۔۔۔ اس کے حلق میں آنسوؤں کا گولا اٹکا۔۔۔۔ نئے سرے سے سینے میں درد ہوا تھا۔۔۔۔ وہ غصے میں تقی کا ہاتھ جھٹک کر کھڑی ہوئی۔۔۔۔

آخر کر ہی لی نا اپنی من مانی۔۔۔ اب کیا چاہیے؟؟؟

ادا نے تکلیف زدہ لہجے میں کہا تو کھڑا ہوا

اس نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے ادا کو دیکھا سیاہ آنکھیں رو رو کر مکمل سرخ ہو چکی تھیں۔۔۔

لو یہ لگا لو۔۔۔
تقی نے اسکے زخم کی طرف اشارہ کر کے اسے ٹیوب پکڑاتے ہوئے کہا

ادا نے اس سے ٹیوب لے کر دور پھینک دیا
نہیں لگانی یہ مجھے۔۔۔۔اب کیوں اتنی پرواہ کر رہے ہو؟
پہلے ہاتھ اٹھاتے ہو زخم دیتے ہو پھر مرہم لگانے کا ڈھونگ کیوں؟؟؟؟"
اس نے بھرائی ہوئی آواز میں چلا کر کہا پھر دونوں ہاتھوں میں منہ چھپا کر رونے لگی۔۔

تقی نے خود میں ابلتے غصے پر قابو پاتے ہوئے وہ ٹیوب اٹھائی۔۔۔ پھر آہستگی سے ادا کا نازک ہاتھ اسکے سرخ ہوتے چہرے پر سے ہٹا کر تھاما اور اس کی کمر کے پیچھے لے جا کر ساتھ لگایا۔۔۔ دوسرے ہاتھ سے کریم کی ٹیوب منہ میں رکھی اور ہاتھ سے ڈھکن کھول کر دور پھینکا۔۔۔

بھرپور کریم رکھے اس کے زخم پر لگائی۔۔۔

میں نے کہا دور رہو مجھ سے۔۔۔"

ادا اسے دھکا دے کر چیخی۔۔۔

اب کی بار تقی کا دماغ گھوم گیا اس نے ادا کی نازک کمر کو اپنی مضبوط گرفت میں لے کر اسے خود سے قریب کیا

Zubi Novels Zone

آخر مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ۔۔۔۔ تمیز سے بات کر رہا ہوں تو اکڑ دکھا رہی ہو۔۔۔۔ مت بھولو۔۔۔ کچھ ہی پل لگیں گے مجھے۔۔۔۔ تمہاری یہ اکڑ نکالنے میں۔۔۔

اسکی کمر پر گرفت سخت کرتے ہوئے تقی نے غصے میں کہا۔۔۔ جبکہ نظر اسکے سرخ ہونٹوں پر تھی۔

وہ بہک رہا تھا اسکے خوبصورت چہرے سے۔۔۔

وہ اس کے سامنے خود کو کمزور پڑنے نہیں دے سکتا تھا۔۔۔۔

اور کر بھی کیا سکتے ہو تم۔۔۔۔ مارو گے مجھے۔۔۔۔ تو پھر مارو نا۔۔۔۔ مارتے کیوں نہیں؟؟؟۔۔۔۔۔

اسکی سخت ہوتی گرفت میں مچلتے ہوئے ادا نے ہذیانی انداز میں چلا کر کہا۔۔۔انداز میں سرکشی تھی۔۔۔ جبکہ اسکا معصوم چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔

سوچ رہا ہوا آج ہی تمہاری اکڑ نکال دوں۔۔۔تب شاید تھوڑا سدھر جاؤ تم۔۔۔

تم باتیں ہی مار کھانے والی کرتی ہو، ورنہ کسی پر ہاتھ اٹھانا میری سرشت میں شامل نہیں۔۔۔۔

تقی نے اسے بازوؤں میں بھر کر بیڈ پر پٹخا۔۔۔

ادا کی روح فنا ہونے لگی اسکی بات پر۔۔۔۔وہ پھٹی آنکھوں سے تقی کو اپنی طرف جھکتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔۔

نہی۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔۔۔ت۔۔۔۔تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔

وہ اٹک اٹک کر کہتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگی الفاظ ساتھ نہیں دے رہے تھے ادا آہستہ آہستہ پیچھے سرکنے لگی۔

تقی کے چہرے پر خطرناک تاثرات دیکھ اسکا خوبصورت چہرہ لٹھے کے مانند سفید پڑ گیا۔۔

بہت ہو گئے تمہارے نخرے۔۔۔ طریقے سے بات کر رہا تھا تو دھکے دینے لگی ہو۔۔۔۔ سمجھ کیا رکھا ہے مجھے۔۔۔۔

اس پر جھکتے ہوئے تقی کی پیشانی پر لاتعداد شکنوں کا جال پھیلا تو ادا کا چہرہ ڈر کے باعث پھیکا پڑ گیا۔

س۔۔سوری۔۔۔ تقی۔۔۔۔سور۔۔۔ی۔۔۔

وہ ہکلاتے ہوئے کہہ کر اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کے اسے دور کرنے لگی مگر اگلے ہی پل ادا ابدک کر دور ہوئی تقی کے شرٹ لیس سینے کو دیکھ کر شرم سے نگاہ پھیر گئی۔۔۔وہ غائب ہو جانا چاہتی تھی اسکے سامنے سے۔۔۔اسی لیے اٹھ کر اس کے قریب سے نکلنے لگی پر تقی نے اسکے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسا کر اسے واپس بیڈ پر لٹا دیا۔۔۔۔اور جھک کر اسکے آنسوؤں سے بھیگے گال پر اپنے لب رکھ دیے۔۔۔ادا تڑپ کر رونے لگی۔۔۔اسکی ہر پل مضبوط ہوتی گرفت سے نکلنا اسکے لیے ناممکن تھا۔۔۔اسی لیے وہ ہچکیوں سے رونے لگی۔۔۔

تقی کی نظر اس کی آنکھوں پر پڑی جو رونے کے باعث سرخی مائل تھیں۔۔۔

وہ اس پر سے پیچھے ہوا۔۔۔

بستر پر لیٹنے کی جرات کیسے ہوئی تمہاری؟؟؟؟صوفے پر جاؤ۔۔۔"

وہ اسے جھٹکتا ہوا۔۔۔بستر سے نیچے کھڑا کر چکا تھا۔۔۔۔۔

ادا وہیں کھڑی آنسو بہانے لگی۔۔۔۔

جاؤ"!!!!!؟وہ دھاڑا۔۔۔۔"

وہ تیز آواز کے خوف سے کانپنے لگی۔۔۔اور دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔

پھر آہستگی سے چلتی ہوئی صوفے پر لیٹ کر آنکھیں بند کر گئی۔۔۔۔

مگر آنکھوں کے کنارے بھیگتے رہے۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں تقی کروٹ بدل کر سو گیا۔۔

اسے نیند کہاں آنی تھی۔۔۔۔وہ جاگتی رہی۔۔۔۔

اس کے مدھم خراٹوں کی آواز سے وہ جان گئی کہ تقی اب گہری نیند میں ہے۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور دبے قدموں چلتی ہوئی دروازے کے پاس جا کر اسے بنا آواز کیے کھولا۔۔۔۔

پھر ویسے ہی دھیرے دھیرے چلتی ہوئی مین دروازے تک پہنچ

گئی۔۔۔ مگر یہ کیا دروازہ تو لاکڈ تھا۔۔۔

اپنی کوشش ناکام ہوتے دیکھ پھر سے اسے غصے نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

وہ دماغ کے گھوڑے دوڑانے لگی یہاں سے راہ فرار اختیار کرنے

کے۔۔۔۔

بالآخر اس کے دماغ میں ایک جھماکا ہوا۔۔۔

وہ واپس روم میں آئی۔۔۔ تقی کی طرف ایک تنفر بھری نگاہ ڈالی پھر

ڈریسنگ ٹیبل پر موجود اس کے سامان میں سے موبائل پکڑ کر باہر نکل

گئی۔۔۔۔

اپنے سوا ایک وہی نمبر تو اس نے رٹ رکھا تھا۔۔۔ مگر کبھی بات کرنے "

کی نوبت ہی نہیں آئی تھی۔۔۔

اس نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے موبائل پر وہ مخصوص نمبر ملایا۔۔۔۔

تین بیلز کے بعد دوسری طرف سے فون ریسو کر لیا گیا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ہیلو!!!! کون؟؟؟ دوسری طرف سے نشے میں دھت خمار زدہ آواز آئی

میں ادا۔۔۔۔۔ مجھے آپ کی مدد چاہیے۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔ وہ پیچھے مڑ کر" ڈرتے ہوئی بولی۔۔۔۔۔

کھڑکی کے پردوں کے ہٹنے کے باعث چھن چھن کرتی دھوپ اسکے سفید چہرے پر سرخائی گھلانے لگی تو وہ آنکھیں میچتے ہوئے دوسری کروٹ پر ہوئی۔۔۔۔۔ اسکی جھٹکے سے آنکھ کھلی۔۔۔ وہ وہاں پر تھا ہی نہیں۔ نیند غائب ہوئی۔۔۔ وہ اٹھ کر بیٹھی اور گھڑی پر نظر دوڑائی۔۔۔ صبح کے آٹھ بج رہے تھے۔۔۔

وہ کہیں پہ بھی دکھائی نہیں دیا جانے کیوں۔۔۔بے ساختہ بدرا کی آنکھوں میں نمی اتری۔۔۔دل میں غصہ ابھرا جس کا اظہار اس نے تکیہ زور سے پھینک کر کیا پر وہ تکیہ سیدھا روم میں داخل ہوتے دراک کے چوڑے سینے پر لگا۔۔۔وہ حیرت سے بدرا کو دیکھنے لگا۔۔۔اور بدرا۔۔۔۔

وہ بھی بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ نہیں گیا تھا۔۔۔وہ یہیں پر تھا اسکے پاس۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

صبح صبح لڑنے کا ارادہ ہے؟؟؟؟۔۔۔جانم

اس نے شرارتاً پوچھا تو بدرا نے سبکی محسوس کرتے ہوئے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبایا پھر اٹھ کر جلدی سے واشروم میں غائب ہو گئی۔

کچھ دیر بعد نہا کر وہ بالوں کو خشک کرتے ہوئے روم میں آئی تو دراک روم میں نہیں تھا۔

اس نے جلدی جلدی بال سنوارے اور وہی اجرک اوڑھتے ہوئے کچن میں ناشتہ بنانے کے غرض سے گئی۔۔۔پر ڈائننگ ٹیبل پر پہلے سے ہی ناشتہ تیار دیکھ اسے اچھنبا ہوا۔۔۔ تبھی پیچھے سے دراک نے اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے پوچھا

کیسا لگا۔۔۔

وہ گردن گھوما کر حیرت سے اسے دیکھنے لگی

آپ نے کیوں۔۔۔"؟"

"کیوں اچھا نہیں لگا۔۔؟"

اسکی بات کاٹتے ہوئے دراک نے مصنوعی خفگی سے پوچھا تو بدرا جلدی سے نفی میں سر ہلانے لگی

اچھا ہے پر آپ نے کیوں بنایا۔۔؟

اس نے پھر ڈائننگ ٹیبل پر سجے ناشتے کو دیکھ کر کہا

توکیا شادی کی پہلی صبح اپنی نئ نویلی دلہن سے کام کرواتا؟؟؟؟"

بیٹھو اور کھا کر بتاؤ کیسا بنا؟؟؟۔ پھر اسے چیئر پر بیٹھا کر ناشتہ سر وو

کیا۔۔۔۔۔۔۔

آج مجھے چھٹی ملی ہے تو کیوں نا سارا دن ساتھ گزاریں؟؟؟؟؟"

کل سے پھر آفس جوائن کرنا ہے۔۔۔۔۔

کل کافی پھیلاوا پڑ گیا۔۔۔۔ وہ نظریں ادھر ادھر دوڑاتے ہوئے بولا۔

آج وہی سارا صاف کر لیتا ہوں۔۔۔۔

آپ کیوں صفائی کریں گے میں ہوں نا؟؟؟"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

آپ رہنے دیں میں کرلوں گی۔۔۔

اپنا کام کرنے میں کیسی عار ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تو" اپنا کام خود کرتے تھے وہ تو اپنے کپڑوں کو پیوند بھی خود لگاتے تھے۔۔۔وہ بنی ہونے کے باوجود سب کرتے تھے تو پھر ہم کیوں نہیں؟؟؟؟

مگر تمہیں اتنا ہی میری مدد کروانے کا شوق ہے تو۔۔۔۔۔

چلو۔۔۔ایسا کرو کہ تم ڈسٹنگ کرو۔۔۔

اور آج کا کھانا میں بناؤں گا۔۔

اسکے آئیڈیے پر بدرا بوکھلا کر کھڑی ہوگئی

نہیں نہیں کھانا میں ہی بناوں گی۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔ناشتہ اچھا نہیں لگا کیا تمہیں۔۔؟

اس نے بدرا کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔ نہیں ناشتہ اچھا تھا لیکن۔۔

لیکن ویکن کچھ نہیں اگر اچھا نہیں بھی بنا تو کیا ہوا۔۔۔میں پھر بھی کھانا بناؤں گا۔۔۔

اس نے روعب جماتے ہوئے کہا تو بدرا منہ بنا گئی۔۔۔۔

دونوں نے مل کر پہلے سارے گھر کی صفائیاں کیں۔۔۔اب وہ ڈسٹنگ کر کے روم میں اکیلی بیٹھی ہوئی بور ہو رہی تھی۔۔۔پتا نہیں وہ کچن میں کیا کر رہے ہوں گے اکیلے؟

۔۔۔یہ سوچ کر اسے تجسس ہو رہا تھا کچن میں جانے کا۔۔۔مگر دراک کی خفگی کے ڈر سے ہمت نہیں تھی۔۔۔جب بوریت بڑھنے لگی۔۔۔تبھی وہ کچھ سوچتے ہوئے اٹھی۔۔اور روم سے نکل کر کچن کی طرف گئی۔

ایک چولہے پر چاول چڑھائے جبکہ دوسرے پر وہ موبائل میں ریسیپی دیکھتے ہوئے مصالحے ڈال رہا تھا۔۔اسکو کچن میں اسطرح مصروف دیکھ بدرا کو شرارت سُوجھی

تمھیں منع کیا تھا میں نے۔۔
بدرا کو کچن میں داخل ہوتا دیکھ دراک نے خفگی سے کہا

وہ میں تو آپ کو یہ بتانے آئی تھی کہ میرا کیا دل کر رہا ہے کھانے کو۔۔

وہ معصوم سا منہ بنا کر بولی تو دراک کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ پھیلی۔۔۔ایک تو پہلے سے معصوم دکھتی اوپر سے ایسا چہرہ بنانے پر اور کیوٹ لگ رہی تھی۔۔۔

میری جانم کا کیا کھانے کو دل کر رہا ہے۔؟۔۔
محبت سے اسکے معصوم چہرے کو دیکھ کر دراک نے پیار سے پوچھا

اسکے لہجے پر بہت کوشش کے باوجود بھی بدرا کے گال سرخی مائل ہو گئے۔۔۔

وہ۔۔۔ہاں۔۔۔میرا آج روٹی کھانے کو دل کر رہا ہے۔۔۔
اس نے سنبھلتے ہوئے جلدی سے کہا تو دراک کی مسکراہٹ غائب ہوئی

روٹی۔۔۔؟؟؟؟

اس نے دہرایا

جی مجھے روٹی کھانی ہے۔۔۔آپ بنائیں گے نا؟؟؟؟۔۔

اور میٹھے میں کھیر۔۔۔۔۔

اس نے پھر بھولپن سے کہااور اپنی مسکراہٹ چھپانے کے لیے نگاہ پھیر گئی۔۔۔اب کے دراک کو یہ فکر لگ گئی کہ وہ روٹی کیسے بنا پائے گا۔۔۔اوپر سے کھیر کی فرمائش۔۔۔۔

بدرا ایسا کرو۔۔۔ابھی تو میں نے چاول بنا دیے۔۔۔تو روٹی پھر کبھی کھالینا۔۔۔اور روٹی کے ساتھ جو بولو گی وہ بناؤں گا میں اپنی جانم کے لیے۔۔۔ابھی جلدی سے یہ چکھ کر بتاؤ۔۔۔کیسا بنا ہے۔۔۔

وہ بات بدلتے ہوئے بولنے لگا

نہیں۔۔۔مجھے آج ہی روٹی کھانی ہے۔۔۔اور میٹھا کھانے کو بھی بہت من ہے۔۔۔

وہ نروٹھے پن سے بولی تو درراک بے بسی سے اسے دیکھنے لگا

ایک تو کیوٹ اتنی لگتی ہو کہ سمجھ نہیں آتا کہ کام کروں یا تمہیں دیکھوں۔۔۔

بے ساختہ اسکے منہ سے جملہ نکلا جو بدرراکے چہرے کو سٹابری بنا گیا۔۔

یہ۔۔۔بٹر نگ مجھ پر نہیں چلے گی۔۔روٹی اگر نہیں بنانی تو کوئی بات نہیں میں خود بنالوں گی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اسکا یہ طریقہ کام کر گیا۔۔ دراک نے اس کے کچھ کرنے سے پہلے ہی کیبنٹ کھول کر آٹے کا ڈبہ نکالا۔۔۔۔

بدرا نے اپنی ہنسی بمشکل روکے دراک کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جو آٹا گوندھ کم اور خود پر لگا زیادہ رہا تھا۔۔ پانی ڈال کر اسنے آٹے کا حشر خراب کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔

یہ تو نہیں ہو رہا یار۔۔۔ وہ عجیب و غریب مرغوبے کو ہاتھ میں لیے بولا ۔۔۔ جو اب انگلیوں سے پھسل رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ لاچاری سے بولتے ہوئے بدرا کو دیکھنے لگا جسکا چہرہ ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں لال ہو چکا تھا۔۔۔

تمہیں ہنسی آ رہی ہے مجھ پر۔۔۔؟؟؟؟

وہ تیکھے نقوش سے اسے گھورتا ہوا بولا

ارے نہیں نہیں۔۔۔آپ بہت اچھا گوندھ رہے ہیں۔۔

باوجود کوشش وہ یہ جملہ بولتے ساتھ کھلکھلا کر ہنس دی

بڑی ہنسی آرہی ہے نا۔۔۔اب میں بتاتا ہوں تمہیں۔۔۔۔

وہ غصے میں بولتا ہوا سنک میں ہاتھ دھونے لگا۔۔۔۔

بدرا اس سے بچنے کے لیے کچن سے باہر کو بھاگی۔۔۔۔

رکو۔۔۔تم اب بچ کے دکھاؤ۔۔

دراک اسکے پیچھے بھاگتے ہوئے بولا۔۔۔

سوری۔۔۔سوری۔۔اب پکا نہیں ہنسوں گی۔۔۔۔

وہ اس سے بچنے کے لیے لاؤنج کے صوفے کے گرد گھومتے ہوئے بولنے لگی پھر جلدی سے روم کی طرف بھاگی۔۔۔

مگر دراک نے اسے مزید بھاگنے کا موقع دیئے بغیر بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔ تو وہ کچی ڈال کی طرح اس کے سینے سے آلگی۔۔۔۔

بول بھی رہی ہو اور ہنس بھی رہی ہو۔۔۔

دراک نے اسے مسلسل ہنستا دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا

اچھا نا۔۔اب نہیں ہنس رہی۔۔۔۔

اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش جب ناکام لگی تب بدرا چہرہ بلکل سیریس بنا کر بولی مگر ہلکی سبز آنکھوں میں شرارت صاف واضح تھی۔

پہلے سوری۔۔۔بولو۔۔۔۔

دراک نے گردن اکڑا کر کہا

سوری۔۔۔ٹھیک۔۔اب چھوڑیں۔۔

وہ کہہ کر اس سے دور ہونے لگی

ایسے سوری نہیں چلے گا۔۔

وہ اسے ایک جھٹکے میں اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بولا

چھوڑیں مجھے۔۔۔وہ دراک کے سینے پر غصے سے مکے مارنے لگی۔

مجھے کچھ نہیں ہونے والا جانم۔۔۔تمہاری اس نازک سی مزاحمت

سے۔۔۔

اپنے کندھے پر بدرا کے ناخن گڑھتے دیکھ دراک نے مسکرا کر کہا اور اسکے بھرے بھرے گلابی ہونٹوں کو دیکھنے لگا

چھوڑیں نا پلیز۔۔۔درد ہو رہا ہے۔وہ اپنی کمر کے گرد اس کی مضبوط ترین گرفت سے جھنجھلا کر بولی۔۔۔

اسکی جھنجھلاتی آواز میں جملہ مکمل ہوتے ہی دراک نے بدرا کے کٹاؤ دار لب پر اپنے عنابی لب رکھ دیے۔۔۔بدرا کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں تھیں۔۔۔وہ بے خودی میں اس پر جھکا رہا۔۔۔بدرا کی ہارٹ بیٹ جیسے بند ہونے لگی تھی۔۔۔اپنی پشت پر اسکے ہاتھ کا بڑھتا دباؤ محسوس کر کے وہ دراک کو دھکا دینے لگی۔۔۔

جواس کی گردن میں ایک ہاتھ ڈالے اپنی شدتیں اس پر لٹانے میں مصروف تھا۔۔۔ ہونٹ پر شدید جلن ہوتے ہی بدرا نے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔۔۔

اس کی قربت اتنی جان لیوا ہی ثابت ہوگی اس بات کا اندازہ نہیں تھا اسے۔۔۔۔

تبھی دراک نے آہستگی سے اسکے لبوں کو آزادی بخشی۔۔۔ وہ اپنی منتشر دھڑکنوں کو نارمل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے نڈھال ہونے لگی۔۔۔ آنکھیں تکلیف برداشت کرنے کی وجہ سے حد سے زیادہ سرخ ہو چکی تھیں۔۔۔

گہری سانس بھر کر کچھ سنبھلنے پر بدرا نے اپنے نچلے ہونٹ پر انگلی رکھ کر اسے دیکھا۔۔۔خون کی بوندیں دیکھ وہ نم آنکھوں سے دراک کو دیکھنے لگی۔۔۔جواب کافی حد تک خود کے بے لگام ہوتے جذبات پر قابو پا چکا تھا۔۔۔اور اب اسکے چہرے پر تھوڑی شرمندگی کے آثار نمودار ہوئے تھے۔۔

سوری۔۔۔

وہ خود حیران تھا۔۔۔کیوں اتنا آؤٹ آف کنڑول ہو گیا تھا وہ اسکے سامنے

مجھے کوئی بات ہی نہیں کرنی آپ سے۔۔۔"

بدرا نے بھرائی ہوئی آواز میں بولتے ہوئے اسے خود سے پیچھے کیا۔۔۔اور بھاگتے ہوئے روم میں گئی اور زور سے دروازہ بند کر دیا۔۔۔۔

جانم۔۔۔سوری یار۔۔۔سو سوری۔۔

وہ منہ پر ہاتھ پھیرتا ہوا اسکے پیچھے گیا۔۔۔مگر دروازہ بند دیکھ کر کھٹکھٹاتا ہوا بولنے لگا

سوری بدرا۔۔یار پتا نہیں کیسے میں۔۔؟؟؟ بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔۔۔۔

وہ شرمندہ ہوا تھا اسے ہرٹ کرنے پر۔۔۔اتنی مشکل سے تو وہ ہنسنے لگی تھی پراب۔میری ہی بے وقوفی نے۔۔۔۔خود پر غصہ ہوتے ہوئے زور سے دیوار پر مکا مارا۔۔۔تبھی کچھ جلنے کی سمیل پر وہ بوکھلاتے ہوئے کچن میں بھاگا۔۔۔

سب کچھ جل چکا تھا۔۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کیا ہے یار۔۔؟؟؟؟؟"

اسکا غصہ بڑھا تھا اپنی بے خودی پر۔۔۔۔وہ چولہا بند کر کہ کچن سے باہر آیا۔۔۔

پھر کچھ سوچتا ہوا اپنا والٹ چیک کرتا باہر نکلا اور گیٹ کو باہر سے لاکڈ کر کہ چلا گیا۔۔۔

تیز دھوپ کے چہرے پر مسلسل پڑنے سے اسنے اپنی سُوجی ہوئی آنکھیں بمشکل کھولیں۔۔۔چندپل وہ یونہی بیڈ پر پڑی چھت کو گھورتی رہی۔۔۔دماغ سُن ہو رہا تھا۔۔۔کچھ ہمت کر کے وہ اٹھنے کی کوشش

کرنے لگی۔۔۔۔ابھی وہ کھڑی ہی ہوئی تھی کہ پھر چکرا کر گری۔۔۔رات کو لگاتار رونے کی وجہ سے اب اسکا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔۔۔

سائیڈ ٹیبل کا سہارا لیتے ہوئے وہ اٹھی۔۔۔واشروم میں جاتے ہوئے اسکی نظر ڈریسنگ کے شیشے پر پڑی تو وہ چونک کہ رہ گئی۔۔۔بکھرے بال ملگجہ سا حلیہ

کل رات کا منظر کسی فلم کی طرح ادا کے دماغ میں گھوما۔۔۔۔۔بے اختیار اسکی آنکھیں بھر آئیں۔۔۔کس قدر بے بس ہو گئی تھی وہ۔۔۔کیوں وہ صرف اپنی کر رہا تھا۔آنسو حلق میں اتارتے ہوئے وہ واشروم میں چلی گئی۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

منہ دھو کر باہر نکلی تو سارا فلیٹ دیکھا۔۔۔جہاں کچن نظر آیا وہاں رکی۔۔۔۔

اندر سلیب پر جوس، دودھ، بریڈ، انڈے وغیرہ دیکھ کر بھوک چمکی ۔۔۔مگر ہاتھ کون ہلائے جسے ہر وقت نوکروں کے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا ملے اور ہاسٹل کی میس سے بنا بنایا کھانا مل جائے۔۔۔وہ ہاتھ کہاں ہلاتی۔۔۔۔

یعنی کہ وہ بددماغ جانے سے پہلے اس کے لیے ناشتے کا انتظام کر کہ گیا تھا۔۔۔اس کا خیال آتے ہی تنفر سے سر جھٹکا۔۔۔۔

گلاس اٹھا کر اس میں جوس بھرا۔۔۔اور غٹا غٹ اپنے اندر انڈیل لیا۔۔۔۔ بھوک سے بلبلاتی ہوئی آنتوں کو سکون ملا تو دماغ بھی چلنے لگا۔۔۔

شاید ہی وہ میری مدد کریں۔۔۔رات کو تو انہوں نے مجھ سے ہمیشہ کی" طرح ٹھیک سے بات ہی نہیں کی۔۔۔میں پھر سے کوشش کروں گی۔۔۔مما، بابا تو مجھے اس سے نہیں بچا سکے وہ ضرور مجھے یہاں سے نکالیں گے۔۔۔میں ایک بار پھر سے کوشش کروں گی۔۔۔وہ سوچنے لگی۔۔۔۔۔

☬☬☬☬☬☬☬☬

تقریباً دو گھنٹے کی طویل مشقت کے بعد وہ گھر پہنچا۔۔۔۔

دروازہ ابھی بھی بند تھا۔۔۔

دروازہ کھولو بدرا پلیز۔۔۔اس نے پھر سے ڈور ناک کیا۔۔۔۔"

اس بار شاید غصہ کچھ کم ہوا جو دروازہ کھل گیا۔۔۔۔

وہ دروازہ کھول کر دوبارہ بستر پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

دراک نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے شاپنگ بیگز اس کے پاس رکھے۔۔۔۔

اور تھوڑی کو اپنی پوروں سے چھو کر اسکا چہرہ اوپر کیا تو وہ منہ موڑ گئی۔۔۔اسکا روٹھنے کا انداز بھی پیارا لگا دراک کو۔۔۔

سوری۔۔۔
اس نے ہلکی آواز میں کہا
اسکے لہجے میں گِلٹ کا عنصر محسوس کر کے بھی بدرا نے منہ پھیر کر ہی رکھا۔

جانم سوری یار۔۔

بدرا نے جھٹکے سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔ سرخ آنکھیں، آنسوؤں سے بھیگے گال اور۔۔۔ اسکے کٹاؤ دار لب پر زخم دیکھ کر دراک کو مزید شرمندگی نے آگھیرا

آپ بہت ظالم ہیں۔۔۔

کچھ لمحے کی خاموشی کے بعد وہ نم آواز میں بولی۔۔۔

جانم۔۔۔ جانے کیوں تمہارے سامنے خود کو بے بس محسوس کرنے لگا ہوں۔۔۔ "

وہ اٹھ کر اس سے دور ہوا۔۔۔۔

اس میں تمہارے لیے کچھ ڈریسز اور ضروری چیزیں ہیں دیکھ لو"

۔۔۔۔وہ سادہ سے لہجے میں بولا۔۔۔۔

تو بدرا ابھی نارمل انداز میں شاپنگ بیگز کھول کر اس میں موجود سب دیکھنے لگی۔۔۔۔

سات آٹھ ریڈی میڈ ڈریسز تھے جو دیکھنے میں ہی بہت عمدہ لگ رہے تھے۔۔۔اس نے ستائشی نظروں سے سب دیکھا۔۔۔۔
آخر میں جو ہاتھ آیا۔۔۔۔۔

اس نے لرزتے ہوئے ہاتھوں سے دوبارہ بیگ میں واپس ڈالا۔۔۔۔
گال دہکنے لگے اور کانوں کی لوئیں تک سرخ ہو گئیں۔۔۔۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا اسی کی حرکت دیکھ حظ اٹھا رہا تھا۔۔۔۔

چیک کرلو سب سائز ٹھیک ہے نا۔؟؟؟میں نے تو اپنے اندازے سے "

لیا۔۔۔

آپ پہلے بھی اتنے ہی بے شرم تھے یا تازہ تازہ یہ واردات ہوئی ہے "

؟؟؟؟

چہرہ گلال تھا مگر زبان و انداز اُسے شرم دلاتا ہوا۔۔۔۔

تھا تو نہیں۔۔۔پر اب تمہیں دیکھ کر ہر وقت بے شرم ہونے کا دل کرتا"

ہے۔۔۔۔

دراصل میں قصوروار نہیں۔۔۔قصور سارا اس دل کا ہے۔۔۔جو اس"""

سینے میں دھڑکتا ہے۔۔

یہ بے شرم دل میری بیوی کو دیکھ کر بے ایمان ہو جاتا ہے"""""۔۔۔۔وہ

دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر دل کو چھو جانے والے انداز سے بولا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

پھر چلتا ہوا اس کے قریب آیا اور بستر پر گرنے کے انداز میں اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹا۔۔۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟؟؟؟ابھی میں پہلے سے ہی ناراض ہوں آپ سے ۔۔۔۔وہ ایک دفعہ پھر سے منہ بنا کر بولی۔۔۔۔۔
ناراض نا ہوا کرو جانم مجھے منانے کا وہی طریقہ آتا ہے جو تمہیں پسند نہیں۔۔۔۔۔"
مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔۔وہ اس کی بات کاٹ کر بولی۔۔۔۔"
پر مجھے پیاس لگی ہے سٹابری جوس کی۔۔۔۔"

وہ سٹپٹا گئی اس کی فرمائش اور نظروں کے ارتکاز پر۔۔۔۔
میں زیادہ والا ناراض ہو جاؤں گی۔۔۔اب۔"

اس نے دھمکایا۔۔۔۔

سوری یار پہلی بار تھا کنڑول نہیں ہوا۔۔۔"

وہ خجالت سے کہہ گیا۔۔۔

اٹھیں پلیز۔۔۔جلدی چلیں مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔

آؤ میں باہر سے ہی کھانا لے آیا ہوں۔۔۔مل کر کھاتے ہیں۔۔۔"

وہ دونوں باہر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔

رات دیر سے وہ گھر پہنچا تھا۔۔۔شاید علینا اور عائزہ دونوں سو چکے تھے۔۔۔نشے کی وجہ سے اس نے خود کے قدموں پر ہوتی لڑکھڑاہٹ پر

بمشکل قابو پایا۔۔۔پھر مشکل سے اپنے روم تک پہنچا۔۔۔روم میں انٹر ہوتے ہی اس نے دروازہ بند کیا اور واشروم کی طرف گیا۔۔۔

پانی کی تین چار چھینٹے چہرے پر مارنے سے وہ تھوڑا سنبھلا۔۔۔۔پھر واپس روم میں آ کر وہ گرنے کے انداز میں بیڈ پر لیٹا تھا۔۔۔۔

آنکھ بند ہوتے ہی اس معصوم کا چہرہ سامنے آیا۔۔۔دل میں شدت سے خواہش ابھری کہ اسے خود میں سما لے۔۔۔۔بے ساختہ بذل نے تکیہ پکڑ کر خود میں سختی سے بھینچ لیا

آج کس قدر وہ اسے یاد آرہی تھی کوئی یہ بذل آفندی سے پوچھتا۔۔۔۔اسکا دم گھٹنے لگا تھا۔۔۔۔دل کو کسی طور قرار نہیں مل رہا تھا۔۔۔۔ تبھی اس نے پاکٹ سے اپنا موبائل نکالا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اور گیلری کھول کر اسکی پک نکالی۔۔۔وہ کتنی حسین اور معصوم تھی۔۔۔بذل اسکی تصویر کو دیکھا گیا۔۔۔پھر موبائل کو اپنے سینے پر رکھ کر آنکھیں موند لیں۔۔۔بدر اکی تصویر اس نے علینا کے موبائل سے لی تھی۔۔۔

اس دن نشے میں کچھ زیادہ ہی کر گیا۔۔۔۔
وہ اپنے بالوں کو دونوں ہاتھوں سے جکڑے پریشانی کن لہجے میں جکڑ کر خود سے بولا۔۔۔

شام میں یونی سے آنے کے بعد وہ صوفے کی پشت پر سر ٹکائے لیٹنے کے انداز میں بیٹھا تھا۔۔۔جب سے اسکی سوچوں کا محور ادا اور اپنے رشتے پر تھا۔۔۔وہ اس قصے کو اب جلد ہی سلجھانے کے بارے میں سوچنے لگا۔۔۔۔اور اسے اپنے ساتھ گردیزی ولا لے کر جانے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔جانتا تھا اس کے ماما، بابا اور دادی جان سب کو اس شادی پر اعتراض ہو گا۔۔۔۔

مگر کبھی نا کبھی تو یہ سچ ان کے سامنے آئے گا ہی۔۔۔اور اگر یہ سچ اس کی بجائے انہیں کہیں اور سے پتہ لگے گا تو بہت دکھ ہو گا۔۔۔
سب شام کی چائے روزانہ لان میں ہی بیٹھ کر پیتے تھے۔۔۔وہ بھی فیصلہ لیتے ہوئے اٹھ کر باہر آیا۔۔۔۔

طمر، وامق اور دادی زبیدہ خانم تینوں چائے پیتے ہوئے باتوں میں مشغول تھے۔۔۔۔

ماما بابا مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے" تقی کا سپاٹ انداز دیکھ وہ تینوں اس کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

کیا بات ہے۔۔۔ادھر آؤ بیٹھ کر بتاؤ۔۔۔ طمر نے تقی کا ہاتھ پکڑ کر" قریب رکھی ہوئی خالی چیئر پر بٹھایا۔۔۔۔۔

ماماوہ۔۔۔

بولو بھی تقی پہلے تو کبھی بھی بولنے سے پہلے تم نے اتنا نہیں سوچا تو پھر آج کیوں؟

وہ تشویش بھرے لہجے میں اس سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

ماما میں نے ادا سے نکاح کر لیا۔۔۔۔" بالآخر وہ ہمت مجتمع کیے بول پڑا۔۔۔

طمر کے ہاتھ سے تقی کا ہاتھ چھوٹا۔۔"

وہ دم سادھے اپنے والدین کے اگلے عمل کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

جبکہ طمر اور وامق کے ساتھ زبیدہ خانم کا تو یہ حال تھا کہ کاٹوں تو بدن میں لہو نہیں۔۔۔۔

وہ گومگو کی کیفیت میں مبتلا ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔

اس کی بات پر وامق کے وجود میں اشتعال کی لہر دوڑ گئی۔۔۔ جبکہ مٹھیاں بھینچ کر وہ اپنے ضبط کی ٹوٹتی ہوئی طنابوں پر قابو پانے لگا۔۔۔

نکل جاؤ ابھی کے ابھی اس گھر سے۔۔۔۔"

نافرمان اور اپنے فیصلے خود لینے والی اولاد کا اس گھر میں رہنے کا کوئی بھی حق نہیں۔۔۔۔ دفعہ ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے۔۔۔ تمہیں کوئی

فرق نہیں پڑتا کہ جنہوں تمہیں پیدا کیا پال پوس کر اتنا بڑا کیا۔۔انہیں تم بھول کر تم اپنی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ کر لو۔۔۔۔۔

وامق نے غصیلے انداز میں دل پر چھا جانے والا غبار نکالا۔۔۔۔

آپ کیا کہہ رہے ہیں؟؟؟؟طمر نے ان دونوں کے درمیان میں دخل" اندازی کی۔۔۔

یہ کیسا فیصلہ کر رہے ہیں آپ کیسی سزا سنا رہے ہیں؟؟؟؟"

مانا کہ اس نے غلطی کی ہے آپ کی سب باتوں سے میں بھی ایگری کرتی" ہوں۔۔بے شک اس کی غلطی بہت بڑی ہے، مگر نا قابل معافی نہیں۔۔۔۔میں اپنی ایک اولاد کو کھو چکی ہوں دوسرے سے دور رہنے کا غم برداشت نہیں کر پاؤں گی۔۔۔۔

طمر نے لمحوں میں بھیگ جانے والی آنکھوں اور رندھی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔۔

طمر کی بات سنتے ہی وامق بھی اپنے غصے کو دبا گیا۔۔۔۔۔

I am really very sorry mom for hearting you.....

تقی سر جھکائے معزرت خواہانہ انداز میں بولا۔۔۔۔

مضر بان جو پورچ میں گاڑی کھڑی کیے ادھر ہی آ رہا تھا۔۔

تقی کے انداز و اطوار دیکھ کر اندازہ لگا گیا کہ ضرور بات کھل چکی ہے۔۔۔۔۔

.... تقی مجھے بس ایک بات سچ سچ بتانا"

طمر نے نم آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

جی مام۔۔۔۔۔

تم اس سے واقعی شادی کرنا چاہتے تھے کہیں ہماری وجہ سے کوئی بدلہ۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟ طمر نے درمیان میں بات روک دی۔۔۔

وہ نظروں کا زاویہ پھیر گیا۔۔۔۔۔

تقی میری طرف دیکھ کر بتاؤ۔۔۔

سچ بولنے والے ایسے نظریں نہیں چراتے۔۔۔

تقی میں ٹھکرائے جانے کا دکھ برداشت کر چکی ہوں۔۔۔۔میں نہیں چاہتی کہ وہی دکھ میرے ہوتے ہوئے میری اولاد ہی کسی کو دے۔۔۔۔

کیا میری تربیت یا میرے پیار میں کوئی کمی رہ گئی تھی جو تم نے یہ قدم اٹھایا؟؟؟؟

نہیں مام ایسی بات نہیں۔۔۔اس نے تڑپ کر کہا۔"

طمر بس بھی کرو۔۔۔جوان خون ہے۔۔۔جوان بچے ایسے ہی جوش میں" آکر فیصلے لے جاتے ہیں۔۔۔بچوں کا تو کام ہی غلطیاں کرنا۔۔۔اور بڑوں کا در گزر کرنا اور بڑا پن دکھا کر معاف کرنا۔۔۔۔زبیدہ خانم نے اپنے پوتے کی طرف داری کرتے ہوئے کہا۔

مرد اپنی انا کی تسکین چاہتا ہے۔"

وہ چاہتا ہے وہ جس عورت کو چھوڑے وہ در در بھٹکتی پھرے۔۔۔زمانے کی ٹھوکریں کھائے اور رسوا ہو جائے۔۔۔پھر مدد کے لیے اس کے سامنے

گڑ گڑائے۔۔۔اسی کے پاؤں پکڑے اپنے چہرے پر سوگواری کا ٹھپہ لگائے گھومتی رہے۔آج اس نے کئی سالوں کا خود میں پنپتا ہوا لاوا الفاظ کی صورت باہر نکالا۔۔۔۔

مگر کچھ مرد ایسے بھی ہوتے ہیں جو عورت کی ہمت بنتے ہیں اسے سہارا" دیئے ایک نیا مقام دلاتے ہیں۔۔۔انہیں عزت،مان،پیار کی دولت سے مالا مال کیے ان کی زندگی سنوار دیتے ہیں۔۔۔۔اس نے وامق کی طرف تشکرانہ نظروں سے دیکھ کر کہا۔۔۔۔وامق کی طرح۔۔۔

میں چاہتی ہوں تم بھی اپنے بابا کی طرح بنو۔۔۔۔

میں عمر کے اس حصے میں ہوں جہاں زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں جانے" کب دغا دے جائے۔۔۔۔۔

فضول باتیں مت کرو طمر" وامق نے تنبیہی انداز میں گھرکا۔۔۔۔۔"

سچ ہی تو کہہ رہی ہوں اگلا پل کس نے دیکھا ہے۔۔۔۔۔۔"

وامق نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اپنے ساتھ کا احساس دلایا۔۔۔۔

وامق میں اسے خود سے دور جانے نہیں دوں گی۔۔۔۔

تقی اٹھ کر طمر کے قدموں میں آن بیٹھا۔۔۔۔

I love you so much mom.....

وہ پیار بھرے انداز میں اس کے گھٹنوں پر اپنا سر رکھ گیا۔۔۔۔۔

میں بھی اپنے بچوں سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔۔۔وہ تقی کے بالوں کو"

شفقت بھرے انداز میں سہلاتی ہوئی بولی۔۔۔

!!!! تقی بیٹا"

کسی سے بدلہ لینے کی ضرورت نہیں،

سب اس کاتب تقدیر پر چھوڑ دو۔۔۔۔۔

جو آپکے کے لیے کنواں کھودتے ہیں وہ خود اسی میں گر جاتے ہیں۔کیونکہ

یہ دنیا مکافات عمل ہے۔۔۔۔بلاشبہ وہ کارساز اور سب سے بہتر کرنے والا

ہے۔۔۔

Zubi Novels Zone

میں نے اپنی اتنی زندگی کے تجربے سے یہی سیکھا ہے۔۔۔۔

دو چیزیں اپنے اندر پیدا کر لو

معاف کر دینا اور دوسرا چپ رہنا۔

چپ رہنے سے بڑا اور کوئی جواب نہیں۔

اور معاف کر دینے سے بہتر کوئی انتقام نہیں۔۔۔۔

تقی نے طمر کی بات پر سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔۔۔

یعنی کہ میں سمجھوں آپ نے مجھے معاف کر دیا؟؟؟؟"

وہ بے یقینی سے بولا۔

وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھ کر مسکرانے لگی اور پھر اثبات میں سر ہلا

دیا۔۔۔۔۔

یاہو!!!! وہ خوشی سے نعرہ لگاتے ہوئے اٹھا اور جھوم کر پاس کھڑے"

مضربان کے گلے لگا۔۔۔۔

لوہا گرم ہے تو بھی چوٹ لگا لے۔۔۔ کیا پتہ تیرا معاملہ بھی سیٹ ہو" جائے۔۔۔ تقی نے مضربان کے کان کے قریب جا کر سرگوشی نما آواز میں کہا۔

کیا کہہ رہا ہے تقی؟؟؟؟ وامق نے مضربان سے پوچھا۔۔۔"

ک۔ک۔کچھ نہیں بابا وہ بوکھلا کر بولا۔۔۔"

تو نا اگر رپورٹر بنا تو اخبار میں تیرے اپنے ہی کارناموں کی شہ سرخیاں" ہوں گی کہ آج تقی گردیزی نے یہ کر دیا وہ کر دیا۔۔۔۔ مضربان جل کر تقی کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

بابا میں اسے گھر لے آؤں؟؟؟؟ تقی نے ان کی طرف مڑ کر دیکھا اور" خجالت سے سر کھجاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

طمر اور وامق نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔۔۔

دونوں کا چہرہ سپاٹ ہوا۔۔۔۔

سب ایک دم خاموش ہو گئے۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تھوڑی دیر بعد طمر اور وامق دونوں ہولے سے مسکرائے۔۔۔۔

لے آؤ۔۔۔۔۔ طمر نے کہا۔۔۔"

مثبت عندیہ ملتے ہی تقی کی خوشی سے باچھیں کھل اٹھیں۔۔۔۔

مضربان زرا میرا ہاتھ پکڑ کر اندر تک لے چل میں تھک گئی ہوں اب تھوڑا سا آرام کروں گی۔۔۔ پھر نئی بہو کے استقبال کی تیاریاں بھی تو کرنی ہیں ۔۔۔وہ بھی پر مسرت انداز میں بول کر اپنی جگہ سے اٹھیں۔۔۔

مضربان انہیں سہارا دیئے اندر لے جانے لگا۔۔۔ مگر جاتے جاتے تقی کو گھورنا نا بھولا۔۔۔اس سے کچھ بعید نا تھا کہیں وہ اس کے یہاں سے جاتے ہی اس کے بارے میں کچھ الٹا سیدھا نہ بول دے۔۔۔۔

چھوڑ دو مجھے۔۔۔۔ پلیز جانے دو مجھے۔۔۔۔

چھونامت۔۔۔۔۔۔وہ گہری نیند میں بڑبڑا رہی تھی۔۔۔۔۔۔دراک اس کی کانپتی ہوئی آواز سن کر فوراً نیند سے بیدار ہوا۔۔۔۔۔

بدرا کا پورا وجود پسینہ پسینہ ہو رہا تھا۔۔۔اس نے نگاہ دوڑائی۔۔۔وہ اپنے کمرے میں تھی۔۔۔اتنا بھیانک خواب۔۔۔اسکی جان نکلنے کو تھی۔۔۔دل کی رفتار بہت تیز تھی۔۔۔۔ تبھی دراک نے دیوار گیر کلاک میں وقت دیکھا۔۔۔۔رات کا ایک بج رہا تھا۔۔۔۔

اس خواب کا کیا مطلب۔۔۔۔وہ سوچنے لگی؟

بالوں سے اسکا چہرہ چھپا ہوا تھا۔۔۔

دراک نے بدرا کے پاس اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اسکے بالوں کو آہستگی سے کانوں کے پیچھے کیا۔۔۔۔بدرا کا سرخ و سفید خوبصورت چہرہ اب زردی کی طرح پیلا پڑ گیا تھا۔۔۔۔۔بے ساختہ اسکے آنکھوں میں نمی جھلکی۔۔۔۔

جانم میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔مجھے بتاؤ کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔؟"

دراک نے اس کا سر اپنے بازو پر رکھ کر کہا۔۔

آ۔۔۔آپ اسے نہیں جانتے اس نے مجھے۔۔۔۔۔

وہ اتنا کہہ کر سسکنے لگی۔۔۔۔

دراک نے اسے اپنے ساتھ لگا کر اپنے ساتھ کا احساس کروایا۔۔۔اتنے دنوں بعد اس نے سکون محسوس کیا تھا۔۔۔ جسم کے اندر جیسے سرشاری کی ایک خوبصورت لہر دوڑی تھی۔۔۔ تبھی بدرا کسمسائی۔۔۔اور آنکھیں موند گئیں۔۔۔۔۔

وہ کافی دیر تک اس وجہ کے بارے میں سوچتا رہا مگر کوئی سرا ہاتھ نہیں آیا۔۔۔۔

اپنے اتنے قریب اس کی مدھم سانسیں محسوس کیے جا رہا تھا کہ اس کی محویت میں موبائل پر رات کے اس وقت آتی ہوئی کال نے خلل ڈالا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس نے بدر اکا سر آہستگی سے اٹھا کر تکیے پر رکھا۔۔۔

اور خود موبائل لیے باہر کی طرف چلا گیا تاکہ وہ ڈسٹرب نہ ہو۔۔۔

رات کے وقت اس نے فلیٹ میں قدم رکھا تو چاروں طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ کمرے میں آیا تو سامنے ہی بستر پر لیٹے ہوئے نیند کی وادیوں میں پوری طرح گم تھی۔۔۔ شرٹ سونے کے باعث زرا عجیب و غریب حالت میں تھی۔۔۔

جہاں سے اس کی سفید گداز کمر دکھائی دے رہی تھی۔۔۔۔

دوپٹے سے بے نیاز رعنائیاں بکھیرتا وجود جس کے جملہِ حقوق وہ کل اپنے نام کھوا چکا تھا۔۔۔۔

آج اپنی مام کی باتوں کے زیر اثر وہ تمام جھگڑا اور انتقام بھلائے اس کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔۔

من تو پہلے ہی اس دشمن جاں پر مائل تھا۔۔۔۔

آج وہ اس کی دسترس میں تھی۔۔۔ایک ہاتھ بڑھاتا تو اسے چھولیتا۔۔۔۔

مگر جب دل بدلا تو سوچ بھی بدلی۔۔۔۔۔

غصے میں جانے کل وہ کیا سلوک کر گیا تھا اس کے ساتھ۔۔۔۔ جس کی بھرپائی کرنے کے لیے آج وہ یہاں آیا تھا۔۔۔۔۔

صبح ہوتے ہی وہ اسے گردیزی ولا لے جانا چاہتا تھا اسے اس کا اصل مقام دلانا چاہتا تھا۔۔۔۔ میں تم پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہتا تھا مگر تم نے بات ہی ایسی کی تھی کہ میں خود پر قابو نہ رکھ سکا۔۔۔۔۔

گھٹیا پرورش کی گھٹیا نشانی ہو تم" ابھی بھی ادا کی یہ بات اس کے کانوں" میں گونجی۔۔۔۔

اس نے سر جھٹک کر خود کو نارمل کیا۔۔۔۔

وہ اپنی جیکٹ اتار کر ایک طرف رکھے اس کے قریب آیا اور بستر پر دراز ہوا۔۔۔۔

نظریں بار بار بھٹک کر وہیں جا رہیں تھیں۔۔۔

اس نے آہستگی سے اپنا ہاتھ وہاں رکھا اور گداز کمر کو سہلا کر محسوس کرنے لگا۔۔۔

وہ کسمسا کر کروٹ بدل گئی۔۔۔۔

اب اس کا رخ تبدیل ہوئے تقی کی جانب تھا۔۔۔

اس کی پور نے اس کی پیشانی سے سفر شروع کیا ناک۔۔۔لب۔ تھوڑی۔۔۔پھر گردن کو اپنے انگوٹھے سے سہلانے لگا۔۔۔۔

پہلی نظر سے ہی اس دل میں تم نے اپنا مقام بنا لیا تھا۔۔۔وہ دھیرے سے اس کے پاس جا کر بولا۔۔۔۔

دل تو بہت سی خواہشوں پر مائل دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

مگر اس نے اپنی بے لگام خواہشوں پر بند ھ باندھا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

نہیں یہ ٹھیک نہیں نیند مجھے کسی کا فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے۔۔۔۔"

میں اسے اپنے کسی بھی عمل سے مزید بدگمان نہیں کروں گا۔۔۔۔۔"

اس کے سوئے ہوئے معصوم سے چہرے کو دیکھتے اس کے لبوں پر چھوٹی سی جسارت کر گیا۔۔۔۔

پھر مسکرا کر رخ بدلا تاکہ سو جائے ورنہ مزید خود پر کنٹرول کرنا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

صبح کے بارے میں سوچتے ہوئے اس کی آنکھ لگ گئی۔۔۔۔۔۔

ٹیم خفیہ آپریشن اس وقت ایک ایسے علاقے میں موجود ہے کہ جہاں پولیس اور جرائم پیشہ افراد کے درمیان جنگ جاری ہے، ایک طرف پولیس جرائم پیشہ افراد کی مزاحمت کا منہ توڑ جواب دے رہی ہے تو دوسری

جانب مجرمان کی طرف سے بھی فائرنگ کا سلسلہ جاری ہے۔یہ خطرناک سچویشن کیسے پیش آئی کیا پولیس ملزمان کو قابو کرنے میں کامیاب ہوئی یہ تمام کاروائی ہم کود کھانے والے ہیں۔وہ اٹھی تو خالی گھر دیکھ کر سمجھ چکی تھی کہ دراک جا چکا ہے۔وہ اپنا ناشتہ لیے ٹی۔وی کے سامنے بیٹھ گئی ۔۔۔ابھی ٹی۔وی لگایا ہی تھا کہ ایک نیوز چینل پر یہ خبر نشر ہو رہی تھی۔۔۔۔

سب سے پہلے ہم آپ کو ایسی لعنت کے بارے میں بتانے جارہے ہیں جو شہری اور دیہی علاقوں میں موت کی ذمہ دار ہے اس کی وجہ سے ہر سال کئی لوگ موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں مگر موت کے بیوپاری اس کی فروخت سے بعض نہیں آتے۔اور وہ لعنت ہے غیر قانونی غیر معیاری کچی شراب۔۔۔پچھلے ماہ یہی شراب نوشی کی وجہ سے چوبیس افراد کی موت ہوئی جن میں دو خواتین بھی شامل تھیں۔پولیس کے ساتھ دیگر خصوصی ادارہ بھی ان کے ساتھ اس خفیہ آپریشن میں شامل عمل ہے۔

کل دیر رات اسسٹنٹ کمشنر اور پولیس نے ایسی ہی ایک جگہ پر چھاپا مارا

۔۔۔جہاں امپورٹڈ شراب کے ساتھ ساتھ کچی شراب کا بھی کام ہو رہا

تھا۔۔۔یہ لوگ بھاری مقدار میں کچی شراب سمگل کر رہے تھے

۔۔۔ایک خفیہ ذرائع سے اطلاع ملتے ہی پولیس نے اس جگہ ناکہ بندی کی

پھر وہاں سے گزرنے والے افراد اور گاڑیوں کی چیکنگ کی گئی۔۔۔

چیکنگ کے دوران ایک گاڑی تیز رفتاری سے ان کے قریب سے گزر گئی

۔۔

پولیس موبائل نے ان کا پیچھا کیا اور ان کے آگے جاتے گاڑی کو چاروں

اطراف سے گھیر کر انہیں روک لیا۔۔۔گاڑی کی تلاشی لینے پر وہی کچی

شراب برآمد ہوئی۔۔

ابھی یہ لوگ تلاشی لے ہی رہے تھے کہ ان پر جرائم پیشہ افراد کے باقی

ساتھیوں نے پیچھے سے پولیس اور اسسٹنٹ کمشنر پر حملہ کر دیا۔۔۔۔

پولیس کی نفری اور متعلقہ افسران کی باڈی لینگوتج سے لگ رہا تھا کہ معاملہ کافی سنگینی کا شکار ہو چکا ہے۔اس آپریشن میں پولیس کی جانب سے ایس ۔ایچ۔اولیڈ کر رہے تھے۔۔۔ملزمان نے خطرہ بھانپ لیا۔۔۔تو فائر کھول دیا۔۔۔دونوں اطراف سے فائرنگ کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔پولیس کی اور نفری طلب کرلی گئی۔۔۔۔

ملزمان کی پوزیشن واضح ہوتے ہی فائرنگ کی شدت میں بھی اضافہ ہوا۔۔۔ہمارے نیوز چینل کے بہادر کیمرہ مین بھی پولیس اور اسسٹنٹ کمشنر کے ساتھ ساتھ اس مقابلے میں شریک تھے۔۔۔جنہوں نے بہادری اور جرات مندانہ اقدام سے اس ساری صورتحال کو آپ تک پہنچا رہے تھے۔۔۔یہ دیکھیں یہاں پولیس ملزمان کو روکتے ہوئے اپنے گھیرے میں لے رہی ہے جبکہ ملزمان خود کو بچانے کے لیے جوابی فائرنگ کیے جا رہے ہیں۔پولیس نے ملزمان کے دو ساتھی گھیرے میں لے لیے

تھے مگر اس دوران ایک کی گولی اسسٹنٹ کمشنر دراک کی بازو کو چھو کر نکل گئی۔۔۔

ملزمان کو شاید اس کاروائی کا اندازہ نہیں تھا ان کے ہتھیاروں میں گولیاں ختم ہو چکی تو وہ ہراساں ہوئے۔۔۔اور یہی موقع پولیس کے لیے بہترین موقع ثابت ہوا۔۔ان کی حالت بھانپتے ہوئے باقیوں کو بھی حراست میں لے لیا گیا مگر چند افراد بھاگنے میں کامیاب ہو گئے۔۔۔۔۔

یہ ساری خبر سنتے ہی بدرا کے تو ہاتھ پاؤں ہی پھول گئے۔۔۔۔وہ کھانا وہیں چھوڑ پریشانی سے ادھر ادھر چلنے لگی۔۔۔

میرے پاس تو موبائل بھی نہیں جو انہیں کال کر کہ ان کے بارے میں" پوچھوں۔۔۔۔

وہ بے چینی سے اس کے گھر صحیح سلامت اور جلدی آنے کی دعا کرنے لگی۔۔۔۔

ادا صبح اٹھی تو اپنے گرد وزن محسوس کرتے ہوئے ساتھ دیکھا تو تقی جو پوری طرح نیند میں غرق تھا اپنی بھاری بازو اس پر رکھے ہوئے تھا۔۔۔

اس نے ناگواری سے اسے دیکھا اور خود پر سے اس کی بازو پیچھے ہٹائی۔۔۔

پھر واش روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔کچھ دیر بعد باتھ لیے فریش ہو کر باہر آئی تو خود کو کچھ ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

تقی ابھی بھی سو رہا تھا۔۔۔اس کا موبائل سامنے دیکھ ادا کی آنکھیں چمکیں ۔۔۔اسے زریعہ نجات مل گیا۔۔۔وہ دبے پاؤں سے چلتے ہوئے اس کے پاس سے موبائل اٹھا کر ابھی مڑی ہی تھی کہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے تقی نے اسے خود پر گرایا۔۔۔وہ اس افتاد کے لیے تیار نا تھی پہلے ہی ڈری ہوئی تھی۔۔۔۔

تقی کے اس عمل پر وہ آنکھیں میچ گئی۔۔۔۔

اور موبائل والا ہاتھ نیچے کیا۔۔۔۔

گڈمارننگ!!!!وہ ایک ہاتھ اس کی کمراور دوسرا گردن میں ڈالے اسے"
اپنے پر جھکا چکا تھا۔۔۔۔
ادا کے گیلے بال اس کے جھکنے کی وجہ سے اس کے چہرے پر
پھیلے۔۔۔ جس میں سے بوندیں ٹپک کر تقی کے چہرے پر گر رہی
تھیں۔۔۔ ٹھنڈی ٹھنڈی بوندیں اور بالوں میں سے آتی بھینی بھینی
خوشگوار مہک اس کے حواس مختل کیے دے رہی تھیں۔۔۔
کسی بھی طرح اس کے دیکھنے سے پہلے موبائل واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھنا
چاہتی تھی۔۔۔۔ جسم ہولے ہولے کپکپا رہا تھا۔۔۔اور پلکیں لرز رہی
تھیں۔۔۔ تقی کی پر حدت سانسیں خود کے چہرے پر محسوس کیے اس نے
جھرجھری لی۔۔۔۔
تقی کہ آنکھوں میں دیکھا جو پر شوق نگاہوں سے اسے اسے ہی دیکھنے میں
محو تھا۔۔۔

پھرنا چاہتے ہوئے بھی خود کو بچانے کے لیے اس نے تھوڑا جھک کر تقی کی آنکھ پر اپنے لب رکھ دیئے جس سے لمحے بھر کے لیے اس کی آنکھیں بند ہوئیں۔۔۔اور ادا نے اسی لمحے کا فائدہ اٹھا کر موبائل جھٹ اپنی جگہ پر واپس رکھا۔۔۔۔

ادھر تقی صاحب کے تو وارے نیارے ہو گئے۔۔۔وہ خود پر اس کی یہ پیار بھری عنایت سمجھ کر دوسری ہی دنیا میں پہنچا ہوا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جسارت کرتا۔۔۔ادا اسے دھکا دے کر پیچھے کرتی ہوئی وہاں سے اٹھی۔۔۔۔

ہائے کاش زندگی کی ہر صبح اتنی ہی حسین ہو۔۔۔۔۔یونہی چھوٹی چھوٹی" سی عنایتیں کرتی رہا کریں آپ کا تو کچھ نہیں جائے گا عاشقوں کا دن سنور جائے گا۔۔۔۔

وہ آہ بھر کر محبت سے چور لہجے میں بولا۔۔۔۔اس کی نظروں سے پھوٹتی الوہی چمک ادا کی آنکھیں بخوبی محسوس کر گئیں۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

مناسب رنگت، ستواں مغرور ناک، باریک ہونٹ، ہلکی سی مونچھیں۔تازہ شیو سے نمایاں نیلا ہٹیں، پیشانی پر بکھرے بھورے بال بلاشبہ وہ ایک مکمل خوبرو مرد تھا۔۔۔مگر اس دل کا کیا کرتی جو پہلے سے ہی کسی اور پر آچکا تھا۔۔۔۔

وہ اسے اگنور کرتی شیشے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔۔۔

پہلے نظریں ملانا پھر چرانا یہ کہاں کا رواج ہوا بھلا؟؟؟؟"

یا اسے بھی آپ کی ادا ہی سمجھوں مس ادا تقی گردیزی" وہ پیچھے سے آکر اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے آئینے میں اس سے مخاطب ہو کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

چھوڑو مجھے "ہاتھ بھی مت لگانا۔۔۔وہ سرد موسم سے بولی۔۔۔"

خود جو مرضی لگاؤ اور میں ہاتھ بھی نہ لگاؤں۔۔۔وہ تھوڑی دیر پہلے کیے گئے اس کے عمل پر مسکرا کر اسے یاد دہانی کروا رہا تھا۔۔۔

جلدی سے تیار ہو جاؤ ہمیں گھر کے لیے نکلنا ہے۔۔۔

کونسے گھر؟؟؟وہ اس کی بانہوں کا حصار توڑ کر حیرانی سے ں ولی۔۔۔"

گردیزی ولا ہمارا گھر۔۔۔۔میں نے ماما، بابا کو منا لیا ہے۔۔۔۔۔آج ہم"

دونوں گھر جانے والے ہیں سب بے صبری سے تمہارا انتظار کر رہے

ہیں۔۔۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔وہ ضدی انداز میں ڈریسنگ پر ہیر برش پٹخ کر"

بولی۔۔۔۔

کیوں تم میرے ساتھ اکیلے میں ٹائم سپینڈ کرنا چاہتی ہو۔۔۔؟ڈونٹ"

وری وہاں میں موقع خود ہی بنا لیا کروں گا۔۔۔وہ پاکٹ میں ہاتھ ڈالے

تھوڑا اتر چھا سر کیے مسکرا کر بولا۔

شٹ اپ"اپنی فضول باتیں اپنے پاس رکھو۔۔مجھے تم میں کوئی انٹرسٹ"

نہیں۔۔۔۔

میں کسی اور کو۔۔۔۔۔

ادا !!!!!!

وہ دھاڑا۔۔۔۔

باقی باتیں ایک طرف مگر تم نے کوئی الٹی سیدھی بکواس کی نا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔

ہاں کرتی ہوں میں کسی اور سے پیار جاؤ جو کرنا ہے کر لو۔۔۔وہ دھمکی" آمیز انداز میں بولی۔۔۔

کر لی بکواس وہ اس کے کھلے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے ہوئے بولا۔۔۔"

تمہاری سب باتیں برداشت کروں گا مگر میرے سامنے اگر کسی اور کا نام" لیا نا تو تم پر تمہارے وجود کے ایک ایک حصے پر ایسی چھاپ چھوڑوں گا کہ وہ حصہ خود چلّا کر گواہی دے گا۔۔۔کہ اس حصے پر کس کی ملکیت رہی۔۔۔

تقی نے اسے جھٹکا دے کر چھوڑا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے بھل بھل بہتے آنسو دیکھ اس کا دل پسیجا۔۔۔۔ آنکھیں بند کر کہ گہری سانس لی۔۔۔

پھر اسے اپنی بانہوں میں بھر کر اپنے ساتھ لگایا۔۔۔

کیوں ہمیشہ ایسی باتیں کرتی ہو کہ مجھے ناچاہتے ہوئے بھی غصہ آجاتا ہے"

۔۔۔وہ بے بسی سے بولا۔۔۔۔

دوپہر سے شام ہونے والی تھی مگر ابھی تک دراک کا کوئی اتہ پتہ نا تھا۔۔۔

اس کی نظریں بند دروازے پر لگیں تھیں۔۔۔

عصر کی نماز ادا کیے وہیں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔کہ اچانک دروازہ کھلا اور

دراک اندر آیا۔۔۔دراک کو سامنے دیکھ اس کی جان میں جان

آئی۔۔۔۔

مگر اس کے بازو پر لگی ہوئی چوٹ دیکھ کر پریشانی سے اس کی طرف

بڑھی۔۔۔

کیا ضرورت تھی آپ کو وہاں جانے کی؟ وہ غصہ بھری نگاہوں سے اسے" دیکھتے ہوئے تند و تیز آواز بولی۔

That's the part of my duty.....

پریشان نا ہو جانم چھوٹا سا زخم ہے جلدی بھر جائے گا" وہ اپنی خون آلود" شرٹ کے بٹن کھول کر اسے اتارے ایک طرف رکھ کر بولا۔۔۔

اسے آپ چھوٹا سا زخم کہہ رہے ہیں۔۔۔؟ کتنی درد ہو رہی ہو گی آپ کو" ؟؟؟؟ وہ اس کا درد محسوس کرتی ہوئی نم لہجے سے بولی۔۔

تم جو چُھو لو تو درد گھٹ جائے۔

آؤ میرے طبیب ہو جاؤ

وہ بدر اکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے اسے اپنی جانب کھینچ کر بولا۔۔۔۔

آپ کو اس وقت واقعی ایک طبیب کی ضرورت ہے، جو بیماری میں بھی" رومینس جھاڑنے سے باز نہیں آ رہے۔۔۔ وہ خفگی بھرے انداز میں دھیرے سے مسکرا کر بولی۔

تقی اور ادا دونوں گھر پہنچ چکے تھے۔۔۔ سب نے ادا کا خوش دلی سے خیر مقدم کیا۔۔۔

وہ خود بھی ابھی سب سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔ یہ سب واقعی اتنے اچھے ہیں یا اچھا بننے کا ڈھونگ رچا رہے ہیں۔۔۔

آخر کون ماں باپ اپنے بچے کی اتنی بڑی غلطی کو یوں معاف کرتا ہے۔۔۔ اس نے تو جہاں بھی دیکھا یا زیادہ تر خبروں میں ہی سنا تھا ایسا کچھ بھی کرنے پر یا تو والدین طیش میں آ کر بچوں کی جان لے لیتے ہیں یا بے دخل کر دیتے ہیں۔۔۔ مگر یہاں تو معاملہ ہی الٹا نکلا۔۔۔

تقی کے والدین نے ناکہ اسے صرف معاف کیا بلکہ اس کی بیوی کو بھی کھلے دل سے قبول کیا۔۔۔

اس کی خوب آؤ بھگت کی۔۔۔اس نے غور کیا وہاں کا ماحول۔۔۔سب نے مل کر گفتگو کی۔۔۔ہر کوئی ایک دوسرے سے ہنس کر بات کر رہا تھا۔۔۔جبکہ اس کے گھر میں اس نے کبھی اپنے نام نہاد ماں باپ کو آپس میں کبھی ہنس کر بات کرتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔نہ مل کر یوں ہنسی ٹھٹھولے کرتے۔۔۔

وہ خاموشی سے سب کا جائزہ لے رہی تھی کہیں ان کے منہ پر مکھوٹے نا ہوں۔۔۔۔دل کسی بھی بات کو اتنی جلدی قبولنے سے انکاری تھا۔۔۔وہ سب کو لے کر شک وشبہات میں مبتلا تھی۔۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ تقی کے والدین طمر اور وامق ہیں جو مثالی والدین ثابت ہوئے تھے سب کے لیے ایک مثال،

اس کا ذہن پراگندہ سوچوں کا محور بنا ہوا تھا۔۔۔۔اور دماغ میں کچھ چلنے لگا۔۔۔۔

۔🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

"آپ کے زخم سے بلیڈنگ تو رک نہیں رہی.... وہ پریشانی سے بولی۔۔۔"

آپ ایک بار ہاسپٹل سے چیک اپ کروا کر بینڈیج کروالیں۔۔۔۔وہ" متفکر انداز میں کہنے لگی۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔وہ لاپرواہی سے بولا۔۔۔"

میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گی پلیز اٹھیں۔۔۔ چلیں میں بھی آپ" کے ساتھ چلتی ہوں وہ اسے اٹھانے کی کوشش کرتی ہوئی بولی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میرا کہیں بھی جانے کا دل نہیں۔۔۔بس آرام کروں گا۔۔۔۔"

آرام کرنے سے کیا بلیڈنگ رک جائے گی۔؟"

اٹھیں نا پلیز۔۔۔۔

اچھا میری دوسری شرٹ لادو گی پلیز۔۔۔"

ابھی لائی۔۔۔۔

وہ تیز قدموں سے کمرے میں چلی گئی اور منٹوں میں پریس کی ہوئی شرٹ لے کر آئی۔۔۔۔

اور خود پہنانے لگی۔۔۔

جانم اگر روز ایسے ہی پہناؤ تو میں روز بیمار ہونے کے لیے تیار ہوں۔۔۔۔"

فضول باتیں مت کریں۔۔۔ چلیں جلدی۔۔۔وہ بٹن بند کرتی ہوئی" بولی۔۔۔اگر نارمل بات ہوتی تو وہ کبھی بھی ایسا نہیں کرتی مگر اسے اس حالت میں دیکھ کر کچھ بھی اور سوچنے کے قابل نہ تھی۔

وہ بلیک کلر کا سوٹ کے ساتھ کا دوپٹہ نماز کے سٹائل سے سر پر اوڑھے اس کے ساتھ باہر نکلی۔۔۔۔

ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کی تو دونوں ہاسپٹل روانہ ہوئے۔۔۔۔
چیک اپ کے بعد ڈاکٹر نے کچھ احتیاطی تدابیر بتائیں۔اور میڈیسن لکھ کر دیں۔۔

راستے میں ایک فارمیسی سے ڈرائیور کو میڈیسن لینے بھیجا۔۔۔۔

دراک اور بدرا دونوں گاڑی میں موجود تھے۔۔۔بدرا نے دراک کے شانے پر سر رکھا۔۔۔۔دراک نے اس کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر پریشانی کے سائے لہرا رہے تھے۔۔۔۔

بدرا نے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے۔۔۔اور یہ منظر کسی دو آنکھوں نے بڑی حسد بھری نگاہوں سے دیکھا۔۔۔۔

وہ آج جلد ہی کلب سے نکل آیا تھا اور ابھی جب سے اپنے جہازی سائز بیڈ پر لیٹا سموک کر رہا تھا کیونکہ اسے وہاں راستے میں کسی اجنبی کے ساتھ بیٹھے

دیکھ کر اس کا دم گھٹنے لگا تھا، یہ سوچ ہی اسکی رگیں پھول رہی تھی کہ اب وہ لڑکی کسی اور کی ملکیت ہے، اس سے اپنی ذلت کا بدلہ لیتے ہوئے۔۔۔

یہ گیم کھیلتے کھیلتے وہ اسے گنوا بیٹھا تھا، دل کا درد حد سے بڑھا تو اس نے غصے میں اٹھ کر سائیڈ ٹیبل پر ٹھوکر ماری، جس سے وہ ٹیڑھی ہوتے ہوئے نیچے گری اور اس پر لگا کانچ ٹوٹ کر چکنا چور ہو گیا، اپنی لہو رنگ آنکھوں کو اس نے جھپکا، بہت کوشش کے باوجود پچھلے کئی دنوں سے اسکی آنکھوں میں سے سرخی نہیں جا رہی تھی، اسے اب اس انسان سے بھی نفرت ہونے لگی، جس نے اس لڑکی کو اپنی ملکیت بنا لیا تھا، وہ تو اسکی تھی "بذل آفندی" کی پھر کیسے اب وہ کسی اور کی ہوئی،

اگر ان کی شادی ہو چکی ہو گی تو؟، مطلب دونوں نے ایک ساتھ خوبصورت لمحات گزاریں ہونگے، اور۔۔۔ اور وہ تو اسکے گھر پر

ہو گی۔۔۔اسکی بیوی کی حیثیت سے۔۔۔غصے کی زیادتی سے بذل کا چہرہ حد سے زیادہ سرخ ہو گیا تھا۔

آآآآہ

اسکی اذیت بھری دھاڑ پورے گھر میں گونجی تھی شدید جنون کی حالت میں بذل نے پورا کمرہ تہس نہس کر کے رکھ دیا، پھر گرنے کے انداز میں وہ زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھتا ہوا اپنے بال جکڑ گیا، کافی دیر بعد تھوڑا بہت خود پر کنٹرول ہوا تو اسے یاد آیا

یہ تو وہی آفیسر تھا جس نے کل خفیہ چھاپہ مار کر ساری کچی شراب بر آمد کر لی تھی۔۔۔اس کا کتنا نقصان ہوا تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔۔۔۔وہ خود تو بچ کر نکل گیا مگر جاتے جاتے اسسٹنٹ کمشنر دراک علی پر فائر کرنا نا بھولا۔۔۔۔۔۔

اپنی زندگی کے آخری دنوں کو گن لے دراک علی۔۔۔۔۔۔بزل کے دونوں نقصان تیرے ہاتھوں سے ہوئے۔۔اب اپنی غلطیوں کا خمیازہ بھگتنے کے لیے تیار ہو جا۔۔۔۔۔

خون آلود آنکھوں سے نفیس کارپیٹ کو گھورتے ہوئے وہ نہایت نفرت سے غرایا۔۔۔۔۔

یہ ایک کلب کے تہ خانے کا منظر تھا اندر گھپ اندھیرے میں صرف ایک چھوٹا سا بلب لگا تھا، جس سے بمشکل آس پاس کا منظر نظر آرہا تھا، اس اندھیر تہ خانے میں کچھ لڑکیوں کی رونے تو کچھ کی چیخنے کی آوازیں گونج رہیں تھیں،

انہیں لڑکیوں میں سے کچھ بلکل کونے میں گھٹنوں پر سر رکھے خاموشی سے بیٹھی تھیں، محبت کے نام پر ماں باپ کو چھوڑ کر گھر سے چھپ کر نکلی ہوئی لڑکیاں یہ بھول جاتی ہیں جو مرد اسے بہلا پھسلا کر ماں باپ کو چھوڑنے کا کہے وہ کبھی خود اسکا نہیں ہو پائے گا ارد گرد لڑکیاں جن میں سے کچھ اغواء ہو کر تو کچھ اسی کی طرح جھوٹی محبت کے بہکاوے میں یہاں تک لائیں گئیں تھیں، بری طرح رو رہی تھیں۔

کتنے پیسے دے رہی ہے بڑھیا۔۔۔؟"

اگر تو کوٹھے سے اچھے پیسے ملے تو ٹھیک نہیں تو ان سب کو دبئ سمگل کر کہ اچھا منافع کمایا جا سکتا ہے۔۔۔ کیوں بذل؟؟؟؟

جی سر اور اس شخص کے آگے سر جھکائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کیا کہتے ہو تم؟؟؟ سر کوٹھے پر پہلے بھی کئی لڑکیاں بیچ چکے ہیں مگر میرا خیال ہے دبئی والا آپشن بیسٹ ہے۔۔۔۔

واہ میرے چیتے!!!! شاباش۔۔۔وہ اس کی کمر پر تھپکی دے کر بارعب آواز میں بولا۔۔۔۔۔

تمہیں اپنے گینگ میں شامل کر کہ ہم نے کوئی غلطی نہیں کی۔۔۔۔ جاؤ آج اسی خوشی میں سارا دن ریسٹ کرو اور جشن مناؤ۔۔۔یہ لو ۔۔۔۔۔

اس بھدے اور حبشی کی طرح دکھنے والے لمبے چوڑے انسان نے ایک امپورٹڈ شراب کی بوتل اس کی طرف پھینکی۔۔۔
جسے بذل نے ایک ہی جست میں کیچ کر لیا۔۔۔۔۔
بذل وہاں سے باہر نکلا۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اور کلب کے اوپری منزل پر بنے کمروں میں سے ایک میں چلا گیا۔۔۔۔

🌷🌷🌷🌷🌷🌷

تقی صبح ہوتے ہی یونی کے لیے نکل چکا تھا اس کے فائنلز سٹارٹ ہونے والے تھے۔۔۔۔

اسلام و علیکم !!! ادا کمرے سے نکل کر باہر آئی تو طمر میڈ سے ناشتے کے برتن اٹھوا رہی تھی سب ناشتہ کر کہ جا چکے تھے۔۔۔

! وعلیکم السلام "

آؤ بیٹا بیٹھو۔۔۔۔

تمہارے لیے کیا ناشتہ بنواوں ؟؟؟ ناشتے میں کیا کھانا پسند ہے تمہیں ؟؟؟ طمر نے لہجے میں پیار سموئے ہوئے پوچھا۔

آنٹی کچھ بھی دے دیں۔۔۔۔"آنٹی کیوں؟؟؟"

ماما بولو جیسے تقی بولتا ہے مجھے اچھا لگے گا۔۔۔۔

" جی اچھا"

آنٹی۔۔۔اوہ۔۔۔میرا مطلب تھا ماما کیا میں ہاسٹل جاسکتی ہوں مجھے "وہاں سے اپنا کچھ سامان لینا تھا۔۔۔کچھ ہی دیر میں واپس آجاؤں گی۔۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

طمر اس کی بات سن کر پہلے تو شش وپنج میں مبتلا ہو گئی۔۔پھر مسکرا کر کہا ۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا تم ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ لے آؤ ہاسٹل سے چیزیں۔۔۔

اوہ۔۔۔یو آر سو سویٹ ماما۔۔۔وہ ان کے گال کو چوم کر پیار سے" بولی۔۔۔

طمر نے بھی اس کا گال تھپتھپا کر کر مسکرا دیا۔۔

یہ لو۔"اس نے ہاتھ میں موجود کاغذات اس کی طرف بڑھائے۔۔"

"یہ کیا ہے؟"

تعبیر نے اچنبھے سے کاغذات کو دیکھ کر پوچھا۔۔

خود ہی دیکھ لو"وہ سپاٹ انداز میں بولا۔"

وہ کاغذات کھول کر دیکھنے لگی۔۔جب دیکھا تو اپنی آنکھوں پر یقین کرنا نا ممکن لگا۔۔۔۔۔"تم ایسا کیسے کر سکتے ہو؟؟؟؟ وہ اس کا کالر پکڑ کر چلائی۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔اب تم مجھے چھونے یا ذلیل کرنے کا حق کھو چکی ہو" ۔۔۔

میں نہال شاہ آج اپنے پورے ہوش و حواس میں تعبیر تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔

اس نے یہ لفظ مزید دو بار دہرائے۔۔

نہیں نہال میرے ساتھ ایسا مت کرو۔۔۔وہ دونوں کانوں پر ہاتھ رکھ کر" زور سے چیخی۔۔

مگر جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا تھا۔۔۔۔

"تم جانتے نہیں تم نے میرے علاوہ خود پر بھی ظلم کیا ہے۔۔۔۔۔۔"

پاپا کی یہ شرط تھی کہ اگر تم نے مجھے طلاق دی تو یہ سب یہ گھر، جائداد سب کچھ نیلام ہو جائے گا اور پیسے ٹرسٹ میں چلے جائیں گے۔۔۔۔۔۔ میرے ساتھ ساتھ تم بھی سڑک پر آ جاؤ گے۔۔۔۔۔ نہایت ہی گھٹیا انسان نکلے تم۔۔۔۔۔۔

وہ حقارت آمیز انداز میں بولی۔۔۔۔۔

اپنے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟؟؟؟ وہ بھی سرد لہجے میں پوچھ "گیا۔۔۔۔۔

آج یہ بات ثابت ہو گئی۔ جو جیسا ہو اسے ویسا ہی ملے گا۔۔۔۔۔ میں نے" تمہیں دھوکا دیا بدلے میں مجھے بھی دھوکا ملا۔۔۔۔۔

تم نے ساری عمر جھوٹ بولا۔۔۔۔۔

تم جانتی ہو تمہاری وجہ سے میں کتنی زندگیاں برباد کر گیا۔۔۔۔ صرف" اور صرف تمہارے اک جھوٹ سے۔۔۔

وہ شکستہ لہجے میں بولا۔

اب مزید مجھ میں سکت نہیں اس دوغلے اور جھوٹے رشتے کو نبھانے کی ۔۔۔اور اس کے نتیجے میں چاہے میں سڑک پر کیوں نا آجاؤں مجھے کوئی پرواہ نہیں۔۔۔

کچھ تو تم جیسی انا پرست عورت کو بھی تو سزا ملے۔۔۔ مگر میں کسی کو سزا" دینے والا کون ہوتا ہوں۔۔۔۔۔

مجھے میری باقی ماندہ زندگی میں صرف دو چیزوں کی خواہش ہے ایک تو اللہ" تعالیٰ سے مغفرت کا طلبگار ہوں اور دوسرا اپنی بیٹی سے۔۔۔یہ کہتے ہوئے وہ رنجیدا ہوا۔۔۔۔

مرنے سے پہلے ایک بار اس سے اپنے لیے کی معافی کا خواستگار ہوں۔۔۔۔۔

ہر بچھڑنے والا رشتہ ہمارے جسم میں موجود ایک احساس کو مردہ کر جاتا" ہے،

کیوں کہ کچھ لوگ ہمارا یقین مار جاتے ہیں،

کچھ اعتماد، کچھ خوشیاں، کچھ پیار اور کچھ ہماری اصل شخصیت۔۔۔

وہ یہ کہتا ہوا شکستہ قدموں اور ڈھیلے وجود سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

تعبیر نڈھال وجود لیے وہیں ڈھ گئی۔۔۔

Zubi Novels Zone

آپ یہاں ہی گاڑی روک دیجیے۔۔۔۔۔

وہ ہاسٹل کے سامنے ڈرائیور کو گاڑی کھڑی کرنے کو بولی۔۔۔۔

جی میڈم "وہ مؤدب انداز میں بولا"

وہ اندر بڑھ گئی۔۔۔۔۔

اپنے ہاسٹل کے کمرے میں جا کر وہاں سے کچھ پیسے لیے اور دوسرے راستے سے وہ دوبارہ وہاں سے باہر نکلی اور ایک رکشہ کو روکتے ہوئے ایک ایڈریس بتایا۔۔۔۔

رکشہ ڈرائیور نے رکشہ کو اسی سمت موڑ دیا۔۔۔۔۔

آدھے گھنٹے کی مسافت طے کیے وہ ایک عجیب و غریب جگہ کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔

جگہ کا نام پڑھتے ہوئے بھی اسے شرم نے آگھیرا۔۔۔۔

مگر مرتی کیا نا کرتی کے مصداق وہ اندر چلی گئی۔۔۔

اس نے مجھے یہاں کیوں بلایا؟؟؟ وہ سوچنے لگی مگر سوچنے کے لیے زیادہ" وقت نہیں تھا۔۔۔

تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے وہ ایک جگہ رکی۔۔۔

پلیز مجھے بتادیں کہ بذل آفندی کہاں ملیں گے؟؟؟

اس نے بالآخر ہمت کیے پاس سے گزرتے ایک شخص سے پوچھا۔۔۔

وہ اوپر والے فلور پر روم نمبر 22 میں ہیں۔۔۔

وہ راہداریاں کراس کرتے ہوئے دروازے تک پہنچی۔۔۔۔

اور دروازہ کو باہر سے ناک کیا۔۔۔۔

کون ہے؟"اندر سے بذل کی بھاری آواز آئی۔۔۔۔"

ادا نے ہینڈل گھمایا تو دروازہ چرررررر کی آواز سے اپنے آپ کھل گیا۔۔۔۔۔

هیلو مام !اس نے آتے ہی خوشدلی سے کہا۔

ہیلو مائی ہینڈسم سن "جواباً طمر نے بھی مسرور انداز میں کہا۔"

آج یونی سے اتنی جلدی واپسی خیر تو ہے؟طمر اپنے بیٹے تقی کو مسکرا کر" چھیڑتے ہوئے بولی۔

وہ خجالت سے کان کھجانے لگا۔۔۔

وہ کیا ہے ناما م آپ کی بہو کی یاد آ رہی تھی۔۔۔۔۔۔"

اچھا جی اسی لیے جلدی واپسی۔۔۔۔۔"

میں نے سوچا کیوں نا اسے تھوڑی سی شاپنگ کروا دوں۔۔۔۔۔

پر وہ تو گھر نہیں۔۔۔۔"

کیا؟؟؟ کدھر گئی وہ مام؟۔۔۔۔وہ پریشان ہوتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کر بولا۔۔۔

بیٹا وہ کہہ رہی کہ اسے ہاسٹل سے کچھ ضروری سامان چاہیے تو میں نے کہہ دیا کہ ڈرائیور کے ساتھ جا کر لے آئے۔۔۔"

مام آپ نے اسے جانے ہی کیوں دیا۔۔۔؟"

کیا تقی اب میں اتنی بھی اہمیت نہیں رکھتی کہ اسے اجازت دے سکوں

۔۔۔وہ خفگی بھرے انداز میں بولی۔

"نہیں مام ایسی بات نہیں پلیز ناراض مت ہوں۔۔۔اب میں انہیں یہ

کیسے بتاؤں کہ ان کی بہو نے مجھ سے خوشی سے شادی نہیں کی۔۔۔

بلکہ۔۔۔اور وہ بے وقوفی میں کوئی الٹا سیدھا قدم نہ اٹھالے۔۔۔۔مگر

یہ بات وہ صرف سوچ ہی سکا۔۔۔

مام آپ ہم سب کی زندگی کے ہر چھوٹے بڑے فیصلے کا پورا اختیار رکھتی ہیں

۔۔۔بس وہ تھوڑی عقل سے پیدل ہے آپ کی بہو اسی لیے کہا۔۔۔

پلیز مام ناراض نا ہونا پلیز زززز۔۔۔۔"

ارے نہیں ہوتی۔۔۔جاو دیکھو اسے جا کر۔۔۔"

لویو مام۔۔۔۔۔وہ زور سے انہیں گلے لگا کر چھوڑتا ہوا باہر کی طرف بھاگا۔۔۔

اوہ ڈرائیور انکل۔۔۔۔؟

اس نے فون سے کال ملائی۔۔۔

دوسری ہی بیل پر ریسیو کر لی گئی۔۔۔۔

ہیلو ڈرائیور انکل کہاں ہیں آپ اس وقت ؟"

بیٹا میں ہاسٹل کے باہر کھڑا ہوں بٹیا کا انتظار کر رہا ہوں ایک گھنٹے سے ابھی تک باہر نہیں آئی۔۔۔

تقی کا اس بات پر ماتھا ٹھنکا۔۔۔۔۔

آپ پلیز اندر جا کر پتہ کریں کہاں ہے وہ۔۔۔ جیسے ہی کچھ پتہ چلے مجھے کال بیک کریں۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔۔

تقی نے ابھی فون پاکٹ میں ڈالا ہی تھا کہ میسج نوٹیفکیشن آئی۔۔۔اس نے میسج نوٹیفکیشن اوپن کر کہ دیکھی تو۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سامنے بستر پر نیم دراز تھا۔۔۔ بھوری آنکھوں میں سرخی تھی ۔۔۔شراب کی بوتل ایک ہاتھ میں پکڑے ہوئے وہ نشے میں تقریباً دھت تھا۔۔۔۔

دروازہ لاک کردو"اس کی گھمبیر آواز کمرے میں گونجی۔۔۔۔"

ادا نے ڈرتے ہوئے اس کے کہنے پر دروازے کو لاک لگایا۔۔۔

اس موقع پر کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ !

تھکن تو ہو گی جب تم اس کو قبول نہیں کرو گے جس کا رخ تمہاری طرف"
ہو گا۔

اور بھاگ اس کی طرف جا رہے ہو جس کی پشت تمہاری طرف ہے۔۔۔

یاد رکھو جو تمہاری طرف آتا ہے وہ بھیجا گیا ہے،

اور جو تم سے دور جائے وہ تم سے تمہاری بھلائی کے لیے ہٹایا گیا ہے۔

پس اگر تم خود اس گھڑے میں گرنے کو تیار ہو تو کوئی تمہیں روک نہیں سکتا"""""

""""""""" ادھر آؤ میرے پاس"

وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی ہوئی اس کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔۔۔

اس جگہ پر آتے ہوئے اس نے خود کو مردوں کی عجیب و غریب نظروں سے بچانے کے لیے سر پر دوپٹہ اوڑھ لیا جو ہمیشہ گلے میں ڈالے رکھتی تھی۔۔۔

بذل نے اس کا سر تا پا جائزہ لیا۔۔۔

سفید اور سرخ کیپری اور شرٹ میں ملبوس سر پر دوپٹہ اوڑھے ہوئے تھی۔۔۔۔

وہ تھوڑا سا اٹھا۔۔۔۔

آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھانے لگا۔۔۔۔

نشے میں ایک بھی دو دو دکھائی دے رہے تھے۔۔۔۔

اس نے آنکھیں بند کر کے دوبارہ سے کھولیں۔۔۔۔

بدرا" وہ بے یقینی سے اس کے گال کو چھو کر خمار زدہ آواز میں بولا۔۔۔"

یہ کیا کر رہے ہیں بذل میں ادا ہوں۔۔۔مجھے آپ سے مدد چاہیے"

۔۔۔پلیز مجھے نکالیں وہاں سے۔۔۔۔۔۔میں اب وہاں واپس نہیں جانا چاہتی۔۔۔۔

وہ منت بھرے انداز میں بولی۔۔۔۔

مگر مقابل ہوش میں ہوتا تو اس کی بات سنتا۔۔۔۔وہ بے اختیار ہوا بدرا کو دیکھ کر

اس کی نظر صرف دکھائی دیتا ہوئے چہرے پر تھی سنائی کچھ نا دے رہا تھا۔۔۔

وہ پوری طرح مدھوش کن نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔
بدرا آج پوری طرح میری ہو جاؤ۔۔۔وہ اس کھینچ کر بستر پر گراتا ہوا""""
اس پر جھکا۔۔۔

پیچھے ہٹیں پلیز۔۔۔ادا اس کی مضبوط ترین گرفت میں زخمی چڑیا کی مانند"
پھڑ پھڑا رہی تھی۔۔۔۔

دراک نے اپنے بھاری بوٹوں سے ایک ہی زوردار ٹھوکر مارتے ہوئے

دروازہ توڑ دیا۔۔۔۔۔

پھر ایک ہی جست میں اس کے پاس پہنچا۔۔۔۔

اور بذل کو کالر سے پکڑ کر گھسٹتے ہوئے بستر سے نیچے پٹخا۔۔۔۔

تقی جو اس سے دو قدم ہی پیچھے تھا۔۔۔

اس نے بھی بذل کو ادا پر جھکے ہوئے دیکھ لیا تھا۔۔۔۔۔

ادا جس کی درگوں حالت اور تنفس بگڑا ہوا تھا۔۔۔۔

اس کی نظریں تقی پر پڑیں۔۔۔۔

جو شعلہ اگلتی ہوئی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

تقی کی شکوہ کناں کاٹ دار نظریں دیکھ وہ خود کو شرم کے مارے زمین میں

دھنستا ہوا محسوس کرنے لگی۔۔۔۔

بدر امیرے پاس آؤ۔۔۔۔اس بار میں تمہیں خود سے دور نہیں جانے "

دوں گا۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ ادا کی طرف مڑا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگا۔۔۔

دراک نے اس کے منہ سے بدرا کا نام سن کر ایک زوردار پنچ اس کے ناک کی ہڈی پر مارا۔۔۔۔

اس پر چھایا شراب کا نشہ پل بھر میں غارت ہوا۔۔۔اور ہوش کی دنیا میں لوٹا۔۔۔ناک میں سے خون کی لکیر نکلنے لگی۔۔۔

"میں اس خبیث کو چھوڑوں گا نہیں کیسے اس نے میری بیوی کو ہاتھ بھی لگایا۔۔"

تقی بذل کی جانب بڑھتا ہوا غرایا۔۔۔۔

تقی کے منہ سے ادا کے لیے بیوی کا لفظ سنے دراک ٹھٹھکا۔۔۔

"تقی اسے لے کر فورا یہاں سے نکلو۔۔۔کسی بھی وقت پولیس یہاں پہنچ سکتی ہے اس سے میں نپٹ لوں گا۔۔۔

ورنہ اس کیس میں اس کا نام بھی آئے گا۔۔۔"

تم جلدی جاؤ یہاں سے"۔۔۔۔دراک بذل کی گردن میں بازو ڈال کر اسے قابو کرتا ہوا بولا۔۔۔۔

مگر دراک بھائی"؟؟؟؟"

جاؤ"!!!!!وہ دھاڑا۔۔۔۔"

تقی نے بت بنی ادا کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے دوڑ لگائی۔۔۔۔۔

باہر سے پولیس کی گاڑی کے سائرن کی آواز سن کر اس نے بیک سائیڈ کے دروازے سے گزر کر باہر کی راہ لی۔۔۔۔۔

ڈرائیور پہنچ چکا تھا باہر۔۔۔۔

تقی نے ادا کو پچھلی طرف کا دروازہ کھول کر اندر پٹخنے کے انداز میں بٹھایا

۔۔۔۔

اور دھاڑ کی آواز سے دروازہ بند کیا۔۔۔

اور خود ڈرائیور کے ساتھ اگلی نشست پر بیٹھا تو ڈرائیور نے تقی کے اشارے پر گاڑی تیز رفتاری سے بڑھا دی۔۔۔۔۔

کون ہے تو"؟؟؟"

اور بدرا کو کیسے جانتا ہے"؟؟؟"

دراک اس کی گردن پر گرفت سخت کرتے کرخت آواز میں پھنکارا

تو کون ہے مجھ سے پوچھنے والا۔۔۔رکھیل تھی وہ میری۔۔۔کئی"
راتیں رنگین کر چکی ہے میری۔۔۔اپنی مردانگی دکھا چکا ہوں اسے تو کہے
تو اور بتاؤں ؟؟؟؟۔

وہ خباثت سے جھوٹ گھڑتے ہوئے گردن ترچھی کر کہ مسکرایا۔۔
اپنی طرف سے ترپ کا پتا پھینکا دراک کو اس سے بدظن کرنے کے لیے

بڑا مرد بنتا ہے نا تو آج تیری ساری مردانگی نکال نہ دی تو میرا بھی نام"
دراک نہیں۔۔۔۔

وہ اسے خون آشام نظروں سے دیکھ کر دھاڑا۔۔۔۔۔۔

اس نے بذل کو دھکا دے کر چھوڑا پھر اس کی نازک جگہ پر لات ماری۔۔۔

وہ درد کے مارے بلبلا اٹھا۔۔۔۔دراک نے اسے زمین پر گرا کر اس کے پیٹ میں کہنی ماری۔۔۔وہ کراہتے ہوئے اپنی جگہ سے اچھلا۔۔۔۔

پھر ڈھ گیا۔۔۔۔

پولیس کی نفری وہاں پہنچ چکی تھی۔۔۔

بذل اس کی مضبوط پکڑ میں مچل رہا تھا۔وہ بالکل بے بس لگ رہا تھا۔اس کی آنکھیں سانس رکنے کے باعث سرخ ہو رہی تھیں۔

دراک کا چہرہ غصے سے سرخ پڑ گیا تھا۔اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔۔۔۔بذل دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن چھڑانے کی کوشش کرنے لگا۔

وہ اسے مارتا گیا۔۔۔غصہ تھا کہ ٹھنڈا ہونے کو نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

بدرا کے بارے میں اس شخص سے بکواس سن کر اس کے دماغ کا پارہ چڑھ چکا تھا۔۔۔۔

"سر پلیز بس کریں۔۔۔۔مر جائے گا یہ۔۔۔۔"

پولیس اہلکار اس کی بازو پکڑ کر اسے پیچھے کھینچنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔۔

وہ اٹھتے اٹھتے اس کی کمر پر بوٹ کی ٹوہ سے جاندار ٹھوکر مارنا نہ بھولا۔۔۔۔

اتنی مار کھانے کے باوجود بھی بذل کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔۔۔

طیش کے مارے دراک کا خون کھول اٹھا۔۔۔

ایک بار وہ پھر اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔

چار پانچ اہلکار بھی اسے قابو نا کر پا رہے تھے۔۔۔ڈی۔ایس۔پی جواد نقوی نے بروقت پہنچ کر دراک کو پر سکون کیا۔۔۔۔

بذل کو ہتھکڑیاں لگائے اب پولیس موبائل میں ڈالے ساتھ لے جا رہے تھے۔۔۔۔ جاتے جاتے بھی وہ پلٹ کر شیطانی مسکراہٹ اچھال گیا۔۔۔۔۔

وہ دونوں گھر پہنچے تو تقی تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپری منزل پر بنے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

ثمر اور وامق جو شام کی چائے کے لیے باہر لان میں موجود تھے تقی کو یوں غصے میں پہلی بار دیکھ کر حیران ہوئے۔۔۔۔۔

ادا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے اس کے پیچھے جا رہی تھی۔۔۔

طمر اور وامق نے محسوس کیا کہ ان دونوں کے درمیان ضرور کچھ اَن بن ہوئی ہے۔۔۔ مگر خاموش رہے کہ یہ ان دونوں کے بیچ کا معاملہ ہے وہ خود ہی سلجھالیں گے۔۔۔

ادا نے کمرے میں آکر دیکھا لائٹ آف تھی۔۔۔اور وہ اوندھے منہ بستر پر لیٹا ہوا تھا۔۔۔۔

اس میں زرا بھی ہمت نا تھی اس سے بات کرنے کی۔۔۔

وہ کمرے میں موجود ٹو سیٹر صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

"انہوں نے کبھی مجھے چاہا ہی نہیں، میں ہی پاگل تھی جو ان کے دل میں اپنا نام تلاش رہی تھی سوچتی تھی وہ ضرور مجھے اپنائیں گے، مگر ان کے دل میں تو بدرا ہے۔۔۔ کیسے وہ بس اسی کا نام لیے جا رہے تھے۔۔۔۔ کیا میرا کوئی بھی نہیں جو مجھ سے پیار کرے۔۔۔ نا ممانا بابا۔۔۔اور میں نے جسے چاہا وہ بھی نہیں۔۔۔

انہوں نے بھی مجھ سے بدلے کے لیے شادی کی۔۔۔۔یہ بھی مجھ سے پیار نہیں کرتے اس نے دکھی دل سے تقی کی طرف دیکھ کر سوچا۔۔

اگر وہ تم سے بدلہ لینا چاہتا تو تمہاری ناراضگی کے ڈر سے تمہیں یوں چھوڑ" نہ دیتا اپنے حقوق حاصل کر لیتا اس رات۔۔۔مگر اس نے تمہاری خوشی کا احساس کیا۔۔۔اسے تمہارے آنسو دکھائی دیئے اور وہ اپنا غصہ بھلائے نرم پڑا۔۔۔ورنہ کون اسے روک سکتا تھا جب کہ تم پوری اس کی دسترس میں تھی۔

ZNZ Zubi Novels Zone

اور آج اس نے جس طرح تمہاری حفاظت کی۔۔۔کیا وہ بدلہ تھا۔۔؟

آج جس طرح وہ پریشان تھا کیا وہ بدلہ تھا۔۔اس کے دل نے اسی سے کئی سوال پوچھ ڈالے۔۔۔جن سوالوں کا اس کے پاس فی الوقت کوئی بھی جواب نہیں تھا۔۔۔

بیٹھے بیٹھے اسے تقریباً دو گھنٹے گزر چکے تھے۔۔۔۔

مگر تقی اپنی جگہ سے ٹس سے مس نا ہوا۔۔۔۔

اب تو دادا کو اس کی حالت پر تشویش ہونے لگی۔۔۔۔

باہر دروازے پر دستک ہوئی تو اس نے دروازہ کھولا۔۔۔۔

میڈ تھی۔۔۔

آپ کو میڈم جی ڈنر کے لیے بلا رہی ہیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے ہم آتے ہیں۔۔۔۔ وہ اسے کہہ کر مڑی اور تقی کے قریب آئی"
۔۔۔

وہ۔۔۔ وہ با۔۔۔ باہر ڈنر پر بلا رہے ہیں۔۔۔ وہ ڈر کے باعث ہکلاتے"
ہوئے بولی۔۔۔

مگر جواب ندارد پا کر اس نے دیکھا تقی کی آنکھیں بند تھیں۔۔۔۔

ادا نے ہمت مجتمع کیے اس کے بازو پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے ہلا کر جگانا چاہا۔۔۔

تو ایک پل کے لیے تو ایسا لگا کہ اس نے انگارہ چھو لیا ہو۔۔۔ وہ تیز بخار کے زیر اثر تپ رہا تھا۔۔۔

پھر اس نے تقی کے گال پر ہاتھ رکھ کر بخار کی شدت کو محسوس کرنا چاہا۔۔۔

ابھی اس نے ہاتھ رکھا ہی تھا کہ تقی نے زور سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔

اور سر کے نیچے سے تکیہ نکالے منہ پر رکھے کروٹ بدل کر لیٹ گیا۔۔۔

وہ چہرہ دھو کر باہر چلی گئی جہاں سب اس کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

تقی نہیں آیا بیٹا؟ وامق نے پوچھا"

نہیں بابا وہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔ اس نے جھجھکتے ہوئے" بتایا۔۔۔۔

کیا کہا آپ نے زرا پھر سے کہنا.....وہ بولا۔۔۔"

ادا نے نظر اٹھا کر وامق کی طرف دیکھا جو شفیق نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

بابا" وہ دھیرے سے الفاظ دہرا گئی۔۔۔"

مجھے بہت اچھا لگا۔۔ تم بالکل میری بیٹی جیسی ہو۔۔ بلکہ آج سے میری" بیٹی ہو۔۔ کوئی بھی شکایت ہو بلا جھجک مجھ سے کہہ سکتی چاہے وہ شکایت تقی کی ہی کیوں نہ ہو۔۔اس سے میں خود ہی نپٹ لوں گا۔۔۔

اور کچھ بھی چاہیے کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو تمہاری مما۔۔۔اس نے طمر کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔یہ ہے نا یہاں تمہیں کسی بھی چیز کی کمی محسوس نہیں ہونے دے گی۔۔۔

میں جانتا ہوں سگے ماں باپ کی کمی کوئی بھی پوری نہیں کر سکتا مگر ہم کوشش تو کر سکتے ہیں۔۔۔وامق کے لہجے میں محبت کی جھلک تھی۔

میرے سگے ماں باپ کوئی نہیں انہوں نے بھی مجھے یتیم خانے سے لیا"

تھا۔۔۔

وہ ان دونوں کی خود کے لیے محبت محسوس کرتے ہی پشیمان ہوئی۔۔۔

وہ اس سے اتنا اچھا برتاؤ کر رہے ہیں اور وہ تھی کہ اپنے خول سے باہر نکلنے پر

مائل ہی نہیں تھی۔

ان کی اپنایت پر اس کے گرد بنا خود ترسی کا خول چٹخا۔۔۔۔۔

اور وہ انہیں اپنی ذات کی سچائی بتا گئی۔۔۔۔

طمر اور وامق تو شاک ہوئے ہیں تھے۔۔۔ مگر اوپر کمرے سے باہر نکلا تقی

بھی اس کی بات سن گیا۔۔۔۔۔

وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے آیا۔۔۔۔۔

طمر کی نظر اس کے سرخی مائل چہرے پر پڑی تو بے چینی سے اٹھ کر اس کی

طرف بڑھی۔۔۔

کیا ہوا تقی کیا طبیعت زیادہ خراب ہے؟؟؟"

مام ٹھیک ہوں" وہ لاپرواہی سے بولا۔۔۔۔"

ادھر آکر بیٹھو۔۔۔۔وہ اسے ڈائننگ کی طرف لے جا کر اس کی چیئر پر" بٹھاتی ہوئی بولی۔

اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا جو دہک رہی تھی۔۔۔

تمہیں تو بخار ہے"اس نے فکر مندی سے کہا۔"

پہلے کچھ کھا لو تھوڑا سا پھر میڈیسن دیتی ہوں۔۔۔۔"

مام کچھ بھی کھانے کا دل نہیں بس ایک مگ کافی کا بنوا دیں۔۔۔۔"

تقی کافی نہیں پھر نیند نہیں آئے گی۔۔۔اور تمہیں اس وقت آرام کی" ضرورت ہے۔۔۔۔

ایسا کرو دودھ کے ساتھ دوائی لے لو۔۔۔۔

مما میں کوئی بچہ تھوڑی نا ہوں جو دودھ پیوں گا۔۔۔"

وہ برا سا منہ بنا کر بولا۔۔۔۔

تم کتنے بھی بڑے ہو جاؤ میرے لیے تو تم بچے ہی رہو گے۔۔۔وہ پیار" بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

ادا بیٹا زرا میڈ سے کہو آپ کو تقی کے لیے دودھ ڈال دے میں میڈیسن لے کر آتی ہوں۔۔۔

جی مما۔۔۔یہ کہہ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔"

طمر میڈیسن باکس لیے آئی اور دوائی نکال کر تقی کے ہاتھ پر رکھی جبکہ ادا دودھ سے بھرا ہوا گلاس لائی اور تقی کی طرف بڑھایا۔۔

جسے اس نے نظر انداز کرتے ہوئے پاس پڑے جگ سے پانی دوسرے گلاس میں انڈیل کر پہلے منہ میں دوائی رکھی اور پھر پانی پی لیا۔۔۔۔

یہ کیا تم نے دودھ نہیں پیا۔۔۔؟طمر نے اسے پیار سے ڈپٹا۔۔۔۔'

ہم تو سوچ رہے تھے جلد ہی اپنے بیٹے کا ریسپیشن رکھ لیں۔۔۔سب کو" پتہ تو چلیں ہماری بہو کم بیٹی اتنی پیاری ہے۔۔۔اور تم ہو کہ بیمار پڑ گئے۔۔۔اپنا بالکل بھی دھیان نہیں رکھتے تم۔۔۔

اس کی کیا ضرورت ہے مام رہنے دیں۔۔۔وہ سرد مہری سے بولا۔"

کیوں کیا ہماری کوئی خواہش نہیں اپنے بیٹے کو دولہا بنا دیکھنے کی؟؟؟"

مام مجھے رہنے دے جو ہونا تھا سو ہو گیا۔۔۔

آپ اپنی خواہش مضربان کو دولہا بنا کر پوری کر لینا۔۔۔۔

یہاں کسی کو بھی اس شادی سے خوشی نہیں۔۔۔اور نا ہی ان کی نظر میں" اس شادی کی کوئی ویلیو۔۔۔وہ کاٹ دار نظروں سے اسے دیکھ کر بولا۔۔۔

ادا نے اچھی طرح محسوس کیا کہ وہ اسی کے لیے یہ سب کہہ رہا ہے۔۔۔

مضربان کی جب باری آئے گی تو دیکھیں گے۔۔۔۔"

مام مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔ تقی نے ثمر اور وامق سے کہا۔۔۔

کچھ دیر بعد جب وہ دونوں سونے کے لیے روم میں آئے تو تقی اپنا تکیہ لیے لاتعلقی دکھائے صوفے پر لیٹ گیا۔۔۔۔

اور آنکھوں پر بازو رکھ لی۔۔۔۔

"آپ کو میں نے کہا بھی تھا کہ ابھی زخم ٹھیک نہیں ادھر سے ہم چیک اپ کروا کر آئے تھے اور ادھر آپ پھر سے نکل گئے۔۔۔۔

وہ نروٹھے انداز میں اسے جھاڑ پلانے لگی۔۔۔۔

بدرا کام تھا۔۔۔۔"

وہ اس کے منہ سے اپنا نام سن کر حیرانی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

آخر جانم سے پھر واپس بدرا کیوں؟

اور اس کا لیے دیئے والا انداز بھی محسوس کر گئی۔۔۔۔

"آپ کو کیا ہوا؟؟؟؟"

کیوں مجھے کچھ ہونا چاہیے تھا؟؟؟ وہ سرد لہجے میں بولا۔اور لاؤنج میں "
رکھے صوفے پر بیٹھا۔۔۔۔

اللہ نا کرے کہ آپ کو کچھ ہو۔۔ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟"
وہ نم آنکھوں سے بولی۔۔۔

اسے اس طرح دیکھ دراک کا دل پسیجا۔۔۔

وہ اس سے خفا بھی تو نہیں رہ سکتا تھا زیادہ دیر۔۔۔۔

دراک نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی تھائی پر بٹھایا۔۔۔۔

میں۔۔ میں یہاں بیٹھتی ہوں نا۔۔۔اس نے لجاتے ہوئے ساتھ والی خالی"
جگہ کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

کیوں یہاں پر کیا کانٹے لگے ہیں؟؟؟"

نہ۔۔۔ نہیں ایسی بات۔۔۔ نہیں۔۔۔۔وہ گھبراتے ہوئے کہنے "
لگی۔۔۔۔

اتنی نزدیکی پر اس کے اوسان خطا ہونے لگے۔۔۔۔۔

کل جس نے مجھ پر فائر کیا تھا کیا تم چاہتی تھی کہ وہ مجرم بچ جائے؟؟؟"

بالکل بھی نہیں اس گھٹیا انسان کا تو میں خود اپنے ہاتھوں سے گلا دباتی"

۔۔۔۔

وہ غصیل انداز میں بولی۔

آج اس کی ہی انفارمیشن ملی تھی۔۔۔وہ انسان شراب بیچنے کے ساتھ"

ساتھ لڑکیوں کی سمگلنگ میں بھی ملوث ہے۔۔۔۔اس کے خلاف بہت

سے ثبوت ملے ہیں۔۔۔۔

مگر وہ صرف ایک مہرہ ہے اس سب کے پیچھے کسی اور کا ہاتھ

ہے۔۔۔۔اسے گرفتار کر لیا گیا ہے۔۔۔۔

پولیس اپنے طریقے سے اس سے ساری انفارمیشن اُگلوالے گی۔۔۔۔

اچھی بات ہے اس طرح کے لوگوں کے ساتھ اس سے بھی برا ہونا"

چاہیے۔۔۔۔۔

جانم۔۔۔وہ دھیرے سے اس کے کان کے پاس سرگوشی نما آواز میں" بولا۔۔۔

اسے واپس اپنی ٹون میں لوٹتا دیکھ بدرا کا دل زوروں سے دھڑکا۔۔۔۔

کیا وہ بھی اسکی اس ادا کی دیوانی بن چکی تھی۔۔۔"

جب تک اس کے منہ سے اپنے لیے یہ نام نہ سن لے بے چین دل کو قرار نہیں ملتا۔۔۔۔

جی "وہ صرف اتنا ہی کہہ پائی۔۔۔"

تم مجھے کچھ بتانا چاہتی ہو؟؟؟؟"

جی "اس بار حیرت کی زیادتی سے ہلکی سبز آنکھوں کی پتلیاں" پھیلیں۔۔۔

اگر مجھے اس قابل نہیں سمجھتی تو میں تمہیں فورس نہیں کروں گا۔۔۔۔"

لمحہ بھر میں اس کی آنکھیں جھلمل ہوئیں۔۔۔اور

پلکوں کی باڑ توڑتے چمکتے ہوئے شفاف موتی قطار در قطار ان غزال چشماں سے جاری ہوئے۔۔۔۔۔

جی مجھے آپ کو بتانا ہے۔۔۔۔ مگر سمجھ نہیں آرہا کیسے بتاؤں۔۔۔۔۔"

بدر اہم پہلے دوست تھے تو ہر بات شئیر کر لیتے تھے اب ایسا کیا ہوا کہ تم اتنی ہچکچا رہی ہو بات کرتے وقت؟؟؟؟

وہ چند لمحے خاموش ہوئی پھر سوچنے کے بعد بات کا آغاز کیا

وہ اس رات۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ شروع سے لے کر آخر تک ایک ایک بات اسے بتاتی گئی اور وہ ہمہ تن گوش اس کی ایک ایک بات کو سنتا رہا۔۔۔۔۔۔۔

اس دوران کبھی اس کی پیشانی کی رگیں پھولتی۔۔۔۔ تو کبھی جبڑے بھینچ جاتا۔۔۔۔

مگر خود پر قابو کیے رہا اس کے سامنے۔۔۔۔۔

اب اس سے اور بھی اچھی طرح نپٹنے کا ارادہ تھا۔۔۔۔۔۔

ٹھک۔۔ٹھک۔۔۔ٹھک۔۔۔

آفس کے دروازے کے باہر کسی نے دستک دی۔۔۔

یس کم اِن"اس نے اجازت دی۔۔۔"

مگر اندر آنے والی شخصیت کو دیکھ کر چہرہ پر سختی در آئی۔۔۔۔۔

پل بھر میں خوشدلی بھاڑ میں جا سوئی۔۔۔۔

تم پھر یہاں؟؟؟اس نے تیکھے چتونوں سے گھور کر کہا۔۔۔۔"

مانا کہ یہ آفس تمہارے بابا کا ہے مگر میں تو تمہاری ہوں نا۔۔۔۔وہ مسکرا"

کر ایسے بولی جیسے کبھی ان کے بیچ کوئی بھی تلخ کلامی ہوئی ہی نا ہو۔۔۔۔

فضول گویائی سے پرہیز کرو۔۔۔۔"

وہ لیپ ٹاپ کھولنے لگا۔۔۔۔جیسے اس پر اپنی مصروفیت ظاہر کرنا چاہتا

ہو۔۔۔۔

تم کیا ڈاکٹر ہو جو مجھے پرہیز بتا رہے ہو؟؟؟"

تمہیں واقعی ایک اچھے ڈاکٹر کی ضرورت ہے اور وہ بھی ایک دماغ کے"

ڈاکٹر کی۔۔۔

اور تمہیں دل کے ڈاکٹر کی۔۔۔وہ بھی دوبدو جواب دے گئی۔۔۔"

مضربان نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

کیا پھر گھور گھور کر کیا بچی کی جان لینی ہے؟؟؟"

کیا ہو گا جو زرا سا مسکرا دو گے قسم سے بالکل بھی پیسے نہیں لگے گے۔۔۔

الٹا تمہارا منہ جو اتنا سڑا ہوا لگ رہا ہے وہ اس پر بہار آ جائے گی۔۔۔

نکلو ابھی کے ابھی میرے آفس سے باہر۔۔۔

وہ یکلخت بنا تاثر انداز میں بولا۔۔۔

مضربان پلیز ایک بار بس میری بات تو سن لو۔۔۔

وہ مما میرا رشتہ کہیں طے کرنے جا رہی ہیں۔۔۔پلیز مجھے وہاں شادی"

نہیں کرنی۔۔۔

تم جلد از جلد اپنے پیرنٹس کو میرے گھر بھیجو۔۔۔۔۔

وہ کس سلسلے میں؟؟؟"

اب اتنے بھی نا سمجھ نا بنو۔۔۔سب جانتے ہو تم۔۔۔یا پھر میرے منہ"

سے سننے کا شوق چرایا ہے۔۔۔۔۔

"Not Interested......

You may leave now......

جس سے مرضی شادی کرو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔

اگلے دو منٹ میں یہاں سے نہیں گئی تو دھکے دے کر نکلواؤں گا

۔۔۔سمجھداری اسی میں ہے کہ شرافت سے خود چلی جاؤ۔۔۔وہ دھمکی

آمیز انداز میں مخاطب تھا۔۔۔۔۔

"نہیں جاؤں گی یہاں سے تب تک۔۔۔جب تک تم حامی نہیں

بھرتے۔۔۔۔

تو پھر بھول جاؤ یہ تو تاعمر ممکن نہیں۔۔۔"

برف سے ٹھنڈے لہجے میں جواب آیا۔۔۔

علینا کا دل ڈوب کر ابھرا۔۔۔

وہ اپنی جگہ پر جمی رہی۔۔۔

علینا کی ڈھٹائی دیکھ وہ تلملا کر اپنی سیٹ سے اٹھا اور اس کی کلائی پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے کیبن سے باہر نکالا۔۔۔

اور دھاڑ سے دروازہ اس کے منہ پر بند کر دیا۔۔۔

میں باہر انتظار کروں گی تمہارا کہیں نہیں جارہی میں بھی۔۔۔

وہ بھی اٹل لہجے میں کہتی ہوئی آفس سے باہر نکل گئی۔۔۔مزید یہاں کھڑے رہ کر اپنا تماشہ نہیں بنوانا چاہتی تھی۔۔۔۔

کیونکہ باہر موجود سارا اسٹاف اس کی طرف متوجہ تھا۔۔۔۔

وہ تیز قدم اٹھاتے ہوئے باہر نکل گئی۔۔۔۔

وہ اپنی چیئر پر آکر بیٹھ گیا۔۔۔

اسی کی باتیں دماغ میں گردش کر رہی تھیں۔۔۔کسی بھی کام میں اب نہ دل لگ رہا تھا نہ دماغ۔۔۔

وہ اپنی کنپٹیوں کو دونوں ہاتھوں کی پوروں سے سہلا رہا تھا۔۔۔۔

پھر گہری سانس بھر کر اٹھا۔۔۔۔۔

اور ونڈو کے پاس آکر کھڑا ہوا تازہ سانس بھرنے کو۔۔۔

اچانک نظر سامنے پڑی تو وہ فٹ پاتھ پر بیٹھی ہوئی نظر آئی۔۔۔

"Mad girl "

اس کے منہ سے بے ساختہ یہ لفظ برآمد ہوئے۔۔۔

پھر سر جھٹک کر پیچھے ہوا۔۔اور اپنی جگہ پر واپس آکر بیٹھا۔۔۔

کل ہمدانی گروپ اینڈ انڈسٹریز سے اس کی اہم میٹنگ تھی۔۔۔اسی کے لیے اہم پریزنٹیشن تیار کرنی تھی۔۔۔۔

وہ دماغ کو ریلیکس کرتے ہوئے اپنے کام کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔

تین گھنٹے کی مسلسل محنت کے بعد بالآخر وہ کامیاب ہوا۔۔۔

اس نے تھکاوٹ کے باعث ریوالونگ چیئر کی پشت پر سر رکھا۔۔۔

بجلی کی تیز گرج چمک نے اس ہوش میں لا پھینکا۔۔۔۔۔

آسمان پر گھرے سیاہ بادلوں نے بسیرا کرلیا تھا۔۔۔

چند ہی لمحوں میں ٹھنڈی ہوا چلنے لگی اور موسم خوشگوار ہوا۔۔۔۔

بارش کی بوندیں ونڈو پر گرنے لگیں۔۔۔

اسے یہ قطرے ونڈو کے شیشے پر پڑتے ہوئے بہت پیارے لگے۔۔۔جو

اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کروا رہے تھے۔۔۔۔

وہ بلااختیار اٹھ کر ونڈو کے پاس گیا۔۔۔۔

اور اسے کھول اپنا ہاتھ باہر نکالا۔۔۔۔

اب اس کی ہتھیلی پہ بارش کی بوندیں گرنے لگیں۔۔۔۔

کتنا خوبصورت احساس تھا ان بوندوں کو محسوس کرنے کا۔۔۔۔

اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔۔۔

بارش نے زور پکڑا تو اس نے ونڈو کو بند کرنا چاہا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ایسا کرتے ہوئے اس کی نظر سامنے اسی جگہ پر بیٹھی ہوئی علینا پر پڑی۔۔۔۔

جو موسم سے بے نیاز پوری طرح بھیگ چکی تھی۔۔۔۔۔

اور ادھر ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

مضر بان فوراً پیچھے ہوا اس کے دیکھنے پر۔۔۔۔

شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔۔۔۔

اوپر سے موسلا دھار مینہ زور و شور سے برس رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ آفس سے باہر نکلا اور گھر جانے کے لیے گاڑی تک آیا۔۔۔۔

وہ ابھی بھی وہیں بیٹھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ مضر بان نے نگاہیں ترچھی کیے اسے دیکھا۔۔۔ آتے جاتے لوگوں کی مرکز نگاہ بنی ہوئی تھی۔۔۔۔ حالانکہ اس نے دوپٹہ شانوں پر پھیلا رکھا تھا مگر پھر بھی جسمانی خدوخال واضح ہو رہے تھے۔۔۔۔

اس نے ایک جلتی ہوئی نگاہ اس کے وجود پر ڈالی۔۔۔۔۔

اور گاڑی میں بیٹھا۔۔۔۔۔

اس کے قریب سے گاڑی گزار کر وہ آگے بڑھ گیا۔۔۔

وہ اسے جاتا دیکھ حیران ہوئی۔۔۔

کچھ دور جاتے ہی اسٹیر نگ پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے اس نے گاڑی بیک کی۔۔۔۔

اور اس کے پاس جا کر روکی۔۔۔

اندر آؤ!!!! اس نے سخت آواز میں حکم جاری کیا۔۔۔"

وہ خاموشی سے وہیں جمی رہی۔۔۔"

مضربان نے قریب سے اسے دیکھا۔۔

ٹھنڈ کے موسم میں بارش میں بھیگتے ہوئے جسم کپکپا رہا تھا۔۔۔نیلے پڑتے لب، شفاف چہرے کے گرد چپکی ہوئی سیاہ بالوں کی لٹیں۔۔۔اور شکوہ کناں نگاہیں۔۔۔۔

وہ دروازہ کھول کر باہر نکلا اور اس کا ہاتھ تھام کر دوسری طرف سے اسے اندر بٹھایا۔۔۔

اس طرح کرنے سے وہ خود بھی پوری طرح بھیگ چکا تھا۔۔۔

اندر بیٹھتے ہی گیلا کوٹ اتار کر پچھلی سیٹ پر پھینکا۔۔۔کف فولڈ کیے

شرٹ کا اوپری بٹن کھولا۔۔۔۔

ایک سلگتی ہوئی نگاہ اس پر ڈالی۔۔۔

کیوں لائے ہو اندر؟؟؟مرنے دیتے باہر۔۔۔وہ غصے میں پھاڑ کھانے"

والے انداز میں بولی

تمہیں سب کو کھلے عام نظارے کروانے ہیں تو شوق سے جاؤ واپس"

۔۔۔۔۔

وہ اس کی بات کا مطلب سمجھتی ہوئی اپنے بھیگے ہوئے سراپے پر نظر ڈال کر

شرمندہ ہوئی۔۔۔۔

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔کیوں نہیں مان جاتے"

۔۔۔۔مضربان۔۔۔۔

I can't live without you...

مماوہ رشتہ فائنل کرنے والی ہیں پلیز بات کو سمجھو۔۔۔

It's non of my business...

It's your matter ....

اس گاڑی میں تمہیں بٹھانے کا کہیں غلط مطلب نا لینا۔۔۔میں نے صرف تمہاری مدد کی ہے۔۔۔تمہاری جگہ اگر کوئی اور بھی اس حالت میں ہوتی تو اس کی بھی کرتا۔۔۔۔

Oh really......

وہ طنزیہ انداز میں بولی۔۔۔۔۔

مضربان نے اس کی باتوں سے بچنے کے لیے ایف۔ایم۔آن کیا۔۔۔

اور گاڑی کی سپیڈ تیز کی مگر بارش کی بوچھاڑ اتنی تیز تھی کہ سکرین پر چلتے وائپر بھی ناکام ہو رہے تھے صاف راستہ دکھانے میں۔۔۔اوپر سے اس موسم میں ٹریفک جام تو جان لیوا تھا۔۔۔

سڑکوں پر پانی جمع ہو چکا تھا۔۔۔۔

روڈ کراس کرنے والوں کا ہجوم بڑھا تو اس نے گاڑی کی رفتار کم کی۔۔۔

ایف۔ایم پر کسی کمرشل کے بعد گانا شروع ہوا۔۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

میری قسمتوں کو ملے ہاتھ تیرے
پھر سے لکیریں دکھنے لگیں۔
دیکھا تمہیں دیکھا تو ایسا لگا ہے۔
جیسے یہ آنکھیں دھڑکنے لگیں۔
رہوں عمر بھر میری تو میرا۔۔۔۔
جب میں بادل بن جاؤں۔

تم بھی بارش بن جانا۔

جب کم پڑ جائیں سانسیں

تم میرا دل بن جانا۔

رم جھم ساون کی بوندیں

تم ہر موسم برسانا

جو کم پڑ جائیں سانسیں۔۔۔۔

تم میرا دل بن جانا۔

موسم کے مطابق لگا گانا دونوں دلوں کا حال بیان کر رہا تھا۔۔۔۔

مضربان نے ہاتھ بڑھا کر اسے بند کیا۔۔۔۔

علینا نے فوراً سے اسے دوبارہ آن کیا۔۔۔۔

میرے لبوں سے آئے کبھی بھی

وہ نام پہلا تیرا میری زبان پہ

چاہے زمانہ منہ موڑ لے پر

ہر پل تو رہنا میرا بس یہ دعا ہے۔

علینا نے مضربان کی طرف دیکھا۔۔۔ جس کے چہرے پر چٹانوں کی سی سختی تھی۔۔۔۔

اسے مضربان کے ساتھ گزرے دن یاد آنے لگے جب ہر پل وہ ہنستا مسکراتا رہتا تھا۔۔۔

محبت کرنے والے دو افراد مل کر خواب دیکھتے ہیں، اور ان خوابوں کو" حقیقت بنانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔

اور پھر ایک جگہ آ کر ایک شخص اپنے لیے دوسری منزل کا انتخاب کر لیتا ہے۔ جبکہ دوسرا اُنہیں خوابوں کے پیچھے خود کو برباد کر بیٹھتا ہے، کیونکہ ہر

انسان بے وفا تھوڑی ہوتا ہے"۔۔۔وہ نم آواز سے بولی۔۔۔لہجے میں ٹوٹے ہوئے کانچ کی سی چھنک تھی۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦

اس دن کے بعد سے ادا یونیورسٹی ہی نہیں گئی۔۔۔وہ بذل کی اصلیت دیکھ کر بری طرح دل برداشتہ ہو گئی تھی۔۔یہ کیا ہو گیا تھا اس سے۔۔؟؟؟وہ کیسے بھول گئی تھی کہ وہ اب شادی شدہ ہے۔۔۔۔

کیوں اس شخص کو اتنا اپنے اعصاب پر سوار کر لیا۔۔؟؟؟

پھر کیسے اپنی آنکھوں کو اجازت دے بیٹھی ان خوابوں کو دیکھنے کی جن کی کوئی تعبیر ہی نہیں تھی۔۔؟؟

وہ تو اچھا تھا کہ اسے بروقت سچائی سے روشناس کروادیا گیا تھا۔۔اور وہ جو اندھا دھند ایک سراب کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔۔اچانک رک گئی تھی، تھم گئی تھی، ٹھہر گئی تھی اور اب اسے واپس مڑنا تھا۔۔خود کو سنبھالنا تھا۔۔ اس راہ کو چھوڑنا تھا جس کی کوئی منزل نہیں تھی۔۔

مگر یہ کیا ہو گیا تھا اس سے کہ تقی اب لاتعلقی برتنے لگا۔ وہ اسے بری طرح اگنور کر کے آگے بڑھ گیا۔۔۔

وہ بے چین سی ہوئی اور تقی کے پیچھے بھاگی مگر وہ تب تک واش روم میں جا چکا تھا اور ادا ہاتھ ملتی رہ گئی۔۔۔۔۔ پھر وہ بے چینی سے باہر کھڑی اس کا ویٹ کرنے لگی۔ اور جیسے ہی وہ باہر آیا۔۔۔ادا بے قرار سی ہو کر اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔۔

کیا بات ہے تقی۔؟؟؟آپ مجھے اگنور کیوں کر رہے ہیں میری کوئی بات" بری لگی آپکو۔۔؟؟؟"وہ اپنے سامنے کھڑے تقی سے پوچھنے لگی۔۔۔جو دوبارہ اس ساحرہ کو دیکھ کر اس کے طلسم میں جکڑنا نہیں چاہتا تھا۔

ہٹو راستے سے ان سارے سوالوں کے جواب تمہارے خود کے پاس ہیں" ۔۔۔روڈ سے لہجے میں بولا۔

تمہاری اور میری سوچوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔۔جو کام تمہاری نظر میں "جائز" ہے وہ میری نظر میں "ناجائز" ہے۔۔
مجھے اس رشتے میں ملاوٹ قطعاً قبول نہیں۔۔۔۔دل کا کھرا ہوں اور اگلے بندے میں بھی مخلصی کے سوا کچھ نہیں چاہتا۔۔۔۔۔جھوٹے اور فریبی لوگوں سے سخت نفرت ہے مجھے۔۔۔۔

اسی لئے تم مجھ سے دور رہو۔۔اب مجھے تم سے مزید کوئی بات نہیں کرنی ہے۔۔ کیونکہ میں کچھ پل کے لیے بھول گیا تھا کہ زبردستی کا بنایا ہوا بندھن زیادہ دیر نہیں چلتا۔۔۔

وہ تلخی سے بولتا ہوا باہر جانے کے لئے پلٹا۔۔ مگر ادا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف موڑا۔۔۔

تقی نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور باہر نکل گیا۔۔۔۔

اسے رہ رہ کر وہ وقت یاد آرہا تھا اگر وہ کچھ لمحوں کی دیری کر دیتا وہاں پہنچنے میں تو آج کیا ہوتا اس کی بیوی اپنی عزت کے ساتھ ساتھ اس کی عزت کی بھی دھجیاں بکھیر چکی ہوتی۔۔۔۔۔ یہی سوچ کر اس کا دماغ کھولنے لگتا۔۔۔۔

اس دن اس کے فون پر میسج آیا کہ آپ نے اس نمبر پر کال کی تھی مگر تب یہ نمبر بند تھا اب یہ نمبر ایکٹو ہو گیا ہے آپ اس نمبر پر کال کر سکتے ہیں۔۔۔

تقی نے اس نمبر کو غور سے دیکھا مگر وہ انجان نمبر تھا۔۔۔ جو اسے شش و پنج میں مبتلا کر گیا۔۔۔۔

اس نے دراک کو کال کی کہ کسی سے کہہ کر اس نمبر کی لوکیشن ٹریس کروا دو۔۔۔۔ دراک نے اپنے ایک خاص دوست کو کال کر کہ وہ نمبر سینڈ کیا۔۔۔ لوکیشن معلوم ہوتے ہی تقی وہاں کے لیے نکلا۔۔۔۔ اور وہاں جا کر جس حقیقت کا سامنا ہوا۔۔۔ وہ اس کی جان نکالنے کو کافی تھی۔۔۔۔۔

رات کو بستر پر دراز ہوتے ہی اسے تھکاوٹ کی وجہ سے بہت گہری نیند آئی تھی۔۔اور ابھی اسے سوئے ہوئے کچھ ہی گھنٹے ہوئے تھے کہ تبھی کسی نے بے حد سختی سے اس کے بازو کو جھنجھوڑ کرر کھ دیا تھا۔۔اس نے نیند سے بوجھل ہوتی آنکھوں کو کھول کر چھت کی طرف دیکھا تھا۔۔مگر پھر دھیرے دھیرے جیسے ہی اس کا ذہن بیدار ہوا اس کے کانوں میں تقی کی جنھجھلائی ہوئی تیز آواز پڑی تھی۔۔جو زور زور سے اسے پکار رہا تھا۔۔

اس نے ذرا سا بلینکٹ ہٹا کر گردن موڑ کر تقی کی طرف دیکھا۔۔۔اور اس بار سچ میں اس کی آنکھیں حقیقتاً پوری طرح کھل گئی تھیں

۔ تقی اسے غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے گھور رہا تھا، کیونکہ اس کے پاس بلینکٹ نام کی جو چیز سونے سے پہلے اس نے دیکھی تھی اب اس چیز پر ادا نے پورا قبضہ کیا ہوا تھا۔۔پورا بلینکٹ ادا کے چاروں طرف اچھے

سے لپٹا ہوا تھا۔۔ جبکہ تقی بنا کچھ اوڑھے ایسے ہی پڑا ہوا تھا۔۔ وہ نیند میں نجانے کب اپنی ٹانگیں اس پر رکھ گئی۔۔

ادا کی نیند کھلتے دیکھ کر تقی اس کی ٹانگیں اپنی ٹانگوں کے اوپر سے اتار کر بیڈ پر پٹختا ہوا خود اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

یہ کیا حرکتیں ہیں ہاں۔۔؟؟؟؟"

بیڑا غرق کر کے رکھ دیا۔۔ میری نیند کا رات سے اب تک۔۔ مجھے بھی پُر سکون نیند کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔

تم نیند میں اتنی "بے قابو" ہو گئی ہو۔۔۔ جانتی ہو مجھ پر چڑھی چلی آ رہی تھی بار بار۔۔ کتنی ہی بار میں نے اٹھ اٹھ کر تمہیں پیچھے دھکیلا ہے۔۔

پوری رات ایک منٹ کے لئے بھی سکون سے نہیں سو سکا ہوں میں۔۔ حد ہوتی ہے کسی بات کی۔۔۔۔

کل بھی ساری رات صوفے پر بے چینی سے کاٹی تھی۔۔۔ سوچا آج رات سکون سے اپنے بستر پر گزاروں گا۔۔۔۔

آج سے تم واپس صوفے پر جا رہی ہو۔۔۔ ذلیل کر کہ رکھ دیا۔۔۔ وہ بری طرح اس پر برس پڑا تھا جبکہ ادا خجالت سے سرخ چہرہ لئے شرمندہ ہوتی خود بھی بلینکٹ اتار کر بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"آئم۔۔ س۔۔ سو۔۔ سوری تقی۔ مجھے بچپن سے اکیلے سونے کی عادت ہے نا تو میں پورے بیڈ پر ایسے ہی سوتی ہوں۔۔ آج پہلی بار کسی کے ساتھ اس کا بستر شیئر کیا ہے۔۔ اسی لئے غلطی ہو گئی معاف کر دیں۔۔۔۔" وہ

چہرہ جھکائے شرمندگی سے بولی تھی جبکہ تقی اس کی بستر شیئر کرنے والی بات پر سٹپٹا کر رہ گیا تھا۔۔

بے وقوف بستر شیئر کیا ہے۔۔۔"وہ منہ میں بڑبڑایا۔۔۔اور اس کے جھکے سر کو دیکھا تھا۔۔

"آج کے بعد سے یہاں بیڈ پر میرے پاس سونا تو دور۔۔اس طرف دیکھنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔۔۔کیونکہ مجھے اپنی نیند بہت پیاری ہے۔۔اور میں کسی کے بھی ساتھ اس معاملے میں کمپرومائز نہیں کر سکتا۔۔"

وہ بھنا کر بولتا ہوا باتھ روم کی طرف بڑھ گیا تھا جبکہ ادا کے دل پر اس کی باتوں سے بہت زور سے چوٹ لگی تھی۔۔کیا وہ اس قابل نہیں تھی کہ اس

بیڈ پر سو سکتی۔۔؟؟؟ وہ ڈبڈبائی نظروں سے اس کی پشت کو دیکھتی رہ گئی تھی۔۔

جو زور سے باتھ روم کا دروازہ بند کرتا ہوا اندر بند ہو گیا تھا۔۔ حالانکہ تقی نے یہ بات اپنی نیند خراب ہونے کی وجہ سے کہی تھی مگر ادا نے اس بات کو دوسرا رخ دیتے ہوئے دل سے لگا لیا تھا۔۔۔۔

اور بلا اختیار ہی آنسو آنکھوں سے امڈ آئے۔۔۔۔

تقی باہر آیا تو اسے روتا ہوا پا کر جھنجھلا گیا۔۔۔۔۔

آؤ میرے پاس تمہیں بستر پر سونا ہے نا۔۔۔ اور میرے ساتھ بستر " شئیر کرنا ہے تو تمہیں بتاتا ہوں۔۔۔ اس کا اصل مطلب "

وہ بیڈ پر لیٹتے ہوئے بولا اور ساتھ ہی اسکو اپنے بہت قریب بیٹھنے کا اشارہ بھی کیا تھا

وہ جو پہلے ہی پریشان اور گھبرائی ہوئی اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو چٹخا رہی تھی اسکی سرد اور تیز آواز پر جھٹکے سے اسکی طرف دیکھا جو اس پر نظریں جمائے ہوئے لیٹا تھا

دونوں کی نظریں ملی ایک کی نظر میں ڈر تھا پریشانی تھی پچھتاوا جانے کتنے ہی جذبات جبکہ دوسرے کی نظریں کسی بھی قسم کے جذبات سے عاری اور سرد تھی اسکا ننھا سا دل پل میں سہما تھا

تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا یہاں آؤ یا ساری رات ایسے ہی کھڑے " "کھڑے گزارنے کا ارادہ ہے تمہارا مائی سویٹ وائف

اس بار وہ طنزیہ انداز میں بولتا اٹھ بیٹھا جبکہ نظریں ابھی بھی اس پر جمی ہوئی تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا کی وہ خوبصورت تھی اور اس وقت وہ ڈھیلے ڈھالے ٹراؤزر شرٹ میں نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی اس نے فوراہی اپنی سوچ کو جھٹکا تھا

وہ جو اپنی جگہ کھڑی تھی اسکے الفاظوں کی سختی محسوس کر کے اسکی طرف آہستہ سے قدم بڑھاتی ہوئی بڑھی

م۔۔۔۔مجھے معاف۔۔۔۔۔۔"

وہ اپنا جملہ ابھی مکمل بھی نہیں کر پائی تھی جب وہ اسکی کلائی کو اپنی گرفت میں لیتا اسکو بے دردی سے اپنے قریب کھینچ چکا تھا

اداجواس حملے کے لئے تیار نہ تھی اسکی سخت گرفت سے سیدھا اسکے سینے سے آلگی

" نہیں "ایک لفظ بھی نہیں "

وہ اسکے دوسرے بازو پر بھی اپنی گرفت سخت کرتا ہوا بولا اسکی گرفت کے ساتھ اسکے لہجے میں بھی سختی آگئی تھی

اس وقت ان دونوں کے چہرے بے حد قریب تھے ادا اسکی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی دل بہت تیز رفتار سے دھڑکا تھا

اسنے ایک بار بھی خود کو اسکی گرفت سے آزاد کرانے کی کوشش بھی نہیں کی تھی یہ وہی شخص تھا اس کا مسیحا جس نے اس کی عزت بچائی اس کا محرم

"""تم جانتی بھی ہو تم کس جگہ گئی تھی؟؟؟ایک بار تو سوچ لیا ہوتا میری نہیں تو اپنی عزت کا خیال کیا ہوتا۔۔۔۔۔

اسکی آنکھیں خطرناک حد تک لال ہو چکی تھی اور اسکے لفظ ادا کے سینے میں کسی تیر کی طرح پیوست ہو رہے تھے

لیکن وہ ٹھیک بھی تو کہہ رہا تھا اس پر پورا حق ہونے کے باوجود بھی وہ اس پر اپنے سارے حق بہت پہلے ہی کھو چکی تھی۔۔۔وہ کس منہ سے معافی مانگ رہی تھی۔۔۔۔

"""خبردار..اگر تم نے ایک لفظ بھی مزید بولا تم جیسی لڑکی کبھی کسی کی نہیں ہو سکتی """

اس واقع کو سننے کے بعد دراک نے اس کو خود کی حفاظت کرنے کے لیے ٹریننگ دینے کا سوچا۔۔۔۔ کبھی اگر میں تمہارے پاس نہ ہوں تو خود کا بچاؤ کیسے کرنا ہے۔۔۔اور اس کے نرم و نازک وجود کو ایکسر سائز کے زریعے مضبوط بنانے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔

وہ جو اپنی مخصوص بلیک ٹراوزر اور بلیک ہی ویسٹ میں بیڈ روم سے ملحق روم میں پش اپس لگانے میں محو تھا۔۔۔دروازہ کھلتے ہی پل بھر کو رکا۔۔۔

مگر مڑ کر نہ دیکھا کیونکہ آنے والی ہستی کون ہے اس بات کا اسے اچھے سے اندازہ تھا۔۔۔

وہ اسے ویسٹ میں دیکھ واپس مڑنے لگی تھی۔۔۔

رکو کہاں جا رہی ہو؟؟؟؟اس کی بھاری آواز کمرے میں گونجی۔۔۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

آپ پہلے کپڑے تو پہن لیں" وہ منہ دوسری طرف کیے شرمسار لہجے میں" بولی۔۔۔

یار ایکسرسائز ایسے ہی کی جاتی ہے،"""

تمہیں جو ڈریس دیا تھا پہنا یا نہیں۔؟؟؟

اس بار اس نے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔

وہ اسی کے لائے ہوئے بلیک ٹراوزر اور ٹی شرٹ میں ملبوس تھی۔۔۔

اس کے لبوں پر مسکان بکھری جس سے اس مردانہ وجاہت کے شاہکار کے گالوں میں پڑے ہوئے ڈمپلز جھلک دکھلا کر غائب ہوئے۔۔۔۔

میں جا رہی ہوں" وہ مڑی۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ باہر نکلتی اس نے مقابل کی ٹانگ میں پاؤں پھنسائے اسے جھٹکا دیا۔۔۔

اور خود پلٹ کر فرش پر سیدھا ہوا۔۔۔۔

وہ اس اچانک پڑی افتاد پر خود کو سنبھال نہ پائی اور لڑکھڑاتی ہوئی اس پر گری۔۔۔۔

وہ اس سچوئیشن کے لیے بالکل تیار تھا۔۔۔

اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے اسے مسکرا کر دیکھنے لگا۔۔۔۔

اچانک لائٹ جانے کی وجہ سے کمرے میں صبح ہونے کے باوجود بھی اندھیرا چھا گیا۔۔۔

کھڑکی کے پردے جو گرے ہوئے تھے۔۔۔۔

اندھیرے میں گزرے ہوئے وہی تلخ پل اس کی آنکھوں کے پردوں کے سامنے لہرانے لگے۔۔۔۔

خوف کے باعث پورے بدن میں کپکپی طاری ہوئی۔۔۔۔

وہ اُس کے اس طرح لرزنے پر کان کے قریب اپنا چہرہ کیے سرگوشی نما آواز میں بولا۔۔۔

میری جانم ڈری ہوئی ہے"؟"

اس کے دونوں ہاتھ تھام کر وہ نرمی سے سوال کر رہا تھا

وہ نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔۔

ہاتھ میں موجود چوڑیوں کی کھنک سے سارا کمرہ جھنجھنا اٹھا۔۔۔۔۔

جس کو وہ محسوس کرنا چاہتا تھا

آج وہ سچ تھا اسکی جانم اسکے حصار میں تھی وہ کھنک وہ دن رات سن سکتا تھا۔

اسے چھو سکتا تھا۔۔۔۔

ان جھیل سی گہری سبز آنکھوں کو دن رات دیکھ سکتا تھا۔

اس کی ان آنکھوں میں بے انتہا خوف تھا

وہ اسکی اواز کی سمت رخ کرکے اسکے چوڑے سینے میں قید ہو گئی۔۔۔

دونوں بازوں کا حصار باندھ کر وہ سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جانم مجھے دیکھو کچھ نہیں ہوا۔۔۔

اپنی ویسٹ پر نمی محسوس کرتا وہ اسکے شہد آگہیں بال سہلانے لگا۔۔۔

وہ نم انکھیں اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

کچھ نہیں ہے دیکھو اپنی آنکھیں کھولو۔۔۔

وہ اسے یوں کہنے پر خوف سے نفی میں سر ہلاتی ہے

افففف میری ڈرپوک جانم۔۔۔۔

لائٹ آتے ہی اسے اپنی کنڈیشن کا معلوم ہوا۔۔ کہ وہ اس کے اوپر موجود ہے ابھی تک۔۔۔ خفت کے مارے معصوم سے چہرے پر گلال ٹوٹ کر بکھرا۔۔۔۔

وہ اس سے اپنا آپ چھڑواتی ہوئی کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

ایکسرسائزتوتم نے مس کردی اب نیکسٹ کلاس سٹارٹ۔۔۔۔وہ بھی"

اپنا جگہ سے اٹھ کر بولا۔۔۔

""""" چلوایسا کروتم مجھے مارو"

میں کیسے تمہیں مار سکتی ہوں؟وہ حیرت انگیز نظروں سے اسے دیکھتے"

ہوئے بولی۔۔۔

میں نے کہانہ مارو۔۔۔۔"

مارو۔۔۔اس بار اس کی جاندار قسم کی آواز سن کر وہ پوری طرح"

کانپی۔۔۔۔

پھر اپنے نازک سے ہاتھ کا پنچ بنا کر اس کے منہ پر مارا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اس کے منہ پر لگتا۔۔۔وہ اپنے ہاتھ سے اس کے نازک

سے پنچ کو روک چکا تھا۔۔۔

پہلے خود ہی کہہ رہے تھے کہ مارو۔اور جب میں نے مارا ہے تو خود کا بچاؤ"
کر رہے ہو۔۔۔وہ منہ پھلائے مصنوعی غصہ چہرے پر سجائے بولی۔۔۔
.....اچھا جانم مجھے ایک بات تو بتائیں زرا"
"وہ کیا؟"
آپ کو جو اگر کوئی مارے تو آپ اپنا بچاؤ کریں گے؟یا اپنا منہ اس کے آگے
پیش کر دیں گے کہ یہ لو سُجاؤ ہمارا منہ مار مار کر۔۔۔۔
میں کوئی دماغ سے فارغ تھوڑی ناہوں جو اپنا منہ آگے کروں؟؟؟؟"
چلیں تو پھر زرا دماغ کو چھوڑ کر آج زرا دل کی باتیں نہ ہو جائیں۔۔۔وہ"
اس کھینچ کر اپنے ساتھ لگاتے ہوئے خمار آلود آواز میں بولا۔۔اس وقت
اس کی پشت اس کے سینے سے چھو رہی تھی۔۔۔اور اس کی گرم سانسیں
اس کی گردن کو جھلسائے دے رہی تھیں۔۔۔

اس کے پل پل بدلتے روپ اور حد درجہ قربت پر وہ سوکھے پتے کی مانند کانپنے لگی۔۔۔۔

دراک نے اس کی گردن پر بنے ہوئے چاند گرھن کے نشان پر اپنے عنابی لب رکھ دیئے۔۔۔پل پل

اس کے سلگتے ہوئے جذبات بے قابو ہونے جارہے تھے۔۔۔

بدرا نے اپنی آنکھیں زور سے میچیں۔۔۔۔

گردن اس کے پر حدت لمس سے جھلسنے لگی۔۔۔۔

بدرا کا دل جو زوروں و شوروں سے دھڑک رہا تھا ایسے لگا چھل کر حلق میں آگیا۔۔۔

اس کی وہ ایک بار پہلے کی جنوں خیزیاں اور شدت یاد آتے ہی جسم بھی لرزنے لگا۔۔۔

اس سے پہلے کہ مزید وہ بے خود ہو جاتا پاس پڑا موبائل شور مچانے لگا

۔۔۔۔۔

وہ سخت بدمزہ ہوا۔۔۔۔۔

اور اپنا موبائل اٹھا کر کان سے لگا یا۔۔۔

جبکہ بدرا نے اس وقت فون کرنے والے کو لب خلاصی پر دل میں ہزاروں دعائیں دے ڈالیں۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ جان چھڑوا کر بھاگتی دراک نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود سے قریب کیا۔۔۔

! اسلام وعلیکم"

! وعلیکم السلام"

کیسے ہیں دراک بھائی آپ؟؟؟

میں ٹھیک اور تم سناؤ سب ٹھیک ہے"؟"

جی شکر ہے اللہ پاک کا سب ٹھیک ہے۔۔۔"

مضربان کیسا ہے؟؟؟ کافی دنوں سے کال ہی نہیں کی اس نے۔۔۔"

بھائی بس ٹوٹے ہوئے دل کا مارا بندہ ہے بھلا اسے کیا ہوش زمانے کی"

۔۔۔ تقی شرارتی انداز میں بولا۔

کیوں کیا ہوا اسے؟؟؟"

ZNZ
Zubi Novels Zone

کچھ نہیں بس ویسے ہی کہہ رہا تھا وہ دراصل آفس کے کام کے برڈن کی"

وجہ سے شاید مصروف رہا ہو۔۔۔

مما بابا نے پلان کیا ہے کہ آج رات مہندی کی چھوٹی سی رسم رکھ لی جائے

اور کل ریسیپشن۔۔۔ تقی نے کہا

"وہ کس کا؟"

میرا اور کس کا؟ میں نے خودی نکاح کرلیا تھا زرا الگ سٹائل کا۔۔۔اب "مما بابا بھی اپنے ارمان نکالنا چاہتے ہیں اپنے لاڈلے بیٹے کو دلہا بنے دیکھ کر ۔۔۔آپ کو آنا ہے اور بھابھی کو بھی لے کر آیئے گا۔۔۔اسی بہانے ان سے بھی ملاقات ہو جائے گی۔۔۔۔۔

کیوں نہیں ضرور آئیں گے۔۔۔وہ خوشدلی سے بولا۔۔۔۔"

دراک بھائی آپ سے کچھ اور بھی کہنا تھا۔۔۔اس لیے مضربان کی بجائے میں نے آپ کو کال کی۔۔۔۔وہ جھجھکتے ہوئے بولا۔۔۔۔

مجھے پتہ ہے تم کیا کہنا چاہتے ہو۔۔۔۔ڈونٹ وری وہ میری بہنوں جیسی" ہے میں اس دن کے بارے میں کسی سے بات نہیں کروں گا تم بھی بھول جاؤسب۔۔۔۔اور نئ زندگی کی شروعات کرو۔۔۔۔۔زندگی بہت مختصر

سی ہے جھگڑوں میں اسے نا گنوا دینا۔۔۔ جتنی خوشیاں سمیٹی جا سکتی ہیں

سمیٹ لو۔۔۔۔وہ ناصحانہ انداز میں بولا

تھینک یو دراک بھائی۔۔۔وہ ممنون لہجے میں بولا۔

نو نیڈ۔۔۔۔

چلیں تو پھر رات کو ملاقات ہوتی ہے۔۔۔"

" ٹھیک ہے اللہ حافظ "

آپ کہاں جا رہی تھیں جانم ؟؟؟ وہ فون رکھتے ہی اس کی طرف دیکھ کر"

لہجہ بدلتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

کس کی کال تھی ؟ بدرا نے اس کا دھیان بٹانے کو پوچھا۔۔۔"

آپ کے دوست پلس بھائی تقی کی۔۔۔ آج شام اس کی مہندی ہے"

۔۔۔۔

سچ "وہ خوشی سے چہکتی ہوئی بولی۔۔۔۔"

دراک نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

بدرا نے اس کے گالوں میں پڑتے ڈمپلز کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

آپکے ہی ہیں جانم۔۔۔۔ جیسے میں آپ پر حق رکھتا ہوں ویسے ہی آپ" بھی مجھ پر رکھتی ہیں۔۔۔ اتنا دل کر رہا ہے تو قریب آجائیں اور حسرتِ دل پوری کر لیں۔۔۔۔ وہ اس کے سامنے اپنا گال کیے بولا۔۔۔۔

ابھی نہیں "اس کے گلے میں سے بمشکل پھنسی ہوئی آواز نکلی۔۔۔۔"
اس کی ہلکی سی گرفت توڑ کر باہر نکلی۔۔۔۔

ہم جائیں گے وہاں۔۔۔میرا بہت دل ہے تقی بھائی اور مضر بان سے ملنے "
کا۔۔۔۔

ضرور جائیں گے۔۔۔۔"

مگر میرے پاس تو مہندی کے لحاظ سے کوئی بھی ڈریس ہی نہیں ہے "

۔۔۔۔۔

اس میں کیا پرابلم ہے آج ہی لے لیں گے فنکشن میں تو شام کو جانا ہے "
۔۔۔ایسا کرو تم تیار رہنا۔۔دوپہر کو لنچ کے وقت میں آفس سے آؤں گا
پھر میرے ساتھ چلنا اور اپنی پسند کا ڈریس لے لینا۔۔۔۔
آپ خود ہی لے آنا آپکی پسند بہت اچھی ہے۔۔۔۔۔"

یہ تو تم نے ٹھیک کہا میری پسند واقعی بہت اچھی ہے وہ اس کے چہرے کو "
نگاہوں کے حصار میں لیتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

آپ ہر بات میں اپنی پسند کا پہلو کیسے نکال لیتے ہیں؟؟؟وہ حیرانی سے" بولی۔

کیونکہ میری ہر بات آپ سے شروع اور آپ پہ جو ختم ہوتی ہے جانم" ۔۔۔۔جاتے جاتے ہوئے بھی وہ اس کے گال پر خوشنما سی جسارت کر گیا۔۔۔۔۔

وہ اپنے گال پر ہاتھ رکھے اسی کے سحر میں جکڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

رات مہندی کا فنکشن گردیزی ولا کے لان میں ہی منعقد کیا گیا تھا۔۔۔ سب کچھ بہترین تھا۔۔

تقی گردیزی چہرے پر بشاشت لیے ہر دم فٹ فاٹ اور ترو تازہ رہتا تھا تو ادا بھی اسی کی ٹکر کی تھی دونوں کی جوڑی چاند ستاروں کی جوڑی تھی۔۔۔

مہندی کا فنکشن اپنے عروج پر تھا ادا کو بھی وہاں سب لڑکیوں کے ساتھ باہر لان می لایا گیا۔جب اپنی تمام تر وجاہت سمیت تقی بھی ایک ادا سے اوپر سے سیڑھیاں اترتا نیچے آرہا تھا پیلے رنگ کے سٹائلش کرتے اور وائٹ پجامہ پر پیلے رنگ کا دوپٹہ گلے اتر رہا تھا۔۔۔سیڑھیوں کے نیچے ہی کیمرہ مین بالکل چوکس کھڑا تھا جیسے ہی اس نے سیڑھیاں اترنا شروع کی فوٹو گرافر نے ڈھیر اڈھیر کی تصویریں اس کی کھینچ ڈالی تھیں۔۔۔

مضر بان بھی سیم اسی جیسی ڈریسنگ میں پاس آیا وہ تقی کے کندھے پر بازو پھیلاتا اس کے گلے سے لگا۔۔۔کیمرے کی آنکھ نے بر وقت اس خوبصورت منظر کو محفوظ کیا تھا۔۔۔

اداسامنے بیٹھی اداسی سے مسکراتے ہوئے تقی کو یک ٹک دیکھ رہی تھی جو کہ اس کی دھڑکنوں میں اک تلاطم برپا کر چکا تھا۔

اداکو اس پر سے نگاہیں ہٹانا دنیا کا سب سے مشکل ترین کام لگ رہا تھا۔۔۔

ارے ماما، بابا آپ کہاں جا رہے ہیں آج تو ایک سیلفی آپ کے ساتھ بھی بنتی ہے اپنے کمرے سے نکل کر تیار ہوئے وامق اور طمر باہر آئے جب مضر بان اور تقی نے انہیں راستے میں ہی جا لیا اور ان کے کندھے پر بازو پھیلاتے کیمرہ مین کی طرف مسکرا کر دیکھا کیمرے کی آنکھ نے فورا سے پیشتر اس منظر کو محفوظ کر لیا۔۔۔

اپنی شادی کے دن تو ان شرارتوں سے پرہیز کر لو دو وامق نے تنبیہی انداز میں کہا

باباشادی پر ہی توان چھچھوڑی حرکتوں کا اصل مزہ آتا ہے نہ وہ باپ کی کسی بھی بات کا اثر لئے بنا بول کر مسکرانے لگا۔۔۔

ڈیزائنر مختلف رنگوں سے مزین ہلکے پھلکے سے غرارہ اور شارٹ کرتی پر ست رنگی دوپٹہ سیٹ کیے پھولوں کے زیورات سے آراستہ ہوئے بہت خوبصورت دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں ایک اور بالکل ادا کی طرح کے کپڑوں میں ملبوس دوشیزہ کو سب لڑکیاں اپنی ہمراہی میں لا کر ادا کے ساتھ لان میں بنے سٹیج پر بٹھا گئی۔۔۔

مضربان نے حیران کن نظروں سے تقی کو دیکھا۔۔۔۔

یہ کون ہے ؟؟؟اس نے اچنبھے سے استفہامیہ انداز میں پوچھا۔"

ابھی پتہ چل جائے گا جب میری مہندی پر تیرا نکاح ہو گا۔۔۔۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تقی کی بات سن کر اس کے دماغ میں جھکڑ چلنے لگے۔۔۔۔

کیا کہہ رہا ہے تو؟؟؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟؟؟"

ضرور تیری ہی کوئی گھٹیا شرارت ہے۔۔۔ باز آجا تقی۔۔۔۔وہ تنبیہی انداز میں انگلی کے اشارے سے وارن کرتا ہوا بولا۔۔۔۔

اس بار تقی کی شرارت نہیں ہمارا فیصلہ ہے۔۔۔۔ کیا تم ہمارے فیصلے کو" قبول کرو گے۔۔۔۔ طمر نے سامنے آکر مان بھرے انداز میں پوچھا۔۔۔۔

وہ اپنے باباوامق کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔ جن کی آنکھوں میں خود کے لیے ہمیشہ پیار دیکھا وہ کیسے ان کو اپنا کوئی غلط فیصلہ سنا کر ان کی آنکھوں میں جلتے ہوئے امید و مان کے دیئے کو بجھا دیتا۔۔۔۔۔

آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔۔۔والدین اپنی اولاد کا کبھی برا نہیں چاہتے" میں آپکے ہر فیصلے پر راضی برضا ہوں۔۔۔۔وہ عقیدت مندانہ نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

ثمر اور وامق اسے دیکھ آسودگی سے مسکرا دیئے۔۔۔۔

ان سب کی نظریں گیٹ سے اندر داخل ہونے والی گاڑی پر پڑی جس میں سے دراک اور بدرا نکل رہے تھے۔۔۔۔۔

بدرا کو دراک کے ساتھ دیکھ سب اپنی جگہ ساکت ہوئے۔۔۔۔

دراک نے بلیو جینز پر وائٹ کرتا پہن کر گلے میں گول گھما کر بلیک ہی پٹکا ڈال رکھا تھا جبکہ

بدرا نے زرد اور پستہ کلر کے کنٹراسٹ میں لانگ فراک اور چوڑی دار پاجامہ پہنے پاؤں میں کھسہ پہنے ہلکا سا میک اپ کیے لمبے بالوں کی چٹیا بنا کر شانے کی ایک طرف رکھے۔۔۔لبوں پر دھیمی سے مسکان سجائے اسی طرف آرہی تھی۔۔۔۔دراک کے ہاتھ میں اس کا ہاتھ دیکھ سب نے اسے حیران کن نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

یہ کہنا اور سمجھنا بہت آسان ہوتا ہے کہ کسی کے چلے جانے

سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا، پتہ نہیں ہم کیوں یہ بھول

جاتے ہیں کہ جانے والی شخصیت روئے زمین پر ایک ہی

تھی، وہ جیسی بھی تھی اس جیسی کوئی نہیں اس کی

جگہ کوئی بھی فٹ نہیں بیٹھ سکتا اس کی جگہ خالی ہی

رہتی ہے، فرق بے شک ناپڑتا ہو مگر خلا باقی رہ جاتی

ہے، ہماری زندگی میں بھی اور دل میں بھی۔۔

آج اسے اپنے سامنے سلامت دیکھ تحیر میں ڈوبی آنکھیں خداوند متعال کے آگے سر بسجود ہوئیں۔۔۔ بالآخر صبر رنگ لایا۔۔۔۔

کسی نے سچ کہا ہے کہ کہ جو بات آپ کو سخت پریشان کرے اور وہ آپ کے اختیار میں نہیں ہو تو اپنا معاملہ اللہ عزوجل کے سپرد کر کہ مطمئن ہو جائیں، کیونکہ اس کے فیصلے آپکے لیے بہترین ہوں گے۔۔۔

آج بارگاہِ الٰہی میں اس کی دعائیں کن کا درجہ پا گئیں تھیں۔۔۔۔

اس وقت جو طمر کی حالت تھی وہ لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی تھی۔

بے پایاں خوشی کی انتہا کے باعث اس کا چہرہ تمتما رہا تھا۔جوں جوں بدرا قدم اٹھاتے ہوئے اس کے قریب آ رہی تھی اس کی دھڑکنیں منتشر ہو رہی تھیں۔

اس چہرے کی دید کو کتنا ترسی تھیں آنکھیں، کتنے دن، کتنے مہینے، کتنے سال اس نے اس لمحے کا انتظار کیا تھا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کیسے کیسے رنگوں میں سوچا تھا اس کو اور آج وہ صدیوں کی تھکن ،تڑپ، ساری اذیتیں اور تکالیف جیسے پل بھر میں دور ہو گئیں۔۔۔ جیسے اسے اس کے صبر اور حوصلے کا انعام مل گیا ہو۔

وہ اسے سر تا پا پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھی۔۔۔۔

بدرا نے قریب آتے سب کو مشترکہ طور پر سلام کیا۔۔۔۔

طمر نے اسے خود میں کسی قیمتی متاع کی بھینچ لیا۔۔۔۔۔
رگوں میں دوڑتے لہو کی گردش تیز ہوئی۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بدرا اس بار زیادہ شاکڈ نہیں ہوئی کیونکہ پہلی بار بھی جب وہ ان سے ملی تھی انہوں نے ایسے ہی شدت کا مظاہرہ کیا تھا۔۔۔۔

مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ پہلی اور اب کی شدت میں بہت فرق تھا۔۔۔۔

طمر متحیر اور مسرور انداز میں اسے خود سے لگائے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لیے اپنی ترستی ماممتا کو قرار دیتے ہوئے اس پر چٹاچٹ بوسوں کی بوچھاڑ کر دی۔۔۔۔

اس کی خوشی دیدنی تھی۔

اس دلسوز ملن پر سب کی آنکھیں لبالب اشکبار ہوئیں۔۔۔۔

بدرا تو کچھ بھی سمجھنے کے قابل نہ تھی یہ آج کیا ہو گیا تھا نہیں ؟؟؟

طمر بس بھی کرو۔۔۔۔وامق نے بدرا کے حیران کن انداز پر طمر سے"
کہا۔۔۔۔

مجھے کبھی چھوڑ کے تو نہیں جاؤ گی اب؟؟؟"

طمر نے اسے چھوڑتے ہوئے بھیگی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کیسا ہے میرا جگر؟؟؟"
درا ک بھی ساری سچویشن کو سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔
مضربان کی آواز پر اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

میں ٹھیک تم کیسے ہو؟؟؟؟"
فٹ اینڈ فائن"وہ مسکرا کر بولا۔"

بولو نا گڑیا مجھے چھوڑ کر تو نہیں جاؤ گی؟؟؟ وہ آس بھری نگاہوں سے اسے" دیکھ کر بولی۔۔۔۔

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟؟؟"

بدرا تم۔۔۔۔تم میری بیٹی ہو۔۔۔جو بچپن میں مجھ سے کھو گئی" تھی۔۔۔۔

وہ لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں بولی۔۔۔۔

بدرا ان کی بات سن کر انگشتِ بدنداں رہ گئی۔۔۔۔
وہ وہیں کھڑی کھڑی منجمد ہوئی۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

یہ دیکھو تمہاری گردن پر نشان وہ اس کا دوپٹہ تھوڑا سا پیچھے ہٹا کر" بولی۔۔۔

اور اپنی آنکھیں دیکھو ہو بہو مجھ پر ہیں۔۔۔ کیا کسی اور بات کا بھی ثبوت چاہیے؟؟؟

بدرا کا سانس حلق میں اٹکا۔۔۔

ماضی انسان کا پیچھا کیوں نہیں چھوڑتا؟"

ابھی تو اس نے سب بھلا کر ایک نئی زندگی کی شروعات کی تھی۔۔۔

خوشیوں کا رقص ٹھیک طرح سے شروع ہوا نہیں تھا کہ ماضی کے تیز دھار آلے نے اس کے پاؤں کاٹ دیئے۔۔۔

جب جب ماضی سے نظریں چراؤ گے وہ کسی نا کسی کونے کھدرے سے نکل کر آپ کو چونکا دے گا۔۔۔اور آج اس کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا۔

الفاظ جیسے کھو گئے تھے۔۔۔۔"

اس نے شکوہ کناں نگاہوں سے انہیں دیکھا۔

تب کہاں تھی آپ جب ایک جانور مجھے کھینچ رہا تھا؟"
تب کہاں تھی آپ جب میں بھوک سے بلبلا رہی تھی۔
تب کہاں تھی آپ جب مجھے آپ کی آپکے پیار کی ضرورت تھی۔

ایک ماں تو اپنی بچی کی حفاظت کے لیے اسے اپنے پروں میں چھپا لیتی ہے"

۔۔۔

تب کہاں تھی آپ جب وہ لٹیرا میری عزت کو روندنے لگا تھا۔۔۔

یہ سب الفاظ اس کے منہ میں ہی دم توڑ گئے۔۔۔لبوں پہ لگے قفل جیسے زنگ آلود ہوئے۔۔۔

وہ الٹے قدم لیتی ہوئے پیچھے کو ہوئی۔۔۔
پھر دراک کا ہاتھ تھاما۔۔۔

چلیں یہاں سے "فقط سوکھے ہوئے لبوں سے یہی الفاظ نکلے۔۔۔"

مگر بدرا "اس کی طرف دیکھ کر دراک ابھی اتنا ہی کہہ پایا تھا کہ اس نے نم" آنکھوں سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

طمر نے اسے یوں جاتے ہوئے تڑپ کر دیکھا۔۔۔۔

طمر مسمار وجود لیے وہیں ڈھ گئی۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ گرتی وامق کی مضبوط بانہوں نے اس کے ڈھیلے وجود کو اپنے حلقے میں لیا۔۔۔

" بدرار کو"

تقی اور مضر بان دونوں فوراً اس کے پیچھے بھاگے۔۔۔

وہ دونوں گاڑی کے پاس آئے۔۔۔

بدرا ایک بار ان کی بات تو سن لو" دراک نے اپنے تیئں کوشش کی"

۔۔۔۔۔

آپ تو مجھے بچپن سے جانتے ہیں مجھے میری محرومیوں کو پھر بھی آپ مجھے" یہاں رک کر ان سے بات کرنے پر مجبور کر رہے ہیں۔۔۔وہ شکوہ کناں انداز میں بولی۔

میں تمہیں بالکل بھی مجبور نہیں کر رہا صرف اتنا کہہ رہا ہوں ایٹ لیسٹ" ان کی پوری بات تو سن لو۔۔۔۔

بدرا۔۔۔تقی بھاگ کر پھولی ہوئی سانسوں سے اس کے پاس آتے ہی بولا۔۔۔۔

تم پوری بات جان جاؤ گی تو کبھی بھی یہاں سے جا نہیں پاؤ گی۔۔۔۔"

بدرا نے تقی کے الفاظ پر غور کیا۔۔۔۔

بدرا ایک بار رک کر میری بات سنو۔۔۔۔پلیز پوری بات سنے بغیر میں تمہیں یہاں سے جانے نہیں دوں گا۔۔۔۔ مضر بان نے کہا۔۔۔۔

بدرا شکستہ وجود گاڑی کے ساتھ لگائے کھڑی ہوئی۔۔۔۔
بدرا کو وہاں رکتا ہوا دیکھ ان دونوں نے سکون کی سانس لی۔۔۔۔۔

دراک نے مضر بان کو آنکھ سے اشارہ کیا بات بڑھانے کا۔۔۔۔
بدرا مما تم سے بہت پیار کرتی ہیں ان کی کوئی غلطی نہیں شاید قدرت کو" ان کا کوئی امتحان مقصود تھا جو تم ان سے دور ہوئی۔۔۔۔

تمہارے بابا نے شک کے بنا پر انہیں طلاق دی۔۔۔اور جس وقت وہ ان سے جھگڑ رہے تھے تب ہی پیچھے سے تم نجانے کیسے غائب ہو گئی۔۔۔انہوں نے تمہیں ہر جگہ ڈھونڈا مگر تم انہیں کہیں نہیں ملی۔۔۔۔

وہ شروع سے لے کر اب تک ایک بھی لمحے کے لیے تمہیں بھول نہیں پائیں۔۔۔ہر وقت تمہیں یاد کرتی رہتی۔۔۔اور جب سے انہیں پتہ چلا کہ تم ہی ان کی بیٹی ہو ایک پل کے لیے بھی انہیں قرار نہیں ملا۔۔۔

وہ ہاسٹل میں رہ کر آئی ہیں۔۔۔اس سے پہلے کہ تمہیں لے کر ان کی طبیعت پھر سے بگڑ جائے۔۔۔کچھ بھی غلط ہونے سے روک لو۔۔۔

جو بھی ہوا انجانے میں ہوا۔۔۔

انہیں ان کے ناکردہ گناہوں کی سزا مت دو۔۔۔

اس کی ہلکی سبز آنکھوں میں سے بھل بھل آنسو بہنے لگے۔۔۔۔

دراک نے اس کا ہاتھ دبایا اور آنکھوں ہولے سے بند کر کہ کھولا جیسے اسے تشفی دے رہا ہو۔۔۔

مضر بان اور تقی دونوں نے بدرا کے ایک ایک شانے کے گرد بازو رکھ کر اسے اپنے حصار میں لیا۔۔۔

اور اسے اپنے ساتھ لیے واپس آئے۔۔۔۔

دراک بھی ان کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔۔۔

Zubi Novels Zone

طمر نے جب تقی اور مضر بان کے درمیان بدرا کو اسی طرف واپس آتے دیکھا تو جیسے جلتی ہوئی نظروں پر ٹھنڈی پھوار سی پڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔

اس کے تینوں بچے اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک اس کے جگر گوشوں کا یوں اکٹھے ہو کر اس کے پاس آنا۔۔۔اس کے دل کی دنیا کو زیر وزبر کر گیا۔۔۔۔

مما" اس نے قریب آتے ہی کہا اور ان کے گلے لگی۔۔۔"

طمر نے آسودگی سے اسے اپنے ساتھ لگایا۔۔اس بار وہ سب جانتے ہوئے اپنی مرضی سے اس کے قریب آئی تھی۔۔۔طمر کو تو جیسے ہفت اقلیم کی دولت مل گئی تھی۔۔۔

ان دونوں کو دیکھ سب مسکرانے لگے۔۔۔۔

اپنے بابا سے نہیں ملو گی۔۔۔وامق نے اپنی بانہیں واہ کیں۔۔۔"

تو بدر ابلا جھجک ان کے ساتھ لگی۔۔۔۔

آنسوؤں کی برسات رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔

ناٹ فئیر آپ نے میری بیوی کو بہت رلایا۔۔۔۔"

در اک مصنوعی خفگی سے بول کر اس کے قریب آیا اور سب کے سامنے اس کی آنکھوں سے آنسو پونچھے۔۔۔۔

اور اس کے کان کے قریب سرگوشی نما آواز میں کہا۔۔۔۔۔

"کبھی ایسے ہی ہماری بانہوں میں بھی خود سپردگی کی تھکن میں آو۔۔۔۔"

آہم۔۔۔آہم۔۔۔ تقی نے گلا کھنکارتے ہوئے دراک کی طرف دیکھ "
کر کہا۔۔۔
یہاں ہم سب بھی موجود ہیں۔۔۔

دراک آج تقی اور مضربان دونوں کی مہندی ہے اور مضربان کا نکاح بھی
۔۔۔وامق نے دراک کو بھی خوشخبری سنائی۔۔۔
واقعی!!!وہ مسرور انداز میں بولا۔۔۔۔"

میں چاہتا ہوں میرے تینوں بچوں کی مہندی ایک ساتھ ہو پھر کل
ریسپیشن بھی ایک ساتھ کہو کیسا لگا آئیڈیا!!!!

دراک نے حیرانگی سے دیکھ کر پوچھا۔۔۔تینوں سے مطلب؟

بھئی تقی اور مضر بان کے ساتھ بدرا کی بھی مہندی۔۔۔۔۔ پھر کل تم سب کا ریسپیشن۔۔۔۔

بالکل ٹھیک کہا آپ نے میں اپنے بیٹوں کے ساتھ اپنی بیٹی کی خوشی بھی" محسوس کرنا چاہتی ہوں اسے اپنے گھر سے رخصت کروں گی۔۔۔ طمر نے پیار بھرے انداز میں کہا۔

کیوں نا پہلے نکاح کر لیا جائے مولوی صاحب کب سے انتظار کر رہے ہیں"

۔۔۔۔۔

وامق نے کہا۔۔۔۔

سب ایک ساتھ سٹیج کی طرف گئے جہاں دونوں دلہنیں گھونگھٹ اوڑھے ہوئے بیٹھی تھیں۔۔۔۔۔

مضرباں درمیانی صوفے پر بیٹھو۔۔۔۔طمر نے کہا۔۔۔۔۔

وہ سجی سنوری گھونگھٹ اوڑھے ہوئے دوشیزہ کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔۔

نکاح کی رسم شروع ہوئی۔۔۔۔۔۔

علینا بنت دائم آفندی

آپ کو مضرباں گردیزی ولد وامق گردیزی

بعوض حق مہر پچاس لاکھ اپنے نکاح میں قبول ہے؟

الفاظ تھے یا گویا بم جو اس کے سر پر پھوٹا۔۔۔۔

مضرباں نے گھونگھٹ میں چھپے ہوئے وجود کو دیکھنے کی بھرپور کوشش کی

گویا یہ کوئی مذاق تھا یا سچ۔۔۔۔وہ ابھی بھی یقین نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔۔

سامنے سے ہی دائم آفندی اور عائزہ بھی چلے آرہے تھے۔۔۔۔۔۔

دائم آفندی نے علینا کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے کا احساس دلایا۔۔۔

علینا کی طرف سے رندھی ہوئی آواز میں جواب آیا۔

قبول ہے "پھر ان کے باقی بار پوچھنے پر بھی جواب دیا۔۔۔۔"

مضربان نے کب نکاح کے لیے حامی بھری کب مبارکباد کا زور اٹھا اسے خود بھی خبر نہیں ہوئی۔۔۔۔

وہ ششدر سا سارے معاملے کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔ مگر کوئی بھی سرا ہاتھ نا لگا۔۔۔۔

سب ان دونوں کے ساتھ بیٹھ کر تصاویر لینے لگے۔۔۔

مضربان نے علینا کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

علینا نے زور سے اس کا ہاتھ جھٹک کر پیچھے کیا۔۔۔۔

نکاح کے بعد کیا کرنٹ مارنے لگی ہو۔۔۔وہ اپنے ازلی شرارتی انداز میں" لوٹ کر بولا۔۔۔۔

" میرے منہ مت لگو"

اب تو منہ لگنے کا پرمٹ ملا ہے۔۔۔ایسے منہ لگوں گا نہ کہ سانس لینے کا موقع بھی نہیں ملے گا۔۔۔

اس کی ذو معنی بات پر علینا کے گال دہکنے لگے مگر چہرے پر کرختگی سجائے ہوئے تھی۔۔۔۔

بدرا نے علینا اور ادا کے پاس جا کر انہیں مبارکباد دی۔۔۔۔

علینا سے وہ سب بھلائے خوشدلی سے ملی بذل نے چاہے اس کے ساتھ جو بھی کیا تھا مگر علینا اس کی بیسٹ فرینڈ تھی اور اس سب میں بے قصور وہ اسے سچ بتا کر اس کی خوشیوں کے رنگ میں بھنگ نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔۔۔۔

اس لیے وہ نارمل انداز میں اس سے پیش آئی۔۔۔

پھر تینوں جوڑے ساتھ بیٹھے اور مہندی کی رسم شروع ہوئی۔۔۔سب سے پہلے زبیدہ خانم کو وامق اپنے ساتھ سٹیج پر لایا اور انہوں نے سب کو دعائیں دیں۔۔۔

پھر وامق طمر، اور عائزہ، دائم نے سب جوڑوں کو مہندی اور تیل لگا کر رسم نبھائی۔۔۔۔۔۔۔

تقی اپنی جگہ سے اٹھا اور ابٹن لیے مضر بان کی طرف بڑھا۔۔۔

نہیں تقی ایسا مت کرنا۔۔۔ مضر بان نے تقی کو اپنی طرف آتا دیکھ "

بولا۔۔۔

مگر تقی نے پھرتی سے مضر بان کے دونوں گال ابٹن سے بھر

دیئے۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ تقی مضر بان کی جھنجھلانے پر خوش ہو پاتا کسی نے پیچھے سے

آکر اس کا پورا چہرہ اپنے دونوں ہاتھ جو ابٹن سے بھرے ہوئے تھے اس پر مل

دیئے۔۔۔۔

اس نے حیرانگی سے پیچھے دیکھا کہ اس کے ساتھ یہ مذاق کون کر سکتا ہے سوائے مضربان کے۔۔۔۔ حیرت کی انتہا نہ رہی جب پیچھے کھڑے دراک کو اپنے ڈمپلز کی نمائش کرتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔۔

دراک بھائی یہ ناانصافی ہے۔۔۔۔اس بات کا بدلہ لیا جائے گا۔۔۔۔۔"
وہ بھنا کر مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے بولا
اور پاکٹ سے رومال نکالے چہرہ صاف کرنے لگا۔۔۔۔۔

ڈھول والے نے ڈھول بجایا تو دونوں کی رگِ ظرافت پھڑکی اور وہ دراک کو بھی زبردستی اپنے ساتھ کھینچ کر درمیان میں لائے۔۔۔۔

آفس کے ورکرز اور گھر کر گارڈز ڈرائیورز آس پڑوس کے سب جانے والے مرد حضرات اس بھنگڑے میں شامل ہوئے۔۔۔۔۔

سب کی پر شوق نگاہیں ان پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔۔

تینوں نے مل کر خوب رونق دوبالا کی۔۔۔۔ہلے گلے اور خوشیوں بھری اس شام کا اختتام بہت شاندار ہوا۔۔۔۔۔

سب کاموں سے فراغت کے بعد کھانے پینے کا آغاز ہوا کھانے کے مینیو میں پنجابیوں کے رواج کے مطابق دال، چاول بنائے تھے مگر آج کل کے سٹائل کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بابی کیو، چھولے بھتورے، گول گپے ۔اور پان بھی مینیو میں شامل تھے۔۔۔۔

سب عورتوں نے مل کر کھانا کھایا جبکہ مرد حضرات نے علیحدہ۔۔۔۔

آج رات بدر اہمارے ساتھ رکے گی طمر نے دراک کو مخاطب کرتے" ہوئے کہا۔

جی ٹھیک ہے جیسے آپ سب کی مرضی۔۔۔۔"

کل میں اپنی بیٹی کو اپنے گھر سے رخصت کروں گی۔۔۔۔اس نے مشفقانہ انداز میں پیار بھری نظروں سے بدرا کی تھوڑی کو چھو کر کہا۔۔۔۔۔۔

تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں؟"وامق نے دراک سے پوچھا۔۔۔"

مجھے بھلا کیا اعتراض ہو گا جیسے سب کی خوشی۔۔۔۔اس نے مودبانہ انداز" میں کہا۔

سب لڑکیاں آپسی گفتگو میں مشغول ہو گئیں۔۔۔۔۔

دراک بدرا کے لیے میٹھا پان لے کر آنے لگا تو اس کی دیکھا دیکھی تقی اور مضربان دونوں نے اس کی تقلید کی۔

سب مہمان اپنے اپنے گھر جا چکے تھے۔۔۔وہ تینوں بھی گھر کے اندر ایک ساتھ گئے۔۔۔

میں تو بہت تھک گیا او کے پھر گڈ نائٹ۔۔۔ تقی نے انگڑائی لیتے ہوئے" بیزاری سے کہا۔۔۔

..... اوئے بھانے باز تیرا کمرہ بکڈ ہے"

مضربان بولا۔۔۔

وہ کس خوشی میں؟؟؟؟"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بابا اپنے کمرے میں آرام کرنے چلے گئے ہیں جبکہ مما نے علینا کو بھی یہیں روک لیا ہے۔۔۔بدر اا اور ادا کے کہنے پر۔۔۔اب وہ سب خواتین تیرے کمرے میں ساری رات محفل سجانے والی ہیں۔۔۔۔

کیوں تیرا کمرہ کہاں گیا جو میرے کمرے میں ڈیرہ جمائے ہوئے ہیں" ؟؟؟وہ جھنجھلا کر بولا۔۔۔

بیٹا آج کی رات ہے صبر نہیں ہو رہا تجھ سے

۔۔۔۔مضربان نے اسے چڑایا۔۔۔۔

بکواس نہ کر۔۔۔وہ برا سا منہ بنا کر بولا۔۔۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

مہینہ ہونے والا ہے اس مہینے میں منا نہیں پایا تو ایک رات میں کیا خاک منائے گا؟؟؟؟

مضربان نے اسے ایک بار پھر چھیڑا۔۔۔

"Love guru...

۔۔۔تیرا بھی کل جو حال ہونے والا ہے کسی سے چھپا نہیں۔۔۔تو اپنی خیر منا۔۔۔ تقی کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔۔۔۔

کیوں نا آج بیچلرز نائٹ منائی جائے مضربان نے مشورہ دیا۔۔۔۔"

بیچلر تو ہم تینوں میں سے کوئی نہیں رہا خیر سے تینوں شادی شدہ ہو گئے"

اب تو دراک نے حقیقت بتلائی۔۔۔۔

ویسے چلو میں تو آج شادی شدہ ہوا ہوں تو بیچلر ہوں ابھی تک مگر تم "
دونوں پر ترس آرہا ہے کب سے شادی شدہ ہو کر بھی بیچلر ہی ہو۔۔۔۔۔۔

مضربان نے شرارتی انداز میں کہا۔۔۔
اس کی بات سمجھ میں آتے ہی تقی اور دراک دونوں اس کی طرف بڑھے
۔۔۔۔۔

دراک نے اس کی گردن پکڑی اور تقی نے اس کے بازو قابو کیے۔۔۔

تجھے کیسے پتہ ہم کنوارے ہیں۔۔۔ دراک نے اس کی گردن دبوچتے"
ہوئے مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے سوال کیا۔۔۔
یار۔۔۔۔ت۔۔۔تم۔۔۔دونوں۔۔۔کی شکلوں۔۔۔پہ۔۔۔لکھا"
ہوا۔۔۔ہے کہ ت۔۔۔تمہاری بیویاں تمہیں گھاس نہیں ڈالتی۔۔۔

مضر بان کے گلے سے پھنسی ہوئی آواز نکلی۔۔۔۔۔

دراک اسے چھوڑ مسکراتا ہوا ساتھ والے صوفے پر بیٹھا۔۔۔۔

دیکھنا جو تو نے اس کے ساتھ کیا ہے۔۔کل تو بھی کنوارہ نارہ گیا تو میرا نام" بھی تقی نہیں۔۔۔۔۔

میں نے ہی مما بابا سے کہہ کر تیری نیا پار لگوائی ہے ورنہ تو سالوں سال اپنی مسکین سی شکل لیے کنوارا ہی گھومتا۔۔۔۔۔

وہ مضر بان کو دھمکاتا ہوا مسکرا کر بولا۔۔۔۔۔

تینوں کے قہقہے لاؤنج میں گونجے۔۔۔۔۔

پھر تینوں ایک ساتھ مضر بان کے روم میں چلے گئے تا کہ وہیں باقی رات گزار سکیں۔۔۔۔

وہاں تینوں اپنے اپنے رومز کی ڈیکوریشن کو لے کر آپس میں منصوبے بنانے لگے۔۔۔۔۔

دوسری طرف طمر بدرا کے ساتھ کمرے میں بیٹھے اپنے گزرے واقعات اسے بتا رہی تھی اور کی بھر کر اسے دیکھتے ہوئے اس کے نقش آنکھوں میں اتار رہی تھی جبکہ ادا اور علینا کو مہندی والی مہندی لگا کر جا چکی تھی۔۔۔

اب ادا بدرا کے دونوں ہاتھوں کو مہندی کے دلکش نقش و نگار سے مزین کر رہی تھی۔۔۔اس نے ہاسٹل میں ایک دوست سے مہندی لگانی سیکھی تھی جو آج اس کے کام آگئی۔۔۔

سب مل کر باتیں کرنے لگی۔۔۔اس طرح ایک خوبصورت رات سب نے ساتھ گزاری۔۔۔۔

فلیش بیک !

"ہیلو !"اسلام و علیکم

وعلیکم السلام ! کیسی ہو؟"

میں ٹھیک ہوں مگر بذل دو تین دنوں سے گھر نہیں آیا مجھے اس کی فکر ہو رہی ہے۔۔۔وہ پریشانی سے بولی۔

تم اسے کال کر کہ پوچھو کہاں ہے؟"دائم نے کہا"

میں اسے کل سے کال ملا رہی ہوں مگر نمبر بند جا رہا ہے کل سے۔۔۔۔"

Zubi Novels Zone

ایسا کرو جا کر نہال سے بات کرو شاید وہ اسے ڈھونڈنے میں تمہاری کوئی" مدد کر سکے۔۔۔اب میں یہاں آسٹریلیا میں بیٹھا ہوں یہاں رہ کر کیسے مدد کروں اسے ڈھونڈھنے میں؟؟؟

آپ جلد از جلد یہاں آجائیے میرا دل گھبرا رہا ہے۔۔۔آپ نے کہا تھا" آپ جلدی آئیں گے مگر ابھی تک نہیں آئے۔۔۔

یار ضروری کام میں پھنسا ہوا ہوں کچھ دنوں تک آتا ہوں۔۔۔۔

بیٹے سا زیادہ ضروری اور کچھ نہیں جس کے لیے سب کما رہے ہیں وہی" لاپتہ ہے تو کیا فائدہ ایسی کمائی کا۔۔۔ جتنی جلدی ہو سکے پاکستان آئیے

۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ٹھیک ہے تم اپنے بھائی کی طرف جاؤ فی الحال۔۔۔میں بھی جلد آنے کی کوشش کرتا ہوں۔۔۔

عائزہ نے نہال شاہ کے گھر میں قدم رکھا تو ایک بار تو ٹھٹھرا گئی۔۔۔سارا گھر ویران کھنڈر کا منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔

ایسے جیسے اس گھر میں انسان نہیں روحوں کا بسیرا ہو۔۔۔

اندھیرے میں ڈوبا ہوا۔۔۔نا کوئی نوکر چاکر نا کوئی انسان۔۔۔۔وہ حیرت زدہ ہوئی۔۔۔

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے وہ تعبیر کے کمرے کی طرف بڑھی

۔۔۔۔۔

دروازہ کھولا تو سامنے تعبیر اجڑی ہوئی حالت میں بستر پر نیم دراز تھی

۔۔۔۔۔

ہمیشہ ٹپ ٹاپ رہنے والی آج اس حالت میں ؟اس نے دل گرفتگی سے سوچا۔۔۔۔۔

کیا ہوا بھابھی ؟؟؟اس نے جھجکتے ہوئے سوال کیا۔۔۔"

اپنے ارد گرد اتنے دنوں بعد کسی مانوس آواز کو سن کر اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔۔۔۔

کسی اپنے کو دیکھ اس کے ضبط کے باندھ ٹوٹے۔۔۔اور وہ بھاگتی ہوئی عائزہ کے ساتھ لگی۔۔۔۔۔

عائزہ اس نے مجھے چھوڑ دیا۔۔۔اس عمر میں وہ مجھے اکیلا کر گیا۔۔۔۔

کون چھوڑ گیا بھابھی؟؟؟اس نے حیرانی سے پوچھا"

تمہارا بھائی نہال۔۔۔اس نے مجھے طلاق دے دی۔۔۔"

تم بھی تو اسی کی بہن ہو تم بھی ویسی ہی ہو گی میں تم سے کیوں بات کر رہی ہوں۔۔۔

تم بھی مجھے چھوڑ جاؤ گی اکیلا۔۔۔۔

بعد میں جانے سے پہلے ابھی جاؤ دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔

میرا کوئی نہیں۔۔۔۔۔کوئی نہیں۔۔۔۔وہ ہذیانی انداز میں چیختی چلاتی اپنے بالوں کو پکڑ کر نوچنے لگی۔۔۔۔۔اور عائزہ کو دھکے دے کر وہاں سے نکالنے لگی۔۔۔۔۔

عائزہ اس کی حرکات سے خوفزدہ ہوئی۔۔۔

اور اپنا آپ چھڑوایا۔۔۔۔

دیکھیں بھابھی آپ میرے ساتھ چلیں۔۔۔میرے ساتھ رہیں" ۔۔۔۔بھائی نے جو بھی کیا۔۔۔یہ ان کا فعل ہے آپ بس پریشان نا ہوں میرے پاس رہیں۔۔۔۔یہاں اکیلے رہ کر کیا کریں گی؟؟؟وہ اسے سمجھاتی ہوئی ناصحانہ انداز میں بولی۔۔۔۔۔

مجھے کسی کے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔۔چلی جاؤ یہاں سے ورنہ میں"

۔۔۔۔؟؟؟وہ ادھر ادھر کچھ دیکھنے لگی۔۔۔

ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل پر موجود لیمپ ہاتھ میں لیے اس کی طرف بڑھی۔۔۔۔

عائزہ فی الوقت اس کی حالت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے وہاں سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

تقی کے اصرار کرنے پر وامق اور طمر عائزہ کے گھر رشتہ لے کر گئے۔۔۔

عائزہ بذل کو لے کر پہلے ہی پریشان تھی۔۔۔

ان حالات میں وہ علینا کی شادی کیسے اتنی جلدی کر پاتی۔۔۔۔

تقی بذل کے بارے میں جانتا تھا کہ وہ پولیس کی حراست میں ہے۔۔۔۔ اس نے عائزہ کو ایک طرف لے جا کر صرف اتنا کہا کہ آپ بذل کی وجہ سے اپنی بیٹی کا رشتہ خراب مت کریں آپ کی بیٹی کی بھی یہی خواہش ہے وہ میری دوست ہے میں اسے اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔ بیٹے کی وجہ سے بیٹی کا دل مت دکھائیں۔۔۔۔

پہلے تو وہ حیران ہوئیں کہ تقی کو بذل کا کیسے پتہ چلا۔۔۔ بالا خر اس سے رہا نا گیا تو اس نے پوچھ ہی لیا۔۔۔۔

دراصل آنٹی میرا دوست پولیس میں ہے اس نے بتایا کہ بذل کو کسی جرم "
میں گرفتار کیا گیا ہے۔۔۔اس نے ڈھکے چھپے الفاظ میں انہیں بتایا ادا کی
بات بالکل کھا گیا۔۔۔آخر کو اس کی عزت کا سوال تھا۔۔۔۔

دائم سے بات کرنے کے بعد اس نے طمر اور وامق کو ہاں کہہ دی۔۔۔۔

وامق نے عائزہ سے وعدہ کیا کہ وہ علینا کے نکاح سے پہلے پہنچ جائے گا
۔۔۔اور آکر بذل کو بھی وہاں سے چھڑوائے گا۔۔۔۔

سب پتہ ہونے کے بعد دراک چپ تھا تو مضربان کی خوشی کے لیے اس
نے نہیں بتایا کہ بذل گرفتار ہو چکا ہے جو علینا کا بھائی ہے۔

تقی چپ رہا مضر بان اور علینا کے رشتے کے لیے۔۔۔
بدرا چپ رہی تو اپنے بھائی کی نئی زندگی کے لیے۔۔۔

عائزہ بھی اپنی بیٹی علینا کے رشتے اور اس کی خوشی کی وجہ سے چپ رہی کہیں بذل کے بارے میں پتہ چلنے سے یہ رشتہ نا ٹوٹ جائے۔۔۔

وہ سب اپنی اپنی جگہ اپنا کردار نبھا رہے تھے۔۔۔اور یہی سچے خلوص کی نشانی ہے ایک دوسرے کے لیے خاموش رہنا۔۔۔

اگر تم کسی کا ایک بار پردہ رکھو گے اس کے عیب چھپاؤ گے تو اللہ پاک تمہارا بھی چالیس بار تمہارا پردہ رکھے گا۔۔۔۔۔ تمہارے عیب چھپائے گا۔۔۔

پولیس کی گاڑی مجرموں کو لیے کورٹ میں فیصلے کے لیے جارہی تھی کہ کچے راستے پر آتے ہی کسی نے ان کی گاڑی میں فائر کیا۔۔۔

گاڑی ٹائر برسٹ ہونے سے گاڑی ڈگمگانے لگی۔۔۔
ڈرائیور نے گاڑی روکنے کی کوشش کی۔۔۔ مگر گاڑی الٹ گئی۔۔۔۔

بذل جو گاڑی میں باقی ملزمان کے ساتھ موجود تھا موقعے کا فائدہ اٹھا کر ٹوٹے ہوئے شیشوں سے باہر نکلا۔۔۔

اور خود کو بچانے کے لیے زخمی حالت میں دوڑ لگا دی۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ڈرائیور کے ساتھ ایس۔پی عمیر صدیقی بھی تھا تو انکاؤنٹر سپیشلسٹ کے نام سے مشہور تھا۔۔۔۔

جب بھی کوئی مجرم اس طرح فرار ہوتا وہ لمحوں میں اس کا کام تمام کر دیتا ۔۔۔۔

اس نے بھاگتے ہوئے بذل کے پیچھے دوڑ لگائی۔۔۔ایک ہاتھ میں گن لیے دوسرے ہاتھ سے فون نکال کر ملاتے ہوئے کان سے لگایا۔۔۔

ساتھ ساتھ اس کے پیچھے بھاگ بھی رہا تھا۔۔۔

بذل بھاگتے ہوئے جھاڑیوں کے پیچھے چھپنے کی کوشش میں تھا کہ ایس۔پی۔ عمیر نے اس پر نشانہ سادھا۔۔۔۔

ہاں عمیر بول۔۔۔"

دوسری طرف سے موبائل میں دراک کی بھاری آواز آئی۔۔۔۔

بزدل فرار ہو رہا تھا۔۔۔۔میرے نشانے پر ہے بول تو انکاؤنٹر میں ہلاک "
کرڈالوں؟؟؟؟

عمیر نے سرد لہجے میں پوچھا۔۔۔۔۔

کسی کی جان لینے کا اختیار سوائے اللہ کے اور کسی کے پاس نہیں، وہ اپنے "
فعل کا خود جوابدہ ہے، اس کی موت کا ذمہ خود پر لے کر ساری زندگی اپنے
ضمیر کی عدالت میں کیسے سر خرو ہو پاؤں گا۔دراک کی گھمبیر آواز سپیکر
میں سے ابھری۔۔۔۔

ایس پی عمیر نے فون بند کر کہ پاکٹ میں ڈالا۔۔۔۔اور بزدل کے پاؤں کے
پاس فائر کیا۔۔۔۔

وہ ڈر کر پیچھے ہوا۔۔

پولیس کے سپاہیوں نے اسے گرفتار کر لیا۔۔اور اپنے ساتھ لے گئے۔۔۔۔

ان سب کا مشترکہ ریسیپشن آج لاہور کے سب سے شاندار ہال میں منعقد ہوا تھا۔۔۔

چہار سو رنگ و بو کا سیلاب امڈ آیا تھا۔میڈیا کے لوگ، بزنس مین اور درا ک کے محکمے کے لوگ سب مدعو تھے۔۔۔۔

فنکشن اپنے عروج پر تھا۔۔۔

شاندار طریقے سے سٹیج پر تین صوفہ سیٹ پر تینوں کپلز براجمان تھے
۔۔۔۔

ایک طرف تقی اور ادا تھے، ادا نے مہرون رنگ کا اعلیٰ ترین کامدار لہنگا چولی زیب تن کر رکھا تھا۔۔۔بیوٹی سیلون سے کیے گئے میک اپ میں اس کے روپ پریوں کو بھی ماند دے رہا تھا اور اس کے ساتھ تقی نے بھی مہرون رنگ کی شیر وانی پہن رکھی تھی۔۔۔پیشانی پر بکھرے بالوں میں رف اینڈ ٹف سٹائل میں سب کے دلوں پر چھا رہا تھا۔

درمیان میں دراک اور بدرا تھے، دراک نے آف وائٹ شیر وانی پہن رکھی تھی، بالوں کو جیل سے سیٹ کیے بارعب انداز میں شہزادوں کی سی آن بان لیے ہوئے غضب ڈھا رہا تھا۔

جبکہ بدرا نے بھی اس سے میچنگ کیے آف وائٹ اور ریڈ کلر کا موتیوں کے کام سے مزین دیدہ زیب لہنگا چولی زیب تن کر رکھا تھا۔۔۔اپنا دو آتشہ حسن لیے دراک کے دل میں ہلچل مچا رہی تھی۔۔۔۔

تیسرے صوفے پر مضر بان اور علینا تھے، مضر بان نے بلیک کلر کی شیر وانی پہنے پاؤں میں کھسہ اور سر پر روایتی انداز میں کلاہ پہن رکھا

تھا۔۔۔اپنی منفرد پرسنالٹی کے باعث سب سے جدا الگ رہا تھا۔۔۔بغل میں بیٹھی علینا نے سلور گرے کلر کا عمدہ ترین لہنگا چولی زیب تن کر رکھی تھی۔۔۔

تینوں دلہنوں کے ڈریس ایک جیسے مگر کلر مختلف تھے جبکہ تینوں دلہوں کی شیروانی بھی ایک جیسی مگر رنگ مختلف تھے۔

طمر اور وامق اینٹرنس پر موجود سب مہمانوں کو ویلکم کر رہے تھے۔۔۔طمر نے ڈارک بلیو ہلکی سی کامدار ساڑھی پہن رکھی تھی۔۔۔نک سک سے تیار ہو کر اس عمر میں بھی وامق کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی۔۔۔وامق بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ میں اپنی ازلی چھا جانے والی شخصیت کے باعث بہت شاندار دکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔

سب کپلز کو گیسٹ نے وشز اور تحائف پیش کیے۔۔۔۔

پھر تینوں کپلز کا فوٹو سیشن ہوا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

پر تکلف ڈنر کا اہتمام کیا گیا تھا۔۔۔۔سب نے مل کر اسے انجوائے کیا۔۔۔۔۔

آج کی یہ خوبصورت شام بھی اپنے اختتام کو پہنچی۔۔۔۔۔۔

طمر کے حساب سے آج اس کی بیٹی کی رخصتی تھی۔۔۔۔سب مہمان روانہ ہوئے تو طمر نے بدرا کو خود سے لگا کر ڈھیر ساری دعائیں دے ڈالیں۔۔۔۔۔

طمر اور بدرا مل کر رونے لگیں۔۔۔۔

پلیز مام اس موقع پر رونا دھونا شروع کریں اس نے کہاں جانا ہے جو" آپ ایسے رو رہی ہیں۔۔۔دیکھنا صبح یہ یہیں ہوگی ہمارے پاس ۔۔۔کیوں مائی سویٹ سسٹر۔۔۔۔۔تقی نے بدرا سے کہا۔۔۔۔

وامق نے قرآن کریم کے سائے میں بدرا کو رخصت کیا۔۔۔۔

بدرا اپنے آنسو پونچھتے ہوئی گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ دراک گاڑی میں بیٹھتا۔۔۔۔

تقی اور مضر بان دونوں ایک ہی جست میں جا کر بدرا کے ساتھ بیٹھ گئے۔۔۔۔

فرشتوں کی طرح ایک دائیں تو دوسرا بائیں۔۔۔۔

دراک نے خشمگیں نگاہوں سے ان دونوں کو گھورا۔۔۔۔۔

مما بچائے اس اے۔ سی۔۔۔ پی۔۔۔۔۔سے۔۔۔۔" تقی نے دراک کو" گھورتے ہوئے دیکھا تو معصومیت کی حدیں توڑتے ہوئے طمر کو دہائی دی۔۔۔۔

دراک بیٹا ہم میں رسم ہے۔۔۔ جب دلہن اپنے سسرال جاتی ہے تو میکے سے کوئی اس کی ڈولی کے ساتھ جاتا ہے۔۔۔ یہ دونوں ضد کرنے لگے۔۔اس لیے دونوں ہی جا رہے ہیں۔۔۔ تم فکر مت کرو تمہیں چھوڑ کر واپس آجائیں گے۔۔۔

دراک نے ان دونوں کی طرف دیکھا۔۔۔ جو اس کی حالت کے پیش نظر دانت نکال رہے تھے۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ مٹھیاں بھینچ کر مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔۔"پھر ڈرائیور کے ساتھ اگلی نشست پر بیٹھ گیا۔۔۔"

سب نے انہیں الوداع کہا۔۔۔اور گاڑی گھر کو روانہ ہوئی۔۔۔۔۔

راستے میں تقی اور مضربان دونوں نے بدرا کو بات بنا بات پہ خوب ہنسایا

۔۔۔۔ملکر یہ چھوٹا سا سفر بہت اچھے سے گزرا۔۔۔۔۔

گھر میں آکر بدرا اپنا لہنگا سنبھالتی ہوئی ایک سہج کر قدم اٹھاتے ہوئے اندر چلی گئی۔۔۔

تم کیا یہاں سے ہی ہمیں ٹاٹا بائے بائے کرنے والے ہو؟؟؟؟"

مضربان نے دراک کو راستے میں ایستادہ دیکھا تو پوچھا۔۔۔۔

جی بالکل ٹھیک سمجھا آپ نے۔۔۔۔وہ ابرو اچکا کر سپاٹ لہجے میں "بولا۔۔۔۔

دوست دوست نا رہا پیار پیار نا رہا۔۔۔۔زندگی ہمیں تیرا اعتبار نا" رہا۔۔۔۔تقی نے اپنی بھدی آواز میں سُر چھیڑے۔۔۔۔

اوئے زہریلے تو چپ کر، کیوں کانوں میں زہر گھول رہا ہے؟؟؟ مضر بان" نے اسے گھرکا۔۔۔۔

دراک بھائی پہلی بار آپ کے گھر آئے کچھ خاطر تواضع نہیں کریں گے" ؟؟؟اور گھر بھی نہیں دکھائیں گے ؟؟؟؟

اب تو ہماری خاطر تواضع بنتی ہیں آخر کو آپ کے سالے آدھے گھر والے بن گئے ہیں ہم۔۔۔ تقی نے دراک سے شرارتی لہجے میں کہا۔۔۔

چپ چاپ نکل جاؤ اس وقت ورنہ اچھے سے خاطر تواضع کر کہ بھیجوں" گا۔۔۔۔۔دراک نے کڑے تیوروں سے کہا۔۔۔۔

دیکھ بانی۔۔۔۔ تیری دوستی کا بھی لحاظ نہیں کر رہا۔۔۔۔ بڑا بے فیض نکلا "تیرا دوست

اس نے مضر بان کو دراک کے خلاف بھڑکایا۔۔۔۔

ہاہ!!!!! مضر بان نے ٹھنڈی سی آہ بھری۔۔۔"

چل چھوڑ یار چلتے ہیں گھر میں ہماری وائفیاں بھی ہمارے انتظار میں" پھولوں کی سیج سجائے ہوں گی۔۔۔۔ مضر بان نے کہا۔۔۔

ہاں اور تیری بھابھی تو میرے انتظار میں پلکیں بچھائے ہو گی کہ کب آئیں گے میرے ہینڈ سم مجازی خدا۔۔۔ تقی بولا۔۔۔

وہ دونوں باہر نکلے تو دراک نے باہر کی فالتو لائیٹس آف کرتے ہوئے اندر کی راہ لی۔۔۔

دروازہ کھولا تو گلاب اور موتیے کی ملی جلی محسور کن مہک نے اس کا استقبال کیا۔۔۔ صبح وقت نکال کر دراک یہاں آیا تھا اور اپنی پسند سے ساری ڈیکوریشن کی تھی۔۔۔

سامنے ہی وہ اس کے بستر پر پورے طمطراق سے براجمان تھی۔۔۔۔

وہ دروازہ بند کرتے ہوئے مسکرا کر اس کی طرف بڑھا۔۔۔

اس کے قریب بستر پر آکر بیٹھا۔۔۔

اف یار یہ گھونگھٹ کیوں نکالا؟؟؟"

دراک نے جھنجھلا کر کہا۔

مگر آواز ندارد۔۔۔۔

اسے خاموش دیکھ کر وہ بولا۔

شاید منہ دکھائی کی رسم کے لیے۔۔۔۔۔

اس نے اندازہ لگایا۔۔۔۔

آج تم بہت حسین لگ رہی تھی، نظریں تم پر سے ہٹنے سے انکاری" تھیں۔۔۔۔اس نے بدرا کا ہاتھ پکڑنا چاہا۔۔۔مگر وہ گھڑی بنی دوپٹے میں خود کو پوری طرح چھپائے ہوئے تھی۔۔۔۔

آج تمہیں قریب سے محسوس کرنا چاہتا ہوں۔۔۔وہ دھیرے سے بول" کر اسے اپنے حصار میں لے گیا۔۔۔۔

بہنا سنبھالو اپنے شوہر کو آخر میں اپنی بیوی کو کیا منہ دکھاؤں گا۔۔۔۔وہ"

گھونگھٹ چہرے سے الٹ کر دوپٹے کا ایک کونا منہ میں دبائے رونے والا

منہ بنا کر بولا۔۔۔۔۔

تقی تم"؟"

دراک نے اس کا گلہ دبانے کی کوشش کی۔۔۔۔

بدرا کی کھلکھلاہٹوں سے پورا کمرہ گونج اٹھا۔۔۔وہ بڑی سی شال لپیٹے

کھڑی تھی۔۔۔

تقی بستر سے نیچے اتر کر جان چھڑوا کر بھاگا۔۔۔۔۔

دراک ہونق بنے ان دونوں کی شرارت کو سمجھنے لگا۔۔۔۔۔

تقی لاک کھولے دروازے سے آدھا چہرہ اندر کیے بولا۔۔۔۔۔

دراک بھائی کل ابٹن والا بدلہ آج پورا۔۔۔۔۔

وہ دھاڑ سے دروازہ بند کرتا باہر کو بھاگا۔۔۔۔

دراک اس کے پیچھے باہر گیا۔۔۔۔تا کہ اس بار اچھے سے دیکھ لے کہ وہ یہاں سے گیا ہے کہ نہیں۔۔۔۔

وہ جب کمرے میں داخل ہوا تو محترمہ نے عروسی لباس تو دور کی بات جیولری تک اتارنے کی زحمت نہ کی تھی اور آج کی رات محترمہ اسطرح گدھے گھوڑے بیچ کر خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھیں جیسے صدیوں سے سوئی ہی نہ ہوں۔۔۔۔

"واہ میرے خدا کیا بہترین استقبال ہو رہا ہے تیرے بندے کا؟"

تاسف سے سر ہلاتا ہوا وہ فریش ہو کہ سفید آرام دہ کرتا شلوار زیب تن کئے وہ بستر پہ بے آرام سی سوئی ادا کی طرف بڑھا تھا۔

مہرون کلر کے عروسی لباس میں وہ تمام تر حشر سمانیاں سمیٹے بے خبر سوئی تقی کا دل بے ایماں کر امتحان لینے پہ آمادہ تھی۔۔۔

تیکھے نقوش ستواں ناک میں لبوں کو چھوتی نتھ وہ مبہوت سا اسکو دیکھے گیا۔ گلاب کی پنکھڑی جیسے سرخ گداز لب اور ان پہ سجی ڈیپ ریڈ لپسٹک اسکے دل کی دنیا تھل پتھل کرنے کیلیئے کافی تھی۔آج پہلی دفعہ اسنے ادا کو اتنے پیارے سجے سجائے روپ میں دیکھا تھا دل تھا اسکے وجود سے اپنے وجود کی تھکن اتارنے کو بے تاب ہو چلا تھا۔

"خدا کا بہت پیارا تحفہ ہو تم میرے لئے ادا! بس تم ہی پہ ختم ہو جاتا ہے میرا غصہ بھی اور میری تم ہی پہ ختم ہوتی ہے میری محبت ،بے شک اس دل کی دھڑکن تم ہو میرے "

وہ بستر پر اس قریب ٹیک لگا بیٹھ گیا۔۔دل نے عجب فرمائش کر ڈالی تھی اسکو تکتے رہنے کی۔

تقی نے ہاتھ بڑھا کہ اسکے گالوں کو چھوا تھا اسکی نظروں کی تپش تھی یا سرگوشی کا اثر وہ کسمسا کہ اٹھ چکی تھی گھنیری پلکوں پر لمحوں میں ہی حیرت و حیاء سمٹی تھی جبکہ نقوشوں میں بوکھلاہٹ گھلی۔

"آج کی رات ایسا استقبال یقین نہیں تھا "

وہ اسکے حنائی ہاتھ کو اپنی ہتھیلیوں میں لیکر نرمی سے گویا ہوا۔

اتنے دنوں سے آپ کو منا رہی تھی۔۔۔آپ مانے ہی نہیں۔۔۔آپ" غصہ تھے مجھ سے بس یہی سوچتے ہوئے جانے کب سو گئی۔۔۔وہ نیند سے بوجھل آنکھیں لیے اس کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔۔

میں چاہوں بھی تو تم سے نفرت نہیں کر سکتا۔۔"

میں جانتا ہوں تمہیں سمجھانے والا سیدھی راہ دکھانے والا گائیڈ کرنے والا کوئی نا تھا۔اسی لیے تم نے یہ قدم اٹھایا۔۔۔تمہاری غلطی بہت بڑی تھی ۔۔۔میں تمہیں معاف نا کرتا۔مگر پھر میں نے سوچا کہ اگر اللہ تعالیٰ ہم سب کے اتنے بڑے گناہ سچے دل سے مانگی گئی معافی پر معاف کر سکتا ہے تو پھر میں کیوں نہیں۔

میں نے اپنے مان کو اپنے پیار کو موقع دیا ہے۔نئی شروعات کا۔۔۔میرا مان کبھی بھی نہیں توڑنا۔۔۔۔۔

بہت شکریہ مجھے معاف کرنے کے لیے،میں آپ کا مان کبھی بھی نہیں توڑوں گی۔

میں وعدہ کرتی ہوں آپ سے۔۔۔وہ صدق دل سے مشکور ہو کر" بولی۔۔۔۔۔۔

تقی نے اس کی آنکھوں میں سچائی کی رمق دیکھ کر بہت محبت سے اس کے ماتھے پر لگی بندیا کو وہاں سے آزاد کیا۔۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ سوچ چکا تھا کہ آج وہ اسے معاف کر کہ اسکے ذہنی تناؤ کو ختم کر دے گا۔۔۔

ادا! میں چاہتا ہوں ہم دونوں اپنے پورے دل سے اس رشتے کو نبھائیں "
۔۔۔زبردستی سے نہیں۔۔۔۔۔۔
جب تک تم دل سے راضی نہیں اس رشتے کو نبھانے کے لیے میں تم پر کوئی دباؤ نہیں ڈالوں گا۔۔۔۔

تمہیں پانا ہی میری محبت نہیں بلکہ تمہارا احساس بھی میرے جینے کی وجہ "
ہے!! ضرورت تو کسی کے بھی وجود سے پوری کی جا سکتی ہے "
مگر محبت سے محبت کو پانا دنیا کا سب سے حسین احساس ہے۔۔۔۔

میں تمہیں کبھی بھی تنہائی کا احساس بھی نہیں ہونے دوں گا۔۔۔ بچپن سے لے کر آج تک تم نے جتنی بھی محرومیاں پائیں ان سب کا ازالہ

کردوں گا۔۔۔ تمہیں خود میں سمیٹ کر۔۔۔اس خلا کو بھر دوں گا

۔۔۔

وہ یہ سن کہ پھوٹ پھوٹ کہ رودی تقی نے اسکو اپنے سینے سے لگائے رونے دیا بس اسکی پشت کو تھپکی دیتا رہا جیسے اپنے ہونے ک احسادس بخشش رہا تھا

تو پھر میں اسے تمہاری آمادگی سمجھوں؟ تقی کی خمار زدہ آواز اس کے "کانوں میں سنائی دی۔۔۔

ادا نے اس کی آنکھوں میں جھلکتی تحریر پڑھ کے نظریں یکدم جھکائیں۔۔۔
وہ مزید اسکی بولتی نگاہوں سے نگاہیں ملانا اس کے بس کی بات نہیں تھی

۔۔۔۔۔

بس اتنا بتادیں۔۔۔اب بھی ناراض تو نہیں نا مجھ سے؟"

اگر ہوں بھی تو تم ناراضگی دور کر دو۔۔۔"

وہ اسکی تھوڑی اپنی انگشت شہادت سے اونچی کر کہ استفسار کر رہا تھا۔

"نن نہیں بس مجھے نیند آرہی ہے میں سو جاوں اب؟؟؟؟ "

وہ گڑ بڑائی۔

آج کی رات تو بالکل بھی نہیں۔۔۔وہ اسے اپنے حصار میں باندھ کر"

بولا۔۔۔۔۔

"تو پھر منانا ہے مجھے یا سونا ہے؟"

تقی نے لیٹ کر اپنی بازو پھیلائی۔۔۔ادا نے اس پر اپنا سر رکھ دیا۔۔۔۔

تقی نے اس نے اسے خود میں سمیٹ لیا۔۔۔۔

وہ بھی دل کی آمادگی سے خود کو اس کے سپرد کر گئی۔۔۔۔

ستارے بھی ان کے خوبصورت ملن پر جھلملانے لگے۔۔۔۔۔

مضربان اپنے کمرے کی طرف آیا اس نے دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھا ۔۔اور اسے گھمایا مگر یہ کیا دروازہ اندر سے لاکڈ تھا۔۔۔۔

اس کے لبوں پر دھیمی سے مسکراہٹ بکھری۔۔۔۔۔

تو اب آپ ایسے بدلہ لیں گی مسسز مضربان۔۔۔۔وہ ہلکی سی آواز میں" بولا۔

وہ کچھ سوچتے ہوئے واپس نیچے آیا اور کیز سٹینڈ سے روم کی ڈبلیکٹ کیز لیں ایک چابی تو روم میں تھی جبکہ ڈبلیکٹ باہر۔۔۔۔

پھر واپس کمرے کی طرف آیا اور دروازہ کھولا۔۔۔۔۔۔

وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنا ذرتار آنچل سر سے جدا کر رہی تھی۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔تم کیسے آئے روم میں ؟؟؟وہ اسے سامنے دیکھ حیرانی سے" بولی۔۔۔۔

تم نے ڈور لاک کیا تھا۔۔۔ہے نا؟؟؟وہ مسکرا کر سوالیہ انداز میں "

بولا۔۔۔

ابھی کے ابھی نکلو یہاں سے فراڈ کہیں کے۔۔۔ایک نمبر کے ڈرپوک "

انسان ہو تم۔۔۔ کبھی منہ سے نہیں پھوٹو گے اپنے لیے۔۔۔۔

سوری یار میں کچھ زیادہ ہی روڈ ہو گیا وہ خجالت سے سر کھجاتا ہوا "

بولا۔۔۔۔۔

روڈ ہو گیا۔۔۔بس۔۔۔۔یہ چھوٹی سی بات ہے تمہارے لیے۔۔۔۔"

میں کتنی بار تمہارے لیے ذلیل ہوئی باہر سڑکوں پر۔۔۔اور تم مجھے ایک

چھوٹے سے سوری سے منالو گے۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے تمہاری یہ معصوم سی صورت دیکھ کر میں مان بھی جاؤں

گی؟؟؟

وہ ابرو اچکا کر غصے سے بولی۔۔۔۔

یار میری بات تو سن لو ایک بار۔۔۔وہ منت بھرے انداز میں بولا۔۔۔۔

مجھے ایک لفظ بھی نہیں سننا۔۔۔نکلو ابھی کے ابھی یہاں سے۔۔۔۔وہ" اسے انگلی کے اشارے سے باہر کا راستہ دکھاتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔۔

نہیں جاؤں گا کر لو جو کرنا ہے۔۔۔۔وہ شیروانی اتار کر صوفے پر پھینکتا ہوا" بولا۔۔۔۔اور چابیاں بھی ڈریسنگ پر رکھیں۔۔۔۔

ایسے تو میں اسے باہر نہیں نکال پاؤں گی کیا کروں؟اس نے دل میں سوچا۔۔۔۔

مضربان مجھے بہت پیاس لگی ہے کب سے پلیز پانی لا دو دیکھو یہاں روم میں پانی ہی نہیں ہے وہ ایک دم لہجہ بدلتے ہوئے چہرے پر معصومیت لا کر بولی ۔۔۔۔

اوہ اچھا ابھی لے کر آتا ہوں۔۔۔۔"

وہ کمرے سے باہر نکلا ہی تھا کہ پیچھے سے دروازہ بند ہونے کی آواز آئی ۔۔۔۔

وہ اس کی چال سمجھ کر انہیں قدموں سے واپس پلٹا۔۔۔۔۔

دروازہ کھولو علینا۔۔۔اس نے ہولے سے دروازہ بجا کر کہا کہیں سب دروازے کی دستک کی آواز سن کر اٹھ نا جائیں۔۔۔۔۔

یہ دروازہ اب نہیں کھلے گا۔۔۔اور تو اور اب یہ چابیاں بھی میرے پاس ہیں۔۔۔

تو میرے پیارے سے نئے نویلے شوہر باہر آرام سے رات گزاریئے گا ۔۔۔مجھے مس مت کیجیے گا۔۔۔۔۔اپنی درگت پر جلنے کڑھنے کی بجائے سونے کی کوشش کریئے۔۔۔اوکے گڈ نائٹ۔۔۔۔ صبح ملاقات ہو گی ۔۔۔۔

اندر سے اس کی کھلکھلاہٹوں کی آوازیں گونج اٹھی۔۔۔۔۔

علینا کے اس عمل پر مضربان واقعی جھنجھلا گیا۔۔۔۔۔

اتنا کرے گی یہ چوہیا۔۔۔مجھے اندازہ نہیں تھا۔۔۔وہ پیشانی مسلتے ہوئے" حل سوچنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

پھر دبے پاؤں گھر سے باہر نکلا۔۔۔۔

پائپ دیکھا جو سیدھا اس کے کمرے کی کھڑکی کے قریب سے ہو کر گزر رہا تھا۔۔۔

وہ ہمت کیے سیڑھی لگا کر کافی اوپر تو پہنچ گیا پھر باقی کا راستہ پائپ سے طے کیا۔۔۔۔

"کبھی یوں بھی چوری چھپے چوروں کی طرح اپنے کمرے میں جانا پڑے گا" ۔۔۔ کبھی سوچا نا تھا۔۔۔

وہ جل کر خودی سے بولا۔۔۔

اگر کسی نے مجھے اس طرح کرتے دیکھا تو جانے کیا سوچے۔۔۔ "تمہیں تو میں چھوڑوں گا نہیں میری نئی نویلی دلہن۔۔۔ وہ دانت کچکچا کر بولا۔۔۔اور کھڑکی سے اندر چھلانگ لگائی۔۔۔

واش روم کے اندر سے پانی گرنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔۔۔

اوہ تو دلہن صاحبہ باتھ لے رہی ہیں۔۔۔ وہ ہنس کر بولا۔۔۔ پھر کبرڈ" سے آرام دہ سوٹ نکال کر پہنا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں علینا باتھ گاؤن میں باہر آئی۔۔۔۔۔

تم یہاں پھر سے کیسے؟؟؟؟وہ حیران کن نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

گیلے بالوں میں سے پانی کی ٹپکتی بوندیں اس کے باتھ گاؤن کو بھی نم کر گئیں۔۔۔۔

دھلا دھلا یا شفاف چہرہ جو ہلکا سا نم تھا۔۔۔۔اور گلابی لب۔۔۔۔۔اس کا زاویہ نگاہ بنے۔۔۔۔۔

ہیں ہونٹ اس کے کتابوں میں لکھے تحریروں جیسے

انگلی رکھو تو آگے پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔۔۔

مضربان قدم بڑھاتے ہوئے گنگنا یا علینا کو زچ کرنے میں اب اسکو مزہ آنے لگا تھا۔زندگی مسکراتی محسوس ہو چلی تھی۔کوئی تو تھا جو اسکی جی حضوری کرنے کے بجائے ٹکر کا مقابلہ کرنے کہ خود میں جراءت رکھتا تھا۔

"خبر دار جو کچھ ایسا ویسا سوچا بھی تو کراٹے سارے ٹرکس تم پر آزماؤں گی "

فریش ہو کر آنے کے باوجود ماتھے پہ چمکتے پسینے کی ننھی منی بوندوں کو صاف کرتی دوسرے ہاتھ کا مکہ بناتے ہوئے خود کو مضبوط ظاہر کرتے ہوئے جوش سے بولی۔

" میرے قریب بھی آئے تو سارے دانت توڑ دوں گی اور ہڈیاں بھی "

تیرے ہونٹوں سے کتنا مختلف ہے تیری ذات کا پہلو

اتنے نرم ہونٹوں سے کتنا سخت بولتے ہو تم۔۔۔

مضربان نے کہتے ہی اس کی کلائی کو تھام کر نرمی سے اسکا رخ دوسری طرف کیا تھا کہ اب علینا کی پشت اسکے کشادہ سینے سے جالگی تھی۔

"!! اففف۔۔۔۔ مجھ"

چھوڑو میرے ہاتھ کو!! ہائے ظالم انسان بہت درد ہو رہا ہے کلائی "توڑ دو گے کیا؟؟؟"

مضربان نے آہستگی سے اسکے کان کی لو پر اپنے دانت سے کاٹا۔۔۔ اسکی بولتی تو بند ہوئی ساتھ ہی آنکھوں کی پتلیاں ساکت رہ گئیں۔۔۔

!! ارے یار ایک تو تم شور بہت مچاتی ہو"_

میرا انتظار کیا ہوتا تو میں تمہیں خود اس آرائش و زیبائش سے رہائی دلا دیتا "
وہ بھی ایک دم فری بلکہ تمہاری تعریفوں کے قلابے بھی ملاتا بھی اور ساتھ
ہی تمہیں"""""_______

بسسسسسس_____اب اور ایک لفظ بھی نہیں____"
کیوں تم بولنے میں وقت برباد نہیں کرنا چاہتی____یہ تو اچھی بات ہے"
میں بھی وقت برباد نہیں کرنا چاہتا____وہ معنی خیز انداز میں اس کے
سراپے کو نگاہوں میں بھر کر بولا_____
مضربان نے اس کو گرفت میں لیتے ہوئے اس کی جاء لائن پر دانت گاڑے
_____

آہ!!! درد بھری سسکی اس کے لبوں سے آزاد ہوئی_____

یہ کیا تھا۔۔۔وحشی انسان؟؟؟وہ اس سے اپنا چھڑوا کر چلائی۔۔۔۔"

"یہ تمہاری پیار بھری سزا جو مجھے کمرے سے باہر نکالنے پر ملی۔۔۔۔۔"

ابھی تو شکر ہے ہمارا روم سائیڈ پر ہے ورنہ تمہاری چیخیں سن کر جانے لوگ کیا سمجھیں کہ تم پر کونسا تشدد کر رہا ہوں۔۔۔

تم حرکتیں ملاحظہ فرماوا اپنی چیخیں تو نکلیں گی اتنی زور سے کاٹا میرے منہ پر۔۔۔"

اس نے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھ کر کہا۔۔۔

صبح سب اس نشان کا پوچھیں گے تو کیا کہوں گی؟

وہ اپنی جاءلائن پر دانت کے نشان دیکھ کر جھنجھلاتے ہوئے بولی۔۔۔

کہہ دینا میرے پیارے سے شوہر کے پیار کی نشانی ہے۔۔۔۔۔۔"

ہنہھہ۔پیارا سا شوہر۔۔۔وہ ہنکارا بھر کر بولی۔۔۔۔۔"

شکل دیکھی ہے کبھی اپنی۔۔۔۔۔

چلتے پھرتے لوگ ہی آئینے کا کام کرتے ہیں۔۔اپنی طرف اٹھتی توصیفی "نگاہیں دیکھ کر سمجھ آجاتا ہے کہ لڑکیاں کیسے ندیدے پن سے دیکھتی ہیں مجھے۔۔۔وہ ترچھی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے دھیرے سے مسکرایا۔

واللہ ایسی خوشفہمیاں بھی نا ہوں کسی کو۔۔۔اس نے منہ ٹیڑھا کیے" کہا۔۔۔

بہت نیند آرہی ہے ہٹو سامنے سے۔۔۔وہ اسے پیچھے دھکیل کر بولی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ بستر پر لیٹتی۔۔۔

مضربان جمپ لگا کر پورے بستر پر پھیل کر لیٹا۔۔۔۔

وہ اس کی حرکت پر گھورنے لگی۔۔۔۔

اب میں کہاں سوؤں گی۔۔۔؟"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"میری آغوش میں۔۔۔۔"

"وہ ایک دفعہ پھر پٹڑی سے اترا۔۔۔"

" اتنا بڑا بیڈ خالی ہے کہیں بھی سو جاو

خالی کہاں ہے ؟؟؟ سارے بستر پر تو تم پھیلے ہوئے ہو۔۔۔۔"

وہ کمر پر ہاتھ رکھے لڑاکا انداز میں بولی۔

تو آؤ تم بھی پھیل جاؤ روکا ہے کسی نے تمہیں۔۔۔ وہ اس کی کلائی کھینچ کر"

اسے اپنے اوپر گرا گیا۔۔۔۔ اور اس کی کمر کے گرد اپنے بازوؤں کی پکڑ

مضبوط کی۔۔۔۔

جن کہیں کے چمٹ ہی گئے ہو مجھے۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔۔ وہ اس کے "

بازوؤں پر زور سے ہاتھ مار کر بولی۔۔۔

اب تمہیں پری تو کہنے سے رہا۔۔۔۔ اس بار جن پری پر نہیں ایک چڑیل"

پر عاشق ہوا ہے۔۔۔۔ چڑیل کو چاہیے اس جن کا خون پی لے۔۔۔۔

چلو خیر کوئی نہیں۔۔۔ یہ کام بھی جن خود ہی کر لے گا۔۔۔ وہ ذو معنی انداز میں اسے بستر پر گرا کر خود اس پر جھکا۔۔۔

وہ اس کی نظروں کا ارتکاز محسوس کیے نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔

مگر وہ ان دیکھا کرتے اس کے لبوں پر جھکا۔۔۔

علینا نے پاس پڑا کشن اٹھا کر اس کی پشت پر مارنا شروع کر دیا۔۔۔۔

وہ مگر وہ ڈھیٹ بنے مگن رہا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد اسے چھوڑتے ہوئے علینا کی طرف دیکھا جو پلکیں جھکائے ہوئے شرم سے دوہری ہوتی گلابی گالوں سے سانسیں ہموار کر رہی تھی۔۔۔

چڑیل شرماتے ہوئے کتنی حسین لگتی ہے۔۔۔

مضربان نے اس کے کان میں ہولے سے کہا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ اس پر پھر سے" حملہ کرتی مضر بان نے اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ میں قابو کیا۔۔۔اور دوسرے سے سائیڈ پر رکھے لمیپ کی لائٹ آف کی۔۔۔

پہلے خود تو بچ لو۔۔۔پھر مجھے بھی دیکھ لینا۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھ گاؤن کی ڈوری کھولتے ہوئے اس کے رہے سہے حواس بھی مختل کر گیا۔۔۔۔

دونوں کی اس پیار بھری لڑائی میں ان دونوں نے آج اپنا آپ ہار دیا۔۔۔۔

اور ایک یادگار رات نے انہیں اپنے سنگ باندھ لیا۔۔۔۔

وہ کمرے میں واپس آیا اور اب چینج کیے اس کے پاس موجود تھا۔۔۔

بغیر دیکھے بھی اس کی معنی خیز نگاہیں خود پر محسوس کر کے بری طرح گھبرائی.

اس نے شانوں پر دوپٹہ پھیلایا ہوا تھا جبکہ لمبے گیسوؤں کو فرنچ نوڈ کی صورت میں گوندھ کر اس میں چھوٹی چھوٹی گلاب کی تازہ کلیاں پروئی گئیں تھیں۔۔۔اور چوٹی کو شانے کی ایک طرف رکھا گیا تھا۔۔۔

چولی کی بیک پر ایک ہی ڈوری لگی تھی جس پہ اس کا سارا انحصار تھا۔۔۔۔

اس کی سرسراتی ہوئی انگلیاں اسے اپنی کمر پر محسوس ہوئیں تو اسے اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔

دراک کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری۔۔۔

وہ نظریں جھکائے ڈریسر کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔پھر جیولری سے خود کو آزاد کرنے لگی۔۔۔۔

May I?

..وہ جو جیولری اتار رہی تھی اس کی اجازت طلب کرنے پر سر جھکا گئی

چوڑیاں تو وہ اتار چکی تھی۔ پھر دراک نے نرمی سے اس کے گلے سے نیکلس اتارا... پھر ائیر رنگز اتار کر ڈریسر پر اچھالے۔۔۔۔

وہ اس کے پیچھے اتنے قریب تھا کہ اس کی گرم سانسوں کی لو دیتی تپش بدرا کی گردن پر پڑ رہی تھی. اس کی پیٹھ اس کے چوڑے کسرتی سینے سے ٹکرا رہی تھی.

پھر دراک نے نرمی سے اس کے بالوں کی ایک ایک نوڈ کو کھولا. اس کے لمبے گیسو پوری کمر پر آبشار کی مانند بکھر گئے۔۔۔۔ دراک نے پھر ڈراور کھول کر اس میں سے ایک مخملی کیس نکالا۔۔۔ جس میں خوبصورت چمکتی

ہوئی چھوٹے سے ڈائمنڈ والی نوز بن تھی۔۔۔اس کے ناک سے بڑی سی نتھ کو نکالتے ہوئے اس میں وہ جگمگاتی ہوئی نوز بن پہنائی۔۔

..یہ تمھاری منہ دکھائی..دراک نے اسے کندھوں سے تھام کر کہا بدرا نے بمشکل نظریں اٹھا کر دیکھا۔۔۔وہ اس کی خمار آلود آنکھوں کی تاب نہ لا سکی۔۔۔۔اس وقت اس کی آنکھوں میں جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر آباد تھا۔۔۔۔

اس کی گھنیری پلکیں شرم کے باعث لرزنے لگیں۔۔۔

اس کی اس معصوم حرکت پر دراک کے ہونٹوں پر مسکراہٹ گہری ہوئی ۔۔۔۔

جانم۔۔۔۔۔۔۔۔خمار زدہ جذبات سے لبریز بوجھل آواز میں اسے پکار

جج.........جی۔۔۔اس کی آواز تو لڑکھڑائی بلکہ جسم بھی تھر تھرا رہا تھا۔۔۔۔۔

میں نے تو کئی بار اپنا حال دل بیان کیا ہے کیوں نا آج آپ کا امتحان لیا جائے۔۔۔۔۔

بدرا نے بمشکل نظریں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔اس کی بات سنے وہ اپنی دونوں ہاتھوں کی انگلیاں باہم پیوست کیے کپکپا گئی۔۔۔۔۔

کیسا۔۔۔امتحان ؟؟؟وہ نا سمجھی سے بولی۔۔۔۔۔"

یا تو زبان سے اقرارِ محبت کریں نہیں تو اپنے کسی عمل سے۔۔۔۔۔

اس نے دو آپشن پیش کیے۔

دونوں ہی بہت مشکل ہیں۔۔۔۔وہ گھبرا کر بولی۔۔۔۔۔

چلو میں اپنی جانم کے لیے تھوڑی آسانی پیدا کر دیتا ہوں۔۔۔۔

میں تمہیں جانے دوں گا۔۔۔۔۔

اس کی بات پر بدرا نے تھوڑا سکون کا سانس لیا۔۔۔۔

جسٹ کس می ہئیر۔۔۔اس نے اپنے لبوں پر انگلی رکھ کر اشارہ کیا۔۔۔۔

اس کی اگلی بات پر اس کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا جیسے اچھل کر ابھی سینے سے باہر آجاتے گا۔۔۔۔

کچھ لمحے یونہی ہی خاموشی سے گزر گئے۔۔۔

وہ اس کے سامنے کھڑے دیوار سے ٹیک لگائے اسی کا منتظر تھا۔۔۔

آااااپ. آپ اپنی آنکھیں بب.....بند. کریں

اوکے۔۔۔دراک تو خوشی سے جھوم اٹھا لیکن خود کے احساسات چھپانے کے لیے آنکھیں زور سے بند کیں۔

بدرا شرماتی... جھجھکتی تھوڑا اوپر کو ہو

" ڈیڈ مجھے نکالیں یہاں سے "

سلاخوں کے پیچھے کھڑے ہوئے بذل نے دائم آفندی کو سامنے کھڑے دیکھ تڑپ کر کہا۔۔۔۔

بذل یہ کیا کر لیا تم نے اپنے ساتھ۔۔۔وہ دل گرفتگی سے بولے "

۔۔۔۔۔

" ڈیڈ میں مانتا ہوں کہ مجھ سے غلطیاں ہوئیں ہیں مگر وہ اتنی بڑی بھی نہیں تھیں کہ مجھے ایسی سزا ملے۔۔۔۔میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔یقین کریں مجھ پہ۔۔۔۔

مجھے نکالیں ڈیڈ یہاں سے۔۔۔ورنہ بدرا مجھ سے دور ہو جائے گی "

۔۔۔مجھے بدرا چاہیے ہر حال میں۔۔۔پلیز ڈیڈ مجھے بدرا لے دیں

۔۔۔اس کے لہجے میں جنون اور پاگل پن کی رمق تھی۔۔۔

پاگل پن مت کرو بذل۔۔۔۔دائم نے اسے ٹوک دیا۔۔۔۔"

بدرا اب کسی کی بیوی ہے۔۔۔وہ کوئی چیز تھوڑی ہے جو ہر بار کی طرح" تمہاری ضد کرنے پر میں پوری کروں گا۔۔۔۔۔

بذل کی بھوری آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے۔۔۔۔

وہ اپنے بیٹے کی نا قابل فہم حالت پر غمزدہ ہوئے۔۔۔۔۔

بذل مجھے سب تفصیل سے بتاؤ تب ہی میں تمہاری کچھ مدد کر سکوں گا"

۔۔۔۔۔

دائم آفندی نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر تسلی آمیز انداز میں کہا

۔۔۔۔۔

وہ چند لمحے خاموش رہا پھر بولا۔۔

ڈیڈ جب میں پاکستان آیا تو مجھے ایک ڈائیریکٹر نے ایڈ کی شوٹنگ کے لیے "
کہا۔۔۔

میں مان گیا۔۔۔اسی ایڈ کی شوٹنگ کے لیے دبئی گیا تھا۔۔۔۔بس وہیں سے
یہ سب سلسلہ شروع ہوا۔۔۔۔۔۔

وہ ان کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔۔۔۔ایسے جیسے پچھلے سب منظر اس کی
آنکھوں کے سامنے کسی فلم کی مانند چلنے لگے۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔وہ ڈائریکٹر نہیں تھا۔۔۔۔وہ دبئ کا ایک بہت بڑا ڈان تھا۔۔۔۔یہ
بات مجھے بعد میں پتہ چلی جب۔۔۔۔۔
میرے سامان میں سے ائیر پورٹ پر ڈر گز بر آمد ہوئی۔۔۔۔۔
میں بھونچکارہ گیا۔۔۔۔مجھے اس بارے میں کچھ علم نہ تھا۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہاں کی پولیس نے مجھے گرفتار کر لیا۔۔۔۔

وہاں کی جیل میں بھی ان کے آدمی پہلے سے موجود تھے۔۔۔۔

وہ دن رات میری برین واشنگ کرتے کہ وہ مجھے یہاں سے نکال سکتے ہیں

مگر اس کے عوض مجھے ان کی بات ماننا ہو گی۔۔۔۔

پہلے تو میں نہیں مانا۔۔۔۔ مگر پھر کوئی مدد نہیں پا کر میں نے حامی بھر

لی۔۔۔۔

ان لوگوں نے مجھے کسی نا کسی طرح وہاں سے آزاد تو کروالیا۔۔۔ مگر وہ

اپنے کام مجھ سے کروانے لگے۔۔۔۔

میں شراب نہیں پیتا تھا۔۔۔۔ مگر انہوں نے زبردستی مجھے اس پر

لگایا۔۔۔۔ شراب میں مخصوص قسم کی ڈرگز ملا کر مجھے پلاتے

۔۔۔شروعات میں تو مجھے وہ سب بالکل بھی اچھا نہیں لگا۔۔۔مگر آہستہ آہستہ میں اس کا عادی ہو گیا۔۔۔یہ سب جیل میں ہی شروع کیا انہوں نے۔۔۔اس بات کی سمجھ مجھے اب آئی۔۔کہ انہوں نے میرے ساتھ کیا کیا۔۔۔

جب بھی مجھے وہ شراب نہیں ملتی میں آپے سے باہر ہو جاتا۔۔۔۔
میں کیا کر رہا ہوں مجھے خود بھی اندازہ نہیں ہوتا۔۔۔۔آہستہ آہستہ میں اس کا عادی ہوتا گیا۔۔۔
وہ لوگ لڑکیوں کی سمگلنگ بھی کرتے ہیں۔۔۔

ایک دن میں نشے کی حالت میں بدرا کے پاس گیا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

میں اس سے بہت پیار کرتا تھا ڈیڈ۔۔۔ مگر اس نے مجھ پر تھوک "

دیا۔۔۔ مجھے بہت غصہ آیا۔۔۔ بہت غصہ آیا اس پر میں نے اسے دھمکی

بھی دی۔۔۔۔ مگر ڈیڈ وہ صرف دھمکی تھی۔۔۔۔۔ میں نے اس کے

ساتھ کچھ برا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اور نا میں نے کیا۔۔۔۔

I swear dad.

میں سچ کہہ رہا ہوں میں نے اس کے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔۔

جانے کہاں سے ان لوگوں کو میری خبر ہو گئی کہ میں کہاں ہوں

۔۔۔ شاید وہ لوگ میرا پیچھا کر رہے تھے۔۔۔۔۔

میری آنکھوں نے بند ہونے سے پہلے جو آخری منظر دیکھا۔۔۔

تب وہ لوگ بدرا کو اپنے ساتھ لے جا رہے تھے۔۔۔۔

اس کے بعد مجھے کچھ بھی یاد نہیں۔۔۔۔

صبح جب آنکھ کھلی تو خود کو ان کے اڈے پر پایا۔۔۔۔

بدرا کہاں ہے؟؟؟ سب سے پہلا سوال جو میں نے ہوش میں آتے ہی ان " سے کیا۔۔۔۔

وہ اپنے اصل ٹھکانے پر پہنچ گئی۔۔۔ ہم نے اسے کوٹھے پر بیچ" دیا۔۔۔ تجھے تیرا حصہ مل جائے گا۔۔۔۔۔

ویسے مال تو نے کمال کا چنا تھا۔۔۔ ڈان کا ایک عزیز خبیث غنڈے نے کہا۔

ذلیل انسان وہ میری۔۔۔۔ تو نے اسے۔۔۔۔ میں اپنے آپے سے باہر" ہوا۔۔۔۔

کہاں ہے وہ؟؟؟ بتاو مجھے۔۔۔ میں ڈان کے ایک ساتھی پر ابل پڑا۔۔۔۔

ہوا میں فائر کی آواز گونجی۔۔۔۔

میں نے اسے چھوڑا۔۔۔۔۔

اگر خود کی سلامتی چاہتا ہے تو بھول جا اسے۔۔۔۔۔اب وہ تیرے کسی کام کی نہیں رہی۔۔۔۔ان کا سربراہ گن کی نال پر پھونک مار کر بارعب آواز میں بولا۔۔۔۔

میں نے اسے ڈھونڈھنے کی بہت کوشش کی مگر ڈھونڈھ نا سکا۔۔۔۔

اس ڈان نے اپنے کتے چوبیس گھنٹے میرے پیچھے چھوڑے ہوئے تھے جو جگہ جگہ میری بو سونگھتے پھر رہے تھے۔۔۔۔۔

پھر ایک دن بدرا مجھے ایک اجنبی شخص کے ساتھ نظر آئی۔۔۔۔

یہ وہی آفیسر تھا جس نے مجھے ڈان کے اڈے سے فرار ہوتے دیکھ لیا تھا۔۔۔

نہال شاہ کی بیٹی مجھ سے مدد مانگنے آئی تھی پتہ نہیں کس سلسلے میں

۔۔۔اس وقت بھی میں نشے میں بری طرح دھت تھا۔۔۔۔

مجھے کچھ خبر نا تھی میں کیا کر رہا ہوں۔۔۔

من میں دن رات صرف ایک ہی نام گونج رہا تھا۔۔۔۔بدرا

۔۔۔صرف بدرا۔۔۔۔

ہر طرف صرف وہی دکھائی دیتی۔۔۔۔

اس دن بھی شاید میں نشے میں بدرا کو ہی سوچ رہا تھا اسے ہی اپنے قریب محسوس کر رہا تھا۔۔۔

ہوش تو تب آیا جب اس آفیسر نے مجھے مارا۔۔۔

Zubi Novels Zone

میں اسے پہچان گیا وہ وہی تھا جو بدرا کے ساتھ تھا۔۔۔۔

میں نے اسے بدرا کے خلاف کرنا چاہا تا کہ وہ اسے چھوڑ دے۔۔۔اور بدرا صرف میری ہو جائے۔۔۔۔

مگر ڈیڈ اس نے مجھے بدرا سے دور کر دیا۔۔۔

مجھے یہاں سے نکال دیں ایک بار۔۔۔۔مجھے وہی چاہیے۔۔۔ڈیڈ میں اس سے معافی مانگ لوں گا۔۔۔میری وجہ سے سب غلط ہو گیا۔۔۔

ڈیڈ میں نے بہت غلطیاں کیں مگر اس سب میں سب سے ضروری بات"

۔۔۔۔میں بدرا کو خود سے دور نہیں جانے دوں گا۔۔۔۔مجھے وہ لا دیں۔۔۔

وہ سلاخوں پر سر رکھے دھاڑیں مار کر رونے لگا۔۔۔

اپنے بیٹے کی دگرگوں حالت پر دائم کو ترس آیا۔۔۔وہ بھی آبدیدہ ہو گیا۔۔۔

بذل چپ ہو جاؤ۔۔۔بدرا کو بھول جاؤ۔۔۔۔

ڈیڈ میرے پیچھے کوئی نہیں آیا مجھے بچانے مجھے یہاں سے نکالنے۔۔۔میں نے خود کو بچانے کی بھی بہت کوشش کی۔۔۔موقع ملتے فرار بھی ہونا چاہا تاکہ آپ کو مام کو خبر دوں اپنے بارے میں۔۔۔۔۔مگر کامیاب نا ہو سکا۔۔۔وہ دکھی دل سے بولا۔۔۔

میں یہاں سے نکلنے میں تمہاری مدد کروں گا۔۔۔ مگر تمہیں مجھ سے وعدہ کرنا ہوگا۔۔۔ تم اس کی زندگی سے دور چلے جاؤ گے۔۔۔ یہ مان لو گے کہ وہ تمہارے مقدر میں نہیں تھی۔۔۔۔

بولو کرو گے وعدہ۔۔۔ دائم آفندی نے اپنا ہاتھ آگے کیا۔۔۔۔

بذل نے بھرائی ہوئی آنکھوں سے اپنے ڈیڈ کو دیکھا۔۔۔۔

اس کی بھوری آنکھوں میں آنسو دیکھ دائم کا دل پھٹنے لگا۔۔۔ مگر بذل کے لیے یہی ٹھیک فیصلہ تھا۔۔۔۔۔

دو دن بعد کورٹ میں بذل کے کیس کا فیصلہ تھا۔۔۔۔

سب ثبوت اور پولیس کے سپاہیوں کی گواہی کے مطابق اسے سات سال کی قید بامشقت سنائی گئی۔۔۔۔۔ دائم آفندی اسے سزا سے بچانا سکے

۔۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

علینا مکلاوے کی رسم کے لیے واپس گھر آئی تو اسے اور مضربان کو بھی دائم آفندی نے ڈھکے چھپے الفاظ میں بذل کے بارے میں بتادیا۔۔۔۔

مضربان نے دائم آفندی سے اس بات کا اظہار افسوس کیا۔۔۔
اس کے سامنے تو علینا بااعتماد رہی مگر مضربان کے جاتے ہی اپنی مما کے گلے لگ کر خوب روئی اپنے اکلوتے بھائی کے بارے میں سن کر اس کے آنسو نہیں تھم رہے تھے۔۔۔
دکھ کی ایک بڑی لہر نے ان کے گھر کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔۔۔۔

دائم آفندی نے اپنا بزنس آسٹریلیا سے پاکستان شفٹ کر لیا۔۔۔۔ یہاں عائزہ کو اس حالت میں اکیلے نہیں چھوڑ سکتے تھے۔۔۔اور عائزہ آسٹریلیا

جانے کوراضی نہیں تھی کسی صورت۔۔۔اس کا کہنا تھااس طرح وہ اپنے بیٹے سے تومل سکتی ہے کبھی کبھی اس کا چہرہ تودیکھ سکتی ہے یہاں رہتے ہوئے۔۔۔اس کا چھبیس سالہ نوجوان بیٹااس سے دور ہو گیا۔۔۔جانے کون سے جرم کی پاداش میں۔۔۔جو گناہ اس نے کیا بھی نہیں۔۔۔وہ اپنے ناکردہ گناہوں کی سزا بھگت رہا ہے۔۔اے میرے مولا! مجھے اور میرے بیٹے کو ہمت دے اس سزا کو جھیلنے کی۔۔وہ خدا کے آگے سربسجود تھی۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

ایک سال بعد !

یہ منظر تھاایک اولڈ ہاؤس کا جہاں مختلف عمر کی مختلف عورتیں آپس میں گفتگو میں مشغول تھیں۔۔۔۔

مگر ایک عورت جو طبعاً خاموش رہتی۔۔۔سب سے الگ تھلگ وہ اپنے بستر پر بیٹھی آج بھی ہمیشہ کی طرح گم سم تھی۔۔۔

وہاں کی باقی عورتیں تو ایک دوسرے سے اپنی زندگی کی کہانی شئیر کرتی مگر ایک وہی ایسی عورت تھی جو چپ رہتی آج تک اس نے کسی کو اپنے بارے میں نہیں بتایا۔۔۔۔اس کے پاس کسی کو بتانے لائق کچھ تھا بھی نہیں ۔۔۔۔

تھا تو صرف پچھتاوا۔۔۔آج وہ اکیلی تھی تو صرف اپنے اعمال کی وجہ سے ۔۔۔۔اس نے صبر شکر کر لیا اپنی اسی زندگی پر۔۔۔۔مگر زندگی میں اک خلا باقی تھا۔۔۔۔جو شاید ہمیشہ خلا ہی رہ جانا تھا۔۔۔۔۔

نہال اسے طلاق دیئے جانے کہاں چلا گیا۔۔پیسے نا ملنے آہستہ آہستہ سب ملازم بھی چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔ایک ماہ میں گھر بھی نیلام ہو گیا تو اسے گھر خالی کرنا پڑا۔۔۔

سب کچھ ٹرسٹ میں چلا گیا۔۔۔۔

اس نے عائزہ کے گھر جانے کی بجائے خاموشی سے اپنی باقی ماندہ زندگی اولڈ ہوم میں گزرانے کا فیصلہ لیا۔۔۔اور آج تعبیر ایک اولڈ ہاؤس میں اپنی زندگی گزار رہی تھی۔۔۔۔

بد ترین خسارہ یہ ہے کہ آپ ایک شخص پر محبت عقیدت اور اعتماد کے جذبات خلوص دل سے نچھاور کرتے ہیں، اور ایک عرصہ گزر جانے کے

بعد وہ شخص اپنے کردار سے یہ ثابت کر دے کہ وہ توان جذبات کے قطعی لائق نا تھا۔ تو ہمارے جذبات کا بہت بڑا خسارہ ہے۔۔۔۔ طمر نے سوچ سوچ کر کہتے ہوئے وامق کو دیکھا۔۔۔۔

آپ نے مجھے پیار دیا مان دیا اس معاشرے میں مقام دیا میں آپ کی دل سے قدر کرتی ہوں۔۔۔ اگر آپ مجھے نا سمیٹتے تو شاید میں بکھر جاتی۔۔۔ آپ کی وجہ سے سب ممکن ہوا ہے وامق۔۔۔ وہ اس کے شانے پر آسودگی سے سر رکھے بولی۔۔۔

سارے کھیل تو روحوں کے ہوتے ہیں مٹی کے جسم میں کشش تب جاگتی
" ہے، جب روح کا ٹکراؤ ایک دل کو لگ جانے والی روح سے ہوتا ہے
میری روح نے تمہاری روح کو چنا۔۔۔
ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے سب بھول جاؤ۔۔۔

آپ کی قربت نے مجھے سب بھول جانے پر مجبور کر دیا وامق آج میں خود"
کو دنیا کی خوش قسمت ترین عورت تصور کرتی ہوں۔۔۔آج میں جو بھی
ہوں سب آپ کی بدولت ہے۔
یہ گھر ہمارے بچے اور اب ان کے بھی بچے۔۔۔

وہ مسکرائی سامنے لاؤنج میں اپنے پوتے اور پوتی کے کارٹ کو دیکھ کر جہاں
تقی کا بیٹا اور مضربان کی بیٹی اپنی اپنی ماؤں کو خوب تگنی کا ناچ نچا رہے تھے
۔۔۔۔۔

علینا اپنی بیٹی کے لیے فیڈر تیار کر رہی تھی کیونکہ اس نے بھوک کی وجہ
سے رو رو کر سارا گھر سر پر اٹھا رکھا تھا۔۔۔

جبکہ دوسری طرف ادا اپنے بیٹے کا پیمپر چینج کر رہی تھی۔۔۔وہ زرا سارا فتنہ بہت نزاکت پسند تھا زرا سا بھی گیلا ہو جائے چیخ چیخ کر گھر میں طوفان برپا کر دیتا۔۔۔ادا کو اس نے صحیح معنوں میں گھمار کھا تھا۔۔۔۔

ہر وقت گھر میں رونق لگی رہتی۔۔۔ تقی نے پڑھائی ختم ہوتے ہی ایک نیوز چینل جوائن کر لیا۔۔۔۔
جبکہ مضربان نے آفس کے معاملات اچھے سے سنبھال لیے۔۔۔

تقی اور مضربان جب بھی رات ڈنر پر اکٹھے ہوتے تو محفل زعفران بنائے رکھتے۔۔۔۔

وہ دونوں ہی تو اس گھر کی رونق تھے اور اب تو ان دونوں کے بچے بھی اس رونق کو دوبالا کرنے قدم رنجہ فرما چکے تھے۔۔۔

جب کبھی بدرا اور درا ک ویکینڈ پر آجاتے تو سب مل کر خوب ہلا گلہ کرتے۔۔۔۔

سرکاری جیل میں کچے فرش پر بیٹھا ہوا وجود دنیا و مافیہا سے بیگانہ اپنی الگ دنیا بسائے ہوئے تھا۔۔۔

جہاں بذل اور بدرا کے علاوہ تیسرا کوئی نا تھا۔۔۔۔

دیواروں پر ہر جگہ کوئلے سے صرف ایک ہی نام کندہ کیا گیا تھا۔۔۔
بدرا۔۔۔بدرا۔۔۔صرف۔۔۔بدرا۔۔۔۔۔

اب وہ فرش پر بیٹھا مٹی پر اپنی انگلی سے بھی وہی لفظ لکھ رہا تھا۔۔۔

بدرا۔۔۔

پھر دوسرے ہاتھ سے مٹاتا۔۔۔

پھر انگلی سے وہی لفظ لکھتا۔۔۔

بدرا۔۔۔یہی عمل دہراتے ہوئے دن سے رات اور رات سے دن ہو جاتا۔۔۔

وہ دن رات سے بے خبر اپنے عمل میں مگن رہتا۔۔۔۔۔

آج اتوار ہے چھٹی کا دن اسی لیے مختص کیا تھا کہ ہم مل کرانہیں وہاں لے" جائیں گے۔۔۔

اور آپ ابھی تک اٹھے ہی نہیں۔۔۔وہ دراک کو بازو سے پکڑ کر ہلاتی ہوئی اٹھا رہی تھی۔۔۔

کیا جانم......ایک تو ساری رات یہ دونوں اپنا بینڈ بجا کر مجھے سونے نہیں" دیتے اور آج تم صبح صبح۔۔۔۔۔سونے دونا۔۔۔وہ پھر سے تکیے کے نیچے اپنا چہرہ چھپا گیا۔۔۔۔

ٹھیک ہے اب سوتے ہی رہیں۔۔۔وہ خفگی بھرے انداز میں بولی اور" اس کے قریب سے اٹھنے لگی۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ایک شرط پر اپنی نیند قربان کروں گا۔۔۔تم ان دونوں کو چھوڑ کر مجھے وقت دو گی۔۔۔"

وہ اس کی کلائی تھام کر اسے اپنے حصار میں لیے نیند سے بوجھل آواز میں بولا۔

"دراک پلیز وہ روئیں گے۔۔۔وہ منمنا کر بولی۔۔۔"

"ارے ان کو تو رونے کے سوا کوئی کام نہیں۔۔۔وہ جھنجھلا کر بولا۔۔۔"

جب سے آئے ہیں میری جانم پر قبضہ جمائے ہوئے ہیں۔۔۔اب تو مجھے حسد ہونے لگا ہے ان سے۔۔۔سارا دن ساری رات تم سے چپکے رہتے ہیں۔۔۔۔

کیسے باپ ہیں آپ اپنے بچوں سے ہی۔۔۔وہ مصنوعی غصہ دکھاتے" ہوئے بولی۔۔۔۔

آج یہ جتناڈھول پیٹیں رونے کارونے دوانہیں۔۔۔تم زرامیرے پاس" آؤ۔۔۔۔

دراک نے اسے اپنے ساتھ لٹاکر خوداس پر جھکا۔۔۔۔

بدرااپنی آنکھیں میچ گئی۔۔۔"اپنے کرم کی کرادائیں۔۔۔کردے ادھر بھی تونگاہیں۔۔۔۔دراک سریلے انداز میں اپنی پوروں سے اس کا چہرہ تھوڑی سے اونچا کرتے ہوئے گنگنایا۔۔۔۔
وہی آنچ دیتاروح میں حائل ہوتاہوادلنشیں انداز۔۔۔اس کی جسارتیں حدسے بڑھنے لگیں۔۔۔۔

دراک!ایک بار کہوں"وہ دھیرے سے بولی۔۔۔"

کہیں جانم" وہ اسکی گردن پر بنے ہوئے چاند گرھن کے نشان پر اپنے" لب رکھے فسوں خیز آواز میں بولا۔۔۔۔

" مجھے آپ کی آواز بہت اچھی لگتی ہے"

اور میں ؟"اس نے مسکرا کر پوچھا۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دے پاتی درید کا باجا فل سپیڈ سے سٹارٹ ہوا۔۔۔

لو پھر گیا میرے سارے رومانس پر پانی۔۔۔وہ بدمزہ ہو کر اٹھا اور اپنے" بکھرے بالوں کو انگلیاں پھنسا نے ٹھیک کرنے لگا۔۔۔

بدرا اس کا بنا ہوا منہ دیکھ کر کھلکھلائی۔۔۔

اور جا کر درید کو گود میں لیا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

یہ میری پیاری بیٹی ہے بالکل بھی مما، بابا کو تنگ نہیں کرتی۔۔۔دراک" نے ننھی سی بیٹی جو ہلکے گلابی رنگ کے کمبل میں لیپٹی ہوئی تھی اسے گود میں بھر کر کہا۔۔۔

اس کے سرخ وسفید پھولے ہوئے گالوں پر پیار کیا۔۔۔

دراک نے اس کے ننھے سے ہاتھ میں اپنی انگلی پکڑائی تو اس نے مضبوطی سے اسے تھام لیا۔۔۔

اب وہ دراک کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔۔۔دراک کے چہرے پر بھی خوشی سے بھرپور مسکراہٹ پھیلی۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

دراک اور بدرا کے ہاں جڑواں بچوں کی پیدائش ہوئی تھی بیٹے کا نام درید اور بیٹی جو بالکل بدرا کی ڈک ٹو کاپی تھی۔۔۔ طمر نے جب اس ننھی سی بچی کو دیکھا تو ایک بار تو بالکل چونک گئی۔۔۔

بدرا یہ تو بالکل تمہاری کاپی ہے۔۔۔ تمہارا بچپن۔۔۔ تم بالکل ایسی ہی تھی۔۔۔

وہی سرخ و سفید رنگت، وہی ہلکی سبز آنکھیں، صرف ایک چیز کا فرق تھا۔۔۔ ڈمپلز اس نے اپنے باپ سے چرائے تھے۔۔۔۔
جبکہ درید، شکل و صورت کے لحاظ سے دراک اور بدرا کا مسکچر تھا۔۔۔

دراک بچے تیار ہیں میں بھی بس آپ کا ہی انتظار ہے۔۔۔"

میں بس پانچ منٹ میں آیا۔۔وہ تیزی سے اپنے کپڑے لیے واش روم" کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

اس دوران دراک کی پرموشن ہوچکی تھی،بذل کے زریعے اس گینگ کے کافی اہم افراد وہ پولیس کے ساتھ مل کر پکڑ چکا تھا۔۔

دونوں بچوں کی پیدائش کے دوران بدرا کی حالت بہت نازک تھی ۔۔اس لیے اس وقت بدرا اور بچوں کی صحت و تندرستی کے لیے دراک نے منت مانی تھی۔کہ وہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃاللہ علیہ کے مزار پر حاضری دے گا۔۔۔۔

آج وہ دونوں بچوں کو ساتھ لیے وہیں جارہے تھے۔۔۔۔۔

دعا تقدیر بدل دیتی ہے تم مانگ کر تو دیکھو، ممکن نہیں جو کبھی نہیں ملا وہ کبھی ملے بھی نا۔۔۔ تم مانگ کر تو دیکھو اس رب العزت سے۔۔۔

جب اللہ تعالیٰ نے اتنے برسوں بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام لوٹا دیئے، ویران صحرا میں حضرت ہاجرہ کے لیے پانی کا انتظام کر دیا۔ تو تمہاری دعا بھی ضرور قبول کرے گا، وہ سب بدلنے پر قادر ہے، اس کی ایک کن تمہاری تقدیر بدل دے گی۔۔۔۔

وہ ضعیف سا جھریوں زدہ وجود شکستہ حالت میں موجود تھا۔۔۔ لوگ اس سے دعائیں لینے آتے تھے۔۔۔ مگر وہ خالی آنکھوں میں کسی کی دید کی پیاس لیے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

ایسا کریں ایک کو آپ اپنے ساتھ ادھر مردوں والی سائیڈ پر لے جائیں"
ایک کو میں دوسری طرف اپنے ساتھ لے جاتی ہوں میں دونوں کو سنبھال
نہیں پاؤں گی۔۔۔۔۔

بدرا نے گاڑی سے باہر نکلتے ہوئے دراک سے کہا۔۔۔۔

آج بھی مزار پر کافی رش تھا۔۔۔وہ دونوں بھیڑ میں سے گزرتے ہوئے
اندر جانے لگے کہ سیڑھیوں پر سے گزرتے ہوئے کسی نے بدرا کے دامن
کو تھام لیا۔۔۔۔۔

بدرا نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔۔۔

اس کے تعاقب میں دراک نے۔۔۔۔۔

دراک نے اس بزرگ کو غور سے دیکھ کر پہچاننے کی کوشش کی۔۔۔۔
مگر بدرا ان کے ضعیف العمر ہونے کے باوجود بھی پہچان گئی۔۔۔۔

اتنی عمر نا ہونے کے باوجود بھی وہ اپنی عمر سے دوگنا دکھائی دے رہے تھے ۔۔۔سارے بال سفید ہو چکے تھے۔۔۔

یہی ان کی غم کی پہلی نشانی۔۔۔رونے کے باعث سوجے ہوئے پپوٹے ۔۔۔سفید پلکیں۔۔۔۔سفید داڑھی۔۔۔۔کمزور ہڈیوں والا جھریوں زدہ ہاتھ جس سے انہوں نے بدرا کا دامن تھام رکھا تھا۔۔
بدرا کی آنکھیں جھلملائیں۔۔۔۔

بدرا کی آنکھوں میں اپنے لیے شناسائی کی رمق دیکھ کر جیسے ویران کھنڈر ہوئیں آنکھوں میں خوشیوں کے چراغ جل اٹھے۔۔۔

ان کی دید کی ترسی ہوئی آنکھیں سیراب ہوئیں۔۔۔۔
دراک نے بدرا کی گود سے درید کو بھی اپنی گود میں منتقل کیا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس آدمی نے بدرا کے سامنے اپنے دونوں کپکپاتے ہوئے ہاتھ جوڑ دیئے

۔۔۔۔۔

بدرا جو انہیں دیکھ ساکت تھی۔۔۔۔

ان کے دونوں جڑے ہوئے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے وہیں ان کے قریب گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھی۔۔۔۔

م۔۔۔مجھے معاف۔۔۔۔۔ان کی آواز کپکپانے لگی۔۔۔۔"

بدرا نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

دونوں کی آنکھیں اشکبار تھیں۔۔۔۔زاروزار روتے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

بدرا نے ان کے سینے سے سر لگایا۔۔۔۔۔

جیسے سالوں سے بھٹکتے ہوئے دل کو آج قرار ملا ہو۔۔۔کہیں کوئی کسک تھی کوئی کمی تھی۔۔۔آج اسے اپنا وہ ادھوراپن پورا ہوتا ہوا دکھائی دیا۔۔۔۔

اس نے نظریں اٹھا کر دراک کی طرف دیکھا۔۔۔

دراک اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ اسکی ہر بات بنا کہے جان جاتا تھا۔۔۔تو پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ اب بدرا کی آنکھوں میں چھپے ہوئے مفہوم کو نا سمجھتا۔۔۔۔

بدرا کی آس بھری نگاہوں کو کیسے نظر انداز کر دیتا۔۔۔۔

دراک نے بنا کچھ کہے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔اس کے اس عمل پر بدرا کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔۔۔

وہ نہال شاہ کا ہاتھ تھامے انہیں اپنے ساتھ گاڑی تک کے جانے لگی

۔۔۔۔۔۔

!!!!! اٹھارہ سال بعد

کالج کے ٹرپ پر شمالی علاقہ جات کی سیر و تفریح پر آئی تھی وہ۔۔۔ حسین علاقے کے خوبصورت ترین مناظر میں کھو چکی تھی۔۔۔

سامنے کسی کا فارم ہاؤس تھا۔۔۔جہاں ایک سفید بالوں والا خوبصورت براق گھوڑا نظر آیا۔۔۔۔۔

وہ اس کے پاس جانے لگی اسے چھونے کے لیے۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اس کے پاس جاتی وہ خود بھاگتا ہوا اس کے قریب آنے لگا

۔۔۔۔

وہ خوفزدہ ہوئی۔۔۔۔اور اس کے ڈر واپس بھاگنے لگی۔۔۔۔

مگر اس گھوڑے کی ٹانگ پڑتے ہی وہ دور جا گری۔۔۔۔۔

یا اللہ میں بچ گئی کیا؟؟؟

ZNZ
Zubi Novels Zone

اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔۔۔۔

ٹانگ پر درد کی شدید لہر اٹھی۔۔۔۔

ہمت کر کہ اٹھنے کی کوشش کی مگر درد کے باعث اٹھنے میں ناکامی ہوئی

۔۔۔۔۔

اس کی نظر سامنے گھوڑے پر بیٹھ کر آتے ہوئے ایک شخص پر پڑی۔۔۔۔

بلیک چست جینز، بلیک ہائی نیک اور اس پر بلیک کوٹ پہنے گلے میں مفلر لیے پاؤں میں لانگ شوز پہنے۔۔۔۔ چہرے پر عجب سی تمکنت، حد سے زیادہ سفید رنگت سپاٹ بارعب چہرہ، چہرے کے تنے دلکش نقوش۔۔۔

یہی تو تھا اس کا مسٹر پرفیکٹ۔۔۔۔۔

اس کی ہمیشہ سے یہی خواہش رہی تھی کہ اسے کسی میچور اور ڈیسینٹ انسان سے شادی کرنی ہے۔

اور آج اسے سامنے دیکھ اپنی آنکھوں پر یقین کرنا ناممکن ہوا۔۔۔۔

اس کی لائف میں اس کے خوابوں کے شہزادے کی اینٹری وہ بھی شہزادوں والے انداز میں گھوڑے پر۔۔۔ہو چکی تھی وہ یک ٹک اسے دیکھے گئی۔۔۔

ہوش تو تب آیا۔۔۔جب اس گھڑ سوار نے اسے ایک ہاتھ سے اٹھا کر گھوڑے پر لیا۔۔۔

تیزی سے گزرتے ہوئے مناظر کو دیکھ کر احساس ہوا کہ وہ اس کے بہت پاس ہے۔۔۔

اور گھوڑا برق رفتاری سے دوڑتے ہوئے ہوا سے باتیں کر رہا ہے۔

اس نے چہرہ موڑ کر اس خوبرو شہزادے کو دیکھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ایسا کرنے سے اس کا چہرہ مقابل کے چہرے سے تھوڑا چھو گیا۔۔۔

اس کی گرم سانسیں خود پر محسوس کیے وہ جی جان سے کانپی۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا ڈرو مت۔۔۔اس کی پر کشش آواز اس کے کانوں سے"
ٹکرائی۔۔۔

جب وہ بولا تو مقابل کے لب اس کے کان کی لو کو چھو گئے۔۔۔

دل کی دھڑکنیں معمول سے ہٹ کر دوڑنے لگیں۔۔۔
کان کی لوئیں سرخی مائل دکھائی دینے لگیں۔۔۔

وہ اسے کہاں لے جا رہا تھا۔۔۔یہ بات تو وہ سوچنے کے قابل بھی نا تھی
۔۔۔۔

وہ منزل پر پہنچ کر ایک ہی جست میں نیچے اترا۔۔۔
اور اپنا ہاتھ آگے کیا تا کہ اسے بھی اترنے میں مدد دے سکے۔۔۔۔
اسنے دل کی حالت پر قابو پا کر نظر انداز کرتے ہوئے خود اترنا چاہا۔۔۔
مگر پاؤں پر چوٹ لگنے کی وجہ سے خود کو سنبھال نا پائی۔۔۔
اس سے پہلے کہ وہ نیچے گرتی۔۔۔۔
اس کی مضبوط بانہوں نے اسے پھولوں کی طری خود میں بھر لیا۔۔۔
مقابل کے قرب سے اٹھتی دلفریب مہک اس کے حواس مختل کیے دے رہی تھی۔۔۔۔

میں چل سکتی ہوں۔۔۔پلیز مجھے نیچے اتاریں۔۔۔اس نے اپنے سوکھے "
لبوں پر زبان پھیر کر کہا۔۔۔

اس نے اسے نیچے اتارا۔۔۔۔
بذل آفندی جو چوالیس کا ہونے کے باوجود بھی فٹنس کی وجہ سے بمشکل
پینتیس کا دکھائی دیتا اپنی زیر کر دینے والی شخصیت کے باعث۔۔۔اس کے
دل ودماغ پر چھا رہا تھا

وہ ہمت مجتمع کیے پلٹ کر جانے کو تھی کہ شاید اسی نے پیچھے سے اس کا
دامن تھام لیا۔۔۔۔

بدرا!!!! پیچھے سے اس کی سحر انگیز آواز نے اس کے بڑھتے ہوئے قدم "
روکے۔۔۔

آپ کو کیسے پتہ چلا میری مما کا نام بدرا ہے۔۔۔۔۔؟اس نے حیران کن" نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔۔

تمہارا نام؟؟؟اس بھوری آنکھوں والے شہزادے نے گہری سانس لیتے" ہوئے پوچھا۔۔۔۔

حنا۔۔۔وہ مسکراکر اپنا نام بتانے لگی۔۔۔

اور آپ کا؟؟؟وہ ابرواچکا کر پوچھی۔۔

بذل آفندی۔۔۔۔۔"

اس نے گھمبیر آواز میں کہا۔۔۔۔

اس نے ابھی بھی اس کا دامن تھام رکھا تھا۔۔۔۔

وہ دامن چھوڑے پلٹا۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

سنیں" وہ بے قراری سے پکاری۔۔۔۔"

مقابل نے وہیں کھڑے بنا پلٹے چہرے کا رخ موڑے ترچھی نگاہوں سے پیچھے دیکھا۔۔۔۔

(اختتام)

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپکے لیئے لائے ہے دنیا کا سب سے بڑا
ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور
ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہے جو ناولز آپکو کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM 👉 ZNZ.LIFE

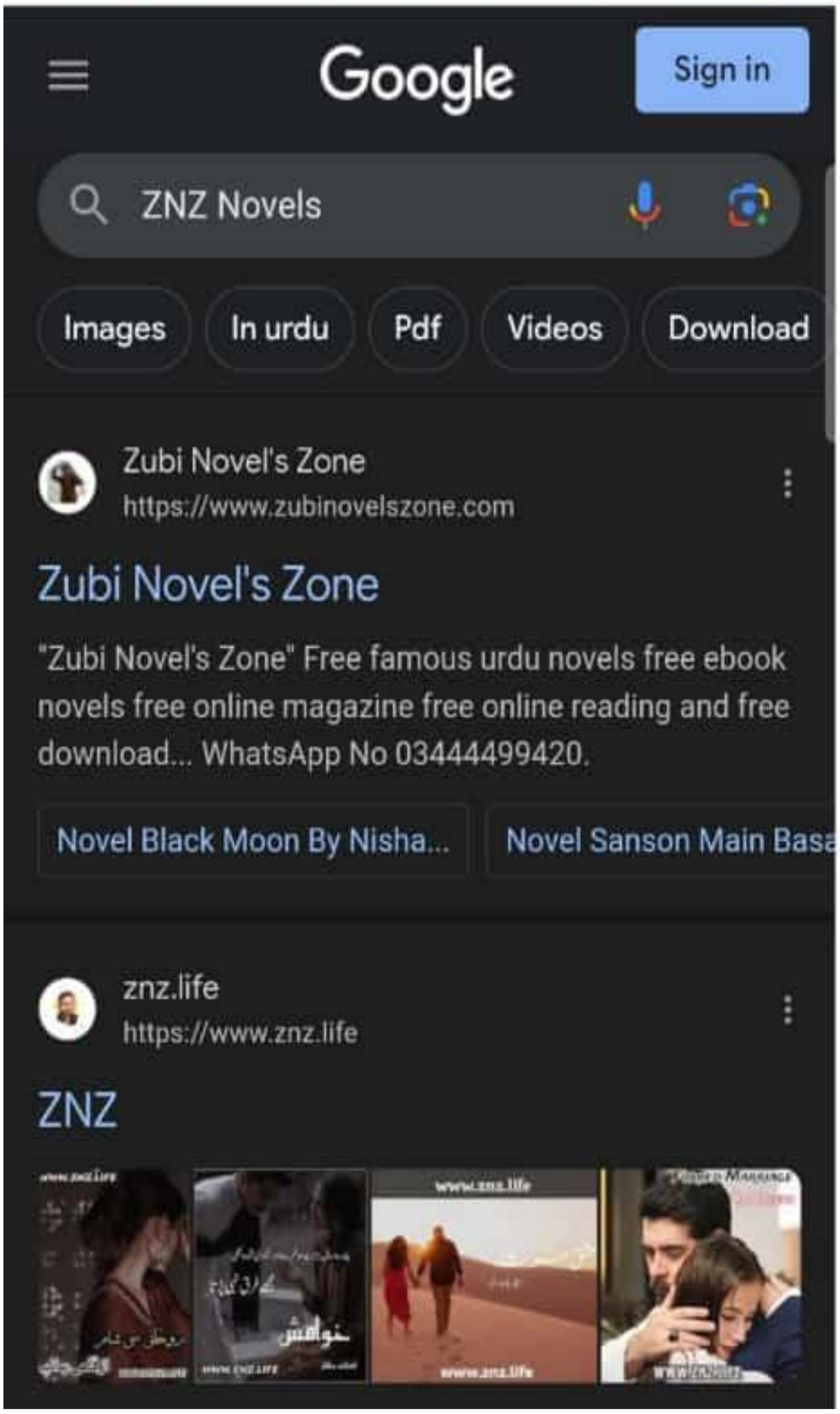

تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر
جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے
گے جسکی سکرین شاٹ آپ
سامنے دیکھ سکتے ہے کوئی بھی
ایک سائٹ وزٹ کریں اور
اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے
باآسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں
مزید کے لیئے رابطہ کریں

0344 4499420

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today/

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول،افسانہ،کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسیپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WHATSAPP CHANNEL LINK

Channel Join Now